بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

جلد چہارم

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔کراچی۔پاکستان

نام کتاب	احکام القرآن (جلد چہارم)
مؤلف	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد محمود احمد، مولانا ذوالنون عارف مولانا مزمل حسین
معاونت خصوصی	مولانا قاری محمد حبیب احمد ومولانا غازی محمد مسعود احمد
صفحات	۵۳۶
کمپیوٹر کوڈ	1Z350B
قیمت	-/275روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَام

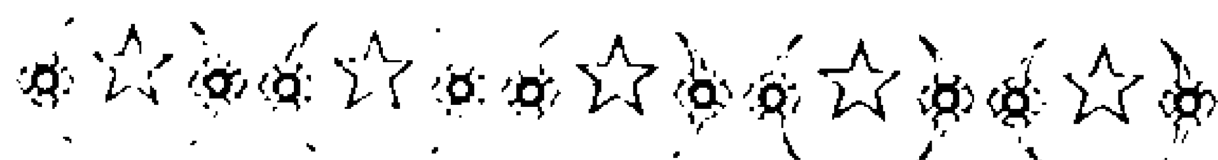
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَام

یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَاسَنَدِیْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ

فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْبِیَدِیْ



فہرست

نظر......در......سفر

﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدَالشَّاكِرِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ قَائِدِالْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ شَفِيْعِنَااِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ سَيِّدِنَاوَمَوْلٰنَاوَمَاْوٰنَاوَمَلْجَانَاسَيِّدِنَامُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ اَصْحَابِهٖ الْمُكَرَّمِيْنَ وَعَلٰى مِلَّتِهِ الْكَامِلِيْنَ وَعَلٰى مَنْ وَّالَاهُ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

حمد بے حد مر خدائے پاک را   آں کہ ایمان داد مشتِ خاک را   (عطار)

....

حمد بے حد مر رسولِ پاک را   آں کہ ایماں داد مشتِ خاک را   (اقبال)

''احکام القرآن'' کی ترتیب، تالیف، تسوید و تبییض کا سفر انتہائی بے سروسامانی اور علمی بے مائیگی کے باوجود ۲۳/محرم الحرام ۱۴۱۹ھ/۲۰ مئی ۱۹۹۸ء کو شروع کیا اور آج ۳ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۳ء کو اس کی چوتھی جلد بحمدہ تعالیٰ وبکرمہ مکمل ہو چکی ہے اور اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آج کی گفتگو اگر چہ بظاہر بے محل ہے، کیونکہ منزل پر پہنچ کر ہی سفر کا جائزہ لیا جاتا ہے، مگر بعض مخلص احباب کے مشورہ اور ایماء پر گذشتہ سفر کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ ممکن بلکہ امید ہے کہ قارئین بھی اسے بے جا تصور نہ فرمائیں گے۔

اجمالی صورت حال یہ ہے کہ......

☆ جلد اول کے احکام کی ترتیب و تالیف ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ/۲۰ مئی ۱۹۹۸ء کو شروع ہوئی۔ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ (شب معراج)/۱۵، اکتوبر ۲۰۰۰ء کو مکمل ہوئی۔ یہ جلد سورہ بقرہ کے احکام پر مشتمل ہے۔ ۵۶۸ صفحات پر یہ جلد انہی ایام میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

☆ جلد دوم کے احکام کی ترتیب و تالیف کا کام ۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ/ ۱۶، اکتوبر ۲۰۰۰ء شروع ہوا اور بحمدہ

تعالیٰ وعونہ ۸ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ/ ۲۱ فروری ۲۰۰۲ء کو مکمل ہوا۔ اس جلد میں سورہ آل عمران اور سورۃ النسآء کے احکام شامل ہیں۔ ۶۷۶ صفحات کی یہ جلد انہی ایام میں طبع ہو کر قارئین کرام تک پہنچ چکی ہے۔

☆ احکام القرآن کی تیسری جلد میں احکام کی ترتیب وتالیف کا کام ۹ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ/ ۲۲ فروری ۲۰۰۲ء کو شروع ہوا اور ۸ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ/ ۱۲، اپریل ۲۰۰۳ء کو مکمل ہوا۔ اس جلد میں سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام، سورۃ الاعراف اور سورۃ الانفال کے احکام شامل ہیں۔ ۶۴۰ صفحات کی یہ جلد بھی انہی ایام میں طبع ہو کر آپ تک پہنچ چکی ہے۔

☆ اور اب.......... جلد چہارم، اس میں احکام کی ترتیب وتالیف کا کام ۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ/ ۱۳، اپریل ۲۰۰۳ء کو شروع ہوا اور بحمدہٖ تعالیٰ وعونہ ۳ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۰ء کو مکمل ہوا۔ اس جلد میں سورۃ التوبہ، سورہ یونس اور سورہ ہود کے احکام شامل ہیں۔ 536 صفحات کی یہ جلد طبع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس اجمال کا مزید خلاصہ کیجئے اور یوں سمجھئے کہ......

☆ جلد اول اڑھائی برس میں مکمل ہوئی۔

☆ جلد دوم ایک برس پانچ ماہ میں مکمل ہوئی۔

☆ جلد سوم ایک برس اور ایک ماہ میں مکمل ہوئی۔

☆ اور جلد چہارم دس ماہ میں مکمل ہوئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا مُبَارَکًا فِیْہِ وَالصَّلٰوۃُ الْاَکْمَلُ وَالسَّلَامُ الْاَجْمَلُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ هَادِی السُّبُلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ وَکَرَّمَ وَشَرَّفَ

☆ جلد پنجم کے احکام کی ترتیب وتالیف کا کام ۴ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء سے جاری ہے۔ اس جلد میں اب تک سوری یوسف، سورۃ الرعد اور سورہ ابراہیم کے احکام کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا کی توفیق شامل حال رہی۔

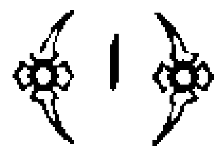
اگر رسول معظم نبی اکرم ﷺ کی اعانت شامل حال رہی۔

اگر ائمہ مجتہدین، اولیائے کاملین اور اساتذہ کرام کی توجہات کریمانہ شاملِ حال رہیں۔

اور اگر احباب اور معاونین کا تعاون شاملِ حال رہا۔

اور اگر ضعیف قویٰ اور امراضِ مزمنہ نے وقفہ دیا تو ان شاء اللہ العزیز الغالب احکام القرآن کے بقیہ احکام وقت پر ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

اب تک احکام القرآن کی چار ابتدائی جلدوں (بلکہ پانچویں زیرِ تکمیل) کا آپ نے سرسری جائزہ لیا۔ اور اگر آپ ان کے مندرجات پر اطلاع کا شوق رکھتے ہوں تو لیجئے ہر جلد، ہر سورۃ کا اجمالی جائزہ حاضر ہے۔



 جلد اول میں سورۃ البقرۃ کے احکام شامل ہیں۔ اس کا تجزیہ یوں ہے۔

(۱) سورۃ البقرۃ

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	56
تعداد احکام مستخرجہ شرعیہ	1184
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	359
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	335
احکام کو زینت دینے والے حوالہ جات کی تعداد۔	6879



 جلد دوم میں سورۃ آل عمران اور سورۃ النسآء کے احکام کا استخراج ہوا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا تجزیہ یوں ہے۔

(۲) سورۃ آل عمران:

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	29
تعداد احکام مستخرجہ شرعیہ۔	229
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	70
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	84

احکام کو زینت دینے والے حوالہ جات کی تعداد۔ 2437

(ب) **سورۃ النسآء:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔ 53

تعداد احکام مستخرجہ۔ 774

تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔ 142

تعداد احادیث مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔ 146

احکام کو زینت دینے والے حوالہ جات کی تعداد۔ 5276

اس طرح احکام القرآن جلد دوم کے احکام وغیرہ کا مجموعی خلاصہ یوں ہے۔

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔ 82

تعداد احکام مستخرجہ۔ 1003

تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔ 212

تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔ 230

تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔ 7713



☆ جلد سوم میں سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام، سورۃ الاعراف اور سورۃ الانفال کے احکام شامل ہیں۔ان میں سے ہر ایک کا تجزیہ یوں ہے۔

(۱) **سورۃ المائدہ:**

تعداد منتخب آیات مبارکہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔ 27

تعداد احکام مستخرجہ۔ 657

تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔ 58

تعداداحادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	100
تعدادحوالہ جات، جن سے احکام مذکورہ کوزینت دی گئی۔	3333

(ب) **سورۃالانعام:**

تعدادمنتخب آیات مقدسہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	16
تعداداحکام مستخرجہ۔	107
تعدادآیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	23
تعداداحادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	18
تعدادحوالہ جات، جن سے احکام کوزینت دی گئی۔	822

(ج) **سورۃالاعراف:**

تعدادمنتخب آیات مبارکہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	17
تعداداحکام مستخرجہ۔	75
تعدادآیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	24
تعداداحایث مبارکہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	48
تعدادحوالہ جات، جن سے احکام کوزینت دی گئی۔	1077

(د) **سورۃالانفال:**

تعدادمنتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	27
تعداداحکام مستخرجہ۔	226
تعدادآیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	50
تعداداحادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	62
تعدادحوالہ جات، جن سے احکام مزین ہوئے۔	2086

جلد سوم کے احکام وغیرہ کی تعداد کا شمار یوں ہے۔

تعداد منتخب آیات مقدسہ، جن سے احکام متخرج ہوئے۔	87
تعداد احکام متخرجہ۔	1065
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	155
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	228
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	7318



 جلد چہارم میں سورۃ التوبہ، سورہ یونس اور سورہ ہود شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ تجزیہ پیش خدمت ہے۔

(ا) **سورۃ التوبہ:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	36
تعداد احکام متخرجہ۔	459
تعداد آیات بینات مؤیدہ احکام مذکورہ۔	135
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	119
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	3191

(ب) **سورۃ یونس:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	4
تعداد احکام متخرجہ۔	34
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	22
تعداد احادیث مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	17
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	241

(ج) سورۂ ہود:

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام مستخرج ہوئے۔	12
تعداد احکام مستخرجہ۔	78
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	15
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	28
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	732

اس طرح جلد چہارم کے اعداد و شمار کا خلاصہ یوں ہے۔

تعداد منتخب آیات مبارکہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	52
تعداد احکام مستخرجہ۔	571
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	172
تعداد احادیث مبارکہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	164
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	4164

آپ کی دلچسپی کے پیش نظر احکام القرآن کی پہلی چاروں جلدوں کے احکام کے اعداد و شمار یک جا پیش خدمت ہیں۔

تعداد منتخب آیات کریمہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	301
تعداد احکام مستخرجہ۔	3763
تعداد آیات مبارکہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	898
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	957
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	26074

نوٹ: مذکورہ بالا تمام اعداد و شمار ایک سرسری جائزہ میں آئے۔ ان میں کمی بیشی کا امکان مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

والصَّوابُ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ تعالٰی و التَّقْصِیْرُ مِنْ عَبْدِہِ الضَّعِیْفِ النَّاسِیْ و الْغُفْرانُ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ الْعزیزِ الْغفّارِ

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہء حیات ہے۔ مصلحت، ضرورت، اباحت، مضرّت کے کسی پہلے کے احکام سے خالی نہیں۔ ہر زمانہ، ہر علاقہ، ہر نسل، ہر ملک کے لوگوں کے تمام مسائل کا حل اس کتابِ مبین میں ہے۔ مگر قرآن مجید کی ترتیبِ تلاوت وہی ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے۔ اس میں احادیث اور فقہ کے ابواب کی ترتیب نہیں۔ فقیر حقیر غفرلہ القدیر چونکہ قرآن مجید کی ترتیبِ تلاوت کے لحاظ سے احکام کی تخریج، تالیف و ترتیب کا پابند ہے، اس لئے ''احکام القرآن'' میں فقہی ابواب یا ''کتب احادیث'' کی پابندی دشوار ہے۔ آیات مقدسات میں جو جو احکام جہاں جہاں ہیں، فقیر غفرلہ القدیر انہیں اسی ترتیب سے بیان کر رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْم.

کتاب ''احکام القرآن'' اول تا چہارم میں بے شمار احکام بیان ہوئے۔ ان میں......

(ا) عبادات: نماز اور اس کے دیگر متعلقات، وضو، غسل، تیمّم، اذان، قبلہ، بدن اور کپڑوں کی صفات، سر کا مسح، نماز کے آداب، قرأت خلف الامام، سجدہ تلاوت، نماز کے بعد ذکر، معذور کی نماز، مسافر کی نماز، حالتِ خوف کی نماز، دعا، قبولیتِ دعا کے موجبات، محل اجابت، تعمیر مساجد کا مفہوم و اہمیت اور اس میں غیر مسلموں کا کردار، منافق کی نماز جنازہ، نماز جنازہ، مسجد تقوی اور مسجد ضرار کا فرق وغیرہ۔

(ب) روزہ، رمضان المبارک، رؤیت ہلال، روزہ توڑنے کے کفارات، اعتکاف۔

(ج) زکوۃ، فرضیت، نصاب زکوۃ، مصارف زکوۃ، انفاق فی سبیل اللہ، دینی اور دنیوی امور میں تقویم قمری کا اعتبار۔

(د) حج کی فرضیت، مناسک حج، عمرہ، حرمین شریفین کے احکام، شعائر اللہ، صفا، مروہ، مقام ابراہیم۔

(ہ) مناکحات، نکاح، نکاحِ ثانی، طلاق اور اس کی اقسام، رجوع، عدت، بیوہ کی عدت، رضاعت، محرمات، ثبوت نسب، مشرکہ سے نکاح، کتابیہ سے نکاح، زوجین کے حقوق، زوجین میں مصالحت کرانا، بیویوں سے یکساں حُسن سلوک، حق مہر، حیض و نفاس، استنجاء، مباشرت کے انداز، ایلا، ظہار، تعدادِ ازدواج۔

(و) بیعات: نقد اور ادھار بیع، بیع کی تحریر، تحریری تائید، کسب حلال، قرضِ حسنہ، حرمتِ سود، حرمتِ جُوا، رشوت۔

(ز) عام جرائم: قتل، قتل خطاً، قتل عمد، قصاص، لواطت، شراب نوشی، چوری، ڈاکہ، دہشت گردی، قسم اور اس کا کفارہ، حدود حرمین شریفین میں قتال، ازالہ حیثیت عرفی، حلال اشیاء کو حرام جاننا، حرام اشیاء کو حلال جاننا،

اسبابِ زینت کا استعمال، جھوٹی قسم اور اس کا کفارہ۔

(ح) عصمت سے متعلق جرائم، عصمت دری، بے حرمتی۔

(ط) جہاد: فرضیت، کن حالات میں فرضِ عین ہو جاتا ہے، جہاد کی اہمیت، جہاد سے فرار کا وبال، مالِ غنیمت کی تقسیم، کفار سے بین الاقوامی معاہدے، کافر جنگی قیدیوں سے سلوک، امن کے بین الاقوامی معاہدے اور اسلام، مشرکین کا پناہ طلب کرنا، مستأمن، ویزا، جزیہ، جزیہ غیر مسلموں پر اسلام کا احسان ہے، کافروں اور منافقوں سے سلوک۔

(ی) مقدمات: مدعی، مدعیٰ علیہ، شہادت، محاسبہ اور مواخذہ، عورتوں، ضعیفوں پر ہونے والے مظالم کا تدارک۔

(ک) احکام: ناسخ ومنسوخ، اباحتِ اصلیہ، حلال جانور، محکم ومتشابہ، نذر، مدارامن، وبائی امراض کی حقیقت، اسلام کی ظاہری علامات، مشاورت، مجالس بد سے اجتناب، ذبیحہ اور مردار کا فرق، عُشر، لباس اور زینت، ذبح، شکار، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تمسک، صلہ رحمی، یتیم کے مال کی حفاظت، نشہ، سلام اور اس کا جواب، کفر وارتداد سے توبہ، کافروں سے دلی دوستی کی حرمت، دینی امور کی حفاظت دنیا و مافیہا کی مصلحتوں سے مقدم ہے، احکامِ شریعت کے ساتھ استہزاء کفر ہے، علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، وغیرہ۔

(ل) وراثت: وارث، ذوی الفروض، عصبات، ذوی الارحام، وارثوں کے حصے، وراثت سے محروم لوگوں کی دلجوئی۔

(م) اخلاقیات: تکلیف مالا یطاق، شیطان کی فریب کاریوں سے اجتناب، عدل وانصاف قائم کرنا، حیاتِ شہداء، صدقات، کافروں سے ترک موالات، ایفائے عہد، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، قرعہ اندازی، اخلاقِ حسنہ، امانت داری، محبوب اشیاء کا صدقہ کرنا، امدادِ باہمی، تبلیغِ احکام، صبر واستقامت، اتحادِ ملی، یتیموں کی دستگیری، گناہ اور توبہ، بخل، ریا، خودستائی، سفارش کرنا، کتاب وسنت کی اتباع، حرص وہوا، نفاق عملی، وغیرہ۔

ان میں سے بعض احکام دو یا زیادہ بار بیان ہوئے، اس بار بار بیان میں بے شمار فوائد ہیں۔ بعض احکام ایک آیت کے ضمن میں بیان ہوئے تو دوسرے دوسری آیت کے ضمن میں، اس طرح یہ تکرار ''قیدِ مکرر'' کے طور پر ہے۔

ان شاء اللہ بقیہ آیات میں بھی یہی اسلوب کارفرما رہے گا۔ گذشتہ سطور میں آپ نے گذشتہ سفر کی داستان ملاحظہ فرمائی۔ اب تک جو کچھ درست، صحیح وصواب بیان ہو چکا ہے وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عنایت ورحمت سے

ہے۔ میرے معزز علمائے اعلام، مکرم احباب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے، ورنہ من آنم کہ من دانم۔

احکام القرآن کی تکمیل کی دعا کرنے والوں میں حرمین شریفین میں موجود زائر علمائے کرام، ملک اور بیرون ملک موجود و مقیم احباب کرام کی کثیر تعداد ہے۔ یہ فقیر حقیر غفرلہ القدیر ان تمام کا ممنون ہے۔

جلد اول کی اشاعت کے وقت چند معاونین کا ذکر ڈرتے ڈرتے کیا تھا کہ کہیں ان کے جذباتِ صادقہ پر گراں نہ گذرے۔ اگر ایسا ہوا ہو تو فقیر ان سے معافی کا طلب گار ہے اور اب مزید جسارت کر کے مزید چند معاونین کرام کے صرف اسمائے گرامی کا ذکر کر رہا ہے تا کہ یہ فقیر اپنے دل کا غبار ہلکا کر سکے اور تاریخ محفوظ ہو جائے۔ ممکن ہے ان حضرات کا گراں قدر تعاون تقلید کے قابل بن جائے۔ وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

☆ محترم جناب حاجی چوہدری محمد شفیع، ڈیرہ عالم پور گوندلاں، کھاریاں

☆ محترم جناب محمد علی شائل، راولپنڈی، حال وارد امریکہ

☆ محترم جناب راجہ فضل الرحمٰن، بھروٹ کھاریاں، حال وارد اٹلی

☆ محترم جناب چوہدری ندیم اختر رضا، کھاریاں، حال وارد اٹلی

☆ محترم جناب عامر شاکر، کھاریاں، حال وارد ناروے

☆ محترم جناب زاہد شاکر، کھاریاں کینٹ

☆ محترم جناب حاجی جلال الدین، جنڈانوالہ، کھاریاں

آخر میں میں اپنے مخلص معالج جناب ڈاکٹر مُبین احمد ملک، ماہر امراضِ قلب بالخصوص اور بالعموم امراضِ جسمانی کی بے لوث، ہمدردانہ علاج کی شبانہ روز کوششوں کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں، جن کی دعاؤں اور دواؤں سے اکثر مستفیض ہوتا رہتا ہوں۔ مالک حقیقی اور شافی مطلق نے شاید انہیں میرے کثیر جسمانی عوارضات کی خدمات پر مامور فرما رکھا ہے اور یہ فقیر غفرلہ ان کی دعاؤں اور دواؤں کی برکت سے خدمت دین کرنے کے قابل ہے۔

اے اللہ! میرے تمام مذکور اور غیر مذکور معاونین کو دارین میں سعادت اور حرمین شریفین کی بار ہا بار برکت زیارت سے مشرف فرما۔ آمین یارب العالمین۔

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

سورۃالتوبۃ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

سورۃالتوبہ کے احکام بیان کرنے سے پہلے مناسب یہ ہے کہ اس سورت سے متعلق بعض فوائد کا ذکر کر دیا جائے۔

(ا) سورت کے اسماء:

اس سورت کے متعدد اسماء ہیں، یہ اسماء مبارکہ اس سورت کے بعض معانی اور مضامین پر دلالت کرتے ہیں، اختصار کے ساتھ یہ اسماء اور ان کی وجہ بیان کی جاتی ہے۔

﴿۱﴾ التوبہ: اس سورت میں چند مخلص حضرات کی مقبول توبہ کا ذکر ہے، اس لئے اس حوالہ سے اس کا نام التَوبۃ ہے۔

﴿۲﴾ اَلْبَرَأۃ: مشرکین عرب کے ساتھ مسلمانوں کے جتنے معاہدے تھے ان کی منسوخی کا اعلان کیا گیا اس لئے اس کا نام برأت ہے۔

یہ دونوں نام زیادہ مشہور ہیں۔

﴿۳﴾ مُشَقْشَقَہ: یہ سورت نفاق سے بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔

﴿۴﴾ مَبَعْثِرَۃ: یہ سورت منافقوں کے اندرونی حالات اور رازوں سے پردہ کشائی کرتی ہے۔

﴿۵﴾ مُثِیرَہ: یہ سورت نفاق کی حالت اکھاڑ کر سامنے لاتی ہے ان کے نفاق کو کرید کر ظاہر کرتی ہے۔

﴿۶﴾ مُنَکِلَہ: عذاب دینے والی۔

﴿۷﴾ مُدَمْدَمَۃ: تباہی لانے والی۔

﴿۸﴾ عذاب: اس میں صورتوں کے عذاب، رسوائی اور بیخ کنی کی خبر دی گئی ہے، اس لئے یہ نام ہوئے۔

﴿۹﴾ الفاضحہ: یہ سورۃ منافقوں کو رسوا کرنے والی ہے۔

﴿۱۰﴾ مُخْزِیَہ: عذاب دینے اور رسوا کرنے والی، اس میں منافقین کی رسوائی کا ذکر ہے۔

﴿۱۱﴾ حافرہ:

﴿۱۲﴾ مُشَرِّدَہ:

﴿۱۳﴾ بَعُوث:

﴿۱۴﴾ نفیر:

﴿۱۵﴾ مُنقِرہ: منافقین کے نفاق کو ظاہر کرنے کے باعث اس سورت کے یہ نام ہیں۔(۱)

(ب) بسم اللہ شریف نہ لکھنے کی حکمت:

قرآن مجید میں ہر سورت کے ابتداء میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا گیا ہے مگر سورہ توبہ کے ابتدا میں بسم اللہ شریف نہیں لکھا جاتا، اس کی متعدد حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔

﴿۱﴾ امیر المؤمنین جامع القرآن حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ سورہ توبہ کے ابتدا میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کیوں نہ لکھی؟ آپ نے فرمایا، سورہ انفال ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اور سورہ توبہ آخری دور میں، حضور سرورِ کونین شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورہ توبہ کے ابتداء میں بسم اللہ شریف لکھنے کا حکم نہ دیا، چونکہ دونوں صورتوں کا مضمون ایک دوسرے کے مشابہ ہے اس لئے ہم نے مصحف شریف میں دونوں سورتوں کو

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۲. ص ۸۹۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸. ص ۶۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۵. ص ۲۰۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج۵. ص ۹۰۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰. ص ۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور. ج۲. ص ۲۱۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور. ج۲. ص ۲۱۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ص ۳۲۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲. ص ۱۳۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت. ج۴. ص ۱۲۰

اکٹھا ہی لکھا، مگر درمیان میں بسم اللہ شریف نہ لکھی تا کہ حضور سید عالم ﷺ کی اقتدا ہو سکے۔ (۲)

﴿۲﴾ حاملِ وحی روح الامین سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام نے اس سورت کے نزول کے وقت اللہ تعالیٰ عز شانہ کے حکم سے بسم اللہ شریف نہ پڑھی، سیدنا و مولانا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو لکھنے کا حکم نہ دیا، اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جمع قرآن مجید کے وقت اس سورت کے ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ لکھی۔

قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے نزول کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام سے فرما دیتے کہ فلاں آیت کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد یا پہلے لکھو، مگر سورہ توبہ کے ابتدا میں بسم اللہ لکھنے کا حکم نہ دیا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی پر عمل کیا اور آج تک مصحف شریف کی کتابت اسی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمائی۔ (۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۸۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲، ص ۲۱۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲، ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاهرہ ازهر، ج۱۵، ص ۲۱۵، ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۵، ص ۱۸۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۰

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۱۲۰

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۶۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاهرہ ازهر، ج۱۵، ص ۲۱۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۶

(۳) عرب کا دستور تھا کہ جب کسی معاہدے کے چھوڑنے کی دستاویز لکھتے تو اس پر بسم اللہ شریف نہ لکھتے تھے، چونکہ اس سورت میں مشرکینِ عرب سے معاہدے توڑنے کا حکم ہے اس لئے دستورِ عرب کے موافق اس کے ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ لکھی گئی۔ (۴)

(ج) سورہ توبہ کی تلاوت کے وقت بسم شریف پڑھنے کا حکم:

قرآن مجید کی تلاوت کے درمیان اگر یہ سورت پڑھی جائے تو اس کی ابتداء میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے اور اگر اسی سورت سے تلاوت کی ابتداء ہو تو بسم اللہ پڑھنا جائز ہے، منع نہیں۔

(د) وقت نزول:

مکہ مکرمہ ۸ ھ ہجری کو فتح ہوا، ۹ ھ ہجری کو سورہ توبہ نازل ہوئی، اسی سال امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت اور امارت میں حج کے موقعہ پر اس سورت کی ابتدائی چالیس آیات کی تلاوت سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمائی، چونکہ ان آیات میں مشرکین سے معاہدے منسوخ ہونے کا اعلان ہے اور دستورِ عرب یہ تھا کہ معاہدہ کی منسوخی کا اعلان قوم کا سردار خود کرتا یا اس کا کوئی قریبی نسبی رشتہ دار، اس لئے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادر نسبتی ہونے کے اعتبار سے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔ (۵)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۸۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۳۶

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۶۵ ومابعد

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص ۲۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۱۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۴۵

(٥) حج کے موقعہ پر سورہ توبہ کی تلاوت میں حکمت:

میدانِ عرفات میدانِ حشر کے مشابہ ہے کہ محشر میں جلالِ خداوندی اور جمالِ خداوندی کا کامل ظہور ہوگا، آقا و مولیٰ حضور سرورِ عالم ﷺ کے ارشادات کے مطابق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امت میں رحمتِ خداوندی کے مظہر اتم ہیں، آقا و مولیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ الحدیث (٦)

میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابوبکر صدیق ہے۔ (رضی اللہ عنہ)

اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم شیرِ خدا ہیں، ان کے آقا نے انہیں ''اسد اللہ'' کے خطاب دل نواز سے نوازا ہے، یہ مظہرِ جلال ہیں، اس لئے حضور شافعِ محشر شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ نے باذنہ تعالیٰ وتقدس میدانِ عرفات میں جلال و جمال خداوندی کے مظہروں (سیدنا صدیق اکبر و سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما) دونوں کو امیر و مامور مقرر فرمایا، اس میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت علی منہاج النبوت کے اولین تقرر کی طرف اشارہ تھا۔ (٧)

(و) قرآن مجید کی ترتیب اور مصحف شریف کی حفاظت:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، روح الامین سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاملِ وحی کے ذریعے حضور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ پر نازل ہوئی، یہ کتاب حسبِ ضرورت آیات، آیات اور سورتوں کی صورت میں تیئیس برس میں نازل ہوئی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امر الٰہی سے صحابہ کرام کاتبینِ وحی سے فرمادیتے کہ اس آیت کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد رکھو، فلاں سورت کو فلاں سورت سے پہلے یا بعد رکھو، اس طرح موجودہ قرآن مجید کی ترتیب لوحِ محفوظ کی ترتیب کے عین موافق ہے، قرآن مجید جتنا نازل ہوا وہ محفوظ ہے، اس میں آیات یا حروف یا حرکات کی کمی بیشی بھی ممکن نہیں، بلکہ کلمات کی کتابت بھی توفیقی ہے، اس میں کمی بیشی کا اعتقاد کفر ہے۔ (٨)

---

(٦) ☆ رواہ الائمہ احمد و الترمذی فی کتاب المناقب و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و البیہقی عن انس بحوالہ کنز العمال، ج ١١، ح ٣٣١١٩

(٧) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ٨، ص ٦٨

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ١٠، ص ٤٥

(٨) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ٢، ص ٨٩٣

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ١٥، ص ٢١٦

باب (۱۸۲) :

امن کے بین الاقوامی معاہدے اور اسلام

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ☆ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ☆

(سورۃ التوبہ، آیات ۱، ۲)

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے، تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو، اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

حل لغات:

"بَرَآءَةٌ": بَرِئَ (از باب سَمِعَ) سے مصدر بَرَآءَةٌ ہے، جس کا معنیٰ ہے، ناپسندیدہ شَیٔ سے دور ہونا، نجات، خلاصی پانا، بیزاری، علیحدگی، حفاظت کا ختم ہونا، قطع موالات، ارتفاع عصمت، زوال امان۔ (۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۵
☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۰۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۶۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۷۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۱۷
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۸۱
تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۴

"**مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ**": اعلان بیزاری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مجتبیٰ ﷺ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان اس کے رسول مختار مدنی تاجدار ﷺ نے کیا۔(۲)

"**اِلَی الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ**": اعلان بیزاری، اللہ رسول (جل وعلا ﷺ) کی طرف سے، ان مشرکوں کو جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا (اور وہ معاہدہ پر قائم نہ رہے)۔

قسم کے ساتھ جس عقد کو پختہ کیا گیا ہو وہ "عہد اور معاہدہ" کہلاتا ہے۔

مشرکینِ عرب سے حضور سید عالم ﷺ نے باہمی صلح کا معاہدہ کیا تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف نہ لڑیں گے اور نہ لڑنے والوں کی مدد کریں گے، ان معاہدوں سے چونکہ صحابہ کرام راضی تھے، اس لئے گویا یہ معاہدے اے صحابہ! تم نے کئے تھے، اللہ تعالیٰ نے معاہدے کرنے کی نسبت صحابہ کرام کی طرف کی ہے۔(۳)

"**فَسِیْحُوْا**": سِیَاحَةٌ مصدر سے امر کا صیغہ ہے (از باب نَصَرَ) بمعنیٰ پانی کا زمین میں پھیل جانا، آزادی سے ہر چلنے پھرنے کو "سِیَاحَت" کہتے ہیں۔(۴)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۶۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۲

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۶۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص۲۱۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۵

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۶۰۹

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۲۴۶

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۱،ص ۱۴۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۶۸

آیت سے مراد یہ ہے کہ اے مشرکو! (معین وقت تک) تم زمین میں جہاں چاہو چلو پھرو، آؤ، جاؤ، جنگ، قتل، لوٹ، مار اور قید وغیرہ کے خوف سے آزاد ہو کر چل پھر لو (اور پھر اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ)۔(۵)

"اَربَعَةَ اَشۡھُرٍ": چار ماہ۔

یعنی معاہدوں کی منسوخی میں تمہیں چار ماہ کی مہلت دی جاتی ہے، چار ماہ کی طویل مدت اللہ ورسول کی طرف سے تبلیغ اور رحم خسروانہ ہے تاکہ تم اپنے انجام کے متعلق خوب غور کر لو۔

مشہور قول کے مطابق یہ چار ماہ کی مدت دس ذی قعدہ ۹ھ (یوم عرفہ) سے دس ربیع الاول ۱۰ھ تک ہے، چونکہ عرب مہینوں میں کمی بیشی کر لیتے تھے، اس لئے اس برس حج ذی قعدہ میں ادا ہوا۔(٦)

---

(٥) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٨، ص٦٤
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٥، ص٢١٩
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج٢، ص٢١٤
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج٢، ص١٣٧
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج٢، ص٢١٤
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٣، ص٣٨٢
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٠، ص٤٣
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ١٤٠٣ھ)، ج٥، ص٥
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج٥، ص١٨١
(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٣، ص٧٧
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج٢، ص٨٩٥
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی، مطبوعہ مصر، ج٢، ص٣٣٢
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص٣٢٥
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٣، ص٣٨٣
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٠، ص٤٣
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٥، ص٢٢٠
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج٢، ص٢١٥
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ١٤٠٣ھ)، ج٥، ص٥
☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، ص٣٠٧

شانِ نزول:

ان آیات کے شانِ نزول میں چند اسباب مروی ہیں۔

(۱) مدینہ منورہ کے گردونواح کے کفار قبائل سے حضور سید عالم ﷺ نے معاہدے کرر کھے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں گے، ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے اور نہ حملہ آوروں کی مدد کریں گے، ۹ھ میں غزوۂ تبوک کے موقعہ پر مدینہ کے منافقین نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیوی بچوں کو ستایا، مجاہدین کے گھروں کو لوٹنا چاہا، غازیانِ تبوک کے متعلق گمراہ کن خبریں پھیلائیں، اپنے اس قبیح عمل سے انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ اے مسلمانو! تم بھی انہیں معاہدہ کی منسوخی کا اعلان کردو۔(۷)

(۲) عرب کے اکثر مشرک قبائل کے ساتھ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے باہمی امن کے معاہدے کرر کھے تھے، صلح حدیبیہ ۶ھ کو مشرکینِ مکہ سے دس سال جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا، اس معاہدہ میں یہ شرط بھی شامل تھی مسلمانوں اور مشرکینِ مکہ کے حلیفوں پر بھی حملہ نہ کیا جائے گا مگر مشرکینِ مکہ نے یہ معاہدہ توڑ دیا، حضور سید عالم ﷺ نے اس کا بدلہ فتح مکہ کی صورت میں لیا، معاہدہ حدیبیہ توڑنے کے بعد مشرکین مکہ نے چاہا کہ اس معاہدہ کی تجدید کرلی جائے، حضور نبی انور ﷺ نے مدینہ منورہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خبر دی کہ اے ابوسفیان (جو اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے) معاہدہ کی تجدید کے لئے مدینہ منورہ آرہے ہیں مگر وہ ناکام لوٹیں گے۔

بنوضمرہ اور بنوکنانہ کے سوا باقی کفار قبائل نے امن کے باہمی معاہدے یکے بعد دیگرے توڑ دیئے، اللہ تعالیٰ

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۸۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۱۹

نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ معاہدہ توڑنے والے مشرکین میں اعلان کردیں کہ چار ماہ تک تمہیں مہلت دی جاتی ہے، اس عرصہ میں اسلام قبول کرلو ورنہ اپنے دردناک انجام کے لئے تیار ہوجاؤ۔(۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اگر مسلمان قوت میں نہ ہوں تو سلطانِ اسلام کو کفار سے باہمی امن کا معاہدہ کرنے کا اختیار ہے، بلکہ ہر وہ امر، جس میں مسلمانوں کا فائدہ اور اسلام کی عزت وحفاظت ہو سلطانِ اسلام کو وہ کام کرنے کی اجازت ہے، حضور سید عالم امام الانبیاء مالکِ ہر دوسرا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے کفار مکہ سے حدیبیہ کا صلح وامن کا دس سال کا معاہدہ کیا، مدینہ شریف کے یہود اور مدینہ شریف کے اردگرد کے کافر قبائل سے معاہدے کئے کہ ہر دو فریق باہمی امن سے رہیں گے، ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے اور حملہ آوروں کی مدد نہ کریں گے۔(۹)

﴿۲﴾ کافروں کی طرف سے اگر نقضِ عہد کا اندیشہ نہ ہو اور مسلمانوں کی عزت خطرے میں نہ ہو تو کافر اور مشرک سے کئے عہد بھی پورے کئے جائیں۔(۱۰)

﴿۳﴾ قوم وملک کا معتمد سلطان یا قائد یا سلطان کا مجاز نائب اگر کسی سے معاہدہ کرے تو وہ قوم اور ملک کی طرف سے شمار ہوتا ہے، اور قوم پر اس کی پاسداری لازم ہوتی ہے، حضور سید عالم ﷺ امت کے حاکم، آمر اور متولیِ امور ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئے ہوئے معاہدوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین راضی رہے، اللہ تعالیٰ نے ان معاہدوں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف نسبت کیا، امت پر ان معاہدوں کی حفاظت لازم ہے۔(۱۱)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۶۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۵

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۲

﴿۴﴾ کفار سے کئے ہوئے معاہدے توڑنے کے جواز کی متعدد صورتیں ہیں۔

(ا) کفار کی طرف سے خیانت اور بدعہدی ظاہر ہو جائے یا ان سے ضرر کا قوی اندیشہ ہو۔

(ب) معاہدہ خاص وقت تک کے لئے ہو اور وہ مدت ختم ہو جائے، اختتامِ مدت پر معاہدہ کی تنسیخ یا تجدید مسلمانوں کے مفاد کے پیشِ نظر ممکن ہے۔

(ج) معاہدہ میں شرط ہو کہ جب ہم چاہیں گے اس معاہدہ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

فائدہ: سورہ توبہ کی آیت ۴ کے احکام کے ضمن میں اس کی تفصیل بیان کی جائے گی۔ (۱۲)

﴿۵﴾ کفار سے کئے ہوئے معاہدے توڑنے سے پہلے انہیں مہلت دی جائے تا کہ وہ کردار اور اعمال پر نظر ثانی کر سکیں، اسلام کی طرف سے یہ رحم خسروانہ ہے، ممکن ہے کہ وہ ان اعمال سے باز آجائیں جن میں مسلمانوں کا ضرر ہو یا اسلام قبول کرلیں یا کم از کم مسلمانوں کے مطیع بن جائیں، حضور سید عالم ﷺ نے کفار عرب کو تنسیخِ معاہدات کے لئے چار ماہ کی طویل مدت مرحمت فرمائی۔ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۷
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۶۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۸۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۴۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۱۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۶۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۱۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۷
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۶۴

﴿۶﴾ تنسیخِ معاہدہ کے لئے اگر مدت مقرر کردی گئی ہو تو اس کی پاسداری ضروری ہے، قبل از وقت ان کے خلاف کارروائی جائز نہیں، البتہ اگر وہ ازخود معاہدہ کی خلاف ورزی کریں تو بغیر اطلاع یا مہلت ان کے خلاف کارروائی جائز ہے۔(۱۴)

﴿۷﴾ کسی مسلمان کو اگر گناہوں کے باوجود مواخذہ سے ڈھیل اور مہلت ملی ہو تو اسے مغرور نہ ہونا چاہئے، رب کریم جل وعلا ڈھیل دیتا ہے مگر جب گرفت فرماتا ہے تو اس کی گرفت سے بچنا ممکن نہیں، اسی کا ارشاد ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ☆

(سورۃ البروج آیت، ۱۲)

بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

جس طرح مشرکینِ عرب کو چار ماہ کی مہلت دی گئی تا کہ وہ سنور جائیں اسی طرح گناہ گار کے لئے مہلت سنورنے، نیک راہ چلنے اور توبہ کے لئے ہوتی ہے۔(۱۵)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۷۷،۷۸
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۲،ص۸۹۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸،ص۶۴
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵،ص۲۱۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲،ص۱۳۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۵
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص۳۸۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۰،ص۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۱۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص۱۸۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص۳۳۲
☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخه ،ص۳۰۷

(۱۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۱۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۱۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص۳۸۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۰،ص۴۴،۴۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵،ص۲۱۹
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص۱۸۵

﴿۸﴾ حربی کافر سے دوستی حرام ہے اس سے قطع موالات ہونا لازمی ہے۔(۱۶)

﴿۹﴾ حضور سید عالم ﷺ کی طرف کسی ایسی شئی کی نسبت کرنا جائز نہیں جو آپ کی شانِ رفیع کے لائق نہیں، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی کمتر شئی یا کلمہ آپ کی طرف منسوب کرے، مشرکینِ عرب سے معاہدہ حضور اکرم ﷺ نے کیا لیکن کافروں نے اس معاہدہ کو توڑ دیا، اللہ تعالیٰ نے ٹوٹا ہوا معاہدہ حضور علیہ السلام کی طرف نہ کیا بلکہ اس کی نسبت مسلمانوں کی طرف کردی، ''عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ'' میں اسی طرف اشارہ ہے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ جس شئی سے محبوبِ ربّ العالمین نبی المرسلین ﷺ ناراض ہو جائیں اس سے اللہ تعالیٰ عزشانہ بھی ناراض ہو جاتا ہے، مشرکین کی بدعہدی سے رسول پاک صاحبِ لولاک ﷺ ناراض ہوئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اپنی ناراضی و بیزاری کا اعلان فرمادیا، مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے آقا و مولیٰ حامیِ روزِ جزاء شفیع الوریٰ محمد مصطفی ﷺ کو کسی حال میں بھی ناراض نہ کرے، آپ ﷺ کے احکام کی تعمیل کرے ورنہ اللہ تعالیٰ اس بندۂ مومن سے ناراض ہو جائے گا، حضور نبی پاک ﷺ کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آپ ﷺ کی ناراضی میں اس کی ناراضی ہے۔(۱۸)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲، ص۲۱۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۵، ص۱۸۱
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاهرہ ازهر، ج۱۵، ص۲۱۷

(۱۷) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاهرہ ازهر، ج۱۵، ص۲۱۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۲

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۲

﴿۱۱﴾ اثنائے گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرنا برکت وسعادت کا باعث ہے، مشرکینِ عرب سے برأت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوئی مگر اللہ تعالیٰ کا نام بطور برکت ہے، قرآن مجید، احادیث طیبہ اور سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اس کے جابجا نمونے موجود ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ☆ (۱۹)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھنا تو متصور ہے مگر اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا کیسے ممکن ہے، یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر بطور برکت اور عظمتِ رسول کے لئے ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے سوال پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر عرض کرتے:

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ (۲۰)

اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ (۲۱)

﴿۱۲﴾ کوئی کافر مشرک، ملحد، زندیق بیت اللہ شریف کا حج نہیں کر سکتا بلکہ اسے حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً) کی حدود

---

(۱۹) ☆ (سورۃ الحجرات آیت ۱)

(۲۰) ☆ رواہ البخاری فی کتاب الایمان و کتاب العلم و کتاب الصلوٰۃ و کتاب الاذان و کتاب الاستسقاء و کتاب التھجد و کتاب الجنائز و کتاب الفتن و کتاب الاحاد و کتاب التوحید و کتاب المغازی

☆ ورواہ مسلم فی کتاب الایمان و کتاب الصلوٰۃ و کتاب التوبہ و کتاب القسامہ و کتاب الزھد

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب السنۃ و کتاب الحدود و کتاب الفتن و کتاب الوتر و کتاب الطب و کتاب الملاحم

☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الفتن و کتاب القیامۃ و کتاب الادب و کتاب التفسیر

☆ ورواہ النسائی فی کتاب الایمان و کتاب الافتتاح و کتاب الجنائز و کتاب السھو

☆ ورواہ ابن ماجہ فی المقدمۃ و کتاب الزھد و کتاب الفتن

☆ ورواہ مالک فی المؤطا فی کتاب السفر و کتاب الاستسقاء و کتاب صفۃ النبی

☆ ورواہ احمد فی مسندہ

☆ بحوالہ المعجم المفھرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۴، ص ۳۲۸

(۲۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۳

میں داخل نہیں ہوسکتا، حرمین شریفین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حدود کافر کے ناپاک جسم کے لائق نہیں، اسی طرح بیت اللہ شریف کا برہنہ ہوکر طواف کرنا حرام ہے، بلکہ ایک دوسرے کے سامنے ستر عورت کھولنا حرام ہے، ۹ھ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امارت میں ہونے والے حج کے عظیم مجمع میں، حضور شارع اسلام نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے اعلان فرمایا:

(ا) اگلے سال کوئی مشرک حج نہ کرے (کافروں کے لئے بیت اللہ شریف کا حج ہمیشہ کے لئے منع کر دیا گیا ہے۔)

(ب) آئندہ کوئی برہنہ ہوکر طواف نہ کرے۔

(ج) جنت میں سوائے مومن کے کوئی نہ جائے گا۔

(د) چار ماہ کے بعد ہمارا کفار سے کوئی معاہدہ نہ رہے گا۔(۲۲)

﴿۱۳﴾ تلاوت قرآن مجید کی ابتداء میں "اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا واجب ہے، خواہ کسی سورت کی ابتداء ہو یا درمیان میں۔(۲۳)

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۴، ۶۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۴
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۲۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۵

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۲

﴿۱۴﴾ قرآن مجید کی کتابت کے دوران کسی سورت کے ابتداء میں تعوذ لکھنا جائز نہیں، اسی طرح شاگرد کے لئے اپنے استاد کے سامنے تعوذ پڑھنا جائز نہیں۔ (۲۴)

﴿۱۵﴾ سورہ فاتحہ کی ابتداء میں اور سوائے سورہ توبہ کے، ہر سورت کی ابتداء میں لکھنی اور پڑھنی لازمی ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔ (۲۵)

﴿۱۶﴾ مردوں کو بالخصوص سورہ برأت اور عورتوں کو سورۃ النور سکھانا شریعت میں تاکیدی حکم ہے، تاکہ مردوں کو جہاد اور عورتوں کو پردہ اور حیاء کے مسائل معلوم ہوسکیں۔ (۲۶)

﴿۱۷﴾ جہاں نص موجود نہ ہو وہاں قیاس کرنا جائز ہے، سورہ انفال اور سورہ توبہ کی کتابت کے دوران کا عمل اسی امر پر دلالت کرتا ہے۔ (۲۷)

﴿۱۸﴾ حضور جانِ کائنات، باعثِ تخلیقِ کونین سید المرسلین ﷺ کے وصال پر ملال کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول منتخب ہوئے، تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسی پر اجماع ہوا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سمیت تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی خلافت بلافصل کو قبول کیا اور آپ کی اقتداء میں جہاد وغیرہ امور سلطنت میں حصہ لیا، مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت علی منہاج النبوت پر صدقِ دل سے ایمان رکھے، ورنہ قرآن سے ایمان اٹھ جائے گا، کیونکہ قرآن مجید کتابی شکل میں

---

(۲۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۳

(۲۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۲

(۲۶) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۴۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۳

آپ کی خلافت میں آپ ہی حکم سے جمع ہوا، امت پر صدیق اکبر کا یہ احسانِ عظیم ہے۔ (۲۸)

﴿۱۹﴾ گناہوں سے محفوظ بچوں کی بعض صفات قابلِ تقلید ہوتی ہیں، مثلاً

(ا) اپنے رزق کے لئے کوئی اہتمام نہیں کرتے، رب تعالیٰ انہیں وقت پر غذا مہیا فرما دیتا ہے۔

(ب) جب انہیں کوئی مرض لاحق ہو جائے تو وہ اپنے خالق کا شکوہ نہیں کرتے۔

(ج) کھانا مل کر کھاتے ہیں۔

(د) جھگڑنے کے جلدی بعد آپس میں صلح کر لیتے ہیں، ایک دوسرے سے کدورت نہیں رکھتے۔

(ہ) جب کبھی کسی شئ سے ڈرتے ہیں فوراً روتے اور آنسو بہاتے ہیں۔

یہ مبارک صفات اگر کسی مومن میں پائی جائیں تو وہ درجہءِ ابدال پر فائز ہوتا ہے، بندۂ مومن کو ان صفات پر عمل کر کے قربِ خداوندی کے حصول میں کوشاں رہنا چاہئے۔

یاد رہے کہ ابدال اولیاء اللہ کے درجات میں سے ایک اعلیٰ درجہ ہے۔ (۲۹)



(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۱۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۴،۴۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۵

(۲۹) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۲،۳۸۳



باب(۱۸۳):

جہاد کے بعض احکام اور دیگر مسائل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۙ وَرَسُوْلُہٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ☆ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْکُمْ شَیْئًا وَّلَمْ یُظَاھِرُوْا عَلَیْکُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَیْھِمْ عَھْدَھُمْ اِلٰی مُدَّتِھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ☆ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْھُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ وَخُذُوْھُمْ وَاحْصُرُوْھُمْ وَاقْعُدُوْا لَھُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ (سورۃ التوبہ آیات ۳،۴،۵)

اور منادی پکار دیتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے، سب لوگوں میں، بڑے حج کے دن، کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول، تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہ سکو گے، اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی، مگر وہ مشرک، جن سے تمہارا معاہدہ تھا، پھر انہوں نے

تمہارے عہد میں کچھ کمی نہیں کی اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو، بے شک اللہ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے، پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"اَذَانٌ": بمعنیٰ اعلان کر دینا، اطلاع دینا ہے، نماز کی اطلاع کو اذان کہتے ہیں، جس کے مخصوص کلمات ہیں، آیت میں لغوی معنیٰ مراد ہیں، اصطلاحی معنیٰ مراد نہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے حج اکبر کے روز اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمام کافروں سے بیزار ہیں۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲، ص۹۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۸، ص۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۱۵، ص۲۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج۲، ص۱۳۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص۳۳۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)۔ ج۵، ص۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۳، ص۳۸۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۰، ص۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص۲۱۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص۲۱۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج۵، ص۱۸۳

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت۔ ج۴، ص۱۲۶

3B

"بَرِیْءٌ": بَرَاءَۃٌ سے صفت مشبہ ہے، بمعنی بیزار، لاتعلق۔

اس کلمہ کی لغوی اور مرادی تحقیق سورہ توبہ (آیت،۱) میں گذر چکی ہے۔

"مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ": مشرک اگرچہ شرک کرنے والے کافر کو کہتے ہیں مگر آیت مبارکہ میں اس سے مراد ہر حربی کافر ہے، خواہ اہل کتاب ہو یا مطلقاً کافر، ہنود، یہود، مجوس، نصاریٰ وغیرہ ہر حربی کافر سے دوستی حرام ہے۔ (۲)

"یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ": حج اکبر کے روز۔

حج اکبر سے مراد، نو ذی الحجہ میں وقوف عرفات کا دن ہے، کیونکہ یہ حج کا رکن اعظم ہے، چونکہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں، عمرہ کے مناسک حج کے مناسک سے کم ہوتے ہیں، اس لئے ہر حج کو حج اکبر کہتے ہیں۔

یوم نحر یا ایام حج کو بھی حج اکبر کہا گیا ہے۔

۹ھ میں منیٰ میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سورہ توبہ کی آیات تلاوت فرمائیں، اور ۱۰ھ میں حضور سید عالم ﷺ نے عرفہ کے علاوہ یوم نحر کو بھی خطبہ ارشاد فرمایا، ان ایام کو بھی حج اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حج میں یوم عرفہ اگر جمعۃ المبارک کو آجائے تو اسے بھی حج اکبر کہا جاتا ہے۔ (۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۴۸

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص ' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی ' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی ' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۲۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۸۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ، ج ۵، ص ۲

"**خَیْرٌ لَّکُمْ**": اے کافرو! اگر تم کفر ترک کر کے اسلام قبول کر لو تو اس میں سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تمہارے اسلام کی حاجت نہیں۔ (۴)

"**وَلَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْکُمْ اَحَدًا**": اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی۔

کافر اگر مسلمانوں کے خلاف لڑے، یا لڑنے کی تیاری رکھے یا کسی لڑنے والے کی کسی طرح مدد کرے تو وہ حربی ہے، غیر حربی کافر سے معاملات جائز ہیں، حربی سے جائز نہیں۔ (۵)

"**انسَلَخَ**": سَلَخَ کے مصدری معنیٰ ہیں، کسی شَیٔ کا اپنے غلاف سے برآمد ہونا، بکری وغیرہ جانور کی کھال اتارنا تاکہ گوشت ظاہر ہو جائے۔ (۶)

"**اَلْاَشْهُرُ الْحُرُمُ**": حرمت والے مہینے۔

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸۶

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۵

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۸۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۳۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۱۳۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۶۱

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۳۳۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱، ص ۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ حمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۴۸

ابتدائے اسلام بلکہ زمانۂ جاہلیت میں رجب المرجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام میں جنگ کرنا حرام سمجھا جاتا تھا انہیں حرمت والے مہینے کہا جاتا ہے۔

ان میں جنگ کی حرمت منسوخ ہے۔(۷)

اس آیت میں حرمت والے مہینوں سے مراد وہ چار مہینے ہیں جن میں مشرکین سے کئے ہوئے معاہدوں کے ختم ہونے کی مدت کا اعلان ۹ھ میں ہو چکا ہے۔(۸)

"حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ": جہاں بھی تم ان حربی کافروں کو پاؤ، اس میں حرم کا استثنٰی ہے۔(۹)

"خُذُوْهُمْ": انہیں گرفتار کرلو اور قید میں ڈال دو۔

"وَاحْصُرُوْهُمْ": ان کا محاصرہ کرلو، حربی کافر اگر قلعہ بند ہو جائیں یا کسی شہر میں بند ہو جائیں تو اس قلعہ یا شہر کا محاصرہ کرلو، اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ انہیں حدود حرم میں داخل ہونے سے روک دو۔(۱۰)

---

(۷) ☆ (ملاحظہ ہو، احکام القرآن، جلد اول، سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۴)

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۳۔

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۹

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۳۔۱۸۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۸۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۹

"وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ": مَرْصَدٌ گھات کو کہتے ہیں، یعنی کافروں کو گرفتار کرنے کے لئے ہر گھات میں ان کی تاک میں رہو۔(۱۱)

"فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ": تو ان کی راہ چھوڑ دو۔

کافر اگر کفر سے توبہ کرے اور ارکانِ اسلام کی ادائیگی کا اقرار کر کے انہیں ادا کرے تو اس پر سے ہر عائد پابندی دور کر دو، اسے آزاد کر دو۔(۱۲)

شانِ نزول:

عرب کے مشرک قبائل کے ساتھ حضور سید عالم ﷺ نے امن کے معاہدے کر رکھے تھے، ان میں سے اکثر نے اپنے عہد کو توڑا، جنہوں نے عہد توڑا انہیں چار ماہ کی مہلت دی گئی کہ اس عرصہ میں اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اسلام قبول کر لیں یا پھر تلوار کے لئے تیار ہو جائیں، ان چار ماہ میں ان سے تعرض نہ کیا جائے گا، چار ماہ گذر جانے کے بعد وہ اپنے انجام کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

بعض قبائل وہ تھے جنہوں نے معاہدے کی پوری پاسداری کی، تمام شرائط کو پورا کیا، ان میں بنی کنانہ قابل ذکر ہے، ان سے معاہدے کی مدت نو ماہ باقی تھی، ان کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا کہ جنہوں نے معاہدہ نہیں توڑا

(۱۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸۸

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۸۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۷

اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد نہیں کی ان کے معاہدے کی مدت پوری کی جائے۔(۱۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کے وقت اور طریقِ ادائیگی جس طرح جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح جہاد کی فرضیت کا وقت اور اس کی ادائیگی کا علم حاصل کرنا ہر صاحبِ استعداد مسلمان پر فرض ہے۔(۱۴)

﴿۲﴾ کفار سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کا محبوب رسول ﷺ، بلکہ جمیع انبیاء و اولیاء اور مقربین بارگاہ بیزار ہیں، کفار و مشرکین کا ان کے ساتھ محبت کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر کافر و مشرک سے موالات ترک کر دے ان کے ساتھ دوستی حرام ہے، البتہ معاملات کی اجازت ہے۔(۱۵)

---

(۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۸۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۴۶
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۷۱
(۱۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۱
(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۰
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۳۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۸۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۴۶
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۳۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۶
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۸۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۴۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ص۴۴۸

اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد نہیں کی ان کے معاہدے کی مدت پوری کی جائے۔(۱۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کے وقت اور طریقِ ادائیگی جس طرح جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح جہاد کی فرضیت کا وقت اور اس کی ادائیگی کا علم حاصل کرنا ہر صاحبِ استعداد مسلمان پر فرض ہے۔(۱۴)

﴿۲﴾ کفار سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کا محبوب رسول ﷺ، بلکہ جمیع انبیاء و اولیاء اور مقربین بارگاہ بیزار ہیں، کفار و مشرکین کا ان کے ساتھ محبت کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر کافر و مشرک سے موالات ترک کردے ان کے ساتھ دوستی حرام ہے، البتہ معاملات کی اجازت ہے۔(۱۵)

---

(۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۸۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۴۶
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۷۱
(۱۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۱
(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۰
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۳۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۸۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۴۶
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۳۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۸۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۴۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ص۴۴۸

﴿۳﴾ حج عمر میں ایک بار فرض ہے، حج کے ایام مخصوص ہیں، ان کے علاوہ دیگر ایام میں حج ادا نہیں ہوتا۔ (۱۶)

﴿۴﴾ وقوف عرفات اگر جمعہ کے روز ہوتو اس کے حج کا ثواب دیگر حجوں سے زیادہ ہے، اسے حج اکبر بھی کہتے ہیں، روایت ہے۔

اَنَّ الْوَقْفَةَ یَوْمَ الْجُمْعَةِ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ حَجَّةً

جمعہ کے روز وقوف عرفات ستر حجوں کے ثواب کے برابر ہے۔

ایسے حج میں شرکت کی کوشش باعث سعادت ہے۔ (۱۷)

﴿۵﴾ عمرہ کرنا واجب نہیں اجر جزیل اور سعادت دارین کا موجب ہے، عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں، ایام حج (یوم ترویہ، یوم عرفہ، یوم نحر وری) میں عمرہ کرنا جائز نہیں، ایام حج کے علاوہ دیگر ایام میں جب چاہے، جتنی مرتبہ چاہے، دن ہو یا رات، عمرہ کرنا جائز ہے۔ (۱۸)

﴿۶﴾ اہم اعلان کو مجمع عام میں بآواز بلند کرنا چاہئے، اعلان جتنا اہم ہو اسی مناسبت سے اس کی تشہیر لازمی ہے، کفار

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۰

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۵

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۸۲

ومشرکین سے بیزاری اوران سے متعلق دیگراحکام کااعلان حضورسیدعالم ﷺ نے ۹ھ کو حج کے موقعہ پرسیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کروایا۔(۱۹)

﴿۷﴾ حرم مکہ معظّمہ اورحرم مدینہ منورہ میں کافر،مشرک کاداخل ہوناممنوع وحرام ہے،ان مقدس مقامات کی حفاظت ہرمسلمان کافریضہ ہے۔(۲۰)

﴿۸﴾ رجب المرجب،ذی قعدہ،ذی الحجہ اورمحرم میں قتال کی حرمت منسوخ ہوچکی ہے،ان مہینوں میں اوران کے علاوہ جب بھی جہاد کی ضرورت ہوجہاد کرناجائز ہے۔

قرآن مجید کی وہ آیات جن میں مسلمانوں کوکفار کی تکالیف پراعراض،صبراورمعافی وغیرہ کاحکم دیاگیاوہ آیات منسوخ ہیں مثلاً

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆ (سورۃالبقرۃ آیت ۱۰۹)

توچھوڑدواوردرگذرکرویہاں تک کہ اللہ اپناحکم لائے،بیشک اللہ ہرچیزپرقادرہے۔

اب ان منسوخ آیات پرعمل جائزنہیں بلکہ عمل ناسخ آیات پرہوگا۔(۲۱)

---

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۱۵،ص ۲۲۱

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۱۵،ص ۲۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۲۱۸

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۴۴۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۰،ص۴۵

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۵،ص۱۸۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان،ج۳،ص۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان،ج۸،ص۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۲۱۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه،ج۳،ص۳۸۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۰،ص۵۰

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۵،ص۱۸۸

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخه،ص۳۰۹

﴿۹﴾ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کافروں اور مشرکوں یا جنگ پر آمادہ یا مسلمانوں کے خلاف لڑنے والی قوموں کو مدد دینے والوں سے سوائے حرم کے ہر جگہ قتال کرنا جائز ہے، حرم شریف کی حرمت کی بنا پر وہاں ان سے جنگ جائز نہیں، البتہ اگر کافر حرم کے اندر یا ماہ ہائے حرام میں اپنی طرف سے جنگ چھیڑ دیں (حدود حرم اور ماہ ہائے حرام کا احترام نہ کریں) تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو جوابی جنگ کرنا جائز ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتُـقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۚ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ☆ (سورۃالبقرۃ آیت، ۱۹۱)

اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو، کافروں کی یہی سزا ہے۔

فتح مکہ شریف کے موقعہ پر سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَهِيَ حَرَامٌ ۔ بِحَرَامِ اللهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ ۔ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ قَطُّ اِلَّاسَاعَةً ۔ مِنَ الدَّهْرِ لَاتُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَايُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَاتَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ الحدیث (۲۲)

زمین وآسمان کی پیدائش کے روز سے اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو حرمت والا بنایا ہے یہ اللہ کے حرام کئے سے قیامت تک حرمت والا ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ ہوا اور نہ میرے بعد حلال ہوگا اور میرے لئے صرف ایک گھڑی بھر حلال ہوا، اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے گا، نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے گا، اس کی تر گھاس نہ کاٹی جائے گی، اس کی گری پڑی شئ صرف تلاش کرنے والے کے لئے حلال ہے۔(۲۳)

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن عباس بن عبدالمطلب ومجاھدوابی ھریرۃ، ج۲، ص۶۱۷

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۴۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۸۳، ۱۸۷، ۱۸۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۲۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۰ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۵

﴿۱۰﴾ لشکر اسلام کا جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو اسے تین شرطیں پیش کی جائیں ان میں جو شرط قبول کر لے اس کے مطابق اس سے سلوک کیا جائے۔

اول: اسے اسلام کی دعوت دی جائے، اگر وہ قبول کر لے تو وہ بھائی ہیں، ان کے حقوق دیگر مسلمانوں کے حقوق کی مانند ہیں۔

دوم: اگر اسلام قبول نہ کریں تو انہیں دعوت دی جائے کہ وہ مسلمانوں کے مطیع اور فرمانبردار ہو کر رہیں اور اپنی حفاظت کے عوض جزیہ ادا کریں، اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں تو وہ حاکمِ اسلام کی رعایا ہیں، دیگر رعایا کی طرح ان کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے۔

سوم: مذکورہ بالا دونوں صورتیں اگر قبول نہ کریں تو قتال کے لئے تیار ہو جائیں، مسلمان ان کے خلاف جنگ کریں۔ (۲۴)

﴿۱۱﴾ کفار سے قتال میں ہر جنگی ہتھیار استعمال کرنا جائز ہے، خواہ قدیم ہو یا جدید، مثلاً تلوار، نیزہ، تیر، بندوق، میزائل، بم وغیرہ، البتہ کسی کو باندھ کر نیزہ مارنا، یا میت کا مُثلہ کرنا حرام ہے۔ (میت کے اعضاء کان، ناک، آنکھ وغیرہ کاٹنا مُثلہ ہے)۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ الحديث (۲۵)

اللہ تعالیٰ نے ہر شئ میں بھلائی کرنا فرض کر دیا ہے، جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھے انداز میں قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز میں ذبح کرو۔ (۲۶)

﴿۱۲﴾ جنگ میں عورتوں، بچوں، راہبوں اور ادنیٰ خدام قتل کرنا جائز نہیں۔ (۲۷)

---

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۱

(۲۵) ☆ رواه الائمه احمد و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجه عن شداد بن اوس
☆ بحواله کنز العمال، ج۶، ح ۱۵۲۰۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۷۲، ۷۳

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۷۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۴۸
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۸۸
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۱

﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے باغی حربی کفار سے جنگ میں ان کو زندہ گرفتار کر کے قیدی بنانا جائز ہے، اس سے کفار کا زور ٹوٹ جائے گا اور دوسرے مقابلہ کی ہمت نہ کریں گے، ممکن ہے وہ قید میں رہ کر اسلام کی حقانیت کا مشاہدہ کرلیں اور مسلمان ہو جائیں، ایسی صورت میں ان کا آزاد کر دینا جائز ہے، آیت مبارکہ میں اس کی وضاحت وصراحت ہے، غزوات میں نبی اکرم ﷺ اور دیگر جہادوں میں خلفاء راشدین اور خلفاءِ اسلام نے دشمن کے افراد کو جنگی قیدی بنایا، اس سے دشمن کا زور ٹوٹ گیا اور بعض خوش بختوں نے دولتِ اسلام قبول کر لی۔ (۲۸)

﴿۱۴﴾ حربی کفار کو جنگ میں قلعوں، شہروں، مورچوں اور ان کے محفوظ مقامات کا محاصرہ کرنا، ان کا سامانِ رسد روک دینا اور ان کی نقل وحرکت محدود کر دینا جائز ہے، محاصرہ سے تنگ آ کر وہ صلح پر آمادہ ہو جائیں گے اور اسلام کے خلاف سازشوں اور دشمنی سے دستبردار ہو جائیں گے، محاصرہ میں اگرچہ وہ بھی ہوں گے جن کا قتال جائز نہیں مثلاً عورتیں، بچے، ضعیف، راہب وغیرہ، چونکہ ان کی تعداد قلیل ہوتی ہے اکثریت تو محاربین کی ہوتی ہے انہیں کا اعتبار ہے، آیت مبارکہ میں "وَاحْصُرُوْهُمْ" کا واضح ارشاد موجود ہے، غزوات میں نبی اکرم رسول

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۳۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۸۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۵۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۲۲۴

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۲۸

معظم ﷺ نے دشمنوں کے قلعوں، شہروں کا محاصرہ کیا، بالآخروہ مطیع ہوئے۔(۲۹)

﴿۱۵﴾ حربی کفار قیدیوں کے بارے میں حاکمِ اسلام کو اختیار ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے جو عمل نافع ہو، وہ کرے، ارشاد ربانی ہے۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا......الآیة (سورۃ محمد آیت، ۴)

توجب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ انہیں خوب قتل کرلو تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے۔(۳۰)

---

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۸۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان. ج۸،ص ۴۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲،ص ۳۳۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر. ج۱۵،ص ۲۲۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰،ص ۵۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی. ج۵،ص ۱۸۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۵
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۳۷

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان. ج۸،ص ۴۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر. ج۱۵،ص ۲۲۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی. ج۵،ص ۱۸۵
☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، ص ۳۰۹

﴿۱۶﴾ حالتِ اکراہ میں کافر نے اسلام قبول کرلیا تو اسے تسلیم کرلیا جائے۔(۳۱)

﴿۱۷﴾ حربی کفار کی نقل وحرکت پر گہری نظر رکھنا، انہیں دار الحرب تک محدود رکھنا، دار الاسلام اور حدودِ حرم کی حفاظت رکھنا کہ وہ وہاں داخل نہ ہوسکیں، جائز ہے، اسلامی ممالک میں کفار پر پاسپورٹ اور ویزا کی موجودہ پابندی کا جواز اس آیت سے مستنبط ہوسکتا ہے، حربی اگر دار الاسلام میں اجازت اور اذن لے کر داخل ہو تو محدود مدت تک اجازت دینا جائز ہے۔(۳۲)

﴿۱۸﴾ کافر کی کفر سے سچی توبہ اور اسلام اور اسلامیات کی طرف کامل رجوع زمانہءِ کفر کے تمام گناہ کو معاف کردیتی ہے، توبہ کے بعد زمانہءِ کفر کے گناہوں پر مواخذہ نہ ہوگا، آیت مبارکہ نے واضح فرمادیا کہ حربی اگر سچی توبہ کرلے اور ارکانِ اسلام کی ادائیگی کرے یا ادائیگی پر آمادہ ہوجائے تو اسے قید وقتل سے آزاد کردو، حدیث شریف میں ہے۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ (۳۳)

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔(۳۴)

---

(۳۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۳، ص ۳۸

(۳۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲، ص ۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۸، ص ۳

(۳۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود و الحکیم و الترمذی عن ابن سعید، جامع صغیر۔ ج۱، ص ۲۲۹

(۳۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص ۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲، ص ۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۱، ص ۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص ۳۳۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)۔ ج۵، ص ۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص ۲۱۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص ۲۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۴۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۳، ص ۳۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۰، ص ۵۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج۲، ص ۱۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی۔ ص ۲۴۵

﴿۱۹﴾ ضروریاتِ دین کی تصدیق ایمان ہے، اعمال ایمان کا جزو نہیں، البتہ اعمالِ حسنہ ایمان کے حسن اور تکمیل میں معاون ہیں، حربی کافر اگر کفر سے توبہ کرلے اور ابھی نماز ادا نہ کرسکے تو اس کا قتل کرنا حرام ہے۔ (۳۵)

﴿۲۰﴾ فرائضِ اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے، اسی طرح قرآن مجید کی کسی آیت یا حرف کا انکار کیا وہ بھی اسی طرح کافر ہے جس طرح تمام قرآن مجید کا انکار کرنے والا، امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنے والوں سے جہاد فرمایا جس میں جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم شامل تھے یا ان کی رضا شامل تھی۔ (۳۶)

﴿۲۱﴾ نماز کی پابندی کرانا، زکوٰۃ کو وصول کرکے مستحقین میں تقسیم کرنا حاکمِ اسلام کے فرائض منصبی میں شامل ہے، البتہ اگر کوئی شخص اپنے طور پر مال، دولت، مویشی، سامانِ تجارت، زیور وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کردے تو جائز ہے۔ (۳۷)

﴿۲۲﴾ اعتراف واقرار فرضیتِ نماز، روزہ اور دیگر ارکانِ اسلام کے باوجود جو شخص نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا تارک ہے وہ کافر نہیں، البتہ فاسق مردود الشہادت ہے۔ (۳۸)

---

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷۲، ۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۶
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۳

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۲

﴿۲۳﴾ نماز اور زکوٰۃ کے تارک مسلمان کو سلطانِ اسلام قید کرسکتا ہے، انہیں جسمانی سزا ضرب وغیرہ دی جاسکتی ہے، جب یہ توبہ کر کے نماز ادا کریں تو انہیں چھوڑ دیا جائے۔ (۳۹)

﴿۲۴﴾ جس مسلمان نے کسی واجب کو چھوڑ دیا وہ فاسق ہے اور جس نے کسی نفل یا مستحب کو ترک کیا وہ فاسق نہیں، البتہ اگر کسی نے نفل کی فضیلت کا انکار کرتے ہوئے اسے چھوڑا تو وہ کافر ہے، کیونکہ اس نے "مَاجَآءَ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ" کا انکار کردیا۔ (۴۰)

﴿۲۵﴾ مسلمان کی جان، اس کا مال، اس کی عزت و آبرو کو نقصان یا ایذا دینا حرام ہے، حجرِ اسود کو بوسہ دینا اگرچہ فضیلت و سعادت ہے مگر کسی مسلمان کو ایذا دے کر اس کا بوسہ ناجائز ہے، حجۃ الوداع کے عظیم الشان موقعہ پر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَافِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا الحدیث (۴۱)

بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں حرام ہیں، آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت کی طرح۔ (۴۲)

﴿۲۶﴾ بیت اللہ شریف کا برہنہ طواف کرنا حرام ہے بلکہ بغیر ضرورت سترِ عورت حرام ہے۔ (۴۳)

---

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۸۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۴۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۰

(۴۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۴۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

(۴۱) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد والدارمی عن ابی بکرۃ
☆ بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث، ج۲، ص ۱۴۸

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۹۶

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۹۶

﴿۲۷﴾ حدودِ حرم میں کافر داخل نہیں ہوسکتا۔(۴۴)

﴿۲۸﴾ کثیر مجمع میں خطیب کی آواز اور اس کے احکام کو سامعین تک پہنچانا جائز ہے، اس کے لئے مکبّر کا تعین جائز ہے، ۹ ھ کو حج کے موقعہ پر حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے خطبہ دیا اور حضور کے احکام پہنچائے، مجمع کی کثرت کے باعث سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے احکام کو بلند آواز سے سامعین تک پہنچایا، وعظ و نصیحت کے کثیر مجمع میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال اسی بنا پر جائز ہے۔(۴۵)

﴿۲۹﴾ بین الاقوامی معاہدے حاکمِ اسلام خود ادا کرے یا اس کا مجاز نائب، اسی طرح معاہدات کی منسوخی کا اعلان بھی حاکمِ اسلام یا اس کا مجاز نائب کرے، مشرکینِ عرب سے کئے ہوئے معاہدات کی منسوخی کا اعلان حضور سید عالم ﷺ کے قریبی رشتہ دار (چچازاد بھائی) حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔(۴۶)

﴿۳۰﴾ کسی شہر کے مسلمان اگر نماز ترک کردیں تو سلطانِ اسلام ان سے قتال کرے یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔(۴۷)

﴿۳۱﴾ اسلام قبول کرنے میں مومن کا اپنا فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب مصطفیٰ کریم ﷺ کا اس میں فائدہ نہیں، مومن محتاج ہے اور اللہ رسول (جل وعلا ﷺ) محتاج الیہ ہیں، اس لئے مومن کو اپنے ایمان کے عوض اللہ رسول (جل وعلا ﷺ) کا ممنون رہنا چاہئے۔(۴۸)

﴿۳۲﴾ حقوقِ عہد کی پاسداری تقویٰ کی علامت ہے، رب تعالیٰ نے معاہدوں کی حفاظت کرنے والوں کو متقی فرمایا ہے، مومن پر لازم ہے کہ وہ ہر ایک عہد کی پاسداری کرے تاکہ تقویٰ کا پاکیزہ لقب اسے عطا ہوجائے۔(۴۹)

اے اللہ! ہمیں تمام عہدوں کی پاسداری کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین

☆☆☆☆☆

(۴۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی
(۴۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۹۶
(۴۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۹۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۸۲
(۴۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۴۹
(۴۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص ۱۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۹۱
(۴۹) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۲۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۱

باب(۱۸۴):

﴿مشرکین کا پناہ طلب کرنا، مستأمن اور ویزا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اسۡتَجَارَکَ فَاَجِرۡہُ حَتّٰی یَسۡمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ
ثُمَّ اَبۡلِغۡہُ مَاۡمَنَہٗ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،٦)

اور اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے، پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچادو، یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

حلِ لغات:

"اِسۡتَجَارَکَ": جَوۡرٌ سے بنا ہے، اس کا معنٰی ہے پڑوسی بننا، پناہ۔

باب استفعال سے اس کا معنٰی ہے، کسی سے فریادرسی کرنا، پناہ لینا، پناہ چاہنا، امن طلب کرنا۔(۱)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے محبوب کریم! اگر کوئی وہ مشرک جس کا قتل کرنا جائز ہو چکا، آپ سے امن طلب کرے اور آپ کی پناہ لینا چاہے۔

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۲۱۹
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۱۰۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج ۱،ص ۵۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۱۳

"فَاجِرْهُ": جوْرٌ سے امر کا صیغہ ہے مراد یہ ہے کہ آپ اسے (امان طلب کرنے والے مشرک کو) پناہ دے دیں اسے اپنی امان میں لے لیں۔ (۲)

"حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ": سَمْعٌ کا معنٰی ہے، سننا، دل کے کان سے سننا، سن کر سمجھنا۔ (۳)

مراد یہ ہے کہ آپ کافروں کو اپنے ہاں پناہ دیں تاکہ وہ اللہ کا کلام قرآن سنیں، اس کے اوامر ونواہی جانیں، توحید، دلائل نبوت اور تکالیف شرعیہ کو سمجھ لیں، ان تمام امور کو دل کے کانوں سے سنیں اور بصیرت کی آنکھ سے دیکھ لیں تاکہ ایمان لے آئیں۔ (۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج ۲، ص ۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۸، ص ۷۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ۔ ج ۳، ص ۳۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن صیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۲۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ۔ ج ۲، ص ۱۳۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۲۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۸۸
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

(۳) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی۔ مطبوعہ بیروت۔ ص ۲۴۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفومی' مطبوعہ مصر ج ۱، ص ۱۳۹
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۸۱

"**مَامَنَہ**" : مَامَن، امن کی جگہ۔

اس مشرک کو، جس نے آپ ﷺ سے پناہ اور مہلت طلب کی تھی کہ کلام اللہ سن لے، سمجھ لے اگر وہ ایمان نہ لائے اور وہ اپنے شبہات دور نہ کر سکے تو اسے اپنے وطن پہنچا دو، اور پھر اگر وہ لڑے تو ان سے لڑو، امن کی حالت میں ان سے لڑنا منع ہے۔ (۵)

حکایت: مولائے مشکل کشا سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب ۹ھ حج کے موقعہ پر سورت توبہ کی تلاوت فرما رہے تھے، جب آیت نمبر ۵ پر پہنچے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ جن حربی کافروں کی مدت معاہدہ ختم ہو جائے اور ان کا قتل مباح ہو جائے ان میں اگر کوئی دینِ اسلام، قرآن مجید اور اس کے احکام سننے کا طالب ہو اور وہ حضور شارع مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر محدود وقت کے لئے امن کا خواستگار ہو تو کیا اسے بھی قتل کر دیا جائے گا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسے ارشاد فرمایا، ذرا رک جاؤ، تیرے

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۷۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۵، ص ۲۲۶
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۳
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۹۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

(۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۴
التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

سوال کا جواب اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے خود ارشاد فرمادیا ہے، چنانچہ آپ نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اگر کوئی کافر (خواہ وہ حربی ہو) دارالاسلام میں آ کر حاکمِ وقت سے امن طلب کرے کہ میں اسلام کے احکام و نواہی سیکھنا اور سمجھنا چاہتا ہوں تو حاکمِ اسلام کا اسے امان دینا جائز ہے، جب تک وہ اجازت کے مطابق دارالاسلام میں رہے گا اس کی جان، مال کی حفاظت مسلمانوں پر فرض ہے، شریعت کی اصطلاح میں اسے ''مُسْتَأْمَنْ'' کہاجاتا ہے۔(۷)

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۷۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۳
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۰

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۷۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۶
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۲۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۸۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۰

﴿۲﴾ اگر کوئی کافر تعلیم اسلام اور تفہیم قرآن مجید کے علاوہ کسی اور غرض سے دارالاسلام آکر امان طلب کرے اور اس میں مسلمانوں کا نفع ہو، یا مسلمانوں کا نقصان دور ہو، تو حاکمِ اسلام اسے بھی امان دے سکتا ہے، مثلاً سفارت، پیغام رسانی، تجارت، طلبِ صلح، عقدِ معاہدہ یا تجدید معاہدہ، ادائے جزیہ یا اپنے شبہات دور کرنے کے لئے طالبِ تحقیق ہو تو حاکمِ وقت کا اسے اجازت دینا جائز ہے، یہی حکم ہر مسترشدِ حق کا ہے، مدعی نبوت مسیلمہ کذّاب (علیہ اللعنۃ) حضور سید عالم ﷺ کے پاس طلبِ امان کے بعد آیا، آپ ﷺ نے اسے امان دی، اگرچہ اس کی ہرزہ سرائی موجبِ قتل تھی لیکن حضور ﷺ نے اسے امان دے کر واپس بھیج دیا، صرف اتنا فرمایا۔

لَوْلَااَنَّ الرُّسُلَ لَاتُقْتَلُ لَضَرَبْتُ عُنُقَکَ

اگر سفارت کاروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔

عصر جدید میں اسے ''ویزا'' کہتے ہیں، جس کا اجراء جائز ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ کافر کو دارالاسلام میں آنے اور امن وامان کی حفاظت کی ضمانت حاکمِ اسلام یا اس کا مجاز نائب دے، کسی اور کی ضمانت معتبر نہیں۔

لہٰذا پاسپورٹ (جوازِ سفر) اور ویزا (قیام کی اجازت) حاکمِ وقت یا اس کے مجاز کی طرف سے ہونا لازمی ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ کافر کو امان دینے کی کوئی مدت متعین نہیں جب تک وہ اسلام کی حقانیت کو سمجھنا چاہے یا اس کی صحیح غرض پوری

---

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۳۷
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۸۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۰۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۲۸
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۱۱

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۷۶
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۱۲

ہوتی ہو اتنی مدت تک اس کو امان دینا جائز ہے، مدت کا تعین غرض کی تکمیل کے پیش نظر حاکمِ وقت یا اس کا مجاز خود مقرر کرے۔(۱۰)

﴿۵﴾ مدت امان پوری ہونے کے بعد مستامن کو اپنے ملک سے نکال دیا جائے، مدت پوری ہونے کے بعد اسے وہاں رہنا جائز نہیں، بغیر سبب یا عذر جائز کے مستامن کو مزید مہلت اور امان نہ دیا جائے۔(۱۱)

﴿۶﴾ دارالاسلام میں مقیم کافر اگر سلطانِ اسلام کا مطیع ہو کر رہے تو وہ ذمی کہلاتا ہے، ذمی اپنی حفاظت کے عوض حکومت کو جزیہ ادا کرتا ہے، ذمی دارالاسلام میں ہمیشہ مقیم رہ سکتا ہے، بخلاف مستامن کے، کہ وہ محدود وقت تک قیام کر سکتا ہے، البتہ اگر وہ دارالاسلام میں ہمیشہ کے لئے ذمی بن کر رہنا چاہے تو جزیہ ادا کر کے رہ سکتا ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ مسلمان اگر دارالحرب میں وہاں کے مجاز حاکم سے امان لے کر گیا تو مدت اجازت تک اس کا وہاں رہنا جائز

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۲۸
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۱۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۳۷

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۸۴
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۲۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۳۷
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ص ۳۰۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

ہے، وہاں کا حاکم مسلمان کی جان، مال، آبرو کا محافظ ہوگا، عہد جدید میں مسلمانوں کا کافروں کے ملک میں ویزا لے کر جانا جائز ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بغیر اجازت حاکمِ مجاز اگر داخل ہوگیا تو وہ خود اور اس کا مال (اگر اس کے پاس ہو) مسلمانوں کے لئے غنیمت ہے۔ (۱۴)

﴿۹﴾ حربی کافر اگر دار الحرب میں مسلمان ہوگیا مگر وہاں اسے شرائع اسلام مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ سکھانے والا کوئی نہیں، دار الاسلام آنے کے بعد اس پر دار الحرب کے زمانہ کی نماز، روزہ کا قضاء کرنا واجب نہیں، اگر وہ نومسلم اس زمانہ میں بغیر قضاء فرائض فوت ہوگیا تو اس پر ان شاء اللہ مواخذہ نہیں ہوگا، اور اگر دار الاسلام میں مسلمان ہوا تو اس نے شرائع اسلام نہ سیکھے تو اس کا یہ عذر قبول نہیں۔ (۱۵)

﴿۱۰﴾ کافر یا بے علم اگر ہم سے توحید، نبوت و رسالت کے دلائل طلب کرے اور وہ حق کی تلاش میں ہمارے پاس آئے تو اسے تسلی بخش جواب دینا لازم ہے، اس عرصہ میں اس سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا کہ وہ طالبِ حق ہے، اسی طرح امورِ دین سے جو بھی سیکھنے کا طالب ہو اس کو سکھانا ہم پر فرض ہے۔ (۱۶)

﴿۱۱﴾ دینی امور میں نظر کرنا اور شرائع اسلامیہ سیکھنا اعلیٰ مقامات اور اعلیٰ درجات سے ہے، جس کافر کا خون بہانا مباح ہے اگر وہ طلبِ حق کے لئے مسلمانوں کے پاس آئے تو اس کی حفاظت کرنا اور اسے مطلوبہ امور کی تعلیم دینا فرض ہے، پھر مومن طالب حق کیا کہنا، لہٰذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جن امور سے ان کا واسطہ پڑتا ہے

---

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۱۵

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۹

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۹

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

انہیں سیکھنے میں تاخیر نہ کرے، مثلاً تاجر کے لئے تجارت کے مسائل، ملازم کے لئے اجارہ کے مسائل، صنعت کار کے لئے صنعت کے مسائل وغیرہ۔ (۱۷)

﴿۱۲﴾ مقبولان بارگاہ رب العزت جل وعلا کی پناہ میں آنا اور ان سے طلبِ حق کرنا یقیناً اعلیٰ درجہ کا کام ہے، بندگانِ خدا نے طلبِ حق اور مقربان بارگاہ قدس میں پناہ لینے کے لئے دوردراز کے سفر اختیار کئے، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ اور سیدنا خضر علیہما السلام کا واقعہ تو قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے، یہ بھی طلبِ امان اور طلبِ حق ہے۔ (۱۸)

﴿۱۳﴾ عقائد میں تقلید جائز نہیں، بلکہ تحقیق اور خوب سوچ سمجھ کر ایمان اختیار کرے، البتہ احکام شرعیہ میں کسی ایک مجتہد کی تقلید ضروری ہے، اس کے بغیر عمل مشکل ہے۔ (۱۹)

﴿۱۴﴾ جس طرح قرآن مجید کی تعلیم و تفہیم اور شرائع اسلامیہ سیکھنا موجبِ ہدایت اور باعثِ امان ہے، اسی طرح حضور سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین باعثِ تخلیقِ کائنات صاحبِ لولاک سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل التحیۃ واکمل الثناء کے کمالات، صفات قدسی سمات، معجزات اور شان رفیع کا بیان سننا، سنانا، پڑھنا، پڑھانا بھی موجباتِ سعادت میں سے ہے، بلکہ یہی اعلیٰ درجہ کی سعادت وہدایت ہے، صلح حدیبیہ کے موقعہ پر مشرکین مکہ میں سے چند افراد عُروہ بن مسعود، مکرز بن حفص اور سہیل بن

(۱۷) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۱۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۲۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۴

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۷۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

(۱۹) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۱۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۹

عمرو وغیرہ حضور سید عالم ﷺ کے پاس بطور سفارت کار حدیبیہ کے مقام پر حاضر آئے، حضور پرنور رحمت عالم ﷺ نے انہیں امان دی، انہوں نے اس دوران صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ کمال محبت وعقیدت سے اپنے آقا ومولیٰ کریم ﷺ کی خدمت انجام دیتے ہیں، انہی کا بیان ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ ہو، انہوں نے واپس مکہ جا کر مشرکین ساتھیوں سے کہا۔

اَیْ قَوْمِ وَاللّٰہِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَی الْمُلُوْکِ وَوَفَدْتُّ عَلٰی قَیْصَرَ وَکِسْرٰی وَالنَّجَاشِیَ وَاللّٰہِ اِنْ رَاَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُہٗ اَصْحَابُہٗ مَایُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰہِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَۃً اِلَّا وَقَعَتْ کَفَّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ فَدَلَکَ بِھَا وَجْھَہٗ وَجِلْدَہٗ وَاِذَا اَمَرَھُمْ اِبْتَدَرُوْا اَمْرَہٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِہٖ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَہٗ وَمَا یُحِدُّوْنَ اِلَیْہِ النَّظَرَ تَعْظِیْمًا لَّہٗ ......الحدیث الی آخرہ (۲۰)

اے میری قوم! اللہ کی قسم، میں بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں، میں قیصر (شاہ روم) کسریٰ (شاہ ایران) اور نجاشی (شاہ حبشہ) کے درباروں میں بھی جا چکا ہوں، اللہ کی قسم، میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد (ﷺ) کے غلام اپنے آقا کی تعظیم کرتے ہیں، اللہ کی قسم، جب وہ تھوکتا ہے تو اس کا تھوک اس کے کسی غلام کے ہاتھ میں پڑتا ہے، (وہ بڑھ کر تھوک کو لے لیتا ہے) اس تھوک کو اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے (تاکہ وہ اس سے زینت وبرکت حاصل کرے) اور جب وہ کسی کام کرنے کا حکم دیتا ہے تو جلدی تعمیل کرتے ہیں، اور جب وہ وضو کرتا ہے تو اس کے غسالہ لینے کے لئے وہ ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں اور جب وہ گفتگو کرتا ہے تو اس کے پاس اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں، اور تعظیم کی خاطر وہ اس کو نظر بھر کر نہیں دیکھتے۔

(صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

(۲۰) ☆ رواہ البخاری عن عروہ بن مسعود عن المسرور بن مخرمہ ومروان بصدق کل واحد منھما حدیث صاحبہ، ج۱، ص ۳۷۹

☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج۴، ۲۲۹

تعظیم وتکریم کا یہی دل نواز منظران میں سے بعض کے لئے موجبِ سعادت بنااوروہ درجہ ءصحابیت پر فائز ہوئے۔

مومن پر فرض ہے کہ وہ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان سیکھے اور سکھائے، پڑھے پڑھائے، فضائل کی محافل میں شرکت کرے، یہی اس کے لئے باعثِ نجات اور ذریعہ کفارہ سیأت بن جائے گا۔(۲۱)

﴿۱۵﴾ فائدہ مند شیٔ سے اگر فائدہ نہ لیا جائے تو وہ شیٔ کالعدم ہے، کفار نے علم ہونے کے باوجود اس سے فائدہ نہ لیا، رب تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا کہ گویا انہیں علم نہیں، مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے علم سے فائدہ حاصل کرے، خود اس پر عمل کرے دوسروں کو سکھائے۔(۲۲)

﴿۱۶﴾ گناہوں سے توبہ کرنے میں تاخیر مزید گناہ ہے، توبہ میں جلدی کرنی چاہئے، نوجوان کی توبہ بوڑھے کی توبہ سے ہزار گنا افضل ہے۔(۲۳)

﴿۱۷﴾ قرآن مجید کلام اللہ ہے، اس کا پڑھنا، سننا، سیکھنا، سکھانا، اس میں غور وتدبر کرنا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے کلام میں مشغول ہونا ہے، بندۂ مومن کو چاہئے کہ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات صرف کرے۔(۲۴)



(۲۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۷۷

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۲

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۹

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۷۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۹



باب(۱۸۵):

کفر سے توبہ، اخوتِ اسلامی، نقضِ عہد، ارتداد

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخۡوَانُکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ☆ وَاِنۡ نَّکَثُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَہۡدِہِمۡ وَطَعَنُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّۃَ الۡکُفۡرِ ۙ اِنَّہُمۡ لَاۤ اَیۡمَانَ لَہُمۡ لَعَلَّہُمۡ یَنۡتَہُوۡنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیات،۱۱،۱۲)

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے ، اور اگر عہد کرکے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو، بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں، اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔

حل لغات:

"تَابُوۡا": وہ توبہ کرلیں، کافر کی توبہ سے مراد یہ ہے کہ وہ کفر سے بیزاری ظاہر کرے، اس کے علاوہ جن جرائم کا وہ

مرتکب ہے ان کو ترک کردے اور اسلامی عقائد اور شرائع اسلامیہ قبول کرلے تو یہ اس کی توبہ ہے۔(۱)

"اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ": کافر کفر سے توبہ کے بعد ارکانِ اسلام کی فرضیت کا اقرار کر کے ان کو بقدر استعداد ادا کرے، نماز کو اپنی شرائط کے ساتھ ادا کرے اور اگر وہ صاحبِ نصاب ہے تو سال گذرنے پر بقدرِ نصاب، شرحِ زکوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے۔

نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا مفہوم یہ ہے کہ وہ تمام ارکانِ اسلام بقدرِ استعداد و شرائط ادا کرے۔(۲)

"فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ": تو وہ دینی بھائی ہیں۔

اِخْوَانٌ اور اِخْوَةٌ دونوں اَخٌ کی جمع ہیں جس کا معنیٰ ہے، بھائی۔

---

(۱)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۸،ص ۸۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۹۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۰،ص ۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطیؒ و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۴۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۱۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۱۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۴

(۲)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۸۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۳۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۹۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۰،ص ۵۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ص ۱۴۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۱۹

فِي الدِّيْنِ کی وضاحت سے بتایا کہ یہ حضرات تمہارے دینی بھائی ہیں نسبی بھائی نہیں، جہاں تک دینِ اسلام کی رسائی ہے اور جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں وہ آپس میں دینی بھائی چارے کی مبارک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، رنگ، نسل، زبان، وطن اور کوئی حیثیت ان کی اخوت میں حائل نہیں ہوسکتی۔

اگر کوئی کافر (خواہ کسی مذہب کا ہو) جب سچی توبہ کرلیتا ہے اور اسلام کے حلقہ میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ بھی مسلمانوں کا دینی بھائی ہے۔(۳)

"نَكَثُوا": نَکْث (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ) نَکْثًا کا معنٰی ہے، رسی کھولنا، بٹے ہوئے دھاگے کو ادھیڑنا، اس سے مراد ہے، عہد یا بیع کو توڑنا۔(۴)

"اَيْمَانَهُمْ": اَیْمَانٌ جمع ہے یَمِیْنٌ کی، جس کا معنٰی ہے، قسم، عہد، دایاں ہاتھ، دائیں جانب، قوت، ملک، دین، جنت، حجت، برکت۔(۵) اس مقام پر بمعنٰی عہد ہے۔

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۸۱
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۳۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۹۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۵۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۴۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۸
(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۳۱۷
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۳۳
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱،ص ۶۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۸۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص ۲۳۳
(۵) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۵۰۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۵۵۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۲۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۹،ص ۳۷۱

اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی دوفریق (یااشخاص) آپس میں معاہدہ کرتے تو دونوں اپنا دایاں ہاتھ ملاتے، یہ معاہدہ پختہ کرنے کی علامت ہوتی۔

آیت کامفہوم یہ ہے کہ کافراورمشرک اگرکفروشرک سے توبہ کرنے کے بعداپنامعاہدہ توڑ دیں اوردوبارہ کفراختیارکرلیں (العیاذ باللہ) یہ کفرارتداد کہلاتا ہے۔

"طَعَنُوْا": طَعَنَ (ازباب فَتَحَ ونَصَرَ) کامعنٰی ہے، نیزہ مارنا، نیزہ یاسینگ وغیرہ چبھونا، کسی میں عیب نکالنا، طعنہ مارنا۔(۶) دین میں طعنہ زنی سے مراد ہے کہ دین کی طرف وہ شئ منسوب کرنا جواس کی شان کے لائق نہیں، دینی امور میں خواہ مخواہ اعتراض وشبہات کرنا یا دینی اموراوراس کی جزئیات کوحقیر اور ہلکا جاننا۔(۷)

"اَئِمَّةَ الْكُفْرِ": ائمہ جمع ہے اس کا واحد ہے امام بمعنٰی پیشوا، سرغنہ، دین سے پھرنے والے کافروں کے سرغنوں کوقتل کرو، اس سے مراد یہ ہے کہ ہردین سے پھرنے والےکوقتل کروبالخصوص سرغنوں کو پہلے قتل کروتاکہ ان کا زورٹوٹ جائے۔(۸)

---

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۴۷۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی،ص ۳۰۴
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقری الفیومی'مطبوعه مصر،ج۲،ص ۱۰
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج۹،ص ۳۶۹

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان،ج۲،ص ۹۰۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان،ج۱،ص ۸۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر،ج۱۵،ص ۲۳۳
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)،ج۵،ص ۱۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۰،ص ۵۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه،ج۳،ص ۳۹۳
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۵،ص ۱۹۳

(۸) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه،ج۳،ص ۳۹۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۰،ص ۵۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور،ج۲،ص ۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۵،ص ۱۹۲
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)،ج۵،ص ۱۵

شانِ نزول:

(۱) یہ آیات مدینہ طیبہ کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئیں، جنہوں نے معاہدہ کر کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی مدد کی۔ (۹)

(۲) روم اور فارس وغیرہ کے لوگوں کے بارے میں بطور پیش گوئی نازل ہوئی۔ (۱۰)

مسائل دینیہ:

﴿۱﴾ اہل قبلہ کا خون، مال، آبرو ایک دوسرے پر حرام ہیں، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کی جان، مال، عزت کی حفاظت بقدر استطاعت فرض ہے، قرآن مجید میں جابجا اس کی تاکید کی گئی ہے، حجۃ الوداع کے مبارک موقعہ پر سید عالم ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی ہے اور اسے حرم شریف اور ماہ محترم ذوالحجہ کی طرح محترم فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ اہل قبلہ سے مراد وہ مسلمان ہے جو ضروریات دین میں کسی کا منکر نہیں صرف قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے مراد نہیں، کیونکہ ان میں بہت سے وہ ہیں جو ضروریات دین کے منکر ہیں۔ (۱۱)

﴿۲﴾ اگر کوئی کافر یا مشرک اپنے کفر و شرک سے تائب ہو کر مسلمان بن جائے، ارکانِ اسلام کی فرضیت کا اقرار کرے اور حتی المقدور انہیں ادا کرے تو وہ مسلمانوں کا بھائی ہے، اسلام لانے کے بعد اس کی جان، مال، عزت مسلمانوں کے نزدیک قابل احترام ہے، مسلمان ہونے کے اعتبار سے قدیم الاسلام اور نو مسلم برابر

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی حصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۹

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۱،۸۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۱۵، ص۲۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۷

ہیں، البتہ تقویٰ کی بنا پر ایک دوسرے پر فوقیت ممکن ہے۔(۱۲)

﴿۳﴾ کفروشرک سے توبہ کے لئے لازمی ہے کہ اسلام کے سوا ہر دین ومذہب سے بیزاری کا اعلان کرے بالخصوص کفر کی اس نوعیت سے، جس پر وہ پہلے تھا، مثلاً نصرانی اگر مسلمان ہونا چاہے تو نصرانیت سے مکمل بیزاری کا اعلان کرے، قادیانی مرزائیت سے توبہ کرکے مسلمان ہوسکتا ہے۔

اسی طرح گناہگار مسلمان اگر گناہوں سے توبہ کرے تو کئے ہوئے گناہوں سے مکمل بیزاری کا اظہار کرے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پرعزم ارادہ کرے۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۸۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۳۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۳

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۷

﴿۴﴾ دنیا کے تمام مسلمان ایک دوسرے کے دینی بھائی ہیں، اخوت دینی کا یہ ہمہ گیر رشتہ رنگ، نسل، زبان، وطن وغیرہ سے ماوراء ہے، عربی، عجمی، کالا، گورا، غریب، امیر، چھوٹا، بڑا اسلامی برادری میں برابر ہیں، کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر، کسی امیر کو غریب پر کوئی فوقیت نہیں، البتہ جو تقویٰ میں زیادہ ہیں وہ دوسرے سے افضل ہیں، آیت مبارکہ میں اس کی وضاحت ہے، نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّمَاالْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ الآیۃ مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ (سورۃالحجرات آیت،۱۰)

نیز وضاحت ہوئی اور ارشاد ہوا:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ☆ (سورۃالحجرات آیت،۱۳)

بیشک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کے دکھ درد، رنج والم اور پریشانی میں بقدر طاقت حصہ دار بننا لازم ہے، اخوت کا یہی تقاضا ہے، اس سے غافل مسلمان اپنے فرض سے غافل ہے۔ (۱۴)

﴿۵﴾ کافر اگر مسلمانوں سے کئے ہوئے معاہدے نہ توڑے اور معاہدے کی تمام شرائط کی حفاظت کرے تو مسلمانوں پر بھی اس معاہدے کی پاسداری لازم ہے، بدعہدی اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ (۱۵)

﴿۶﴾ ذمی کافر نے اگر کسی مسلمان کو قتل کر دیا یا مسلمان عورت سے بدکاری کی تو ان حرکتوں سے اس کا ذمہ ساقط نہ ہوگا

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی ' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ، ج۹ ، ص ۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ) ، ج۵ ، ص ۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج۱۵ ، ص ۲۲۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی ' مطبوعہ مصر ، ج۲ ، ص ۳۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ' مطبوعہ لاہور ، ج۲ ، ص ۲۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ' کوئٹہ ، ج۳ ، ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰ ، ص ۵۹

(۱۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ، ص ۴۵۱

گا، اسے اپنے کئے کی سزا ملے گی۔(١٦)

﴿٧﴾ ذمی اگر معاہدہ توڑ کر دار الحرب میں چلا جائے تو اسے دیگر اہل حرب کی طرح اسلام پیش کیا جائے، اگر قبول کرلے فبہا ورنہ اس سے جزیہ کا معاملہ کیا جائے، اگر وہ مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں تو وہ ذمی ہیں ورنہ شرائط کے مطابق ان سے جہاد جائز ہے۔(١٧)

﴿٨﴾ جو شخص ہمارے سامنے اپنے ایمان کا اظہار کرے، ضروریاتِ دین اور ارکانِ اسلام کا اقرار کرے تو ہم اسے اپنا دینی بھائی تصور کریں گے، ہم ظاہر امور پر عمل کریں گے، اگرچہ اس کا اعتقاد اس کے ظاہر کے خلاف ہو، ہاں اگر اس کے عمل سے اس کے خلاف ظاہر ہو تو اس کے اسلام کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔(١٨)

﴿٩﴾ دو قوموں (یا اشخاص) کے درمیان صلح کا معاہدہ ایک عقد کی طرح ہے جس طرح بیع، نکاح، اجارہ وغیرہ عقد ہیں، جب تک عقد باقی ہے اس کے احکام باقی رہتے ہیں، عقد ٹوٹنے سے اس کے احکام بھی ختم ہو جاتے ہیں، کافر نے اگر مسلمانوں سے کوئی عقد کیا یا ذمی ہونا قبول کیا تو مسلمانوں پر اس کی حفاظت فرض ہے، اگر اس نے عقد توڑ دیا تو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے ذمہ سے بری ہو گیا، اب اس کی جان، مال، عزت محفوظ نہیں۔(١٩)

﴿١٠﴾ ذمی اگر مسلمانوں کے خلاف لڑے یا مسلمانوں کے خلاف لڑنے والوں کی مدد کرے، یا دینِ اسلام کی طرف وہ شئ منسوب کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں تو اس کا ذمہءِ عہد ٹوٹ گیا، اب وہ خود اور اس کا مال غنیمت بن گیا ہے۔(٢٠)

---

(١٦) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ٤٥٢

(١٧) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ٤٥٣

(١٨) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ٣، ص ٨٥

(١٩) احکام القران از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ٢، ص ٩٠٦

(٢٠) احکام القران از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ٢، ص ٩٠١

الجامع لاحکام القران از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ٨، ص ١٣

﴿۱۱﴾ ذمی پر لازم ہے کہ وہ ہمارے دینِ اسلام کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں، یہ امر اس کے معاہدہ میں شامل ہے اگر چہ اس کی صراحت نہ کی گئی ہو، ذمی کا دینِ اسلام میں طعن کرنا اس کو ذمہ سے خارج کر دیتا ہے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ اہلِ کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اگر وہ سلام کریں تو جواب میں صرف اتنا کہو: وَعَلَيْكُمْ (۲۲)

﴿۱۳﴾ دینِ اسلام میں طعن کرنے والا قطعاً کافر ہے۔(۲۳)

﴿۱۴﴾ ذمی کے ذمہ حفاظت کو توڑنے والی متعدد اشیاء ہیں، ان میں اگر کوئی ایک امر بھی پایا گیا تو اس کا ذمہ ختم ہو گیا۔

(ا) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر اس طرح کریں جو ان کی شان کے لائق نہیں۔

(ب) کسی مسلمان کو دینِ اسلام سے برگشتہ کریں۔

(ج) رہزنی کریں۔

(د) حربیوں کی مدد کریں۔

(ہ) قرآن مجید میں طعن کریں۔

(و) کسی نبی کی ادنیٰ سی بھی گستاخی کریں۔(۲۴)

﴿۱۵﴾ ذمی کافر اگر مسلمانوں کے خلاف اپنا کیا ہوا صلح کا معاہدہ توڑ دیں اور دینِ اسلام میں عیب جوئی کریں تو اب وہ ذمی نہ رہے بلکہ اب حربی ہیں، مسلمانوں کے لئے ان کے خلاف جہاد کرنا مباح ہے۔

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص۸۵

(۲۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص۸۶

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲، ص۹۰۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ۔ ج۲، ص۹۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۹، ص۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۳، ص۳۹۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۰، ص۵۸

ذمی کے معاہدہ ٹوٹنے کے احکام سورہ انفال (آیت ۵۶، ۵۷، ۵۸) میں گزر چکے ہیں۔ (۲۵)

﴿۱۶﴾ جو اصول اور فروع صحت و استقامت سے دلیل قطعی سے ثابت ہوں وہ دین کی ضروریات میں شامل ہیں، ان کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو ان کے لائق نہیں یا انہیں حقیر یا ہلکا جاننا اور حقارت و استخفاف سے پیش آنا دین میں طعن ہے، اور یہ کفر ہے، اس سے احتراز فرض ہے۔ (۲۶)

﴿۱۷﴾ کافر اگر کفر و شرک سے توبہ کر کے ایمان لے آئیں دینی فرائض وارکان کو ادا کریں تو وہ مسلمانوں کے بھائی ہیں، پھر اگر وہ دوبارہ دین سے روگردانی کریں تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے باغی ہیں، وہ مرتد کہلائیں گے، مرتد کافر سے بدتر ہے، مرتد اگر ارتداد سے توبہ نہ کرے تو اسے تین روز تک قید رکھا جائے اس کے

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۸۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۲

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۵۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۸۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۰

شبہات دور کیے جائیں، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے، ہر مرتد کی یہی سزا ہے۔ (۲۷)

﴿۱۸﴾ حضور پرنور، امام الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین فخرِ موجودات، باعث تخلیق کائنات سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کی شانِ رفیع کے خلاف بدزبانی، گستاخی، توہین آمیز کلمات کا اظہار، ایسے الفاظ کا استعمال جو آپ کی عظمتِ عظمٰی کے لائق نہ ہوں، اللہ تعالیٰ جل مجدہ، نبی الانبیاء، سید الانبیاء اور اسلام کے آئین، اصولوں اور مسلمہ قواعد کے خلاف کھلی بغاوت، اور نا قابلِ معافی جرم عظیم ہے، دنیا کے ہر ملک، آئین، سلطنت، حکومت کا باغی قتل سے کم تر سزا کا حق دار نہیں، حاکم بڑے سے بڑے مجرم کو معاف کر سکتا ہے مگر باغی کی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہی حال گستاخ رسول ﷺ کا ہے، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور تصریحات ائمہ مجتہدین کے مطابق اس کا مرتکب، مرتد سزائے قتل کا حق دار ہے۔

امت مسلمہ اس مسئلہ پر بلا کسی اختلاف و تاویل کے متفق ہے، عہدِ خلافتِ راشدہ میں گستاخانِ رسول کے سر قلم کئے گئے اور امت مسلمہ کے دورِ اقتدار و تسلط کے تمام ادوار میں اسی پر عمل ہوتا رہا اور گستاخ رسول کو کبھی کسی رعایت یا نرمی کا مستحق نہیں گردانا گیا، برابر ہے کہ گستاخی کرنے والا یا توہین آمیز کلمات کہنے والا اس کو حلال جانے یا اس کی حرمت کا قائل ہو، گستاخی کی نیت سے کرے یا اس کی نیت نہ ہو، کیونکہ کفر بکنے میں جہالت یا زبان کی لغزش کا عذر قبول نہیں، گستاخی کرنے والے نے وہ کلمات سنجیدہ گفتگو میں استعمال کئے ہوں یا دل لگی کے طور پر، نیز صریح کلمات میں کسی تاویل کو قبول نہ کیا جائے، دیگر مرتدین اور حضور خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب مرتد میں فرق یہ ہے کہ عام مرتدین توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو جائیں گے اور قتل کی سزا سے بچ جائیں گے، کیونکہ انہوں نے صرف حق اللہ کو ادا نہ کیا تھا جو توبہ سے اللہ تعالیٰ

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص ۲۳۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲، ص ۳۲۹

معاف فرمادیتا ہے، بخلاف گستاخِ رسول (ﷺ کے) کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا حق غصب کیا، اگر وہ توبہ کر کے ازسرِ نو مسلمان ہو جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا حق معاف ہو جائے گا مگر توبہ سے حقوق العباد معاف نہ ہوں گے، اس لئے رسول اللہ ﷺ کے حق غصب کرنے کی بنا پر قصاص میں قتل ہوگا، جیسا مسلمان قاتل قصاص میں قتل ہوتا ہے، البتہ فرق یہ ہے کہ اگر بغیر توبہ کئے مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کی میت کافر کی میت کی طرح مردار ہے، اسے مردار کی طرح گڑھے میں دبا دیا جائے اور اگر توبہ کر کے قتل ہوا تو اس کی میت مسلمان میت ہے، مسلمان میت کی طرح اس کے تمام حقوق ادا کئے جائیں، مثلاً غسل، کفن، نماز جنازہ، دفن، دعائے مغفرت وغیرہ۔

یاد رہے کہ دین کی اصل عظمتِ مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانا ہے، جو عظمتِ مصطفیٰ کا قائل نہیں اس کا دین نہیں۔ ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باُو نرسیدی تمام بولہبی ست

توہینِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے کلمات کا احاطہ مشکل ہے، صرف چند کلمات توہین بطورِ مثال یہ ہیں، حضور پرنور ﷺ کے چاند سے چمکتے اور سورج سے زیادہ روشن چہرے کے بارے میں یہ کہنا کفر ہے کہ آپ سیاہ رنگ کے تھے، یا آپ ابوطالب کے یتیم تھے، یا ان کا زہد وفقر اضطراری تھا اختیاری نہ تھا، اگر آپ کسی شئ پر قادر ہوتے تو عمدہ کھانے کھاتے، یا جس کا نام محمد ہے وہ کسی شئ کا مالک ومختار نہیں، یا آپ بکریوں کے چرواہے تھے یا عورتوں کی طرف شہوانی میلان رکھتے تھے، آپ کے بال، لباس، نعلین وغیرہ کو بطور تصغیر بطریق اہانت کہے، یا آپ کی چاہت پر اپنی چاہت کو ترجیح دے، وغیرہ (اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ سی گستاخی سے بھی محفوظ رکھے)۔(۲۸)

(۲۸)
- ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۵، ۸۶
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۵
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۲۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۲
- ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۴
- ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۵
- ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۵، ص۱۵۲

﴿۱۹﴾ کافر کی قسم شرعی قسم نہیں، کیونکہ کافر ایفائے عہد نہیں کرتے ،لہٰذا اگر کسی کافر نے قسم کھائی اور قسم توڑ دی پھر مسلمان ہوا تو اس پر کفارہ نہیں۔(۲۹)

﴿۲۰﴾ شیٔ کی نفی سے مراد بعض اوقات اس کے کمال کی نفی ہوتی ہے ،قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں، مثلاً

لَاصَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّافِی الْمَسْجِدِ(۳۰)

مسجد کے ہمسائے کی کامل نماز نہیں ہوتی مگر مسجد میں۔

لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُذْکَرِاسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ(۳۱)

اس کا وضو کامل نہیں جس نے اس پر اللہ کا ذکر نہ کیا۔(۳۲)

﴿۲۱﴾ نیکی کا راستہ بتانے والے، پیشوا کو اس نیکی پر عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملتا ہے، اسی طرح برائی کا راستہ بنانے والے، پیشوا کو اس برائی کرنے والوں کے عذاب کے برابر عذاب ملتا ہے، اس لئے مومن کو نیکی کا پیشوا بننا چاہئے نہ کہ برائی کا۔(۳۳)

﴿۲۲﴾ ہر فعل میں غرضِ شرعی کو ملحوظ رکھا جائے، اسی طرح جہاد کی غرض وغایت غلبہءِ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ اور بدعہد کفار کا زور توڑنا، ہونا چاہئے، ملک گیری، اذیت رسانی، مالِ غنیمت کا حصول، ناموری کا اظہار، ذاتی

---

(۲۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۹

(۳۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن جابر وعن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۳۶۳

(۳۱) ☆ رواہ الائمہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۳۶۳

(۳۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۳۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۹

(۳۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۸۶

انتقام وغیرہ جہاد کی روح کے خلاف ہیں۔(۳۴)

﴿۲۳﴾ قرآن مجید کی آیات کی تفصیل، اوراسی طرح احادیث طیبہ کاذخیرہ علمائے مجتہدین کے لئے ہیں کہ وہی ان سے استفادہ کرسکتے ہیں، عوام کے لئے علماء ومجتہدین کے اقوال پرعمل کرنا کافی ہے، جیسا کہ طب، حکمت اور ڈاکٹری کی کتابیں طبیبوں، حکیموں اورڈاکٹروں کے لئے ہیں عوام ان کتابوں سے اپناعلاج نہیں کرسکتے۔(۳۵)

☆☆☆☆☆

---

(۳۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۰

(۳۵) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۸

☆☆☆☆☆

باب(۱۸۶):

﴿ترغیب جہاد﴾

﴿غیر مسلموں سے ترک موالات﴾

﴿حجیت اجماع امت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَکُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جٰھَدُوْا مِنْکُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلَا رَسُوْلِہٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَۃً ۔ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت،۱۶)

کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

حل لغات:

"اَنْ تُتْرَکُوْا": تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

مراد یہ ہے ''جہاد کا حکم نہ دے کر تمہیں مہمل چھوڑ دیا جائے گا'' کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو؟ ایسا نہیں ہوگا۔(۱)

''**وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ** '': اس آیت میں ''علم'' سے مراد بتانا، کسی کو پہچان کرانا ہے، گویا علم مشاہدہ مراد ہے، قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ معنٰی یہ ہے کہ اور ابھی اللہ تعالیٰ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو ... (۲)

''**وَلِيجَةً** '': وَلَجَ يَلِجُ وُلُوجًا کا معنٰی ہے داخل ہونا، کسی تنگ جگہ میں داخل ہونا۔

وَلِيجَه کا معنٰی ہے رازدار، بھیدی، اپنی قوم (یا اہل) کے سوا کسی اور کو اپنا معتمد علیہ بنانا، صاحبِ سِرّ، اندرونی رازدار، جس پر اپنے ضمیر کے خفیہ راز ظاہر کرو گے۔(۳)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۸
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
(۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ۳۹۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۳
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۳۹
(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۳۹۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۵۳۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۵۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۱۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۳۹

آیت سے مراد یہ ہے کہ جہاد کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ صادق کو کاذب سے اور مومن کو منافق سے الگ کر دے گا، مومن وہ ہے جو خوش دلی سے، اللہ کا حکم مانتے ہوئے جہاد میں شریک ہوگا، اللہ تعالیٰ جل وعلا اس کے محبوب رسول ﷺ اور مومنوں کے سوا کسی کو اپنا معتمد علیہ، رازدار نہیں بنائے گا، ان کے سوا اوروں سے دوستی، مُوانست اور مُوالات نہیں رکھے گا اور ان تک اپنے راز نہیں پہنچائے گا، یہ تمام مذکورہ امور سچے مومن کی شان کے لائق نہیں۔

شانِ نزول:

(۱) دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد بعض مومنوں نے جہاد کی مشقت کو نا گوار سمجھا، انہیں بتایا گیا امتحان ہی سے کھرے کھوٹے میں تمیز ہوگی۔ (۴)

(۲) یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آیت منافقین کو تنبیہ کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے، کہ تم نے مؤمنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا ہم راز بنا رکھا ہے یہ تمہارے لئے مفید نہیں تم اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے، اللہ تعالیٰ تمہارے کرتوتوں کو جانتا ہے۔ (۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جہاد فرض ہے، قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اس کی بارہا تاکید فرمائی گئی ہے، دیگر فوائد کے علاوہ جہاد کا ایک فائدہ یہ بھی ہے اس سے سچے مومن اور منافق کی پہچان ہو جاتی ہے۔ (۶)

(۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۶۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۹۲

(۵) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۹۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۹۲

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۶، ص ۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۲۲۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۹۶
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۶۳

﴿۲﴾ جس طرح حضور سید عالم مطاع العالمین ﷺ کی اتباع اور اطاعت لازم ہے، اسی طرح مومن پر جمہور مومنین کے راستہ کی اتباع لازم ہے، جمہور امت کی مخالفت منع ہے۔ (۷)

﴿۳﴾ اجماعِ امت دلیل شرعی ہے، اس کی اتباع لازم ہے، اس کی مخالفت بے دینی اور گمراہی ہے، کتاب وسنت نے اجماعِ امت کے دلیل شرعی ہونے کی متعدد مقامات پر صراحت فرمائی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ، بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَسَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ، وَسَآءَتْ مَصِیْراً ☆

(سورۃالنساء آیت ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (۸)

﴿۴﴾ مومنوں کو مومنوں کے سوا اوروں میں مل جل کر رہنا، امور دین میں ان کے سے طریقے اپنانا، ان کی دوستی اور ان کو اپنا رازدار و معتمد علیہ بنانا منع ہے، غیر مسلموں سے ترک موالات، ترک مخالطت اور ترک موانست کی قرآن وحدیث میں بارہا تاکید ہوئی ہے، اسی سلسلہ کا ایک ارشاد ربانی یہ ہے۔

یٰۤـاَ یُّـهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَاتَتَّخِذُوْابِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَایَاْلُوْنَكُمْ خَبَالاً ، وَدُّوْامَاعَنِتُّمْ ، قَدْبَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ، وَمَاتُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ، قَدْبَیَّنَّالَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ☆

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے، ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے، بیر ان کے باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں بڑا ہے، ہم

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۸۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۱

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۸۷

نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۱۸) (۹)

﴿۵﴾ مسلمانوں کے خفیہ راز غیر مسلموں کو پہنچانا اور اس کی اجرت لینا حرام ہے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اسلامی سلطنت کے اہم مناصب، اعلیٰ عہدوں اور رازدارانہ امور میں شامل کرنا جائز نہیں، اس سے مسلمانوں کی داخلہ اور خارجہ پالیسیوں کے ناکام ہونے کا اندیشہ ہے۔ (۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص۸۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)،ج۵،ص۱۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر،ج۱۶،ص۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج۲،ص۱۴۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۲۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه،ج۳،ص۲۹۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه'مکتبه امدادیه ملتان ،ج۱۰،ص۶۳
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دارالفکربیروت،ج۴،ص۱۳۹
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۵،ص۱۹۶

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۹،ص۸۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۲۲۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان،ج۳،ص۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۸،ص۸۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)،ج۵،ص۱۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر،ج۲،ص۳۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر،ج۱۶،ص۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج۲،ص۱۴۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۲۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه نسفی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۲۲۱
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۵،ص۱۹۶

﴿۷﴾ امتحان اور مشکل امور سے پہلوتہی اور ناگواری سچے مومن کی شان کے خلاف ہے، بڑے امتحان میں کامیابی بڑے درجہ کی ضمانت ہے، امتحان اور آزمائش سے صادق اور کاذب، مومن اور منافق میں امتیاز ہو جاتا ہے، اس لئے مومن کو جہاد اور اسلامی تکالیف شاقہ سے پہلوتہی کرنا جائز نہیں، دنیا دار العمل ہے اس میں عمل سے جی چرانا اور آرام طلبی محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔ (۱۲)

﴿۸﴾ کائنات کا کوئی ذرہ اور ارادہ علمِ الٰہی سے مخفی نہیں ہے، وہ ہر شیٔ سے باخبر ہے، جو کچھ ہو چکا، ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے سب اس کے علم میں ہے، جو اس کے علم میں نہیں اس کا وقوع محال ہے اور جس کا عدمِ وقوع محال ہے اس کے علم میں ہے، اس کی ذات کی طرح اس کی صفت علم بھی واجب اور قدیم ہے، وہ بندے کی نیت اور ارادے کو بھی جانتا ہے، اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ عبادات، معاملات اور جہاد میں اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کا خواہاں رہے، اپنے باطن کو ظاہر کے مطابق رکھے تا کہ اس کی اور اس کے محبوب کی رضا کا حاصل رہے، اعمال میں اخلاص، جہاد میں اطاعت الٰہی کی نیت ہو، غنیمت، ناموری، ملک گیری سے جہاد، جہاد نہیں فساد بنتا ہے، نفاق، ریا، کفار سے ریشہ دوانی، طریقِ دین کی مخالفت سے دور رہے، مال و جان کو امرِ الٰہی سے اسی کی راہ میں صرف کرے تا کہ مقصودِ حقیقی حاصل ہو۔ (۱۳)

اے رب کریم! اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کے طفیل ہمارے اعمال میں اخلاص وللّٰہیت کی توفیق انیق ارزاں فرما۔



(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص۸۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲، ص۳۴۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲، ص۳۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶، ص۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲، ص۲۲۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۵، ص۱۹۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ. ج۳، ص۳۹۱

باب (۱۸۷) :

﴿تعمیرِ مساجد کا مفہوم واہمیت﴾

﴿اوراس میں مشرکین کا کردار﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

مَاكَانَ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ بِالۡكُفۡرِ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ☆ اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓـئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ☆ اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ☆

(سورۃالتوبۃ آیات،۱۷،۱۸، ۱۹)

مشرکوں کونہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں، خود اپنے کفر کی گواہی دے کر، اِن کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے، اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے، اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم

کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں، تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرائی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

حل لغات:

"مَاكَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ": مَاكَانَ میں استحقاق، اہلیت اور جواز کی نفی ہے، اور مشرک سے مراد ہر کافر ہے خواہ کسی ملّت کا ہو، یہودی، نصاریٰ، ہنود، بت پرست، مدعیِ اسلام جو در حقیقت کافر ہو۔
یعنی کسی کافر کو حق نہیں پہنچتا اور کسی کافر کے لئے جائز نہیں۔ (۱)

"اَنْ يَّعْمُرُوْا": عِمَارَةٌ مصدر سے بنا ہے، جس کا معنٰی ہے تعمیر کرنا، آباد کرنا۔ (۲)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۸، ص۸۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی' مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۹۷
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۴۵۴

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص۸۴۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص۳۴۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقری الفیومی' مطبوعه مصر، ص۲، ص۳۷
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج۳، ص۴۳۰

مسجد کی صوری اور معنوی آبادی کی تمام صورتوں کو ''مسجد کی آبادی'' کہا جاتا ہے۔(۳)

''مَسٰجِدَ اللّٰہِ'' : مَسَاجِد جمع ہے، اس کا واحد مَسْجِد ہے، تمام مسجدیں اگر چہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی ہیں مگر لفظ ''اللہ'' کی اضافت ان کی بزرگی اور شرافت کے اظہار کے لئے ہے۔

''مساجد اللہ'' سے مراد اس مقام پر بیت اللہ شریف ہے، جس میں کعبہ معظّمہ واقع ہے، اس ایک مسجد کو جمع سے تعبیر کرنے میں متعدد حکمتیں ہیں۔

مثلاً یہ اتنی عظیم المرتبت ہے کہ اس کی آبادی گویا تمام مساجد کی آبادی ہے۔

دنیا میں یہ واحد ایسی مسجد ہے کہ ہر سمت: شمال، جنوب، مشرق، مغرب کو منہ کر کے اس میں نماز ادا کرنا ممکن ہے، گویا اس کا ہر گوشہ اطراف عالم کی مساجد میں سے ایک مسجد ہے۔(۴)

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۹۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۸۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۱۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۴۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۴۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۹۷ومابعد
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۶۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۷ومابعد
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۱۹۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۴
☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴،ص۱۴۰

(۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۷
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۴۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۹۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۶۵

"**شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ**": خود اپنے کفر کی گواہی دے کر۔

یعنی ان میں کفر کی علامات ہیں اگرچہ وہ اس کا زبانی اقرار نہیں کرتے۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ کافر جب تک کفر پر قائم رہے بیت اللہ شریف اور دیگر مسجدوں کو تعمیر کرنے اور آباد کرنے کا اہل نہیں، کافر کو مسجد کی ملکیت، تعمیر، تولیت اور تصرف کا اختیار نہیں۔(۵)

"**وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ**": اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، یعنی دینی اُمور میں ان کی خشیت صرف اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے، باقی رہی جبلّی خشیّت، فطری خوف، مثلاً موذی جانور، درندوں وغیرہ کا خوف، تو منافی ایمان نہیں۔(۶)

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص ۸۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاهرہ ازهر، ج۱۶، ص۷

☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۵،ص۱۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۴۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۹

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص ۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۹۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۴

☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۵،ص۱۹۸

"سِقَایَۃَ الْحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ":

سِقَایَۃ اور عِمَارَۃ مصدر ہیں ان کا لغوی معنٰی ہے پانی پلانا اور تعمیر کرنا۔

سقایہ سے مراد ہے وہ برتن، جس میں پینے کا پانی بھرا جاتا ہے، سبیل، مٹکی۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ حاجیوں کو پلانے والے، بیت اللہ شریف کو آباد کرنے والے ان کے برابر نہیں جو اللہ وحدہ پر ایمان لائے، فرائض اسلام ادا کئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے، یہ دونوں گروہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔

شانِ نزول:

(۱) غزوۂ بدر میں جو کافر قیدی ہوئے ان میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ ابھی تک ایمان نہیں لائے تھے، غازیانِ بدر بالخصوص حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے انہیں ملامت کی، کہ تم نے سرکار آقا و مولیٰ ﷺ کی قرابت کا پاس بھی نہ کیا، قطع رحمی کرتے ہوئے آپ کے خلاف قتال کیا، مشرکین کی معاونت کی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے ہماری برائیاں تو گنی ہیں، ہماری خوبیوں پر نظر ہونی چاہئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! تمہاری خوبیاں کیا ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہم حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں، کعبہ کی خدمت کرتے ہیں، غلام آزاد کرتے ہیں، اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں، جس میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس خیال کی تردید کی گئی کہ کفر ہوتے ہوئے کوئی نیکی، نیکی ہوتی ہے؟ کفر تمام نیکیوں کو باطل کر دیتا ہے۔(۷)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۹۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۶۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۴۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۹۶، ۲۰۱
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۵، ص ۱۴۰

(۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز چند صحابہ مسجد نبوی شریف میں منبر مبارک کے پاس بیٹھے باتیں کررہے تھے، بعض نے فرمایا، حاجیوں کو پانی پلانا بڑی نیکی ہے، بعض نے فرمایا، مسجد حرام شریف کی خدمت بڑی نیکی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ سب سے بڑی نیکی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، منبر رسول ﷺ کے پاس شور نہ کرو، آج میں حضور آقا و مولیٰ سرکار ابد قرار ﷺ سے دریافت کرلوں گا، دریافت کرنے پر حضور سید عالم ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی کہ اللہ اور آخرت پر ایمان لانے والا، نماز قائم کرنے والا، زکوٰۃ ادا کرنے والا، جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کی نیکی حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی خدمت سے بڑی ہے۔(۸)

مسائل شرعیہ :

(۱) کفر (العیاذ باللہ) عبادات اور نیکیوں کے اُخروی اجر وثواب کو باطل کردیتا ہے، قرآن مجید کی متعدد آیات، احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے یہ مسئلہ واضح ہے، نیکیاں کفار کو فائدہ نہ دیں گی اور نہ ان پر آخرت میں ثواب مرتب ہوگا نہ ان کے عذاب میں نیکیوں کے باعث تخفیف ہوگی، البتہ بعض کافر بعض سے سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے، والدین کی خدمت، بھوکوں کو کھانا کھلانا، مہمان نوازی، رفاہ عامہ کے کام، سبیل، مسجد کی تعمیر، غلام آزاد کرنا بلکہ بیت اللہ شریف کی خدمت کفر کی موجودگی میں بے کار ہیں، نیکی پر اجر کی بنیاد اور اولین شرط ایمان ہے، مومن کو اپنے ایمان کی حفاظت لازم ہے۔(۹)

(۸)
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۲۹۲
- تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۷

(۹)
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۸
- تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷
- تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۸
- التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۴
- احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۸
- احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۱
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۲
- تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ، ج۵، ص۱۹
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
- تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۵

﴿۲﴾ علامات کفر میں سے اگر ایک علامت کفر کسی میں پائی جائے تو وہ کافر ہے، اگر چہ وہ اپنے کفر کا اقرار نہ کرے بلکہ کفری علامت کی موجودگی میں اس کا کفر سے انکار بھی فائدہ مند نہیں، اس کی علامت ہی اس کے کفر کی گواہی ہے، مشرکین مکہ زمانہ جاہلیت میں طواف بیت اللہ کے دوران بتوں کو سجدہ کرتے، تلبیہ میں پڑھتے۔

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ اِلَّاشَرِیکَ ھُوَ لَکَ تَملِکُہٗ وَمَامَلَکَ (۱۰)

﴿۳﴾ جو شخص مسجدوں کو آباد کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، جب تک اس میں کوئی علامت کفر ظاہر نہ ہو، اس کے بارے میں حسن ظن رکھنا اور اس کے ایمان کی گواہی دینا جائز ہے، اگر چہ یہ امر حتمی و قطعی نہیں۔ (۱۱)

﴿۴﴾ کوئی کافر، مشرک، مرتد مسلمانوں کی مسجد کا مالک، قابض، متصرف، متولی نہیں ہوسکتا، مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسی صورت میں اس کے قبضہ و تصرف تولیت سے مسجد کو آزاد کرائیں، اسی طرح اگر کوئی کافر کسی عبادت گاہ کو مسجد کے نام و ہیئت پر بنانے کا ارادہ کرے تو اسے روک دیا جائے، کفر اور مسجد کی تعمیر و آبادی دو متضاد

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۸
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۰
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹

اشیاء ہیں، یہ دونوں جمع نہیں ہوسکتیں، قرآن مجید نے نہایت صراحت سے یہ مسئلہ بیان فرمادیا ہے۔(۱۲)

نوٹ: راقم السطور فقیر قادری غفرلہ کے مقالہ ''کافر مسجد کا متولی نہیں ہوسکتا'' میں مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۵﴾ کافر کو مسجد کی تعمیر سے روک دینے میں یہ امور شامل ہیں۔

(ا) جدید مسجد بنانا۔

(ب) قدیم مسجد کے منہدم حصہ کو از سر نو بنانا۔

(ج) مسجد کی مرمت۔

(د) مسجد کی تعمیر میں مالی معاونت وغیرہ۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸۷

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص۸۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۱۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص۳۴۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶،ص۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۲۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲،ص۱۴۱

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵،ص۱۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص۳۹۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص۶۴

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دارالفکربیروت، ج۵،ص۱۴۰

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۲۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص۳۹۸

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶،ص۷

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵،ص۱۹۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸۷

﴿۶﴾ اگر کوئی کافر مسجد بنانے کی وصیت کر جائے تو اس کی وصیت قبول نہ ہوگی، اسی طرح کسی کافر کا مال مسجد کی تعمیر، مرمت، تزئین وغیرہ میں استعمال کرنا جائز نہیں، اسی پر اجماع امت ہے۔(۱۴)

﴿۷﴾ کافر مسجد میں داخل ہونے کے اہل نہیں، کیونکہ مسجد شعائر اسلام سے ہے، شعائر اسلام میں کفر کی مداخلت جائز نہیں، پس اگر کافر مسجد میں بغیر اذن کے داخل ہو تو وہ تعزیر کا مستوجب ہے، البتہ اگر اذن لے کر داخل ہوا تو اس پر تعزیر نہیں ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ کافر حج نہیں کر سکتا، کیونکہ حج میں بیت اللہ کا طواف شامل ہے اور کافر کا مسجد میں داخلہ جائز نہیں۔(۱۶)

﴿۹﴾ افضلیت کے اعتبار سے سب سے افضل مسجد، مسجد حرام (بیت اللہ شریف)، پھر مسجد نبوی شریف، پھر مسجد اقصیٰ شریف، پھر ہر شہر کی قدیم مسجد، پھر جامع مسجد، پھر شارع عام پر واقع مسجد، پھر مسجد بیت، اسی ترتیب سے ان میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ عورتیں صرف مسجد بیت (گھر میں کسی کونہ کو نماز کے لئے مخصوص کر لینا) میں اعتکاف کر سکتی ہیں، جب کہ اس کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں مردوں کا اعتکاف کرنا جائز ہے۔(۱۸)

﴿۱۱﴾ جس نماز میں جماعت مشروع ہے اس کا مسجد میں ادا کرنا گھر میں ادا کرنے سے افضل ہے، گھر میں نماز باجماعت پڑھنے سے مسجد میں جماعت سے ادا کرنا افضل ہے۔(۱۹)

---

(۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۸۹

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۰

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

﴿۱۲﴾ فرض پنجگانہ، جمعہ، عیدین کی نماز جماعت سے پڑھنا واجب ہے، بلا عذر اس کا تارک فاسق ہے۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ مومن صاحبِ نصاب، عاقل بالغ پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور اس کے لئے مسجد کی تعمیر و مرمت کرنا مستحب اور کارِ ثواب ہے۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ مسجد کی تعمیر و ترقی، تزئین اور اس کی ضروریات پوری کرنے میں صرف مالِ حلال صَرف کرے، حرام کا مال مسجد کے تقدس کے خلاف ہے، یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت سے پہلے مکہ معظّمہ میں اپنے مکان کے سامنے اپنے صَرف سے ایک مسجد تعمیر کی تھی جو بیت اللہ اور مسجد اقصیٰ کے بعد دنیا میں سب سے پہلی مسجد تھی۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ مستحب یہ ہے کہ فرش زمین، بوریا، گھاس وغیرہ پر سجدہ کرے، نرم فرش، چٹائی، قالین اور دری وغیرہ پر نماز ادا کرنے میں حرج نہیں جب کہ سجدہ میں پیشانی زمین پر جم جائے، دبانے پر مزید نہ دبے۔ (۲۳)

﴿۱۶﴾ اطمینانِ نفس سکونِ قلب مسجد کی آبادی، مسجد میں زیادہ دیر ٹھہرنے، عبادات، تلاوت، اذکار و اوراد میں مشغول رہنے سے نصیب ہوتا ہے، حدیث شریف میں اس کی تائید موجود ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ کَالسَّمَکِ فِی الْمَآءِ (۲۴)

---

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

(۲۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۴۱

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

(۲۴) ☆ کشف الخفا للعجلونی، ج۲، ص۲۰۶

بحوالہ الموسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۸، ص۶۲۸

مومن مسجد میں ایسا ہے جیسے پانی میں مچھلی۔

اس لئے بندۂ مومن کو اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گذارنا چاہئے۔(۲۵)

﴿۱۷﴾ مسجد میں ذکرواذکار میں تلاوت قرآن مجید، اوراد واشغال ماثورہ، درس وتدریس قرآن وحدیث وفقہ اور دیگر علوم اسلامیہ ہیں، جو بندۂ مومن قرأت وتدریس میں زندگی صَرف اور وقف کردیتا ہے، وہ شریعت اور طریقت میں امام بن جاتا ہے، فضائل علمیہ وعملیہ کا جامع اور دنیوی امور سے بے نیاز ہوجاتا ہے، اگر کوئی بندۂ مومن یہ مرتبہ حاصل کرلے یا حاصل کرنے میں مشغول ہوجائے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے دینی ودنیوی حاجات کا ضامن ہوجاتا ہے۔(۲۶)

﴿۱۸﴾ مومن کے لئے لازم ہے کہ ایمان اور اعمال حسنہ کے باوجود رب تعالیٰ کے فضل وکرم کا امیدوار رہے، اپنے اعمال اور حسنات پر فخر نہ کرے۔(۲۷)

﴿۱۹﴾ دینی امور میں بندۂ مومن صرف اپنے رب تعالیٰ سے ڈرتا ہے، نہ معلوم، وہ قبول ہوں یارد کردیئے جائیں، نیز وہ دینی امور کی ادائیگی میں مخلوق کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتا، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اسے دینی

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۶

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

(۲۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱

امور کی انجام دہی سے روک نہیں سکتی، دنیوی مصائب وآلام اورعواقب سے خوف اس کے ایمان کے منافی نہیں۔(۲۸)

﴿۲۰﴾ سیدالانبیاء امام المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین محبوب رب العالمین حضور پرنور سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پرایمان لانا تکمیل ایمان کا باعث بلکہ حقیقی ایمان کی علامت ہے،آپ پرایمان لائے بغیرکوئی شخص اللہ تعالیٰ پرایمان نہیں لاسکتا،ایمان باللہ اورایمان بالرسول لازم وملزوم ہیں،یہ ایک دوسرے سے جدانہیں ہوسکتے،اس لئے بندۂ موحد بننے کی بجائے بندۂ مومن بنیں تاکہ ایمان مکمل ہو،عبادات کی شرط پوری ہواوران پراجرمرتب ہو۔بندۂ مومن کے کلمہ،شہادت،اذان،اقامت،نماز،خطبہ وغیرہ میں دونوں پرایمان کا ذکرموجود ہے۔(۲۹)

---

(۲۸)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص ۹۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲۔
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهٔنسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۹۸
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۱۹۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۴۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۰،ص ۶۶

(۲۹)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص ۹۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۶،ص ۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهٔنسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۹۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۰،ص ۶۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۹
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۳۹۸
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۵

(۲۱) مسجد کی تعمیر و آبادی میں بہت سے امور شامل ہیں، ان سب کی ادائیگی، انتظام و انصرام، تولیت و تصرف صرف مومن ہی کا حق ہے، کافر اس حق سے محروم ہے، تعمیر کی دو انواع ہو سکتی ہیں۔

(ا) تعمیر صوری

(ب) تعمیر معنوی

تعمیر صوری میں متعدد امور شامل ہیں۔

(ا) ضرورت پر کسی جگہ نئی مسجد بنانا۔

(ب) مسجد قدیم کی توسیع۔

(ج) مسجد قدیم کی مرمّت۔

(د) مسجد قدیم کے منہدم یا قابل منہدم حصہ کی دوبارہ تعمیر کرنا۔ وغیرہ۔

مسجد کی تعمیر صوری بڑے اجر کا باعث اور علامتِ ایمان ہے، قرآن مجید نے اس کو واضح کر دیا ہے، احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ اسی پر دال ہیں، عہد صحابہ سے لے کر آج تک مسجد بنانا اور آباد کرنا مسلمانوں کا طریقہ متوارثہ رہا ہے، دنیا کی بے شمار، لاتعداد مساجد اس حقیقت کو واضح کر رہی ہیں، ایک حدیث میں ہے۔

سَبْعٌ یَجْرِیْ لِلْعَبْدِ اَجْرُھُنَّ وَھُوَفِیْ قَبْرِہٖ بَعْدَمَوْتِہٖ : مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا اَوْاَجْرٰی نَھْرًا، اَوْ حَفَرَ بِئْرًا، اَوْغَرَسَ نَخْلاً، اَوْبَنٰی مَسْجِدًا، اَوْوَرَّثَ مُصْحَفًا، اَوْتَرَکَ وَلَدًا یَسْتَغْفِرُ لَہٗ بَعْدَمَوْتِہٖ (۳۰)

سات آدمیوں (کے اعمال) کا اجر ان کی موت کے بعد، قبر میں بھی جاری رہتا ہے، جس نے کسی کو پڑھایا، یا نہر جاری کی، یا کنواں کھدوایا، یا درخت لگایا، یا مسجد بنائی، یا قرآن مجید ترکہ میں چھوڑا، یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد بھی اس کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے۔

(ہ) صوری تعمیر کے خوبصورت، حسین اور نادر روزگار نمونے دنیا بھر میں موجود ہیں، موجودہ مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف تو عدیم النظیر مثالیں ہیں۔

---

(۳۰) ☆ رواہ البزار و سمویہ عن انس
☆ بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۵۰

معنوی تعمیر میں متعدد امور شامل ہیں۔

(و) مسجد کو صاف ستھرا رکھنا، اس کے ماحول کو خوشگوار بنانا، مسجد میں خوشبو وغیرہ کا اہتمام کرنا۔

(ز) عمدہ فرش بچھا کر زینت دینا۔

حضور سید عالم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں مسجد کا فرش مٹی کا تھا، پھر کنکریاں بچھادی گئیں، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مسجد نبوی میں چٹائی بچھائی، اس لئے آج مساجد میں صفیں، دریاں اور خوبصورت قالین بچھائے جاتے ہیں، یہ چیزیں دور صحابہ میں نہ تھیں۔

(ح) مسجد کی در و دیوار، چھتوں، میناروں میں سفیدی، رنگ و روغن کرانا تاکہ اس کے حسن میں اضافہ ہو۔

خلیفہ ولید بن عبد الملک نے دمشق کی جامع مسجد میں، شام کے خراج سے تین گنا رقم تعمیر پر خرچ کی۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے مسجد اقصیٰ کو خوبصورت بنایا، اس کے گنبد پر کبریت احمر نصب فرمایا۔

(یاد رہے کہ کبریت احمر، سرخ گندھک اس دور میں سب سے عزیز و گراں شئ تھی)

وہ کبریت احمر میلوں تک روشنی دیتا تھا، بارہ مربع میل میں رات کے وقت عورتیں اس کی روشنی میں سوت کات لیتی تھیں، بخت نصر نے جب اسے ویران کیا تو اس کے سونے چاندی کی قندیلوں اور جواہرات کو ایک لاکھ ستر بیلوں پر لاد کر بابل میں لے آیا۔

(ط) مسجد میں روشنی کا عمدہ انتظام، تاکہ عبادت و ریاضت، ذکر و اذکار، تلاوت اور درس و تدریس میں مشغول حضرات کی دل جمعی کا سامان ہو، آنے جانے اور پڑھنے پڑھانے میں دقت نہ ہو۔

مسجد نبوی شریف میں سب سے پہلے حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے سفر تجارت سے واپسی پر بدیس سے قندیلیں اور ان کا متعلقہ سامان لے کر حاضر کیا، مسجد شریف کا نورانی ماحول ملاحظہ فرما کر حضور سرور عالم ﷺ نے اظہار مسرت فرمایا اور اپنے غلام تمیم الداری کو دعا دی۔

نَوَّرْتَ مَسْجِدَنَا، نَوَّرَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

تو نے ہماری مسجد کو منور کر دیا ہے اللہ تعالیٰ تجھے (اور تیری قبر کو) نور سے معمور کر دے۔

اس سے پہلے اولوالعزم رسول سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے مسجد اقصیٰ ایک ہزار سات سو سونے کی قندیلوں کو چاندی کی زنجیروں سے لٹکایا۔

بدعات حسنہ اگر مقصود شرع کے موافق ہوں تو سنت کے درجہ میں ہوتی ہیں، مسجد میں قندیلیں روشن کرنا، اور آج بجلی کے دور میں ٹیوب لائٹ، قمقمے اور دیگر روشنی کے ذرائع اختیار کرنے کا یہی حکم ہے۔

عبادت گذاروں، تلاوت کرنے والوں، درس و تدریس میں مصروف عابدوں زاہدوں اور رب کے فرمانبردار بندوں کے لئے شدید موسمی اثرات سے حفاظت کی خاطر بجلی کے پنکھوں، ایرکولر، ایرکنڈیشن، ہیٹر وغیرہ اسی اصول کے مطابق جائز اور باعث اجر ہیں۔

دنیائے اسلام کی سب سے بڑی اور مبارک مساجد، مسجد حرام شریف اور مسجد نبوی شریف میں یہ تمام سہولیات دستیاب ہیں، بلکہ اس کی دیگر اور ضروریات مثلاً بیماری کی صورت میں فوری امداد کی ادویات اور راہنمائی کے دفاتر بھی موجود ہیں، ان سب کا مقصد عابدوں کو سہولت مہیا کرنا ہے۔

اسی طرح اولیاء اللہ، علماء راسخین اور صلحاء امت کے مزارات پر عمارت بنانا اور زائرین کو سہولیات مہیا کرنا جائز ہے، ان کے مزارات پر روشنی، پانی، بجلی، رہائش، خوراک وغیرہ کی سہولیات کا انتظام کرنا جائز ہے، اس سے مقربانِ بارگاہِ رب العزت کی تعظیم و عظمت ظاہر ہوتی ہے اور یہ مقصودِ شرع ہے۔

(ی) مسجد میں کثرت سے آنا جانا، وہاں کا قیام، عبادت، اعتکاف، درس و تدریس علوم شرعیہ، ذکر و اذکار کے حلقے، وعظ و نصیحت کی مجالس منعقد کرنا اور قرآن و حدیث، فقہ و تفسیر، اسلامی تاریخ، سیرت النبی، سیرت صحابہ اور دیگر علوم اسلامیہ کی کتابیں مہیا کرنا بھی مسجد کی تعمیر میں شامل ہیں، مسجد نبوی شریف میں واقع اسلامی کتابوں کا نادر ذخیرہ اور دارالمطالعہ اس کی عمدہ مثال ہے۔

(ک) مسجد کی ان چیزوں سے حفاظت کرنا، جو بنائے مسجد کے مقاصد کے خلاف ہو، مثلاً مسجد میں دنیوی باتیں، خرید و فروخت کرنا، گم شدہ اشیاء کا اعلان کرنا، بدبودار شیٔ استعمال کر کے مسجد میں آنا، کہ اس سے نمازی

پریشان ہوں گے، کافروں اور بدمذہبوں کو مسجد میں آنے سے روکنا تاکہ نمازیوں کی عبادت اور عقائد منتشر ہوں، ان سب امور سے مسجد کی حفاظت مقاصد شرع اور مقاصد بنائے مسجد ہے، مذکورہ بالا تمام امور تعمیر مسجد میں شامل ہیں، ان کا حق صرف مسلمانوں کو حاصل ہے، کسی کافر کو ان میں مداخلت یا تصرف کا حق شریعت میں نہیں۔(۳۱)



(۳۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۹۷ و مابعد

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۹۷



باب(۱۸۸):

﴿کافروں سے دلی دوستی حرام ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَکُمۡ وَ اِخۡوَانَکُمۡ اَوۡلِیَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡکُفۡرَ عَلَی الۡاِیۡمَانِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت،۲۳)

اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

حل لغات:

"اَوۡلِیَآءَ": جمع ہے اس کا واحد وَلِیٌّ ہے، وَلِیٌّ کثیر معنوں میں استعمال ہے، مثلاً مُحِبّ، صدیق، مددگار، سلطان، متصرف، مالک، رازدار، غلام، آقا، قریب، ہمسایہ، حلیف، متولی، وِلایت والا، رب، ناصر، انعام کرنے والا، جس پر انعام کیا جائے، تابع، سُسر وغیرہ۔(۱)

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص۳۹۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۵۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص۵۳۳

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص۴۹۶

آیت مبارکہ میں اس سے مراد دلی دوست، راز دار ہیں۔(۲)

"اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ": اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں، اس سے مراد یہ ہے کہ کفر پر اصرار کریں اور ایمان لانے پر، کفر پر قائم رہنے کو ترجیح دیں۔(۳)

"اَلظّٰلِمُوْنَ": ظلم کا معنیٰ ہے، کسی شئ کو اس کی اصل جگہ پر نہ رکھنا۔(۴)

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو مومنین سے محبت کرنے اور راز دار بنانے کا حکم فرمایا ہے، جو کوئی مومنین کے علاوہ کافروں کو دوست رکھے اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم اس کے اصل مقام پر نہ رکھا، وہ ظالم ہے۔

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں متعدد روایات مروی ہیں، صحیح تر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کے ذریعے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ تمہاری دوستی اور قرابت صرف مسلمانوں سے ہو، ان کے علاوہ کافروں کو اپنا دوست اور قریبی نہ بناؤ، وہ کبھی بھی تمہارے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔(۵)

---

(۲) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۲۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۰

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۴۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۲۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۰

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۰

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص ۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۲۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۰۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کافروں سے دلی دوستی (مُوالات) مذہبی معاملات میں ان کی امداد کرنا، ان سے مدد لینا، ان کو اپنا راز دار بنانا اور اپنے اموران کے سپرد کرنا حرام ہے، ان سے بیزاری ظاہر کرنا، ان کی عزت وتکریم نہ کرنا واجب ہے، کافر اگرچہ نسبی قرابت دار مثلاً باپ، دادا، اولاد، بھائی، چچا، ماموں، سُسر کیوں نہ ہو، حربی کافر سے معاشرتی مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) لازمی ہے، کافروں سے دوستی رکھنا اوران کی تعظیم وتکریم منافقین کا وطیرہ ہے، مسلمان کو اس سے اجتناب لازم ہے۔ (٦)

﴿۲﴾ وہ کافر جولاعلمی کی وجہ سے کفر پرقائم ہے اس کے ایمان لانے کی توقع ہوتو اس سے حسنِ سلوک جائز ہے، مقاطعہ صرف اس کافر سے ہے جو اپنے کفر پر اصرار کرتا ہے، معروف طریقہ سے ان کی صحبت جائز ہے، تاکہ وہ اسلامی اخلاق سے متاثر ہوکر ایمان دار بن جائیں۔ (٧)

﴿۳﴾ ماں باپ اگر کافر ہوں (نعوذباللہ) تو دلی دوستی اوراحترام اگرچہ منع ہے مگر ان کی خدمت، ان کے ساتھ احسان

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۳۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۹۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۰۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۰

(٧) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۰

کا برتاؤ اور حقوق پدری (والدین ہونے کے اعتبار سے ان کے حقوق) ادا کرنا جائز بلکہ واجب ہے، قرآن مجید اور حدیث صحیح میں یہ حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ☆ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ☆

(سورۃ لقمٰن آیات ۱۴، ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا، آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان، اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا، پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا خدمت اقدس حضور انور ﷺ میں حاضر آئیں اور عرض کی:

قَدِمَتْ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاُصِلُ اُمِّيْ ، قَالَ : نَعَمْ ، صِلِيْ اُمَّكِ (۸)

میری والدہ میرے پاس آئیں حالانکہ وہ مشرکہ تھی میں نے حضور اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا اور میں نے مزید عرض کی کہ وہ اسلام کی طرف مائل نہیں، میں نے پوچھا کہ میں

(۸) رواہ البخاری عن اسماء بنت ابی بکر، ج ۱، ص ۳۵۷
ورواہ ایضاً فی کتاب الجزیۃ و کتاب الادب
ورواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ و احمد فی مسندہ ج ۲، ص ۳۴۴، ۳۴۷، ۳۵۵

اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں، آپ نے فرمایا: اپنی ماں سے صلہ رحمی کر (اس کے ماں ہونے کے اعتبار سے جو حقوق تجھ پر لازم ہیں ان کو ادا کر)۔(۹)

﴿۴﴾ اگر کافر کے اسلام لانے کی امید ہو تو اس سے حسنِ سلوک جائز ہے، معاشرتی مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) ان کافروں سے ہے جو اپنے کفر پر اصرار کریں۔(۱۰)

﴿۵﴾ اگر کوئی مسلمان کسی کافر کی ذات سے راضی ہے اس کے کفر پر راضی نہیں تو اگرچہ ایسا کرنا کفر نہیں، لیکن معصیت اور گناہ ضرور ہے، اور اگر کوئی کفر سے راضی ہو تو یہ کفر ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے حقوق اور بندوں کے حقوق میں ادائیگی میں اگر مقابلہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی مقدم ہے، مثلاً مالک، ماں باپ، استاد وغیرہ کوئی کام کہیں اور دوسری طرف نماز کا وقت جاتا رہنے کا خدشہ ہو تو نماز پہلے ادا کرے اور دیگر کام بعد میں کرے۔(۱۲)

﴿۷﴾ جو قرابت مسلمان کے کام آئے گی وہ قرابت دینی ہے، دنیوی قرابت اسی وقت تک قابل احترام ہے جب وہ قرابت دینی سے متصادم نہ ہو، نسبی، سببی یا دنیوی قرابت دینی قرابت سے متصادم ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے۔(۱۳)



---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص۸۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴
(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۰
(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴
(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص۸۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۷
(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴

باب(۱۸۹):

دینی امور کی حفاظت

دنیا و مافیہا کی مصلحتوں سے مقدم ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا، جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

حل لغات:

" **اٰبَآءُکُم** ": اَبٌ کی جمع ہے بمعنی باپ، اس کلمہ میں باپ، دادا، نانا اور اوپر کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔

" **اَبْنَآءُکُم** ": اِبْنٌ کی جمع ہے بمعنی بیٹا، پوتا، اس کلمہ میں پوری اولاد شامل ہے۔نواسہ، نواسی اور نیچے کے تمام رشتہ دار۔

" **اِخْوَانُکُم** ": اِخْوَانٌ جمع ہے اَخٌ کی، بمعنی بھائی، حقیقی، علاتی، اخیافی، رضاعی اور تمام نسبی و سببی بھائی اس میں شامل ہیں۔

" **اَزْوَاجُکُم** ": زَوْجٌ اور زَوْجَۃٌ کی جمع ہے، بمعنی بیویاں۔

" **عَشِیْرَتُکُم** ": یہ کلمہ عِشْرَۃٌ سے بنا ہے اس کا معنی ہے، صحبت، مخالطت، مل جل کر رہنا، کنبہ والوں سے عموماً مل جل کر رہنا ہوتا ہے، اس مناسبت سے قبیلہ، کنبہ کو عِشْرَۃٌ کہتے ہیں، اسی سے مُعَاشِرَۃٌ بنا ہے، اس سے مراد کنبہ کے تمام افراد ہیں، جس سے انسان مل کر رہتا ہے اور ان سے اپنی کثرت بنا تا ہے۔(۱)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا کلمات میں انسان کے تمام نسبی، سببی، سسرالی اور رضاعی رشتہ دار شامل ہیں۔(۲)

" **اِقْتَرَفْتُمُوْهَا** ": اِقْتِرَافٌ کا معنی ہے، کسب کرنا، حاصل کرنا، درخت سے چھال اور زخم سے چمڑا اتارنا اِقْتِرَافٌ ہے، کمانا اس سے استعارہ ہے، یعنی خون پسینے کی کمائی۔(۳)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۸۰۵
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)' مطبوعہ کراچی، ص۳۳۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۹
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص۴۰۲

(۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر، ج۱۶، ص۱۹

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)' مطبوعہ کراچی، ص۴۰۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۷
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۹۸۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۶، ص۳۳۰

"کَسَادَهَا": (از باب نَصَرَ وَ کَرُمَ) کَسَادٌ کا معنٰی ہے، گاہکوں کی کمی کی وجہ سے رائج نہ ہونا، بازار کا مندا ہونا۔(۴)

تجارت، کاروبار، بازار گاہکوں کی کثرت سے بڑھتا ہے اور اگر گاہک اور ان کی طلب کم ہو جائے یا نہ رہے تو بازار و تجارت میں مندے کا رجحان ہوتا ہے، ہر تاجر مندے کے رجحان سے خائف اور طلب اور گاہکوں کی کثرت کا متمنی رہتا ہے۔

"اَحَبَّ اِلَیْکُمْ": زیادہ پسند ہے۔

آیت مبارکہ میں انسان کی محبوب و مطلوب تمام افراد اور اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے، تمام رشتہ دار، تعلق دار، کمائی کا مال، تجارت، رہائشی اور آسائشی مکانات، مطلوب و مرغوب غذائیں، عمدہ لباس اور دلکشی کے تمام اسباب اور متوقع ذرائع اگر آدمی کو اللہ تعالیٰ جل وعلا، اس کے محبوب رسول ﷺ کی اطاعت اور فریضہ جہاد سے روک دیں تو اس وقت عذاب الٰہی، دنیا و آخرت کی ذلت اور رسوائی مسلط کر دی جاتی ہے۔(۵)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۹۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۸۵

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۴

شانِ نزول:

سورہ برأت کی گذشتہ آیات جب نازل ہوئیں جن میں حکم دیا گیا کہ مشرکین سے اپنے تعلقات منقطع کرلو، تو بعض حضرات نے حاضر ہوکر بارگاہ نبوت میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ امر انتہائی دشوار ہے، کافر ماں باپ، اولاد، بھائیوں اور بیویوں سے مقاطعہ سے معاشرتی زندگی مفلوج ہوکر رہ جائے گی، اس سے ہمارے کاروبار ڈھپ ہوکر رہ جائیں گے اور کفار سے جہاد کرنے میں تو ہمارے بین الاقوامی معاملات معطل ہوجائیں گے، یہ سب امور انتہائی دشوار ہیں اور قریباً ناممکن، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اپنے دینی معاملات کی ادائیگی میں کسی مصلحت، ضرورت، حاجت کو آڑے نہ آنے دو اور اگر کوئی دنیوی مصلحت تمہارے دینی معاملات میں ترجیح پاگئی تو اللہ تعالیٰ کے عذاب، دنیوی اور اُخروی ذلت کے لئے تیار ہوجاؤ۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ماں باپ کی تعظیم، عزت، خدمت اور ان کی ضروریات پورا کرنا اولاد پر فرض ہے، ماں باپ خواہ مومن ہوں یا کافر، البتہ کافر ماں باپ کی کفر کے معاملات میں اطاعت کرنا جائز نہیں۔(۷)

﴿۲﴾ اولاد، بیوی، بہن بھائی اور دیگر قرابت داروں کے حقوق شرعیہ ادا کرنا مسلمان کا دینی فریضہ ہے، البتہ اگر یہ

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۱۶، ص۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کونہ، ج۳، ص۴۰۳

(۷) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۲

(نعوذ باللہ) غیر مسلم ہوں تو اس سے دلی دوستی حرام ہے، صلہ رحمی بہر حال لازم ہے۔(۸)

﴿۳﴾ مال کمانا، تجارت کرنا، مکان بنانا، اور شادی کرنا اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل میں حائل نہ ہوں تو جائز ہیں بلکہ حسنِ نیت سے کارِ ثواب ہیں، اسی طرح دنیوی اشیاء کو پسند کرنا اور انہیں محبوب رکھنا جائز نہیں، البتہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی محبت ان سب سے زائد ہونا فرض ہے۔(۹)

﴿۴﴾ خالق باری تعالیٰ جل جلالہ اور مخلوق کے حقوق میں اگر تقابل ہو جائے تو حقوق باری تعالیٰ کی ادائیگی مقدم ہے، اسی طرح دین کی مصلحت کے مقابل دنیا کے تمام مصالح آجائیں تو ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ دین کا حکم بجا لائے اگرچہ اس سے تمام دنیا سے دست کش ہونا پڑے دین کی سلامتی اور حفاظت فرض ہے، اس کے مقابل آنے والے دنیوی امور اور تعلقات کا ترک کرنا واجب ہے، اولاد، والدین، بھائی، قبیلہ، کنبہ، معاشرہ، مال، تجارت، مکانات، وطن اور دیگر دنیوی علائق کی محبت اور اطاعت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت کو فوقیت دینا فرض ہے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۰۵
(۹) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱
(۱۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۳۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۰۵

﴿۵﴾ رسول اللہ ﷺ سے محبت اس درجہ کی ہونا لازم ہے جس درجہ کی اللہ تعالیٰ جل وعلا سے محبت ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ جل وعلا کی اطاعت ہے، حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (۱۱)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی اولاد، ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

حضور محبوب رب العالمین ﷺ کے احترام، اجلال، اکرام کی خاطر آپ سے ایسی محبت ہونا فرض ہے جس سے آپ کی رضا جوئی تمام مخلوق کی رضا جوئی پر مقدم ہوجائے۔ (۱۲)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ سے اختیاری محبت فرض ہے، صرف عقلی محبت کافی نہیں، یعنی ان مقدس ذاتوں سے ایسی محبت اختیار کرے کہ دُنیا ومافیہا کی تمام محبوب اشیاء سے زیادہ ان سے محبت ہوجائے۔ (۱۳)

﴿۷﴾ دنیوی اشیاء اور امور سے جبلّی محبت مدار تکلیف نہیں، چونکہ یہ بندے کے اختیار میں نہیں اس لئے اس پر کوئی مواخذہ نہیں، مواخذہ یا اجر محبت اختیاری پر ہے۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ رواہ الائمه احمدو البخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن انس

☆ بحواله جامع صغیر، ج۲، ص۳٦٦

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۳، ص۴۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۷۱

(۱۳) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۷۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۲۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۳، ص۴۰۳

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۳، ص۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۷۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۲۰۵

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ جوان سے محبت کرے اس سے محبت کرے اور جوان کا دشمن ہو اس سے دشمنی کرے، دشمنی کے اظہار کے لئے نفرت وعداوت کا ہر طریقہ استعمال کرے اور نوبت آنے پر ان سے جہاد کرے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد افضل ترین فریضہ ہے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے کثیر آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ ہیں، رحمۃ للعالمین حضور سید عالم ﷺ نے بہ نفس نفیس جہادوں میں شرکت فرمائی، خلفائے راشدین نے جہاد کئے، جہاد ترک کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں ذلت و عذاب مسلط فرما دیتا ہے، کافر غالب اور مسلمان مغلوب ہو جائیں گے، دولت وطاقت کی فراوانی اور افرادی قوت کی کثرت کے باوجود مسلمانوں کی شوکت جاتی رہے گی، دشمن ان کی سرزمین میں آکر ان کو قتل وغارت اور ذلیل کریں گے، ان کے مال واسباب لوٹ کر لے جائیں گے، مسلمان اس وقت تک ذلیل وخوار رہیں گے جب تک دوبارہ جہاد کی تیاری نہیں کر لیتے، اس آیت مبارکہ میں دنیا وآخرت کی ذلت کی وعید شدید موجود ہے، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاتَبَایَعْتُمْ بِالْعِیْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَکْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَّایَنْزِعُهٗ حَتّٰی تَرْجِعُوْااِلٰی دِیْنِکُمْ (۱۶)

جب تم ''بیع عینہ'' کرو گے اور بیلوں کے دم پکڑ لو اور کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ اور جہاد کو ترک کر دو تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا، ذلت تمہارا پیچھا نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ کر نہ آؤ۔

(بیع عینہ یا بیع معائنہ یہ ہے کہ آدمی کوئی سامان، موجود معلوم قیمت سے مدت معلوم کے لئے خریدے اور اسی سامان کو خریدار سے کم قیمت پر خریدے جس پر وہ فروخت ہوا)

(۱۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۱

(۱۶) ☆ رواہ ابو داؤد، ج ۲، ص ۱۳۴

☆ احمد فی مسندہ، ج ۳، ص ۴۳

حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم خرید و فروخت اور کھیتی باڑی جیسے آسان کاموں میں مشغول ہو گئے اور جہاد ایسا مشقت آمیز فریضہ ترک کر دیا تو اپنی ذلت کو خود اختیار کرو گے۔

العیاذ باللہ! حالیہ ایام میں اس ذلت کا مشاہدہ ہو رہا ہے، افغانستان اور عراق اسلام کی سرزمین ہے، مسلمانوں کی آبادی ہے، دشمنانِ اسلام نے اسلام کی اس سرزمین پر ایسے ہولناک اور وحشت ناک حملے کر کے بے شمار مسلمانوں کو شہید کر دیا، ان کے املاک لوٹ لئے، عورتوں کی عصمت دری کی، بچے یتیم چھوڑ دیئے، بے اندازہ مالی اور جانی نقصان کے علاوہ ذلت و رسوائی کی انتہا ہو گئی، قوم مسلم کی اجتماعی بے حسی، غفلت کوشی، سُستی و کاہلی، جہاد سے اعراض اور اسلامی احکام کو پس پشت ڈال دینے کی پاداش مل رہی ہے اور یہ لا متناہی سلسلہ شروع ہوا ہے، مولا کریم مسلمانوں پر رحم فرمائے تا کہ ذلت و رسوائی سے نجات پالیں۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا نکاح متقی مسلمانوں سے کرو، اگر چہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہوں، دین کی حفاظت لازم ہے، بے دینوں یا غیر مسلموں سے ان کے نکاح اس لئے کرنا کہ دنیا اور دنیا کی دولت ہاتھ آئے گی، حرام ہے۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ دنیا و مافیہا کی محبوب و مرغوب اشیاء سے اللہ جل جلالہ اور اس کے حبیب و محبوب رسول سے زیادہ محبت کا ثبوت کتاب و سنت میں وضاحت و صراحت سے موجود ہے، مگر یہ کیفیت قلبِ مومن میں مشائخ عظام کی صحبت

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۹۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۳
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۲۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۳۳۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۵، ص ۲۰۵

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۹۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۲۲

سے ہی میسر ہوسکتی ہے، حکمت، طب، ڈاکٹری وغیرہ کے اصولی مضامین تو کتابوں سے یاد ہو سکتے ہیں مگر ماہر حکیم وطبیب اور ڈاکٹر کی زیرنگرانی تجربہ سے ان میں استحکام اور استعداد پیدا ہوتی ہے، یہی حال مشائخ عظام کی صحبت اور مجلس میں حاضری کا ہے، مشائخ کرام کی صحبت کے بغیر اس کیفیت کا وجود انتہائی دشوار ہے، راستہ دکھانے والوں کی نسبت رہزن اور راہ مار کثیر ہیں، نیز ان میں تمیز مشکل امر ہے، اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ نہایت احتیاط اور زیرکی سے شیخ کامل کو تلاش کرے اور پھر اس کی صحبت کو لازم پکڑے، کاملین اگرچہ موجود ہیں مگر نہایت کمیاب ہیں، اکسیر اگرچہ نایاب یا کمیاب ہے مگر مل جائے تو کھوٹے تانبے کو سونا بنا دیتا ہے۔

؎ کیمیا پیدا کن از مُشتے گِلے
بوسہ زن بر آستانے کاملے

؎ پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر (۱۹)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۲۴

☆☆☆☆☆

باب (۱۹۰):

﴿ کافر حدودِ حرم میں داخل نہیں ہو سکتا ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۲۸)

اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں، تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں، اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا، اپنے فضل سے، اگر چاہے، بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حل لغات:

"**اَلْمُشْرِكُوْنَ**": مشرک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ جل وعلا وحدہ لاشریک لہ کے علاوہ کسی کو عبادت کا مستحق جانے یا اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی اور میں مانے، آیت میں مشرک سے مراد ہر غیر مسلم ہے، خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک، یہودی، نصاریٰ، مجوس، ہندو، بت پرست، سکھ، ملحد، زندیق، مرتد، بددین، لادین، دہریہ وغیرہ، اس حکم میں

ہر غیر مسلم داخل ہے۔(۱)

"نَجَسٌ": (از باب سَمِعَ وَ کَرُمَ) کا معنٰی ہے، نجاست، گندگی، اس میں پانچ لغات ہیں۔

نَجَسٌ (نون کا فتحہ اور جیم کے فتحہ کے ساتھ)

نَجُسٌ (نون کے فتحہ اور جیم کے ضمہ کے ساتھ)

نَجِسٌ (نون کے فتحہ اور جیم کے کسرہ کے ساتھ)

نَجْسٌ (نون کے فتحہ اور جیم کے سکون کے ساتھ)

نِجْسٌ (نون کے کسرہ اور جیم کے سکون کے ساتھ)

تمام کا معنٰی نجاست ہے۔(۲)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد "ذُوْ نَجَسٌ" یعنی نجاست والے، ناپاک ہیں، مبالغہ کے لئے ان کی نجاست کا کہا گیا ہے، یعنی نجاست اور خبث ان کے عقیدے میں ہے۔(۳)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان، ج۸، ص ۱۰۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۲۸

(۲) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج۴، ص ۳۵۳

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعه کراچی، ص ۴۸۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۱۱۸

(۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۲۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۴۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۴۱۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۲۲۲

"فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ": مسجد حرام کے قریب نہ جانے پائیں، یعنی حج اور عمرہ نہ کرسکیں گے، کیونکہ حج اور عمرہ کے اعظم ارکان مسجد حرام میں ادا ہوتے ہیں۔

"بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا": اس سال کے بعد، اس کلمہ نے مذکورہ مفہوم کو متعین کر دیا ہے، ۹ھ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں کیئے گئے حج کے موقعہ پر حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے حضور سید عالم ﷺ کے حکم پر اعلان کیا تھا: اس سال کے بعد کوئی کافر حج نہیں کر سکے گا۔

نیز مسجد حرام سے مراد پورا ''حرم'' ہے۔(۴)

"عَيْلَةً": بمعنی فقر، افلاس اور محتاجی ہے۔(۵)

"فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ": تو عنقریب اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا، اسبابِ غنا تحت قدرت الٰہیہ ہیں، جس کسی کو، جب چاہے، جتنا چاہے، جس طرح چاہے دولت مند کر دے، وہ کسی شئ کا محتاج نہیں، ہر ایک ذات اور شئ اسی کی محتاج ہے، رزق کا ایک دروازہ بند کر کے دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے، یہ سب اس کا کرم اور فضل ہے، اس پر کسی کا زور نہیں۔(۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان۔ ج۳، ص۸۸، ۸۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان۔ ج۲، ص۹۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۵، ص۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص۳۵۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص۴۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر۔ ج۸، ص۳۹

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان۔ ج۳، ص۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان۔ ج۱، ص۱۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)۔ ج۵، ص۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص۳۴۷

شانِ نزول:

سورہ برأت کے نزول کے بعد کافروں کو حج اور عمرہ سے روک دیا گیا، یہ کافر جب حج یا عمرہ کو آتے تو اپنے ساتھ تجارت کا سامان لاتے، جس کو مسلمان خرید کر اپنی ضرورتیں پوری کرتے، اہل حجاز کی گذر بسر بیرونی تجارت پر تھی، جب کافر حجاز میں آنا بند ہو گئے تو مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں کے دل میں خدشہ گذرا کہ اب ان کے نہ آنے سے ہمارے رزق کے دروازے بند ہو جائیں گے اور ہم بھوکے مرجائیں گے، رزاقِ مطلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے یہ آیت مبارکہ اتاری اور انہیں ہدایت فرمائی کہ رزق اور اسبابِ رزق سب اس کے اپنے قبضہءِ قدرت میں ہے، تم اس کے حکم پر عمل کرو، پھر دیکھو کس طرح رزق چل کر تمہارے پاس آتا ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس سال (۹ھ) کے بعد کوئی کافر حج یا عمرہ کے لئے نہ آیا اس کے بجائے اللہ تعالیٰ نے دیگر قبائل کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا وہ حج اور عمرہ کے لئے آتے، اپنے ساتھ تجارت اور خورد ونوش کا سامان لاتے، خود کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے، اللہ تعالیٰ نے حجاز مقدس پر کثیر بارش نازل فرمائی، زراعت سے خوراک کی کمی پوری ہوگئی، متعدد قبائل نے جزیہ دینا قبول کر لیا، اس طرح مسلمانوں کی تمام کمیاں پوری ہوگئیں، جہاں کہیں بھی، جب بھی اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم پر صدقِ دل سے عمل کرتا ہے

(بقیہ حاشیہ ۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۶۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۶

اللہ تعالیٰ جل وعلا اسے دنیاوآخرت میں سرفراز فرمادیتا ہے۔(۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ کفر وشرک ،الحادوارتداداورلا مذہبیت ،نجاست، خباثت اور ظلمت ہے، جبکہ ایمان طہارت ،نفاست اورنور ہے، اسی وجہ سے ہر کافر کے باطن میں نجاست، خباثت اور ظلمت ہے اور مومن کے قلب وقالب میں طہارت، نفاست اور نور ہے، کافر ومشرک کو اللہ تعالیٰ نے نجس، خبیث اور ظلمت والا فرمایا ہے اور مومن کو طاہر، طیب اور نور والا فرمایا ہے، مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے علاوہ رب کریم جل وعلا نے کافر کے بارے میں فرمایا۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ......الآية (سورۃالنورآیت،۲۶)

گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے۔

---

(۷)
- ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸۸
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۹۱۵
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۱۰۶
- ☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۲۷
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۴۶
- ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶،ص۲۴
- ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۳۱
- ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۴۴
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۲۲۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۲۲۹
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۱۱
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص۷۷
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۲۳۴
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۵۶
- ☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴،ص۱۶۴ ومابعد
- ☆ لباب النقول فی اسباب النزول مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دارالرشید بیروت ،ص۲۳۲،۲۳۳

کفر کی اندھیریوں کو رب تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ☆

(سورہ ابراھیم آیت، ۱)

الٓرٰ۔ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے، اس کی راہ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو طہارت، نفاست اور نور فرمایا ہے، نیز ارشاد ربانی ہے۔

یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆

(سورۃ التحریم آیت، ۸)

جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ کے ایمان والوں کو، ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے، عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

صحیح حدیث شریف میں فرمایا گیا۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یُنْجِسُ (۸)

مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

اس حدیث شریف کا بھی یہی مفہوم ہے کہ مومن کے جسم پر اگر عارضی طور پر نجاست ہو تو بھی وہ اپنے ایمان کے باعث پاک دل ہوتا ہے۔

---

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۴۲ وفی کتاب الجنائز

☆ ورواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

☆ ورواہ احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن حذیفہ

☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود

☆ ورواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

☆ بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۴۴

چونکہ نجاست وطہارت، خباثت ونفاست، اورظلمت ونور آپس میں متضاد ہیں، یہ کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے نہ اکٹھے رہ سکتے ہیں، ایک کے آنے سے دوسرا بھاگ جاتا ہے، لہٰذا مومن پرفرض ہے کہ کفر، شرک اور الحاد سے دور اور نفور رہے، کافروں کے ساتھ دلی دوستی حرام ہے۔(۹)

﴿۲﴾ اسلام کے مقابل ہرقسم کے کفر کا ایک ہی حکم ہے کہ تمام کافر قلبی طور پر ناپاک ہیں، خواہ یہودی ہوں یا نصاریٰ، ہندو ہوں یا مجوسی، بت پرست ہوں یا سکھ، سب کے عقیدے میں نجاست ہے، یہ نجاست ایسی غلیظ ہے کہ دنیا بھر کے تمام پانی بھی اسے پاک نہیں کرسکتے، یہ صرف ایمان سے پاک ہوسکتے ہیں۔(۱۰)

﴿۳﴾ نجاست اور خباثت کافر کے دل میں ہے اگر اس کے جسم پر نجاست نہ ہو تو اس کا جسم ناپاک نہیں، لہٰذا اگر اس کے جسم پر مسلمان کا ہاتھ یا کپڑا لگ جائے تو وہ ناپاک نہ ہوگا۔(۱۱)

﴿۴﴾ اگر کافر کے جسم پر نجاست ظاہرہ نہ لگی ہو اور وہ ایمان لے آئے تو اس پر غسل کرنا فرض نہیں، صرف مستحب ہے، زمانۂ کفر کی نجاستیں ایمان سے مٹ جاتی ہیں۔(۱۲)

(۹) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۳۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵
(۱۰) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۸
(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۰۳

﴿۵﴾ ذمی کافر مسلمانوں کی اجازت سے مسجد میں داخل ہوسکتا ہے، اگر بغیر اجازت مسجد میں داخل ہوا تو تعزیر کا مستوجب ہوگا، چونکہ اس کے جسم پر نجاستِ ظاہرہ نہیں اس لئے ضرورت کے وقت اسے مسجد میں داخلہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ ہر قسم کے کافر کو مسجد حرام اور دیگر مساجد کا متولی، متصرف یا منصرم بننے کا اختیار نہیں۔ مصالحِ مسجد میں اس کا تصرف جائز نہیں۔ مسجدوں سے ان کو دور رکھا جائے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ حدودِ حرم شریف میں کسی کافر کا داخلہ ممنوع اور ناجائز ہے۔

حرم مکی شریف کی حدود یہ ہیں۔ جہت مدینہ طیبہ سے تین میل۔ جہت عراق سے سات میل

جہت جعرانہ سے نو میل۔ جہت طائف سے نو میل۔ جہت جدہ سے دس میل

حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں شامل ہے اور بعض حصہ شامل نہیں۔ (۱۵)

﴿۸﴾ دنیا کے کسی کافر و مشرک کو حج بیت اللہ اور عمرہ کی اجازت نہیں، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، وقوف منٰی اور مناسک سے اسے روک دیا جائے گا، اگرچہ یہ ارکان مسجد میں ادا نہیں ہوتے۔ (۱۶)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۳۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۶

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۷

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۸

﴿۹﴾ کافر دارالاسلام میں حاکمِ اسلام کی اجازت سے داخل ہوسکتا ہے، مدت اجازت تک وہ مستأمن ہے، اس کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے، عہد جدید میں اسے ''ویزا'' کی سہولت کہہ سکتے ہیں۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ کسی کافر کو نیکی کے کام کا اجر نہیں دیا جائے گا، اخروی اجر کے لئے ایمان شرط ہے، جو کافر میں معدوم ومفقود ہے۔(۱۸)

﴿۱۱﴾ نجاست معنوی (کفر) نجاست حقیقی سے زیادہ غلیظ ہے، کافر کے جسم پر اگر چہ نجاست حقیقی نہ ہو پھر بھی اس سے اجتناب لازم ہے، بغیر ضرورت شرعیہ کفار کے برتن اور لباس سے اجتناب لازم ہے۔(۱۹)

(بقیہ ۱۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۰۴

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۴

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۲

﴿۱۲﴾ مساجد کوتمام قسم کی نجاستوں (معنوی اور حقیقی) سے پاک رکھنا فرض ہے، اسی لئے جنبی، حائضہ، نفاس والی مسلمان مرد وعورت کو بھی مسجد میں داخل ہونا منع ہے، بچے اور دیوانے جونجاست سے نہیں بچتے، انہیں بھی مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا جائے، حلال اور پاک بدبودارشئ کھا کریا استعمال کر کے مسجد میں جانا جائزنہیں، اس کی بُو سے نمازی، عابداور فرشتے ایذا پاتے ہیں، مثلاً کچا لہسن، پیاز، مولی، حقہ، سگریٹ یا بدبودارشئ مثلاً گندھک وغیرہ استعمال کر کے مسجد میں جانا جب تک ان کی بو باقی ہو، جائزنہیں، اسی طرح کافر کا مسجد میں بغیر عذر شرعی کے جانا جائزنہیں۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ کفار عبادات کے مکلّف نہیں، البتہ ملکی امن وامان کے امور میں وہ مخاطب اور مکلّف ہیں، ان کی پاسداری ان پر بھی لازم ہے، مثلاً چوری، ڈاکہ، قتل، زنا وغیرہ کے اسلامی احکام ان پر بھی نافذ ہیں، ان امور میں کوتاہی پر وہ سزا کے مستوجب ہیں۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ وہ چیز جس کو سلیم الطبع آدمی گندگی سمجھے وہ نجس حقیقی ہے، اور جو چیز شرع کے نزدیک گندی ہو وہ نجاست حکمی ہے، مثلاً جنابت کی حالت میں سارا جسم ناپاک ہونا، بے وضو ہونا، حیض ونفاس والی ہونا۔

مومن کو ہر دو نجاستوں سے احتراز لازم ہے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ ضروریات دین کا زبان سے اقرار اور دل میں ان کی تصدیق ایمان ہے، ان دونوں میں سے اگر ایک بھی نہ

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۰۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۶

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۳۲

ہوتو وہ ظاہر مذہب میں مومن نہیں۔(۲۳)

﴿۱۶﴾ ہر فرد کا رزق مقدر ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی، مگر اسبابِ رزق سے قلب کا تعلق جائز ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں، مثلاً حصولِ رزق کے لئے تجارت کرنا، زراعت کرنا، صنعت وحرفت میں مشغول ہونا، البتہ صرف اسباب پر نظر رکھنا اور مسبب الاسباب سے غفلت جائز نہیں، جو شخص اسبابِ رزق تلاش کرتا اور انہیں اپنے استعمال میں لاتا ہے اس کا عمل سنت مصطفیٰ کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عمل کے موافق ہے، جو شخص صبح شام اللہ تعالیٰ کی طاعت وذکر میں مشغول رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے پاکیزہ رزق دیتا ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَوْاَنَّكُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَايَرْزُقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْخِمَاصاً وَتَرُوْحَ بِطَانَةً (۲۴)

اگر تم اللہ پر پورا پورا توکل کرو تو تمہیں اس طرح رزق دے گا جیسے پرندے رزق کھاتے ہیں، صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر اپنے ٹھکانے آتے ہیں۔

مدینہ طیبہ میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کام کاج کر کے روزی کماتے اور بعض صفہ پر رہتے اور ذکر وفکر میں مشغول رہتے، یہ حضرات اسلام کے مہمان تھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آنے والے ہدایا سے انہیں کھلاتے۔

اس طرح مشقت سے روزی کمانا بھی سنت ہے، اور ذکر وفکر میں مشغول رہ کر ہدایا اور عطیات پر گذر بسر کرنا بھی سنت ہے۔(۲۵)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۰۴

(۲۴) ☆ رواہ الائمہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن عمر، جامع صغیر، ج۲، ص۲۱۸

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۰۷

﴿۱۷﴾ شوکتِ اسلام اورذلتِ کفار کے پیشِ نظر کسی کافر کو حرم شریف میں داخل ہونے کی اجازت نہیں، خواہ ذمی ہو یا مستأمن یا حربی، اگر حاکمِ اسلام حرم میں ہو اور کافروں کی طرف سے کوئی غیر مسلم قاصد آئے تو اسے حرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں، حاکمِ اسلام اپنا نائب بھیج کر اس سے پیغام وصول کرے۔ (۲۶)

﴿۱۸﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ دینی اور دنیوی امور کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف متوجہ ہو، مشیتِ خداوندی کو اپنی امیدگاہ جانے، اسی طرح اسبابِ رزق مہیا کرنے کے باوجود رزق کا حصول اللہ تعالیٰ کی جانب سے امیدوار رہے، اسبابِ رزق مہیا ہونے پر اگرچہ رزق مل جانا متوقع ہوتا ہے مگر اس پر یقین نہیں ہونا چاہئے، یقین کا مدار رب کریم جل وعلا کے فضل پر ہونا لازم ہے، وہ جب چاہے، جتنا چاہے، جو چاہے، جس کو چاہے، جس طرح چاہے، رزق دیتا ہے، عطا اور منع اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے، وہ خود ارشاد فرماتا ہے۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ . نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً سُخْرِيًّا . وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ☆

(سورۃ الزخرف آیت ۳۲)

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے اور تمہارے رب کی رحمت ان کی جمع جتھا سے بہتر۔ (۲۷)

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۰۴

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۳۳

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۱۷

﴿۱۹﴾ رزقِ حلال کے حصول کے متعدد اسباب وذرائع ہیں، بندۂ مومن ان میں جو ذریعہ بھی اختیار کرے جائز ہے۔ یہ یقین رکھے کہ رزق ان ذرائع میں نہیں بلکہ وہ قبضۂ قدرتِ الٰہیہ میں ہے، ہاں عادی طور پر اس نے ہمارا رزق ان اسباب وذرائع سے مربوط کردیا ہے۔

(ا) افضل ترین ذریعہ معاش جہاد ہے، جہاد سے اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کو شرف حاصل ہوتا ہے، یہ وہ عمل ہے جس کا بدل ممکن نہیں، مومن اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے دینی اور اُخروی سرفرازی کے علاوہ دنیوی دولت بھی عطا فرمادیتا ہے، انبیائے کرام اور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسے اختیار فرمایا، امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے ہیں۔

جُعِلَ رِزْقِیْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِیْ وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصِّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ (۲۸)

میرا رزق نیزہ اندازی (جہاد) میں رکھ دیا گیا ہے، اور جو کوئی میرے حکم کی مخالفت کرے گا اس پر ذلت اور رسوائی مسلط کردی جائے گی۔

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں مجاہدینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ جل وعلا دنیوی ضرورتوں سے بے نیاز کردیتا ہے۔

(ب) ہاتھ کی کمائی: بندۂ مومن اپنی روزی جسمانی مشقت سے حاصل کرتا ہے، یہ روزی بھی پاکیزہ ہوتی ہے، اپنے ہاتھ سے کمانا افضل عمل ہے، اس میں انسان کی سبکی نہیں بلکہ عزت ہے، انبیائے کرام علیہم السلام نے ہاتھ سے محنت کر کے اس عمل کو عزت بخشی۔

(بقیہ ۲۷) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۲۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۷

(۲۸) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۴۰۸

☆ واحمد فی مسندہ، ج ۳، ص ۵ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

مَااَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًاقَطُّ خَیْراً مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ یَدَیْہِ (۲۹)

اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاکیزہ آدمی نے کبھی نہ کھایا، حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

بلکہ قرآن مجید نے اس کی صراحت فرمادی، ارشاد ربانی ہے۔

وَعَلَّمْنٰہُ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ لَّکُمْ لِتُحْصِنَکُمْ مِّنْ بَاْسِکُمْ فَھَلْ اَنْتُمْ شٰکِرُوْنَ ☆

اورہم نے اسے (داؤد) تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے تو کیا شکر کرو گے؟

(سورۃ الانبیاء آیت ۸۰)

(ج) تجارت:

تجارت ایک عمدہ ذریعہ معاش ہے، دیانت دار، امین اور سچے تاجر کے فضائل حدیث شریف میں بیان ہوئے، حضور سید المرسلین ﷺ نے تجارت فرمائی، اجلہ صحابہ کرام بالخصوص مہاجر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا ذریعہ معاش تجارت تھا، رب کریم جل جلالہ نے ان تاجروں کی توصیف فرمائی۔

رِجَالٌ لَّاتُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَابَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْماً تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ☆ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ☆ (سورۃ النور آیات ۳۷، ۳۸)

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت، اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور

---

(۲۹) ☆ رواہ الائمہ البخاری، ج ۱، ص ۲۷۸

☆ وابن ماجہ فی کتاب التجارات

☆ ورواہ الترمذی والنسائی فی کتاب البیوع، ورواہ احمد فی مسندہ، ج ۶، ص ۱۳۲ عن مقدام

زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں،
تا کہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ
دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی۔

(د) زراعت و باغبانی:

کھیتی باڑی کے ذریعے غلہ، اناج، پھل اور سبزیاں پیدا کی جاتی ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے بندۂ مومن حاصل کرتا ہے۔

(ہ) تعلیم و تعلم، درس و تدریس اور دینی خدمات:

دینی احکام کی تفہیم کی خاطر مختلف علوم حاصل کرنا اور ان سے شغل رکھنا تا کہ منشاءِ الٰہی سمجھے اور سمجھائے، ایسے مشغول حضرات کی کفالت کرنا تا کہ وہ دل جمعی سے خدماتِ دینیہ بجالاتے رہیں، حصولِ رزق کا یہ بھی ایک پاکیزہ ذریعہ ہے۔

(و) قرض لینا:

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بندۂ مومن اگر قرض لیتا ہے تو وہ مال بھی اس کے لئے حلال ہے، بشرطیکہ قرض ادا کرنے کی پختہ نیت ہو، اگر ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس قرض کی ادائیگی کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے، حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ ھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ ھَا یُرِیْدُ اِتْلَا فَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ (۳۰)

جو لوگوں کے مال اس نیت سے لیتا ہے کہ انہیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ادا کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے اور جو لوگوں کے مال اس نیت سے لیتا ہے کہ وہ انہیں ضائع کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈال دیتا ہے۔

(۳۰) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
☆ بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۷۴

(ز) آدمی کے رزق کے ذرائع اگرچہ اسباب سے مربوط ہیں، مگر بعض اوقات اسباب کے بغیر بھی، اللہ تعالیٰ بندے کو رزق عطا فرماتا ہے کہ خود بندۂ مومن بھی حیران رہ جاتا ہے، کامل الایمان متقی کے بارے میں رب تعالیٰ نے بشارت دی۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً☆ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ ۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ۔ قَدْجَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْراً☆ (۳۱)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تلاش میں مصروف بندۂ مومن کی کفالت وہ خود فرماتا ہے، اس راہ میں ایمان، تقویٰ اور توکل لازم ہے، اس ذریعہ سے حاصل ہونے والی روزی بھی پاک وحلال ہے۔ (۳۲)

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ (سورۃ الطلاق آیات ۲،۳)

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۰۸،۱۰۹

☆☆☆☆☆

باب (۱۹۱):

﴿جزیہ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ ☆ (سورۃ التوبۃ آیت ۲۹)

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے، اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں، ذلیل ہو کر۔

حل لغات:

"**قَاتِلُوْا**": قتال اور جہاد کرو، اس قتال اور جہاد میں مدافعانہ اور جارحانہ ہر قسم کا جہاد شامل ہے۔(۱)

"**لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ**": جو اللہ پر اور قیامت پر اس طرح ایمان نہیں لائے جس طرح

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۰۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۸

مومن ایمان لائے ہیں اور جیسا ایمان لانے کا حق ہے، سو وہ دعوئ ایمان کے باوجود مومن نہیں۔ (۲)

"**وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ**": اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا اسے وہ حرام نہیں جانتے بلکہ اپنی سفلی خواہشات کے پیشِ نظر حرام کو حلال ٹھہراتے ہیں اور حلال کو حرام کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں خنزیر، سود اور شراب کو حرام کیا ہے اور اس کے محبوب و مختار رسول ﷺ نے احادیث میں بعض اور اشیاء مثلاً شیر، ریچھ، کتا، بلی وغیرہ کو حرام بتایا ہے، انہیں بھی وہ حرام نہیں جانتے۔ غرضیکہ حلال اور حرام کے شرعی اصولوں اور تقاضوں کو تسلیم نہیں کرتے، ایسے نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ وہ اسلام، قرآن، رسول اور شریعت اسلامیہ کا باغی ہے۔ (۳)

"**وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ**": دَانَ (از باب ضَرَبَ) دِیْناً کا معنٰی ہے، اطاعت کرنا، دینِ اسلام قبول کرنا۔

"دِیْنٌ" متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً حساب، ملکیت، قدرت، حکم، مذہب، ملت، حالت، عادت،

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۸۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۴۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (م ۵۹۷ھ) مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۰

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۸

سیرت، تدبیر، نافرمانی، گناہ، مجبوری، پرہیزگاری، فرمانبرداری، بدلہ، قہر، غلبہ، ذلت، توحید وغیرہ۔ (۴)

''حَقّ'' اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے اسمآء میں بھی '' حَقّ '' ہے، حق بمعنیٰ سچا بھی ہے۔

دینِ حق سے مراد اللہ تعالیٰ کا دین، نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین اور سچا دین ہے، یہ دین تمام دینوں کا ناسخ ہے۔

آیت مبارکہ کا معنیٰ یہ ہے کہ اہل کتاب دینِ حق کو قبول نہیں کرتے، بلکہ جسے وہ دین کا نام دیتے ہیں وہ افترا ٰات کا مجموعہ ہے، اپنی خواہشات کو وہ دین قرار دیتے ہیں۔

نبی الانبیاء امام الرسل خاتم النبیین ﷺ کا لایا ہوا دین ہی دینِ حق ہے، اس کے سوا جو کچھ ہے وہ باطل ومردود ہے۔ (۵)

''**حَتّٰی یُعْطُوْا**'': اِعْطَاءٌ کا مفہوم ہے قبول کر لینا، اپنے ذمہ لازم کر لینا۔

یعنی اہل کتاب اگر اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کرتے ہوئے جزیہ دینا اپنے ذمہ لازم کر لیں تو ان سے جہاد نہ ہوگا۔ (۶)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۴۰۷
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۱۷۸
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۱۷۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۱، ص۹۹
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۹، ص۲۰۷

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص۹۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۹
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۸

(۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۸

''اَلْجِزْيَة'': جَزٰی (از باب ضَرَبَ) جِزْیٌ کا معنٰی ہے، بدلہ، ادائے قرض۔

''جِزْيَةٌ'' وہ رقم ہے جو غیر مسلم اسلامی ریاست میں اس کا مطیع ہو کر رہے اور اسلامی ریاست اس کی جان، مال کی حفاظت کرے اس کے بدلہ میں بطور عقوبت اور کفر پر قائم رہنے کی پاداش میں ذلت سے ادا کرے، یہ شخصی ٹیکس ہے۔(۷)

''عَنْ يَّدٍ'': لغوی معنٰی ہیں، ہاتھ۔

کلامِ عرب میں یہ کلمہ متعدد معنوں میں مجازاً استعمال ہوتا ہے۔

نعمت، احسان، جاہ، مرتبہ، قدرت، طاقت، ندامت، ذلت، جماعت، ظلم سے روک، راستہ، فریادرسی، مہارت، تصرف، مطیع و فرمانبردار ہونا، بازو، پَر، مدت، زمانہ، قبضہ، حفاظت، دست بدست، وغیرہ۔(۸)

آیت مبارکہ میں محاورۃً کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، جن میں قدرِ مشترک ذلت، رسوائی، انعام و احسان وغیرہ ہے۔(۹)

---

(۷) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۹۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۵۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۷۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۴، ۱۰۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۲۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۰

(۸) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۴۵۳
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۵۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۲۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۴۱۷ و مابعد

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۲۲

وَهُمْ صَاغِرُوْنَ": صَغُرَ (ازباب کَرُمَ) صِغَراً، صُغْراً، صَغَاراً، صَغَارَةً، صُغْرَاناً کا معنیٰ ہے، ذلیل وخوار ہونا۔

صَاغِرٌ اسمِ فاعل ہے جس کا معنیٰ ہے، ذلیل، حقیر، ذلت اور رسوائی قبول کرنے والا، اپنی ذلت پر رضا مند اور اقرار کرنے والا۔ (۱۰)

آیت مبارکہ کا معنیٰ یہ ہے، اہل کتاب کافر ہیں، اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام، کتبِ سماویہ، یومِ آخرت پر ان کا ایمان مومنوں جیسا نہیں، گویا ان کا ایمان نہیں، دینِ حق کو قبول نہیں کرتے، اللہ ورسول (جل وعلا ﷺ) کی حرام کردہ

(بقیہ ۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ) ج ۵، ص ۲۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۱۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۳۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۷۰

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ مصنفہ امام ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷ھ) مطبوعہ دار المنارہ جدہ، طبع اول ص ۳۱۲

(۱۰) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۹۰

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۶۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ھلال الحسن بن عبداللہ سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۰۹

اشیاء کو حرام نہیں جانتے، اے ایمان والو! اللہ ورسول (جل وعلا و ﷺ) کے ان باغیوں سے جہاد کرو اگر یہ دینِ حق قبول کر لیں تو ان کے مال، ان کی جانیں، ان کی عزتیں تمہاری طرح قابلِ احترام ہیں، یہ تمہارے بھائی ہیں، اور اگر یہ اپنے کفر پر قائم رہتے ہوئے اسلامی ریاست کی اطاعت پر راضی ہو جائیں تو ان کی جان و مال کی حفاظت کے عوض ان سے کچھ مال لے لیا کرو، یہ تمہارے لئے حلال ہے، اس سے وہ مسلمانوں کے ذمہءِ حفاظت میں ہو جائیں گے، جو حقیر مال وہ دیں گے وہ جزیہ ہے، جزیہ ان کے اعترافِ اطاعت کی علامت ہے۔(۱۱)

شانِ نزول:

قبائلِ عرب کے اسلام لانے اور بعض کے اطاعت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ تبارک وتقدس کے حکم کے مطابق حضور سید عالم ﷺ نے رومیوں سے جہاد کا ارادہ فرمایا، سخت گرمی، شدید قحط اور سامانِ حرب کی قلت

(۱۱)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۱۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۸
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۹
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۹

کے باوجود آپ غزوۂ تبوک کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے، اس پر آیت مقدسہ نازل ہوئی کہ جہاد اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی فرماں روائی مکمل نہیں ہو جاتی۔ (۱۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حضور سید عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم ﷺ کا لایا ہوا دین، دینِ اسلام ہی سچا دین ہے، اس سے پہلے جتنے دین آئے اب وہ منسوخ ہیں، یہی دین اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ومحبوب ہے، ارشاد ربانی نے اس کی توثیق فرمادی ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ ......الآیة (سورۃ آل عمران آیت، ۱۹)

بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

دینِ اسلام کے علاوہ اور دین اب باطل ہیں، یہودیت، نصرانیت، مجوسیت، ہندومت، بدھ مت، جین مت، دہریت، لادینیت، بت پرستی وغیرہ مردود ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔ (سورہ آل عمران آیت، ۸۵)

اللہ تعالیٰ کے مبغوض وناپسندیدہ ادیان کو اب قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بغاوت ہے، لہٰذا بندۂ خدا پر فرض ہے کہ وہ دینِ اسلام کو قبول کرے اور اللہ تعالیٰ کی بغاوت سے کُلّی طور پر کنارہ کش رہے، اہل کتاب

---

(۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۷
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۹
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۶۷
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۱۹
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۵

یہود و نصاریٰ کے کفریات میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر شمار فرمایا کہ وہ دینِ حق، دینِ مصطفیٰ ﷺ کو قبول نہیں کرتے لہٰذا وہ کافر ہیں۔ (۱۳)

﴿۲﴾ دینِ اسلام دینِ مصطفیٰ اور شریعتِ اسلامیہ جس طرح تمام دینوں اور شریعتوں کا ناسخ ہے، اسی طرح یہی دینِ حق اور شریعتِ حقہ تمام دینوں اور شریعتوں سے بلند، سرفراز اور اعلیٰ اقتدار کا حامل و حق دار ہے، اسلام سب سے غالب دین ہے اور اسی کا غلبہ اور اقتدار قائم کرنا اور قائم رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے، حضور سید عالم ﷺ کو تمام جہانوں اور تمام جہان والوں کے لئے مقتدرِ اعلیٰ بنا کر مبعوث فرمایا گیا، ارشادِ ربانی ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ☆ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ......الآیۃ

(سورۃ الفرقان آیت ۱، ۲)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر، جو سارے جہانوں کو ڈر سنانے والا ہو، وہ جس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۰، ۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۱۹
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳۵
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۷۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج [illegible]، ص [illegible]
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص [illegible]

اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمام مخلوق، زمین وآسمان، جن وانس وملائکہ کا خالق، رب اور مالک ہے، مخلوق کا کوئی ذرہ اس کی مِلک، مُلک اور قدرت سے خارج نہیں، اسی طرح اس کا محبوب بندۂ سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اس کی عطا سے تمام مخلوق پر حاکم اعلیٰ ہے اور انہی کے حوالہ سے اسلام کو تمام دینوں پر اقتدار اعلیٰ اور غلبہ حاصل ہے، سیدِ عالم مولائے کائنات مختارِ کل فی الکل آقا ومولیٰ ﷺ کا اعلان واجب الایمان ہے۔

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی (۱۴)

اسلام سب سے اعلیٰ وغالب ہے، اس پر کوئی اعلیٰ نہیں۔

مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جیسے ممکن ہو اسلامی اقتدار کو دنیا پر قائم رکھیں اور دوسرے دینوں والوں کو اپنا مطیع وفرماں بردار بنا کر رکھیں، بقدرِ استطاعت ہر مسلمان اس فریضہ کو انجام دے اور اسلام کی حقانیت اور غلبہ میں مقدور بھر کوشش کرے۔ (۱۵)

﴿۳﴾ تورات، انجیل، زبور اور دیگر آسمانی صحیفوں میں حضور خاتم الانبیاء نبی آخر الزمان باعثِ کون ومکان آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی رسالتِ تامہ نبوتِ کاملہ اور بعثتِ عامہ شاملہ جمیع مخلوقات کا ذکر موجود تھا، تمام

---

(۱۴) ☆ رواہ الرویانی والدارقطنی فی السنن والبیھقی فی السنن والضیاء المقدسی عن عائذ بن عمرو

☆ بحوالہ جامع صغیر مصنفہ امام حافظ جلال الدین سیوطی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۱۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۳

انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی نبوت، رسالت، بعثت کو رحمت خداوندی بتایا اور عمر بھر آپ کی آمد کی انتظار فرماتے رہے، اپنی اپنی امت کو آپ پر ایمان لانے کی تاکید فرماتے رہے، یہ امر ان کے ایمان کا جزو رہا، رب کریم عزشانہ نے تمام انبیاء کرام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تعظیم وتوقیر، اکرام واعزاز کرنے کا پختہ وعدہ لیا، میثاقِ انبیائے کرام علیہم السلام کا بیان قرآن مجید میں یوں ہے۔

وَاِذْاَخَذَاللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ۔ قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ۔ قَالُوْآ اَقْرَرْنَا ۔ قَالَ فَاشْھَدُوْاوَاَنَامَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ☆فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ☆

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا، کیوں! تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کی، ہم نے اقرار کیا، فرمایا، تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں، تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (سورہ آل عمران آیات، ۸۱،۸۲)

حضور شافع یوم النشور، قاسم رحمتِ ربِ العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور ذکر جمیل تورات، انجیل وغیرہ میں تفصیل سے موجود تھا، ربِ جلیل جل وعلا کا ارشاد فیض بنیاد ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ ۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْابِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت،۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی، جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات اور انجیل میں، وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری

چیزیں ان کے لئے حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے، جو ان پر تھے، اتارے گا، تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

بلکہ تمام اہلِ کتاب یہودی اور نصاریٰ حضورﷺ کی بعثت سے پہلے آپ کو جانتے مانتے تھے، آپ کے وسیلہ سے دشمن پر فتح یابی کی دعا کرتے اور فتح پاتے تھے اور اپنی کتابوں کی تعلیمات کی بدولت آپ سے پوری طرح واقف اور منتظر تھے، حضورﷺ کا چرچا تواتر کے ساتھ کرتے اور سنتے تھے، اس امر کی صرف ایک قرانی گواہی ملاحظہ ہو۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ...... الآية (سورة البقرة آیت ۸۹)

اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

بلکہ اس سے فاش تر گواہی ملاحظہ ہو۔

اَلَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ...... الآية (سورة البقرہ آیت ۱۴۶)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔

محققین بیان کرتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کی طرح مجوس و ہنود کی مذہبی کتابوں میں بھی حضور سید عالمﷺ کے اخبار، اوصاف، کمالات اور رسالت و نبوت کا ذکر موجود تھا۔

غرضیکہ باوجود ظلمت و جہالت، جور و استبداد، قساوت و ضلالت کے حضور پرنور باعثِ جود وسرور رحمۃ للعالمین کا چرچا، غلغلہ جہاں بھر میں موجود تھا، آپ کی رسالت و نبوت سے اللہ اکبر و اعلیٰ جل جلالہ نے تمام دینوں کو منسوخ فرما دیا اور تمام کو حکم فرمایا کہ اس آنے والے عظیم القدر نبی پر ایمان لاؤ، اب نجات صرف اور صرف آپ ہی کی اتباع میں منحصر ہے، اس کے علاوہ سراسر ضلالت ہے، حضور پرنور سید الکونینﷺ کی آمد سراپا رب کریم کا معجزہ تھی، آپ کو بے شمار معجزات و کمالات عطا ہوئے جو ہر عقل و شعور والے کے لئے باعث ہدایت تھے، آپ پر ایمان لا کر بے شمار حضرات محبوبان خدا بنے اور رب کریم کے انعام و اکرام اور توقیر و اعزاز کے

سزاوار ہوئے اور بہت سے بدبختوں پر بدبختی سوار رہی اور وہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول بلکہ تمام رسولوں کے باغی بنے، کافروں کی بغاوت، عناد اور حسد کے ثبوت کے لئے مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں۔

دنیا کے ہر دستور میں باغی کی سزا قتل ہے، اس سے کسی کو انکار نہیں اور نہ کوئی باغی کے قتل پر نرمی کرتا ہے، لہٰذا ....اللہ تعالیٰ رب ذوالجلال والاکرام تبارک وتقدس وعظم شانہ کے باغیوں کی سزا قتل ہے، رب عظیم و قدیر نے اپنی جماعت ''حزب اللہ'' والوں کو حکم دیا میرے باغیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دو، ان کی علامت یہ ہے کہ اب دنیا میں جو بھی میرے آخری نبی ﷺ پر ایمان نہیں لایا وہ میرا باغی ہے، خواہ وہ اپنے آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی کہلائے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا، خواہ کوئی اور دین کا پیروکار ہونے کا دعویدار ہو، یہ سب میرے باغی ہیں، ان سب سے قیامت تک جنگ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں یا کافرہ کر مومنوں کے مطیع وفرمانبردار بن کر رہیں، اللہ تعالیٰ کے باغیوں کے قتل وقتال پر مذکورہ آیت نص صریح ہے، اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں اور مقدور بھر ہر صاحب استطاعت پر ان سے قتال فرض ہے۔ (۱٦)

---

(۱٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۱۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱٦، ص ۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱٦۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۰

﴿۴﴾ ضرورت اور شرائط کی موجودگی میں جہاد قیامت تک باقی ہے، اسلام کا یہ اٹل فیصلہ ہے، حضور سید عالم ﷺ، خلفائے راشدین اور سلاطینِ اسلام نے جہاد کیا، اب کوئی نیا نبی نہ آئے گا اور نہ نئی شریعت ہوگی، جو جہاد کے فریضہ کو منسوخ کر سکے، اس کی منسوخی کا دعویٰ کرنے والا دینِ اسلام سے خارج ہے، للہٰذا ہر مومن بقدرِ ہمت واستطاعت جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہے، اسی سے اسلام کی شوکت وعظمت ہے، جو قوم، جماعت یا گروہ جہاد سے اعراض کرتا ہے اس کی شوکت وعظمت زائل ہو جاتی ہے۔ (۱۷)

﴿۵﴾ کافر اگرچہ متعدد انواع پر ہیں، مثلاً یہودی، نصاریٰ، مجوسی، بت پرست، ستارہ پرست، آتش پرست، ہندو، بدھ مت والا، لادین، دہریہ وغیرہ مگر لفظ کفر تمام کو شامل ہے، اس لئے ان کے اسلام یا مغلوبیت قبول کرنے تک سب سے جہاد جاری رہے گا، حضور سید عالم رحمت للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں، (یہ حدیث درجہ تواتر تک پہنچی ہے)۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللهِ (۱۸)

مجھے حکم دیا گیا کہ میں کافروں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۰۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱

(۱۸) ☆ رواہ الائمہ البخاری (کتاب الایمان و الصلاۃ و الزکوۃ و الاعتصام)

☆ رواہ مسلم (کتاب الایمان)

☆ وابو داؤد (کتاب الجہاد)

☆ والترمذی (کتاب التفسیر)

☆ والنسائی (کتاب الزکوۃ)

☆ وابن ماجہ (کتاب الفتن)

☆ والدارمی (کتاب السیر)

☆ واحمد، ج۳، ص۸ عن ابی ہریرۃ' بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۰

☆ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱، ص ۹۹

کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جب (شہادتین کی) گواہی دے لیں گے تو وہ اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے بچا لیں گے (ان پر جہاد نہ ہوگا) مگر وہ حقوق ان پر واجب ہوں گے جن کا یہ کلمہ متقاضی ہے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔ (۱۹)

﴿۶﴾ جہاد کی غرض وغایت اور مقصود اعلائے کلمۃ الحق، غلبۂ اسلام اور کافروں کی مغلوبیت ہے، ملک گیری، غنیمت کی ہوس یا محض اظہارِ شجاعت نہیں، اس لئے مومن مجاہد کے لئے لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کی رضا جوئی، امتثالِ امر اور غلبۂ اسلام کی نیت سے جہاد کرے ورنہ نہ ثواب کا مستحق ہوگا اور نہ وہ رضائے الٰہی حاصل کر سکے گا۔ (۲۰)

﴿۷﴾ غیر مسلم (سوائے مرتد اور مشرکین عرب کے) اگر اسلام قبول نہ کرے اور اپنے مذہب پر قائم رہ کر اسلامی سلطنت کا مطیع ہو کر رہنا گوارا کرے تو اس پر جزیہ لازم ہے، غیر مسلم کی دلی ہمدردیاں ہمیشہ کافروں کے ساتھ رہتی ہیں اس لئے جہاد میں ان کو شریک نہیں کیا جاتا مگر اسلامی ریاست اس کی جان اور املاک کی حفاظت کرتی ہے، اس کے بدلہ میں وہ جزیہ کی معمولی رقم ادا کرتا ہے۔ (۲۱)

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۰۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۸

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۱۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۲۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۳۱

﴿۸﴾ ہر نوع کے کافر سے جزیہ لیا جائے گا (سوائے مشرکین عرب اور مرتد کے، کہ ان کے لئے دو صورتیں ہیں، اسلام یا تلوار)، مثلاً یہودی، نصاریٰ، مجوسی، بت پرست، ہندو، سکھ وغیرہ، کتاب وسنت کے علاوہ علمائے اَعلام کا اسی پر اجماع ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ یَکُنْ اَخَذَالْجِزْیَۃَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰی شَھِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَخَذَ ھَامِنْ مَّجُوْسِ ھَجَرَ (۲۲)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (ایک مقام کا نام ہے) کے مجوسیوں سے جزیہ قبول کیا، (اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے بھی جزیہ قبول کرتے تھے)۔ (۲۳)

بقیہ (۲۱) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۶۲

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولی)، ص ۱۹

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۴۵ ومابعد

(۲۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن عمرو بن دینار، ج۲، ص ۷۵

☆ ورواہ ابن ابی شیبہ، ج۷، ص ۵۸۳

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۹

﴿۹﴾ اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، دیگر کفار مشرکین اور مجوسی عورتوں سے نکاح کرنا اوران کا ذبیحہ کھانا حرام ہے اگرچہ جزیہ ادا کریں۔ (۲۴)

﴿۱۰﴾ جو فرد یا قوم کسی دوسری قوم سے دوستی رکھے اوران کا شعار اپنائے وہ اسی میں شمار ہوگی، للہذا کافر سے دوستی اور ان کا شعار اپنانا حرام ہے، ارشاد ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ۘۘ . بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ . وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ☆ (سورۃ المائدہ آیت ۵۱)

اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہے، بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (۲۵)

﴿۱۱﴾ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرام کردہ اشیاء اسی طرح حرام ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ جل وعلا کی حرام

(بقیہ ۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۱۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۴۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۳۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۴۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئنہ، ج۳، ص ۴۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۹۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۵۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳
(۲۴) ☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۳، ص ۲۰۷
(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۳

کردہ اشیاء ہیں، جن اشیاء کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہے اس کی حرمت کا انکار کفر ہے، خواہ دلیل نص قرآنی ہو یا حدیث شریف، ان میں تفریق جائز نہیں، آیت مبارکہ مذکورہ نے اس کی صراحت فرمادی ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی حرام کردہ اشیاء میں تفریق کرنے والے کے لئے حضور سید عالم ﷺ کا تہدیدی ارشاد ملاحظہ ہو۔

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ، اَلَایُوْشِکُ رَجُلٌ شَعْبَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ : عَلَیْکُمْ بِهٰذَاالْقُرْاٰنِ فَمَاوَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَاوَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، اَلَا لَایَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِیُّ وَلَاکُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَالُقْطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّااَنْ یَسْتَغْنِیَ عَنْهَاصَاحِبُهَا...... الحدیث (۲۶)

سن رکھو! مجھے کتاب (قرآن مجید) دی گئی ہے اور اس کی مثل (حدیث وسنت) اس کے ساتھ بھی دی گئی ہے، یاد رکھو! عنقریب ایک بڑے پیٹ والا تکیہ لگائے یہ کہے گا: اس قرآن کو لازم پکڑو، جو اس میں حلال پاؤ اسے ہی حلال جانو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے ہی حرام جانو، خبردار، سن لو! تمہارے لئے پالتو گدھا حلال نہیں، اور درندوں میں سے ہر کچلی والا حلال نہیں اور کسی معاہد (معاہدے والے) کی گری پڑی شئ حلال نہیں مگر یہ کہ اسے اس کی حاجت نہ ہو (حالانکہ ان کی حرمت قرآن نے نہیں بتائی)۔(۲۷)

---

(۲۶) ☆ رواہ الائمہ ابوداؤد، ج۲، ص۲۸۴ (کتاب السنة والامارة)
☆ والترمذی (فی کتاب العلم)
☆ وابن ماجه (فی مقدمته)
☆ والدارمی (فی مقدمته)
☆ واحمد، ج۳، ص۲۶۷، ج۴، ۱۲۱، ۱۲۲، ج۶، ص۸

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۲ ص۲۰۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج۳ ص۱۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۰۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۲ ص۲۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج۵ ص۲۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص۴۶۵

﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہٗ کی بے عیب، بے مثل ذات، اس کی صفات ثابتہ، اسماء حسنیٰ اور افعال مقدسہ میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے، مومن پر فرض ہے کہ وہ اس کی ذات، صفات، افعال، اسماء پر اس طرح ایمان لائے جیسا اس کا حکم ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم فرمایا ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ عزبرہانہٗ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا فرض ہے، کسی ایک رسول یا ان کی صفات کمالیہ میں سے کسی صفت ثابتہ کا انکار کفر ہے، اسی طرح ان کے کسی امر، نہی، تحریم و تحلیل کا انکار کفر ہے، بندۂ مومن کی صفات کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۔ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۔۔۔۔۔۔الآية

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو، یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۵) (۲۹)

﴿۱۴﴾ ہر ذمی کافر سے جزیہ نہیں لیا جائے گا بلکہ صرف ان سے جزیہ لیا جائے گا جو قتال کے اہل ہیں، یعنی عاقل، بالغ، آزاد مرد سے جزیہ لیا جائے گا۔ اور جو قتال کے اہل نہیں ان سے جزیہ نہیں لیا جائے گا، عورت، غلام، نابالغ، اندھا، اپاہج، شیخ فانی، فقیر نادار جو کمائی کے قابل نہ ہو اور تارک الدنیا راہب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲. ص۹۱۸

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲. ص۹۱۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۷

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳. ص۹۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲. ص۹۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص۱۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت. ج۵. ص۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶. ص۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۲۱۲، ۲۱۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۱

﴿۱۵﴾ جزیہ مسلمانوں سے نہ لیا جائے گا، لہٰذا اگر کوئی ذمی اسلام قبول کرے تو اس سے جزیہ ساقط ہو جائے گا، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَیۡسَ عَلٰی مُسۡلِمٍ جِزۡیَۃٌ (۳۱)

مسلمان پر جزیہ عائد نہیں ہوتا۔

خلیفہ راشد امیر المؤمنین سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملین (گورنروں) کو تحریری ہدایت فرمائی کہ:

اَنۡ یَّضَعُوا الۡجِزۡیَۃَ عَمَّنۡ اَسۡلَمَ مِنۡ اَہۡلِ الۡجِزۡیَۃِ حِیۡنَ یُسۡلِمُوۡنَ (۳۲)

اہل جزیہ میں سے جب کوئی اسلام قبول کر لے تو اس سے جزیہ ساقط کر دیا جائے۔ (۳۳)

﴿۱۶﴾ اہل جزیہ پر سوائے جزیہ کے اور کوئی شرعی محصول نافذ نہ کیا جائے گا، مثلاً عشر، زکوٰۃ، فطرانہ وغیرہ۔ (۳۴)

(بقیہ ۳۰) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور۔ ج ۲، ص ۱۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت۔ ج ۳، ص ۴۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج ۵، ص ۲۴۴ و مابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۴۵۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۲، ص ۱۴۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۲

(۳۱) ☆ رواہ الائمہ ابو داؤد، ج ۲، ص ۷۷

☆ والترمذی (فی کتاب الزکوٰۃ)

☆ واحمد، ج ۱، ص ۲۸۵، ۳۲۳ عن ابن عباس

(۳۲) ☆ رواہ الامام مالک فی المؤطا، ص ۱۲۲

☆ ورواہ نحوہ البخاری (فی الجزیۃ والرقاق والمغازی)

☆ ومسلم (فی البر والزھد)

☆ وابو داؤد (فی الامارہ) والترمذی (فی التفسیر) وابن ماجہ (فی الفتن)

☆ والدارمی (فی السیر)

☆ واحمد، ج ۱، ص ۱۴، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۴، ۲۲۷، ۳۶۲، ۴۰۳، ۴۶۸، ۴۷۹، ج ۴، ۱۳۷، ۳۲۷، ج ۵، ص ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۴

☆ بحوالہ المعجم المفہرس، ج ۱، ص ۳۴۷

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج ۵، ص ۲۴۹

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۳، ص ۱۰۰

(۳۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۸، ص ۱۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۰، ص ۹۰

﴿۱۷﴾ اہل جزیہ اگر جزیہ ادا کرنے سے معذور ہوجائیں توان پر زیادتی جائز نہیں اور دولت مند ذمیوں کو غریب ذمیوں کی طرف سے جزیہ کی ادائیگی کا حکم نہ دیا جائے گا، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَلاَمَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْاَخَذَمِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسِهٖ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(۳۵)

خبردار! جس نے کسی ذمی معاہد پر ظلم کیا، یا اس کے حقوق میں کمی کی یا اسے اپنی طاقت سے زیادہ کسی شئی کا مکلّف کیا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی شئی لی تو میں (شفیع مجرماں) قیامت کے روز اس کا دادخواہ ہوں گا۔(۳۶)

﴿۱۸﴾ جزیہ ذمی افراد پر ہے، ذمی خاندان پر نہیں، افراد کی مالی حیثیت کے اعتبار سے اس کا تعین کیا جاتا ہے، مالدار افراد پر اڑتالیس درہم سالانہ، متوسط الحال پر چوبیس درہم سالانہ اور کمائی کے قابل غریب پر بارہ درہم سالانہ مقرر کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَضَعَ عُمَرُابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي الْجِزْيَةِ عَلٰى رَؤُوسِ الرِّجَالِ : عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةَ وَاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا ،وَعَلَى الْوَسْطِ اَرْبَعَةَ وَعِشْرِيْنَ ،وَعَلَى الْفَقِيْرِ اِثْنَى عَشَرَدِرْهَمًا(۳۷)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جزیہ مردوں کی نفری پر مقرر کیا، مالدار پر اڑتالیس درہم سالانہ، درمیانے درجہ والے پر چوبیس درہم اور فقیر پر بارہ درہم سالانہ۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں جزیہ کی یہی شرح رائج رہی اور کسی صحابی نے اس سے اختلاف نہ کیا۔

(۳۵) ☆ رواہ ابوداؤد عن صفوان بن سلیم ، ج ۲، ص ۷۷

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ، ج ۳، ص ۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ، ج ۸، ص ۱۱۵

(۳۷) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ ، ج ۷، ص ۵۸۳

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحیٰی بن آدم القرشی، ص ۲۱۰

☆ کتاب الاموال ، تالیف ابوعبیدالقاسم بن سلام ، ص ۵۹

زرگر، بزاز (کپڑے کا کاروبار کرنے والا)، صنعت کار، تاجر، معالج، طبیب، ڈاکٹر وغیرہ پیشہ کے لوگ مالدار شمار ہوتے ہیں، دست کار، درزی، رنگ ریز، جانور ذبح کرنے والا، موچی، جولاہا وغیرہ وغیرہ غریب شمار ہوتے ہیں، ان کے درمیان متوسط شمار ہوتے ہیں۔ (۳۸)

﴿۱۹﴾ جزیہ کی ایک قسم یہ ہے کہ جب حاکمِ اسلام کفار کا کوئی علاقہ فتح کرلے اور وہاں کے لوگ مطیع ہو کر رہنا قبول کرلیں تو جس مقدار پر صلح کا معاہدہ ہوجائے وہی مقدار جزیہ ہے، اس کی تعیین کا اختیار حاکمِ اسلام اور ذمیوں کے معاہدہ پر ہے، اس میں کمی بیشی جائز نہیں، حضور سید عالم ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار لباس سالانہ پر صلح کا معاہدہ کیا، حدیث شریف میں ہے۔

صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ نَجْرَانَ عَلٰى اَلْفَيْ حُلَّةٍ : اَلنِّصْفُ فِيْ صَفَرٍ وَالنِّصْفُ فِيْ رَجَبٍ (۳۹)

حضور سید عالم ﷺ نے نجران والوں سے دو ہزار لباس پر صلح کی، ان میں نصف صفر میں اور نصف رجب میں واجب الادا تھے۔ (۴۰)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۴ ومابعد
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۳۱
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۴۳

(۳۹) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج۲، ص ۷۴، ۷۵

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳۸

﴿۲۰﴾ جزیہ کی ادائیگی شروع سال سے ہی واجب الادا ہو جاتی ہے۔(۴۱)

﴿۲۱﴾ اہل جزیہ (ذمی) جب جزیہ ادا کر دیں تو ان کے شراب اور خنزیر کو ان کے لئے چھوڑ دیا جائے، البتہ مسلمانوں کے بازاروں اور آبادیوں میں اس کو علانیہ نہ لاسکیں گے، اس کی انہیں اجازت نہیں۔(۴۲)

﴿۲۲﴾ حضور باعث کون ومکاں، سید انس وجاں، شافع مجرماں، جامع جمیع کمالات علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی شانِ ارفع واعلیٰ میں نازیبا کلمات کہنے والا، مومن ہو یا کافر، بہرحال مرتد واجب القتل ہے، اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی، اس پر امت کا اجماع منعقد ہے۔(۴۳)

﴿۲۳﴾ ذمی اگر جزیہ دینے سے انکار کر دے تو حاکم اسے گرفتار کر سکتا ہے اور اسے جزیہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔(۴۴)

(بقیہ ۴۰) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۹

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۴۹

(۴۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۱۳

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۵۴

(۴۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۵۲

﴿۴۴﴾ ذمی سے صرف اس صورت میں معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے جب وہ دارالحرب میں چلا جائے، یا اس کے پاس کوئی فوجی طاقت ہو جس کی وجہ سے وہ دارالاسلام کے کسی حصہ پر قابض ہو گیا ہو، ان دونوں صورتوں میں وہ حربی ہو جائے گا۔(۴۵)

﴿۴۵﴾ اسلام جزیہ کو ساقط کر دیتا ہے، بخلاف حدود کے، کہ یہ اسلام لانے سے ساقط نہیں ہوتے، حالت کفر میں اگر کسی نے جرم کیا، جس پر شرعی سزا مقرر ہے، اسلام لانے کے بعد بھی وہ نافذ ہوگی، اس کو ساقط کرنے میں حقوق العباد ضائع ہوتے ہیں اور حقوق العباد کسی صورت ضائع نہیں ہو سکتے۔(۴۶)

﴿۴۶﴾ حدود میں تداخل جائز ہے، یعنی اگر کسی نے متعدد مرتبہ زنا کیا یا متعدد مرتبہ چوری کی یا متعدد افراد کو قتل کیا تو اس کی ایک ایک ہی سزا ہے۔(۴۷)

﴿۴۷﴾ دارالحرب کے جو شہر بطور صلح فتح ہوئے یا جنگ کے بعد فتح ہوئے مگر مال غنیمت کی طرح، مجاہدین پر تقسیم نہ ہوئے بلکہ وہاں کے لوگوں کو برقرار رکھا گیا یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسائے گئے اور اس کے عوض ان سے کچھ مقدار سالانہ وصول کی جائے، وہ شہر اور اس کی زمینیں خراجی کہلاتی ہیں، ان سے حاصل ہونے والی آمدنی خراج کہلاتی ہے، جزیہ کی طرح خراج بھی بیت المال کے ذرائع آمدنی میں سے ہے، حدیث شریف میں ہے۔

قَدْرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ اِلَیْھِمْ اَرْضَھُمْ وَتَرَکَھَا لَھُمْ وَصَالَحَھُمْ علی الْخَرَاجِ(۴۸)

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کی زمین انہی کے سپرد کر دی، (مجاہدین پر تقسیم نہ کی) اور خراج کی ادائیگی پر ان سے صلح کر لی۔

---

(۴۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۵۲

(۴۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۰

(۴۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۰

(۴۸) ☆ رواہ یحیی بن آدم القرشی عن ابن ابی یعلی، ص ۲۱

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک کافر زمین دار نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا، اگر تم اپنے علاقے میں اپنی زمین پر ہی اقامت رکھو گے تو ہم تم سے جزیہ معاف کردیں گے لیکن تمہاری زمین سے خراج لیتے رہیں گے اور اگر تم اپنی زمین چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ گے تو ہم اس زمین کے زیادہ حق دار ہوں گے۔ (۴۹)

﴿۲۸﴾ خراجی زمین خریدنا مسلمان کے لئے جائز ہے اور خراج صِغار (ذلت کا باعث) نہیں، اس لئے خراجی زمین کا خراج ادا کرنا مسلمان کے ذمہ لازم رہے گا۔ (۵۰)

﴿۲۹﴾ اسلام لانے سے جزیہ معاف ہو جاتا ہے مگر خراج ساقط نہیں ہوتا۔ (۵۱)

﴿۳۰﴾ کافر بوڑھے اور بچے پر جزیہ نہیں، البتہ اگر یہ زمین کے مالک ہوں تو ان پر خراج واجب ہے۔ (۵۲)

﴿۳۱﴾ جزیہ کی رقم کافروں سے ایک صلح نامہ اور معاہدہ کی رو سے لی جاتی ہے، لہٰذا مسلمانوں کے لئے اس کا استعمال جائز و حلال ہے، بیت المال کے دیگر ذرائع آمدنی کی طرح یہ رقم بھی مسلمانوں کے مفادات پر صرف ہوگی، حضور سید عالم ﷺ، خلفائے راشدین اور سلاطینِ اسلام نے جزیہ وصول کیا اور اسے مسلمانوں پر صرف فرمایا، اسی پر امت کا اجماع ہے۔ (۵۳)

---

(۴۹) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۷۱

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولیٰ)، ص ۲۱

(۵۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲

(۵۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۴، ۱۰۰، ۱۰۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۲

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۳

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۲۵

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولیٰ)، ص ۲۱

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۷۰

﴿۳۲﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ واعظم شانہٗ نے مسلمانوں کو ایمان کی بدولت عزت اور کافروں کو کفر کی وجہ سے ذلت دی ہے، عزت دینی واُخروی مسلمانوں کے لئے اور ذلت دارین کافروں کا مقدر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰـكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆(سورۃ المنافقون آیت،۸)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے، مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

آیت زیر عنوان میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ذمیوں سے جزیہ اس طرح وصول کیا جائے جس میں مسلمانوں کا اعزاز اور کافروں کی رسوائی نمایاں ہو، اس کا طریقہ یہ ہے کہ......

(ا) جزیہ دینے والا ذمی کھڑا ہو اور مسلمان حاکم یا قاضی بیٹھ کر وصول کرے۔

(ب) جزیہ دینے والا چل کر آئے اور اپنے ہاتھ سے دے۔

(ج) خود آ کر دے، کسی کے ہاتھ روانہ نہ کرے۔

(د) گردن جھکا کر دے۔

(ہ) نقد دیں، ادھار نہ کریں۔

(و) مسلمانوں کی قوت اور غلبہ کا اقرار کرتے ہوئے دیں۔

(ز) وعدہ کے مطابق دیں، پس و پیش نہ کریں۔

(ح) ہاتھ بڑھا کر اس طرح دیں کہ جزیہ کی رقم ان کی ہتھیلی پر ہو اور مسلمان اپنے ہاتھ سے اٹھالے۔

(ط) جزیہ دیتے وقت اظہار ذلت کریں۔

(ی) جزیہ دیتے وقت مسلمانوں کا احسان تسلیم کریں، جس طرح مجرم حاکم کو جرمانہ ادا کرتا ہے کہ اس میں حاکم کا احسان ہے کہ وہ جرمانہ وصول کر کے جرم معاف کر رہا ہے۔

جزیہ کی فرضیت اور اس کی مذکورہ طریقہ سے ادائیگی پر امت کا اجماع ہے۔(۵۴)

---

(۵۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۸ ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۲

﴿۳۳﴾ کافر اگر جزیہ دینا قبول نہ کرے اور اسلام بھی قبول نہ کرے یا ذلت سے دینا قبول نہ کرے تو اس کا قتل جائز ہے، آیت زیب عنوان نے اس کی صراحت فرمادی ہے۔ (۵۵)

﴿۳۴﴾ کافر اگر جزیہ دینا قبول کرلیں تو ان کے خلاف جہاد جائز نہیں، اگر چہ ادا کرنے میں پس و پیش کریں۔ (۵۶)

﴿۳۵﴾ اہل ذمہ کا اعزاز کرنا جائز نہیں، (حربی کا اعزاز بطریق اولیٰ منع ہے) اس لئے......

(أ) ان کو پہلے سلام کرنا منع ہے۔

(ب) ان سے مصافحہ نہ کرے۔

(ج) ان سے دوستی رکھنا حرام ہے۔

(بقیہ ۵۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۸

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۴۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲، ۴۱۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۶۷

(۵۵) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۷

(۵۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۸

(د) ملکی انتظام میں انہیں کلیدی اسامیوں اورعزت والی ملازمتیں نہ دی جائیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَبْدُؤا الْیَھُوْدَوَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَالَقِیْتُمْ اَحَدَھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْھُمْ اِلٰی اَضْیَقِہٖ(۵۷)

یہودونصاریٰ (اور ہر کافر) کوسلام میں پہل نہ کرو، جب ان میں سے کسی ایک کوراستہ میں ملوتوان کے لئے راستہ تنگ کردو۔(۵۷)

﴿۳۶﴾ دارالاسلام میں ذمیوں کی بودوباش اورطرزرہائش مسلمانوں سے الگ ہونی چاہئے، اہل اسلام کے ساتھ مشابہت اختیارکرنے سے انہیں روک دیاجائے اس لئے ذمی......

(ا) اپنے لباس، سواری اوراپنی زین میں مسلمانوں سے الگ نظرآئے۔

(ب) ہتھیاراوراسلحہ اپنے پاس نہ رکھے۔

(ج) زناراس طرح پہنے کہ صاف نظرآئے۔

(د) راستہ میں ذمی عورتوں کومسلمان عورتوں سے ممتازنظرآناچاہئے تاکہ اشتباہ نہ ہو۔

(ہ) ذمیوں کے گھروں پرواضح علامات ہوں تاکہ سائل اسے مسلمانوں کاگھرسمجھ کران کے لئے دعائے مغفرت نہ کرے۔(۵۸)



(۵۷) ☆ رواہ مسلم (کتاب سلام) ☆ وابوداؤد(ادب)
☆ والترمذی (استیذان) ☆ وابن ماجہ (ادب)
☆ واحمد، ج۳،ص ۲۶۲،۳۶۶،۲۶۳،۴۴۴،۴۵۹،۵۳۵، ج۴، ۲۲۲،۳، ج۶،ص۲۹۸

(۵۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۹۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۴۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۷۹

(۵۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۱۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۵۸

ضمیمہ باب (۱۹۱):

جزیہ غیر مسلموں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جتنے انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں ہدایت کے لئے بھیجے وہ سب برحق ہیں، وہ سب سچا دین لے کر آئے، ان کی کتابیں اور شریعتیں سب برحق تھیں، ان پر ایمان لانے والے اور ان شریعتوں پر عمل کرنے والے سب حق پر تھے، مگر ان انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دین اور شریعتیں محدود وقت اور محدود مخلوق کی طرف تھیں، اللہ تعالیٰ تقدس وتبارک کے جب آخری رسول حضور خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ ﷺ کا دین اور آپ ﷺ کی شریعت تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوقات کے لئے واجب العمل بن کر آئی، رب کریم عزاسمہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ☆

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے، جو تمام انسانوں کو گھیرنے والی ہے، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ (سورۃ السبا، آیت، ۲۸)

وہی ارشاد فرماتا ہے اور اس کا ارشاد برحق ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء آیت، ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

اسی کا ارشاد واجب الاعتقاد ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا☆ (سورۃالفرقان آیت، ۱)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن، اپنے بندہ پر، جو سارے جہانوں کو ڈرسنانے والا ہو۔

قادرِ مطلق احکم الحاکمین رب العالمین جل وعلا نے اپنے محبوب اور آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت، اختیار اور اقتدار کے دائرہ کی وسعت صریح کلمات میں بیان فرمادی اور اب اس عظیم الشان نبی کی زبان حق ترجمان کا اعلان سنیئے اور اس پر ایمان رکھیئے۔

فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ : اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ (۱)

(دیگر) انبیاء پر مجھے چھ وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔

(ا) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔

(ب) اور رعب کے ساتھ میری نصرت فرمائی گئی ہے۔

(ج) اور میرے لئے غنیمتوں کو حلال کردیا گیا ہے۔

(د) اور میری برکت سے تمام زمین کو سجدہ کے لائق اور پاک بنادیا گیا ہے۔

(ہ) اور مجھے تمام مخلوقات کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(و) اور مجھ پر نبیوں کی بعثت ختم کردی گئی ہے۔

....

حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رسالت ونبوت تمام مخلوق پر حاوی ہے، آپ ﷺ کی شریعت کے قوانین و فرامین تمام پر نافذ ہیں، مخلوق کا کوئی فرد، کوئی ذرہ آپ ﷺ کے دین اور شریعت سے سرتابی ونافرمانی کرکے ہدایت نہیں پا سکتا، آپ ﷺ کی کتاب، دین اور شریعت تمام سابقہ کتابوں، دینوں اور شریعتوں کی ناسخ ہے۔

(۱) رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۲۲۳ ☆ رواہ البیھقی عن ابی امامہ

آپ ﷺ کی بعثت کے بعد ہدایت اور حق صرف آپ ﷺ کی کامل اتباع میں ہے، اگر کوئی فرد یا جماعت اب سابقہ کتابوں، دینوں یا شریعتوں پر عمل کرے تو اس کا عمل مردود و باطل ہے، جو شخص، فرد یا جماعت دینِ مصطفوی سے انحراف کرتی ہے وہ گمراہ، رب قدیر کے غضب کی مستوجب، دنیا و آخرت کی ذلّت اور نارِ دوزخ کی مستحق ہے، یہ ایک اٹل حقیقت ہے، اس سے انکار کفر ہے۔

رب اعلیٰ جل وعلا نے ارشاد فرمادیا۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ☆

(سورۃ التوبۃ آیت، ۳۳)

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے، پڑے بُرا مانیں مشرک۔

اسی مفہوم کی دیگر آیات سورہ فتح آیت، ۲۸، اور سورہ صف آیت، ۹، ہیں، جن میں یہی اعلان تاکید کے ساتھ دہرایا گیا ہے، اب دینِ مصطفوی ہی اسلام ہے اور یہی مقبولِ رب عظیم جل وعلا ہے، اس نے اپنی رضا کا اعلان فرمادیا ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

(سورہ آل عمران آیت، ۸۵)

....

دین اسلام دینِ فطرت ہے، جو بھی، جہاں بھی، جب کبھی بھی، فطرت کا کوئی تقاضا ہوتا ہے اسلام نے اسے پورا کیا ہے، کرتا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، یہ آفاقی دین ہے، ہمہ گیر دین ہے، جہان والوں کے ہر مسئلہ و تقاضا کا حل اس میں موجود ہے، عبادات، معاملات، مناکحات، مذہبی، سماجی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، اقتصادی، امن و صلح، جہاد و قتال، مصالحت، بین الاقوامی معاہدات، تعلیقات، غرض ہر شعبۂ حیات کی کامل راہنمائی کی اصولی اور عملی تعلیمات اس میں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو دین کا کامل

نمونہ بنایا ہے، دینِ حقّہ کی تمام تعلیمات، اصول، فرامین، قوانین آپ کی حیات مبارکہ میں موجود ہیں، زمانہ کی موجودہ علمی، سائینسی، ٹیکنالوجی، طبی اور جراحی وغیرہ کی ترقی ظاہر ہے ماضی میں نہ تھی اور اس کا تصور تھا، اور یہ ترقی پذیر ہے، قرینِ قیاس یہی ہے کہ آئندہ کی ترقی اس سے بہت آگے ہوگی، مگر دینِ اسلام کے اصول وفرامین سب زمانوں کے لئے قابلِ عمل اور باعثِ ہدایت ہیں، رب جلیل جل وعلا ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت، ۲۱)

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

....

دینِ اسلام کی نمایاں حیثیت اس کا ''دینِ رحمت'' ہونا ہے، اسلام سراپا رحمت ہے، اس کا رب ''رحمٰن ورحیم'' ہے، اس کا نبی ''رحمۃ للعالمین'' ہے، اس کی کتاب ''سراپا ہدایت ورحمت'' ہے، اس کے اصول وقوانین، شریعت وفرامین رحمت پرمبنی ہیں، اس کی رحمت کی ہمہ گیری حدو حساب سے باہر ہے، تمام جہانوں اور ہر جہان والوں کے لئے اس کی رحمت نصِ قطعی سے ثابت ہے، تاریخِ عالم کے واقعات اس کی رحمت کے شاہدِ عادل ہیں، ہر غیر متعصب غیر مسلم اس کی رحمت کو تسلیم کرتا ہے، اس کی رحمت انسانوں، حیوانوں کے ہر طبقہ کے لئے عام ہے، دینِ مصطفٰی کے نبی کی تشریف آوری سے پہلے یہ جہاں ظلم وستم سے بھرا تھا، ضعیفوں، عورتوں، بچوں، غلاموں، جانوروں بلکہ حیوانوں نے اسلام آنے پر سکھ کا سانس لیا، مذہب، سماج، معاشرہ، سیاست، اقتدار، حکومت، غرض ہر جگہ سے ظلم وتشدد دور ہوا، دنیا میں آسانی، سہولت، رحمت، شفقت کا غلبہ اسلام کا مرہونِ منت ہے، تفصیل میں جائے بغیر ہم عرض کریں کہ احکم الحاکمین رب العالمین اپنے بندوں پر قطعاً ظلم نہیں کرتا اور نہ ظلم روا رکھتا ہے، خود اس کا اعلان واجب الایمان ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا . وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ☆ (۲)

جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

(۲) ☆ (سورہ حم السجدہ آیت ۴۶)

نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب کا پیغام حق ورحمت پہنچایا، آپ ﷺ کی شدید مخالفتیں ہوئیں، آپ ﷺ کو، آپ ﷺ کے گھر والوں اور آپ ﷺ کے ماننے والوں پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے، آپ ﷺ پر اتنا تشدد کیا گیا جس سے آپ ﷺ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر چہ مجھ پر شدید ترین ابتلا غزوہ احد میں پیش آیا (جس میں میرے دندان مبارک شہید ہوئے، چہرے پر زخم آیا) مگر اس سے زیادہ تشدد مجھ پر اس روز ہوا جب میں طائف والوں کے پاس تبلیغ کو گیا، وہاں کے کافر سرداروں نے اوباشوں، غنڈوں اور تلنگوں کو مجھ پر سنگ باری کے لئے ابھارا، جبرئیل امین قضاء وقدر اور مدبراتِ امر کے ساتھ حاضر ہوا، اس نے عرض کیا، آپ ﷺ کا ادنیٰ اشارہ ہو تو ہم مکہ معظّمہ کے پہاڑ ان پر الٹ دیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اَرْجُوْاَنْ یُّخْرِجَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَصْلَابِھِمْ مَنْ یَّعْبُدُاللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَہٗ لَایُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا (۳)

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے وہ پیدا کرے گا جو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کریں گے۔

باعثِ وجودِ کائنات، رب تعالیٰ کے حبیب لبیب اور محبوب کریم ﷺ نے زمانہ بھر کو رحمت وشفقت کا درس دیا، مگر منکرین نے اس کا جواب تشدد سے دیا، ایک اور موقعہ پر گلاب کو شرما دینے والے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو خون آلود کر دیا گیا، اس موقعہ پر آپ ﷺ نے جو کلمات فرمائے وہ پھولوں سے حسین ومعطر ہیں، تاریخ عالم نے ان کلمات کو اپنے اوراق میں محفوظ کر رکھا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ (۴)

---

(۳) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۴۵۸

☆ ورواہ مسلم، ج ۱، ص ۱۰۹، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(۴) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۴۹۵ وفی کتاب المرتدین

☆ ورواہ مسلم، ج ۱، ص ۱۰۸،

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الفتن

☆ ورواہ احمد، ج ۱، ص ۳۸۰، ۴۲۷، ۴۳۲، ۴۵۳، ۴۵۶، عن عبداللہ

اے اللہ! اے میرے رب! (مجھ پر تشدد کرنے والی) اس میری قوم کو معاف فرمادے کہ یہ میرے عظیم منصب سے ناواقف ہے۔

محبت اور رحمت کے نبی کریم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کو دشمنوں نے بے پناہ ایذائیں دیں، آپ پر قاتلانہ حملے ہوئے، آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، آپ کے فدائیوں اور جانثاروں کو بہر طریقہ ایذا سے دوچار کیا گیا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ نے قیام امن وسلامتی اور رحمت کا عملی نمونہ بنتے ہوئے اپنا گھر، وطن ترک فرمایا، مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کی طرف ہجرت فرمائی، دشمنوں نے آپ کو وہاں بھی چین نہ لینے دیا، بار بار آپ پر حملہ آور ہوئے، قبائل عرب کو آپ کے خلاف جنگ میں شامل کیا، آج کے حالات کے مطابق اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ دشمنوں نے آپ کے خلاف عالمی قوتوں کو برسر پیکار کیا، بالآخر ایک وقت آیا کہ آپ نے اذنِ الٰہی سے مکہ معظّمہ کے کفار پر حملہ کیا، دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے۔ .... ہاں اتنا تو ہوتا رہا ہے کہ ملک فتح ہوئے فاتح نے قبضہ کرلیا، مگر تاریخ عالم کا یہ ایک منفرد واقعہ ہے، فاتح نبی نے مفتوحہ علاقہ پر قبضہ نہ کیا، دشمن کو جنگی قیدی نہ بنادیا، ان کی املاک پر قبضہ نہ کیا، قاتلانہ حملہ آوروں اور بار بار آپ کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکانے والوں کو معافی دی، عزت دی، ان کے گھر والوں کو امن گاہ ٹھہرایا، تمام دشمن آپ کے سامنے ترساں ولرزاں سر جھکائے موجود تھے اور آپ نے انہیں جو ارشاد فرمایا وہ تاریخِ عالم کا منفرد اعلان ہے۔

لَاتَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اَنْتُمْ طُلَقَآءُ (۵) جاؤ، آج تم پر کوئی ملامت نہیں، تم سب آزاد ہو۔

ظلم وستم، تعصب وتشدد اور عالمی دہشت گردی کے مقابلہ میں نبیءِ رحمت ﷺ کے ارشاد کی مثل چشم افلاک نے نہ دیکھا اور نہ سنا، عاشقِ صادق کی زبان حقیقت ترجمان میں باآواز بلند کہیئے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام\
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

....

(۵) ☆ المغنی عن حل الاسفار للعراقی، ج۳، ص ۱۷۹

☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۷، ۲۸

☆ مدارج النبوت، ازشیخ عبدالحق محدث دھلوی، (مترجم اردو) مفتی غلام معین الدین نعیمی، مطبوعہ کراچی، ج۲، ص ۴۷۷

امن وسلامتی کی بحالی اور استحکام کے لئے بدامنی، تعدِّی اور ظلم وستم کو ختم کرنا لازمی ہے، ظلم وستم بھی قائم رہے اور امن وسلامتی کا حصول بھی مقصود ہو، یہ ناممکن ہے۔

صحت وتندرستی کے لئے مرض کا علاج ضروری ہے، صحت وتندرستی کی بحالی کے لئے بعض اوقات کڑوی اور ناگوار دوا بھی استعمال کرنا پڑتی ہے، اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ متعفن اعضاء کو کاٹنا پڑتا ہے تاکہ تعفن مزید اعضاء میں سرایت نہ کر جائے، عمل جراحت اور خطرناک اپریشن (جس میں جان جانے کا خدشہ بھی ہوتا ہے) صحت وتندرستی کے لئے قبول کئے جاتے ہیں۔

ہر حاکم بیرونی اور اندرونی خطرات سے نپٹنے کے لئے فوج کشی کرتا ہے، بعض اوقات یہ خطرات محض خدشات نہیں ہوتے اور فوج کشی میں جان ومال کا عظیم نقصان بھی ہوتا ہے، فسادی عناصر، باغی افراد اور ملکی سرحدوں کے لئے بننے والے خطرات کو مٹانے کے لئے خون ریزی کرنا پڑتی ہے اور اسے ہر معاشرہ، ملک اور قوم میں جائز بلکہ ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

ملکی اور قومی مالی ضروریات کی کفالت کے لئے عوامی عطیات لئے جاتے ہیں، بعض اوقات لازمی ٹیکس نافذ کئے جاتے ہیں، جس سے متاثرہ افراد سے بالجبر رقم وصول کی جاتی ہے، یہ جبری کٹوتیاں اور لازمی ٹیکس اگر ملک وقوم کی ضروریات پر پوری دیانتداری سے صرف ہوں تو انہیں جور وجبر کا نام نہیں دیا جاتا بلکہ ہر باشعور شہری اسے بروقت، از خود ادا کرنا ملک وقوم سے وفاداری کی علامت گردانتا ہے۔

بزور قوت ظلم وستم ختم کرنا، جراحی اور اپریشن، دشمنوں کے خلاف فوج کشی، خون ریزی اور لازمی مالی وصولیاں کسی بھی معاشرے، مذہب، قوم، ملت اور ملک میں تشدد شمار نہیں ہوتیں، بلکہ یہ تمام امور نہ صرف قرینِ قیاس ہیں بلکہ عین انصاف ہیں، اسی طرح جہاد ایک دینی فریضہ ہے، جس کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ اور زورِ کفر اور فتنہ وفساد کا قلع قمع ہے، جہاد میں اگرچہ خونریزی، مال واملاک کا نقصان متوقع بلکہ واقع ہے تاہم مذکورہ بالا عظیم ترین مقاصد کے پیش نظر اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اس کا حکم دیا ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اور پاکانِ امت نے عملی

طور پر جہاد میں حصہ لے کر اس کی حقیقت اور عظمت کو واضح کیا ہے، جہاد فساد نہیں بلکہ دافعِ فساد ہے، جہاد ظلم نہیں بلکہ ظلم کو مٹانے کے لئے ہے، یہ خونریزی نہیں بلکہ خون ریزی کو روکنے کے لئے ہے، مجرم کو سزا اور قاتل کا قصاص میں قتل، جرم اور قتل کی روک تھام کے لئے ہے، حکیم وخبیر قادر مطلق جل وعلا کا ارشاد اس حقیقت کو واضح فرما رہا ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَاعُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ☆

اوران سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (سورۃ البقرۃ آیت، ۱۹۳)

اسی مضمون کی دوسری آیت سورۃ الانفال (آیت، ۳۹) میں ہے۔

....

یہ زمین اللہ کی، یہ زماں اللہ کا، یہ مکان اللہ کا، یہ آسمان اللہ کا ہے، کائنات کی ہر شَیٔ اللہ کی ہے، مُلک اسی کا ہے، حکومت اسی کی ہے، اقتدارِ اعلیٰ اور اختیار کلی اسی کا ہے، اس نے اپنی سلطنت کا وارث انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بنایا، سب سے اعلیٰ اور آخری اقتدار واختیار اپنے محبوب ومطلوب تاجدارِ عرب وعجم سرورِ کون ومکان سیدِ انس وجاں شافعِ مجرماں نذیر وبشیرِ جہاں سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کو عطا فرمایا اور پھر آپ کی وساطت سے اپنی نیابت وخلافت مومنین کو عطا فرمائی وہ مومنین پر بحیثیت حاکم راضی ہے۔

یہ مومنین اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول کریم ﷺ کے فرمانبردار، مطیع، اطاعت گذار، اور وفا شعار ہیں، ان کا ایماں اطاعت، وفاداری اور خدمت گذاری ہی ان کی حکومت وسلطنت کا وجہ جواز ہے، زمین کی آبادی اور قیام امن وسلامتی کی ذمہ داری انہی کی ہے۔

دنیا کا ہر کافر، خواہ وہ کسی قوم وملک سے ہو، اللہ تعالیٰ کا نافرماں، سرکش، باغی اور فسادی ہے، اگرچہ بزعم خویش وہ زمین کی آبادی اور فلاح وبہبود کا دعویٰ کرے، اس کا یہ دعویٰ باطل اور مردود ہے، قرآن مجید کی متعدد آیات اور حضور آقا ومولیٰ ﷺ کی احادیث صحیحہ اس کی دلیل قطعی ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ کافروں سے دوستی نہ رکھو، انہیں

اپنا راز دار نہ بناؤ............لہذا کسی نوع کے کافر کو حق نہیں پہنچتا کہ نافرمانی پر قائم رہ کر اپنے رب کی زمین پر رہ سکے۔

حضرت ابوالبشر سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے پہلے اس زمین پر جن آباد تھے، ان کی سرکشی اور فساد سے زمین آلودہ ہو چکی تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنے مطیع بندوں، فرشتوں کو حکم دیا کہ جنوں کے فساد سے زمین کو پاک کردو، چنانچہ انہوں نے بزور قوت زمین کی ہموار اور قابلِ رہائش سطح سے مار بھگایا اور ان کو غاروں، وادیوں، نالوں، پہاڑوں اور تاریک مقامات تک محدود کردیا، زمین ان کے شر، فساد، سرکشی اور عناد سے پاک ہوگئی اور قیامت تک پاک رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کی سرکشی، نافرمانی، فساد اور عناد کے باعث اپنے مخلص بندوں، مومنوں کو حکم دے رکھا کہ میری پاک زمین کو ان کے شر وفساد سے پاک کردو، یہی روحِ جہاد ہے۔

....

کوئی حاکم اپنی حکومت وسلطنت میں اپنے باغی اور سرکش کو بغاوت اور سرکشی کے لئے کھلا نہیں چھوڑتا، باغی کے لئے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) حاکم کی اطاعت پر آمادہ ہو جائے۔

(۲) بصورت دیگر اپنے بھیانک انجام کے لئے تیار ہو جائے۔

ہاں ایک صورت اور ہے اور وہ یہ ہے کہ بھاگ کر اپنی بغاوت سمیت اس کے ملک وسلطنت سے باہر نکل جائے۔

کافر اپنے رب قادر وقدیر جل جلالہ کا باغی ہے، رب کی سلطنت میں اس کے لئے صرف دو صورتیں ممکن ہیں۔

(۱) کفر ترک کر کے اسلام قبول کرلے، سلامتی پائے گا۔

(۲) بصورت انکار اپنے بھیانک انجام اور دین ودنیا کی رسوائی کے لئے تیار ہو جائے۔

تیسری صورت اس کے لئے ممکن ہی نہیں، ذرا رب کریم کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۚ لَاتَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ☆ (سورۃ الرحمٰن آیت ۳۳)

اے جن وانس کے گروہ! اگر تم سے ہوسکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ، تو نکل جاؤ، جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔

ہاں اس نے اپنے فضل واحسان سے بچاؤ کے لئے ایک اور آسان صورت بتائی ہے کہ اے میرے باغیو! اگر میری اطاعت تمہیں ناگوار ہو اور اپنی جان و مال بھی عزیز ہو اور اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو میرے مومن بندوں اور میرے مطیع حکمرانوں کی اطاعت کرلو، دنیا میں تمہاری جان محفوظ رہے گی، تمہارے مال تمہارے ہی رہیں، میرے مطیع حاکموں کو اطاعت کی علامت کے طور پر نہایت قلیل رقم دے دیا کرو اور بس، وہ تمہاری جان و مال کی حفاظت کریں گے اور تم پر کوئی اور مالی یا دفاعی ذمہ داری عائد نہ ہوگی، ہاں یاد رکھو جو اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اور میرے مطیع حاکموں کو جو حقیر رقم ادا کرو گے میں نے اس کا نام جزیہ رکھا ہے، یہ میرا احسان ہے تم احسان کو جانو اور مانو۔

....

ہر حکومت اپنے مالی وسائل اپنے عوام سے پوری کرتی ہے، حکومت کے کارندوں، مجاہدوں، محافظوں، ناظموں اور دیگر ملازمین کی کفالت، رفاہ عامہ، تعلیم، صحت اور عوامی فلاح و بہبود وغیرہ مصارف عوامی عطیات اور ٹیکسوں سے پورے ہوتے ہیں، اسلامی حکومت کے مالی مصارف بیت المال، تجارت کے سامان، زیور اور مویشیوں کی زکوۃ، خراج، مالیہ، فطرانہ وغیرہ سے پوری ہوتی ہے، علاوہ ازیں ہنگامی حالات میں نافذ شدہ ٹیکس بھی اسی زمرے میں آتے ہیں، یہ تمام محاصل مسلمان رعایا سے وصول ہوتے ہیں، اسلامی ریاست میں رہنے والے ذمی اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں، ان سے صرف جزیہ وصول کیا جاتا ہے، جزیہ کی رقم بہر صورت مسلم آبادی کے محصولات کے مقابلہ میں نہایت حقیر ہوتی ہے۔

....

مساوات (برابری) دنیا کا بہترین معاشرتی اصول اور دین اسلام کا اہم حکم ہے، لیکن اس کا تعلق صرف عدل و انصاف کے ساتھ ہے، یعنی حاکم، قاضی، حَکَم، پنچ، جرگہ اور سوسائٹی کا فرض ہے کہ انصاف ہر ایک کے ساتھ ایک جیسا

ہو، اس میں امارت، غربت، خاندان، قبیلہ، عہدہ، منصب اور عزت و جاہ حائل نہ ہو، بلکہ مومن اور کافر کے درمیان بھی ایک جیسا انصاف ہو، حق اگر کافر، غریب، نادار، محکوم، غلام کا ہو تو اسے ملنا چاہیئے، اسلام کی تعلیم یہی ہے، خود سید عالم ﷺ نے عمل کرتے ہوئے مسلمان کے مقابل یہودی کے حق میں فیصلہ دیا، وہ نام نہاد مسلمان اس پر ناراض ہو گیا لیکن آپ ﷺ نے اس کی طرف داری نہ فرمائی، اس پر آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَحَاکَمُوۡۤا اِلَی الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ یَّکۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَیُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ☆

(سورۃ النسآء آیت، ۶۰)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے۔

اسلام کے بہترین دورِ خلافت اور شوکت و عظمت کے زمانہ میں امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اور امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے خلاف دو یہودیوں نے الگ الگ مقدمہ دائر کیا، قاضی نے دونوں خلفاء کو عدالت میں جواب دہی کے لئے طلب کیا، اس نوعیت کے ان گنت واقعات ہیں جس میں مسلمان قاضیوں نے بلا رو رعایت حق دار کے حق میں فیصلہ دیا اگر چہ وہ نادار، فاسق یا کافر ہی کیوں نہیں تھا۔

حق و انصاف کی علمبردار قومیں آج بھی اس غیر جانبداری اور حق و عدل کا جواب پیش نہیں کر سکتیں۔

حق و عدالت کے سوا معاشرت، معیشت، دولت، عزت کے دیگر معاملات میں مساوات نہ ممکن ہے اور نہ مقصد شرع، بلکہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کا بھی اسی پر عمل ہے۔

اسلام کی نظر میں اندھیرا اور روشنی، دھوپ اور سایہ، بینائی اور نابینائی، جہالت اور علم، کفر اور ایمان، فسق اور اطاعت برابر نہیں، اسلام میں عزت، فضیلت، شرف و کرامت اور اعلیٰ مقام صرف ایمان اور اطاعتِ خدا و رسول میں منحصر ہے، الفر ... فسق، فجور، سرکشی، بغاوت اور اللہ و رسول سے دوری ذلت و رسوائی، حقارت و نفرت، سفلہ پن اور غضب و

رذالت کا باعث ہے، کافر اللہ و رسول (جل و علا ﷺ) کے ہاں ذلیل اور دنیا و آخرت میں رسوا ہے، مومن اور کافر ایک درجہ کے نہیں، بلکہ ایمان والوں میں بھی درجات ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت و عزت حاصل ہے اور کافر کفر کی شدت کے پیش نظر ذلیل سے ذلیل تر ہیں۔

اسلام میں عزت و ذلت کا معیار انصاف پر مبنی ہے، کسی پر بے جا سختی نہیں۔

کرۂ ارض پر بسنے والی تہذیب و تمدن کی دعویدار قومیں بلا وجہ بعض دوسروں کو حقیر اور نچلے درجے کی شمار کرتی ہیں، ان میں آپس میں مساوات مفقود ہے، صاحبِ بصیرت ہر روز اور ہر آن اس کا مشاہدہ کرتا ہے، اقوام عالم کا قیام امن سلامتی اور دیگر معاملات طے کرنے کا ادارہ ''اقوام متحدہ'' (U.N.O) خود عدم مساوات، حق تلفی اور کمزور قوموں کی تذلیل کا باعث ہے، اگر تمام اقوام عالم برابر ہیں تو جن ملکوں کو حق استمرار (ویٹو) حاصل ہے، اس کا کیا جواز ہے؟ اور پھر طاقت ور ملکوں اور قوموں نے دنیا کے نقشہ پر جو چودہراہٹ قائم کر رکھی ہے اس کی کون سی دلیل آسمانوں سے نازل ہوئی یا دیگر اقوام نے اس چودہراہٹ کو کب بطیب خاطر قبول کیا؟ کیا یہ بے انصافی، ظلم اور دھونس دھاندلی بلا جواز و بلا دلیل موجود نہیں؟ اس کے خلاف کمزور آواز اٹھانے کی سکت نہیں رکھتے۔

اب آیئے! عزت اور ذلت، مساوات اور دھاندلی، محبت اور نفرت کے ''اسلامی تصور'' کا جائزہ لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَایَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ☆

دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی مراد کو پہنچے۔ (سورۃ الحشر آیت ۲۰)

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۔ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۵۰)

تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے، تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

دل کے اندھے کافر اور دل کی آنکھ والے مومن برابر نہیں۔

اسی کا ارشاد فیض بنیاد ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ☆

(سورۃ المومن آیت ۵۸)

اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار، کتنا کم دھیان کرتے ہو۔

اسی کا فیصلہ ہے۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۔ لَا يَسْتَوٗنَ ☆ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا ۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ☆ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ ۔ الآیۃ

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے، یہ برابر نہیں، جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں اور ان کے کاموں کے صلہ میں مہمان داری رہے اور وہ جو بے حکم ہیں ان کا ٹھکانا آگ ہے۔

(سورۃ السجدہ آیات ۱۸، ۱۹)

مومن کافر، صالح فاسق، حلال حرام اور طیّب خبیث برابر نہیں، ان کو ایک سطح پر لانے والا خود دین سے خارج ہے، رب تعالیٰ کا ارشاد سنیئے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

(سورۃ المائدہ آیت ۱۰۰)

تم فرمادو کہ گندا اور ستھرا برابر نہیں اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے، تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس جیسی کثیر آیات میں واضح طور پر فرمایا گیا کہ مومن اور کافر برابر نہیں، انہیں ایک سطح پر رکھنا یا سمجھنا نصوص قطعیہ کا انکار ہے۔

رب تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مومن کو اعلیٰ بنایا، دنیا و آخرت میں عزت اسی کا حصہ ہے، اور دارین کی

رسوائی کافر کا مقدر ہے، عذاب اس پر مزید ہے۔

رب کریم جل وعلا کا اعلانِ حق سن لیجیے۔

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت، ۱۳۹ .سورہ محمد آیت، ۳۵)

تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

کافروں کی دنیا و آخرت میں رسوائی کا ذکر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہے۔

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت، ۱۱۴)

ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

کافروں کی اسی رسوائی کا ذکر سورہ مائدہ آیت، ۱۴، سورہ مائدہ آیت، ۳۳، سورہ بقرہ آیت، ۸۵، وغیرہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید کے ان ناقابل تردید دلائل کی روشنی میں یہ حقیقت عیاں اور بے غبار ہے کہ کافر جب تک کفر پر قائم اور مُصِر ہے، ذلیل ہے، رسوا ہے، بے عزت ہے، جھوٹا ہے، بے وقار ہے، اگرچہ اس کے پاس بے شمار دولت ہو، حکومت ہو، قوت ہو، علم ہو، اس کی یہ سب فخر کی اشیاء عارضی اور چند روزہ ہیں اللہ و رسول (جل وعلا و ﷺ) اور مومنوں کے ہاں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

قرآن مجید میں جزیہ کے حکم کی آیت کا آخری کلمہ یہی تو ہے۔

حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ ☆

☆ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔ (ابوالاعلیٰ مودودی)

☆ یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ (مولوی محمد جونا گڑھی)

☆ کہ وہ ماتحت ہو کر اور رعیت ہو کر جزیہ دینا منظور کریں۔ (شیخ اشرف علی تھانوی)

☆ یہاں تک کہ دیویں جزیہ ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں۔ (شاہ رفیع الدین دہلوی)

☆ جب تک وہ دیں جزیہ سب ایک ہاتھ سے اور وہ بے قدر رہوں۔

(شاہ عبدالقادر دہلوی/تصحیح سید عبدالغفور لدھیانوی)

☆ جب تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے ماتحت ہوکر جزیہ نہ دیویں۔ (ابومحمد عبدالحق حقانی دہلوی)

☆ یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں اپنے ہاتھ سے ذلیل ہوکر۔ (شیخ محمود الحسن)

☆ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔ (ڈاکٹر محمد عثمان)

☆ یہاں تک کہ وہ (حکم اسلام کے سامنے) تابع ومغلوب ہوکر اپنے ہاتھ سے خراج ادا کریں۔

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

☆ یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں۔

(پیر محمد کرم شاہ الازہری)

☆ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اس حال میں کہ وہ ذلیل ہوں۔

(سید احمد سعید کاظمی)

☆ تا آنکہ بدہند جزیہ از دست خود خوار شدہ۔ (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

☆ تاوقتیکہ بدہند جزیہ یعنی آنچہ از خراج بہ نسبت ہر کس از ایشاں مقرر شود بدہند از دست خود و حال آنکہ ایشاں خوار شدگان باشند۔ (سید حسین الواعظ الکاشفی)

☆ جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر۔ (امام احمد رضا محدث بریلوی)

....

جزیہ کے بارے میں اسلامی تاریخ کے چند حوالہ جات اختصار سے پیش کئے جاتے ہیں، اس سے اس کی مذہبی، شرعی، سیاسی، معاشرتی اور نفسیاتی حیثیت کا تعین ہو سکے گا، ان شاء اللہ العزیز الغالب و القادر جل و علا۔

﴿۱﴾ سب سے پہلا جزیہ حضور سید عالم ﷺ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر سے وصول کیا۔ (٦)

(٦) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ٢، ص ٢٢٩
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ٥، ص ٢٣٨

﴿۲﴾ یمن کے اہل نجران سے حضور سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو ہزار کپڑوں کے جوڑے بطور جزیہ وصول کئے اور انہیں امان دی۔(۷)

﴿۳﴾ اکیدر بن عبدالملک شاہ دومۃ الجندل کی طرف آقا و مولیٰ حضور تاجدار عرب و عجم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اکیدر نے جزیہ دے کر صلح کا معاہدہ کیا۔(۸)

﴿۴﴾ ہجر (ایک مقام کا نام ہے) کے مجوسیوں نے حضور انور نبی اکرم ﷺ کو جزیہ ادا کر کے صلح کا معاہدہ کیا اور اسلامی ریاست کا ماتحت شہری ہو کر رہنا قبول کیا۔(۹)

﴿۵﴾ امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے سواد (عراق) کے مجوسی باشندوں سے جزیہ لے کر صلح کی، مجوسیوں نے اسلامی ریاست کے ماتحت ہو کر شرعی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا قبول کیا۔(۱۰)

﴿۶﴾ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو اہل بربر (شمالی افریقہ) نے جزیہ دے کر اسلامی ریاست کا مطیع ہو کر رہنا قبول کیا۔(۱۱)

---

(۷) ☆ ابو داؤد، بیهقی، بحواله....

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۳۴۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۶۹

(۸) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۳۴۱

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۳۱

(۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۲

(۱۱) ☆ موطا امام مالک (کتاب الخراج)، مطبوعه مطبع مجتبائی دهلی، ص ۱۲۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۰

☆ (ترجمه) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبیده القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاهر سورتی، مطبوعه اداره تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعه ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۴

☆ اردو دائره معارف اسلامیه، ج۷، ص ۲۴۶

﴿۷﴾ خلفیہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فارس کے مجوسیوں سے جزیہ لے کرانہیں امان دی، اندرونی اور بیرونی حملہ آوروں سے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ (۱۲)

﴿۸﴾ حضور سید عالم ﷺ نے یمن کے گورنر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وہاں کے غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے کا حکم ان کلمات میں دیا۔

(ترجمہ) ''یہود و نصاریٰ کو اپنا دین چھوڑنے کی آزمائش میں نہ ڈالا جائے اور ان پر جزیہ عائد کیا جائے......'' (۱۳)

﴿۹﴾ حضور پرنور ﷺ نے منذر بن ساوی حاکم بحرین کو گرامی نامہ لکھا:

(ترجمہ) تم سلامت رہو، میں اس اللہ کی حمد تم تک پہنچاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بعدازاں، معلوم ہو کہ جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلم ہے جسے اللہ کا ذمہ اور رسول کی ضمانت حاصل ہے، مجوسیوں میں سے جو اس طریقہ کو اختیار کرے تو وہ مامون (امن والا) اور بے خوف ہو گیا اور جو اسے منظور نہ کرے تو اس پر جزیہ عائد ہوگا۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ حضور رسول اللہ ﷺ کا ایک اور گرامی نامہ ہے جو اسیذ بین عباد اللہ کے نام عمان اور اسد عمان میں سے ہیں، کے نام ہے۔

(ترجمہ) ''اللہ کے نبی محمد ﷺ اور اس کے رسول کی جانب سے، اسیذ بین عباد اللہ کے نام عمان واسد عمان، میں سے جو بحرین میں مقیم ہیں، یہ لوگ اگر ایمان لے آئیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں

---

(۱۲) ☆ موطا امام مالک (کتاب الخراج)، مطبوعہ مطبع مجتبائی دھلی، (۱۳۹۷ھ)، ص ۱۲۱

(۱۳) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۲۹

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحیی بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولی)، ص ۷۵

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۲۲

(۱۴) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۲۸

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور نبی ﷺ کا حق دے دیں اور مسلمانوں کے طور طریقے اختیار کرلیں تو یہ لوگ اپنے آپ کو مامون و بے خوف کرلیں گے، اسلام لاتے وقت جو املاک ان کی ہوں گی وہ انہی کی رہیں گی، البتہ صرف آتش کدہ کی املاک اس سے مستثنیٰ ہو کر اللہ و رسول (جل و علا و ﷺ) کی ہوجائیں گی،..................''(۱۵)

﴿۱۱﴾ اہل یمن کو آپ نے گرامی نامہ لکھا:

(ترجمہ) ''جو یہودی یا عیسائی اسلام قبول کرلے وہ جماعت مومنین میں شامل ہوجائے گا، اس کو وہ حقوق ملیں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں، اسی طرح اس پر وہ ذمہ داریاں عائد ہیں، اور جو اپنی یہودیت یا نصرانیت پر باقی رہنا چاہے اسے اس کے دین سے چھڑانے کے لئے کسی قسم کے فتنہ یا آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جائے گا بلکہ اس پر جزیہ عائد ہوگا۔(۱۶)

﴿۱۲﴾ اسی حکم پر مشتمل آپ نے ایک مکتوب حارث بن عبد کلال، شرتح بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو لکھا تھا۔(۱۷)

﴿۱۳﴾ شاہ روم کے نام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مکتوب لکھا۔

(ترجمہ) ''محمد رسول اللہ کی طرف سے بادشاہ روم کے نام۔

میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر تم اسلام قبول کرلیتے ہو تو جو مراعات مسلمانوں کو حاصل ہوں گی وہی تمہیں حاصل ہوں گی اور جو واجبات ان پر عائد ہوتے وہی تم پر عائد ہوں گے، لیکن اگر تم دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہونا چاہتے تو پھر جزیہ ادا کرو، اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

---

(۱۵) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء، ص ۲۹

(۱۶) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۰

(۱۷) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء، ص ۳۰

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ☆

(ترجمہ) اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ و رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار نہیں دیتے اور نہ دین حق کی اطاعت قبول کرتے ہیں ان سے جنگ جاری رکھو تا آنکہ وہ ماتحتی قبول کرتے ہوئے خود آ کر جزیہ دیں۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۳۰)

بصورت دیگر تم فلاحین (کاشتکار، مراد عام شہری) اور اسلام کے درمیان حائل نہ رہو، وہ چاہیں تو دائرۂ اسلام میں داخل ہو جائیں یا پھر جزیہ دیں۔ (۱۸)

﴿۱۴﴾ شہنشاہِ دوعالم ﷺ جب کسی لشکر یا فوجی دستہ پر کسی کو امیر مقرر فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ تَقْوَی اللّٰہِ (اللہ سے ڈرنے) کی ہدایت فرماتے، نیز اس کی معیت میں رہنے والے مسلمانوں کے ساتھ بہتر سلوک کا حکم دیتے، پھر فرماتے:

(ترجمہ) اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جو اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ جاری رکھو، خیانت نہ کرنا، بے وفائی اور بدعہدی نہ کرنا، مقتولین کے اعضا کاٹ کر انہیں بدنما (مُثلہ) نہ کرنا، کسی بچہ کو قتل نہ کرنا، جب تمہارا اپنے مشرک دشمنوں سے مقابلہ ہو تو انہیں تین باتوں میں سے کسی ایک کے قبول کر لینے کی دعوت دینا، ان میں سے جو ایک بات بھی قبول کر لیں تو اس پر رضامند ہو جانا اور ان پر دست درازی سے رک جانا۔

پہلے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا، اگر وہ تمہاری دعوت قبول کر لیں تو ان سے تعرض نہ کرنا پھر انہیں اپنے علاقے سے نکل کر مہاجرین کے مرکز (مدینہ طیبہ) میں منتقل ہونے کی دعوت دینا اور انہیں بتا دینا کہ اگر وہ ہجرت کر لیں گے تو انہیں مہاجرین کی سی مراعات حاصل ہوں گی، اور ان پر مہاجرین کی سی ذمہ داریاں عائد ہوں گی، اگر وہ ہجرت نہ کرنا چاہیں تو انہیں بتا دینا کہ ان کی

(۱۸) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۰، ۳۱

حیثیت اسلام قبول کرنے والے اعراب (عرب کے دیہاتی قبائل) کی سی ہوگی، جن پر مسلمانوں کی طرح اسلامی احکام نافذ ہوں گے، لیکن مالِ غنیمت اور فے میں سے انہیں اس وقت تک کچھ نہ ملے گا جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ نہ لیں، اگر وہ یہ پیش کش قبول کرنے سے انکار کردیں تو ان سے جزیہ دیتے رہنے کا مطالبہ کرنا، اگر وہ اس پر رضامندی کا اظہار کریں تو تم اسے قبول کر لینا اوران سے تعرض نہ کرنا، لیکن اگر وہ اس شرط کو تسلیم کرنے سے انکار کردیں تو پھر اللہ سے مدد طلب کرنا اوران سے جنگ کردینا۔ (۱۹)

﴿۱۵﴾ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایران کے قلعوں میں سے ایک کا محاصرہ کرلیا تو انہوں نے کہا:

(ترجمہ) میں ان لوگوں سے لڑائی شروع نہیں کروں گا جب تک کہ ان کے ساتھ وہی طریقہ اختیار نہ کرلوں جو حضور سرور کائنات ﷺ اختیار فرماتے...... پھر وہ ان لوگوں کے پاس پہنچے اوران سے کہا:

(ترجمہ) میں تمہیں میں سے ایک فرد ہوں، جس نے اسلام قبول کرلیا ہے، تم دیکھتے ہو کہ عرب میرا کس درجہ احترام کرتے ہیں، یقین کرو کہ اگر تم اسلام قبول کرلو گے تو تم مسلمانوں کے برابر ہو جاؤ گے، جو مراعات انہیں حاصل ہیں وہی تمہیں حاصل ہوں گی اور جو فرائض ان پر عائد ہیں وہی تم پر عائد ہوں گے، اگر تمہیں یہ دعوت منظور نہیں تو پھر تمہیں جزیہ ادا کرنا ہوگا، اگر تمہیں یہ شرط بھی قبول نہ ہو تو پھر ہم تم سے جنگ کریں گے۔

یہ شرط آپ تین بار پیش کرتے، ایک سند میں ''تمہیں جزیہ ادا کرنا ہوگا'' کے بعد فارسی جملہ ''خاک برسر'' کا اضافہ ہے، جس کے معنی ہیں تمہارے سر پر مٹی۔ (۲۰)

(۱۹) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۴، ۳۵

(۲۰) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۱

﴿۱۶﴾ غزوہ تبوک سے واپسی پر جب حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ، خیبر، یمن اور بحرین کے تمام اہل ذمہ پر جزیہ عائد کیا۔(۲۱)

﴿۱۷﴾ امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پابندی کی، ان کے عہدِ خلافت میں جزیرہ عرب سے باہر سب سے پہلا مفتوح شہر بُصریٰ تھا، آپ نے اس کے باشندوں کو جزیہ یا اسلام دونوں کا اختیار دیا، وہ جزیہ دینے پر راضی ہو گئے۔(۲۲)

﴿۱۸﴾ حوران اور مآب کے لوگوں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے اہل بُصریٰ کی شرائط پر صلح کر لی۔(۲۳)

﴿۱۹﴾ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل دمشق پر جزیہ مقرر کیا۔(۲۴)

﴿۲۰﴾ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام سے جزیہ پر صلح کر لی۔(۲۵)

﴿۲۱﴾ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتوحات کا دائرہ سرعت سے وسیع ہوتا گیا اور مختلف شہروں اور علاقوں، شام، عراق، مصر اور ایران کے غیر مسلموں نے جزیہ پر صلح کر لی۔(۲۶)

﴿۲۲﴾ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے دورِ خلافت میں ذمیوں سے نہایت نرمی سے جزیہ وصول کر لیا کرتے تھے۔(۲۷)

---

(۲۱) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۴

(۲۲) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

(۲۳) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۹

(۲۴) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۹

(۲۵) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

(۲۶) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۹

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

(۲۷) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۴

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

﴿۲۳﴾ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول کرلیا کرتے تھے، اگرچہ ان کے مذہب میں بہن بھائی آپس میں نکاح کرلیتے تھے مگر آپ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے ان کے مذہبی معاملات میں تعرض نہ کیا اور ایسے نکاح بحال رکھے۔ (۲۸)

﴿۲۴﴾ عباسی دور خلافت میں مالیات، جزیہ، خراج، فے، غنیمت وغیرہ کے نظام کی تنظیم ہوئی، اس دور میں چار عظیم الشان کتابیں اسی نظام کے لئے تصنیف کی گئیں۔

(ا) کتاب الخراج: امام ابو یوسف (م ۱۸۲ھ) تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

(ب) کتاب الخراج: امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ)

(ج) کتاب الاموال: امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)

(د) الاحکام السلطانیہ: امام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی

اس کے علاوہ فقہ اسلامی کی تدوین بھی مکمل ہوگئی، کتب فقہ میں جزیہ، خراج، جہاد اور غیر مسلم حکومتوں سے مسلم حکومت کے تعلقات کے احکام واضح درج ہوگئے۔ (۲۹)

﴿۲۵﴾ عثمانی خلافت میں (دسویں صدی ہجری/سولھویں صدی عیسوی) کے دوران جزیہ وصول کیا جاتا رہا۔ (۳۰)

﴿۲۶﴾ برعظیم پاک و ہند کی اسلامی ریاستوں میں جزیہ کا ذکر خال خال ملتا ہے، جب محمد بن قاسم نے مہران سے اس طرف کے ایک دریا کو عبور کیا تو ''سربیدس'' کے بت پرست اس کے پاس آئے اور اپنے لوگوں کی طرف سے معاہدۂ صلح طے کیا جس میں جزیہ دینا منظور کیا۔ (۳۱)

---

(۲۸) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۶

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

(۲۹) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

(۳۰) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

(۳۱) ☆ فتوح البلدان بلاذری/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۸

﴿۲۷﴾ المامون کے عہد میں جب عمران بن موسیٰ سندھ کا والی (گورنر) بنا تو وہاں کے غیر مسلم جاٹوں سے جزیہ وصول کیا۔(۳۲)

﴿۲۸﴾ عمران بن موسیٰ نے برہمن آباد کے غیر مسلموں پر جزیہ عائد کیا۔(۳۳)

﴿۲۹﴾ دہلی کی اسلامی سلطنت میں جزیہ کا شاذ و نادر ہی تذکرہ ملتا ہے، جزیہ اور خراج کے الفاظ کتب تاریخ میں ملتے ہیں۔(۳۴)

﴿۳۰﴾ فیروز شاہ تغلق نے علماء سے فتویٰ حاصل کر کے ہندوؤں پر جزیہ مقرر کیا، اپنے عہد حکومت میں اس نے حکم دیا کہ بیت المال کی آمدنی کے ذرائع صرف وہی ہوں جو شرع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہیں اور دینی کتابیں اس پر شاہد ہیں۔

(ا) خراج، عشر و زکوٰۃ

(ب) جزیہ ہنود

(ج) ترکات، اور

(د) مال غنیمت و معادن کا خمس۔(۳۵)

﴿۳۱﴾ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے متحدہ ہندوستان میں شریعت اسلامی کی ترویج کی کوششیں شروع کیں تو ۱۰۹۰ھ میں ہندوؤں پر جزیہ عائد کرنے کا حکم دیا۔(۳۶)

مستند تاریخی حوالہ جات نے یہ حقیقت واضح کر دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے لے کر آج تک ذمیوں پر جزیہ عائد ہوتا رہا، ذمیوں نے جزیہ کے بدلے جان و مال کی حفاظت پر اسلامی ریاست سے مصالحت کی۔

---

(۳۲) ۸ فتوح البلادن: بلاذری/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۸

(۳۳) ۸ جچ نامہ/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۷

(۳۴) ۸ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۷

(۳۵) ۸ فتوحات فیروز شاہی /بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۷

(۳۶) ۸ مآثر عالمگیری/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۸

اسلامی تعلیمات سے ناواقف دانشوروں اور متعصب مُستشرقین نے جزیہ کے بارے میں غلط پروپیگنڈا کیا اور یہ روش آج تک جاری ہے کہ "جزیہ اسلام کا ظالمانہ نظام ہے، غیر مسلموں پر بے جا بوجھ ہے، جبر ہے......وغیرہ" اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے اسلام کی تعلیمات اور تاریخ اسلام کے چند واقعات بیان کر دینا ہی کافی ہیں، یہ ایک شفاف آئینہ ہے، اس میں اصل صورت اجاگر ہوگی۔

﴿۱﴾ شارعِ اسلام رسول اکرم ﷺ نے غیر مسلموں سے انصاف، نرمی اور معاہدہ کی پابندی کی سخت تاکید فرمائی، ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) خبردار، سن لو! جس نے کسی ذمی معاہد پر ظلم کیا، یا اس کے حقوق میں کمی کی، یا اسے اپنی طاقت سے زیادہ کسی شئ کا مکلّف کیا، یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی شئ لی تو میں (رحمۃ للعالمین) روز قیامت اس کا دادخواہ ہوں گا۔ (۳۷)

﴿۲﴾ اگر کوئی ذمی مسلمان ہوجائے تو اس سے جزیہ ساقط ہوجائے گا، جزیہ صرف کفر کی حالت میں نافذ ہوتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین نبی رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) (ذمی اگر مسلمان ہوجائے تو اسلام لانے کے بعد) مسلمان پر جزیہ نہیں۔ (۳۸)

﴿۳﴾ اہل کتاب اگر جزیہ دیں تو ان کی عورتوں سے نکاح کرنا مسلمان کے لئے جائز ہے۔ (۳۹)

گویا جزیہ کی معمولی رقم دے کر اہل کتاب ذمی، مسلمانوں کی معاشرتی زندگی میں داخل ہوجائیں گے، اسلام کی طرف سے ان کے لئے یہ کمال نرمی ہے۔

﴿۴﴾ ذمی عورتوں، ضعیفوں، معذوروں، تارک الدنیا راہبوں، ناداروں پر جزیہ عائد نہیں ہوتا۔ (۴۰)

---

(۳۷) ☆ ابوداؤد، ج۲، ص۷۷

(۳۸) ☆ ابوداؤد، ج۲، ص۷۷ ☆ الترمذی (فی کتاب الزکوۃ) ☆ امام احمد فی مسندہ، ج۱، ص۲۸۵

(۳۹) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۷۰

(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی ' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۱۲

﴿۵﴾ ذمیوں سے سوائے جزیہ کے اور کوئی شرعی محصول عائد نہیں، مثلاً زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، پھلوں کی زکوٰۃ، جانوروں کی زکوٰۃ وغیرہ۔

امام دارالھجرۃ امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اہل ذمہ اور مجوسی اہل ذمہ پر ان کے گھوڑوں، انگوروں، پھلوں، کھیتوں، مویشیوں، پر زکوٰۃ نہیں، ان اشیاء پر صرف مسلمانوں سے زکوٰۃ لی جائے گی، تاکہ ان کا مال پاک ہو اور وہ زکوٰۃ مسلمان فقراء پر تقسیم ہوگی، اہل کتاب پر جزیہ ان کو چھوٹا رکھنے کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ (۴۱)

﴿۶﴾ جزیہ کی مقدار اتنی کم ہے کہ اس سے کم مقدار کا کوئی شرعی یا ملکی محصول شاید ہی دنیا میں رائج ہو۔

(الف) امیر پر اڑتالیس درہم سالانہ، چار درہم ماہوار۔

(ب) درمیانہ درجہ کے ذمیوں پر چوبیس درہم سالانہ، دو درہم ماہوار۔

(ج) کمائی کے قابل غریب ذمی پر بارہ درہم سالانہ، ایک درہم ماہوار۔ (۴۲)

یاد رہے کہ درہم چاندی کا ایک سکہ تھا، جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ تھا۔ (ساڑھے چار ماشہ = 4.374 گرام)

﴿۷﴾ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب اسلامی فوجیں حمص (شام) سے ہٹ آئیں تو وہاں کے گورنر اور سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے وہاں کے یہودی اور عیسائی ذمیوں کو بلا کر کئی لاکھ کی رقم جزیہ یہ کہہ کر واپس کردی کہ چونکہ اب ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اس لئے یہ جزیہ کی رقم بھی نہیں رکھ سکتے۔ (۴۳)

---

(۴۱) الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
موطاامام مالک، ازامام مالک، مطبوعہ مطبع مجتبائی دھلی، ص ۱۲۲

(۴۲) مصنف ابن ابی شیبہ، ج۷، ص ۵۸۳
کتاب الخراج، تالیف امام یحیی بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاھور، (طبعہ اولی)، ص ۲۱
(ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاھر سورتی،
مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۵۹

(۴۳) فتوح الشام ازدی، بحوالہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دھلی یونیورسٹی،
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۹
اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۲

﴿۸﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اپنے ایک گورنر سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے جزیہ کی تاخیر کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ "ہم اہل ذمہ کی سہولت کے لئے ان کی فصلیں تیار ہونے تک انہیں مہلت دے دیا کرتے ہیں" آپ اس پر اتنے خوش ہوئے کہ فرمایا! "جب تک میں زندہ ہوں تجھے معزول نہ کروں گا"۔(۴۴)

﴿۹﴾ اہل ذمہ کی شخصی آزادی کی بحالی کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک مراسلہ میں تاکید کی:

(ترجمہ) جن لوگوں سے تم صلح کرو یا جو جزیہ دے کر تمہاری پناہ میں آجائیں ان کی بستیوں سے دور پڑاؤ ڈالو اور کسی کو ان بستیوں میں نہ جانے دو، سوائے اس شخص کے جس کی راست بازی پر تم کو پورا بھروسا ہو، تمہارا کوئی سپاہی یا فوجی افسر بستی والوں کی کسی چیز پر ناجائز قبضہ نہ کرے کیونکہ تم نے ان کی حفاظت، ان کی جان و مال اور آبرو کے احترام کا ذمہ لیا ہے اور یہ ایک آزمائش ہے جس طرح اپنے مواخذات سے عہدہ برآ ہونے کی ذمہ داری ان (ذمیوں اور اہل ذمہ) کے لئے ایک آزمائش ہے جب تک وہ اس ذمہ داری کو خوبی سے انجام دیتے رہیں تمہارا فرض ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، جن لوگوں نے تم سے صلح کی ہو ان پر ظلم و ستم کر کے دشمن پر فتح پانے کی خواہش نہ کرو"۔(۴۵)

﴿۱۰﴾ اہل ذمہ کے مذہبی شعار اگرچہ کفر ہیں مگر اسلام ان کی ادائیگی میں کس قدر روادار ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نامہ پڑھئے۔

(ترجمہ) "رہاان کی عید (ایسٹر) کے ایام میں صلیبیں نکالنے کا معاملہ، تو یہ لوگ بلا جھنڈوں کے اگر شہر سے باہر صلیبیں نکالیں، جیسا کہ انہوں نے اجازت مانگی ہے، تو ان سے تعرض نہ کرو، البتہ شہر کے

---

(۴۴) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۶۵

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

(۴۵) ☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دہلی یونیورسٹی، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۱۴۵

اندر مسلمانوں کے محلوں یا مسجدوں کے پاس صلیبیں نہ نکالی جائیں“۔(۴۶)

﴿۱۱﴾ بیت المقدس کی فتح کے موقعہ پر غیر مسلموں سے جو معاہدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا، اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے جن مراعات اور شرائط کا ذکر ہے وہ پڑھئے۔

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداللہ، عمر، امیر المؤمنین نے امان دی اہل ایلیا (بیت المقدس) کی جان، مال، عبادت گاہوں، صلیبوں کے شہر کے بیماروں، تندرستوں، اور ہر مذہب وملت کے لوگوں کو، ......ان کے کنیسوں میں سکونت اختیار نہیں کی جائے گی، نہ ان کو ڈھایا جائے گا، نہ ان کی متعلقہ اراضی یا (سونے چاندی کی) صلیبوں یا ان کی مال دولت کا کوئی حصہ کم کیا جائے گا، ان کو اپنا مذہب بدلنے پر مجبور نہ کیا جائے گا اور نہ کسی کو کوئی نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ ان کے ساتھ ایلیا میں کوئی یہودی رہے گا۔

اہل ایلیا پر لازم ہے کہ اتنا جزیہ دیں جتنا شام کے دوسرے شہر ادا کرتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ ایلیا سے رومیوں اور ڈاکوؤں کو نکال دیں، جو رومی نکلیں گے ان کی جان اور مال رومی حکومت کی عمل داری میں پہنچنے تک محفوظ رہے گی اور جو رومی ٹھہرنا چاہیں ان کو امان ہے بشرطیکہ وہ اہل ایلیا کے برابر جزیہ دینے کو تیار ہوں (ایلیا کے اصلی باشندوں میں سے) جو اپنا مال ومتاع لے کر رومیوں کے ساتھ جانا چاہیں وہ اور ان کے کنیسے اور صلیبیں اس وقت تک محفوظ رہیں گی جب تک وہ رومی حکومت کی عمل داری میں نہ پہنچ جائیں، ایلیا میں فلاں کے قتل سے پہلے جو زمین دار آگئے تھے ان میں جو چاہیں جزیہ دے کر ایلیا ٹھہر سکتے ہیں اور جو چاہیں اپنے گاؤں دیہاتوں کو لوٹ جائیں ان کاشت کاروں سے اگلی فصل کٹنے تک لگان نہیں لیا جائے گا“۔(۴۷)

---

(۴۶) ☆ کتاب الخراج امام قاضی ابو یوسف /بحوالہ
☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دھلی یونیورسٹی۔ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص۔ ۸۰

(۴۷) ☆ طبری، ج ۴، ص ۱۵۹ /بحوالہ
☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دھلی یونیورسٹی۔ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۶۶، ۶۷

کسی مفتوحہ علاقہ کے باشندوں کو اتنی مراعات، کسی فاتح نے شاید ہی دی ہوں، یہ اسلام کی رواداری انصاف اور احسان ہے جو وہ غیر مسلموں سے روا رکھتا ہے۔

﴿۱۲﴾ ذمیوں کے حقوق کی پاسداری تاریخ اسلام کا ایک شاندار اور قابل فخر باب ہے، اس باب میں بے شمار واقعات موجود ہیں، یہ کثیر در کثیر واقعات غیر متعصب مستشرقین کے سامنے ہیں، ہم اس مقام پر صرف ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہیں۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ذمی (جو غیر مسلم جزیہ دے کر اسلامی ریاست کا مطیع ہو کر رہتا ہے) کی جان مسلمان کی جان کے برابر قابل احترام ہے، رسول اللہ ﷺ کا واضح ارشاد ہے۔

مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

وفی روایة: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا (۴۸)

جس نے کسی ذمی معاہد کو (ناحق) قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پائی جاتی ہے۔

کوفہ میں ایک ذمی قتل ہوا، مسلمان قاتل ایک ممتاز شاہسوار تھا، جس نے قیمتی خدمات انجام دی تھیں، کوفہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے صورت حال لکھ کر قاتل کے بارے میں حکم دریافت کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت امیر المؤمنین قرآنی اصول "اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ" کے مطابق جواب دیا۔

---

(۴۸) ☆ رواه البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج۲، ص ۱۰۲۱، وفی کتاب الجزیة و کتاب الاحکام
☆ ورواه ابوداؤد فی کتاب الترجل
☆ والترمذی فی کتاب الطلاق والدیات
☆ والنسائی فی کتاب الزینة
☆ وابن ماجه فی کتاب الصدور والدیات
☆ واحمد، ج۱، ص۲۷۴، ج۲، ص ۱۷۱، ۱۸۶، ۱۹۴، ج۴، ص ۲۱

’’(مسلمان) قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالے کردو، اگر وہ چاہیں اس کو قتل کردیں اور چاہیں تو معاف کردیں‘‘

قاتل کو مقتول کے وارث حُنین کے حوالہ کردیا گیا، حُنین قتل کرنے سے گھبرایا، کہیں رائے عامہ اس کے خلاف نہ ہوجائے اور اس کو نقصان پہنچے، مسلمان اس کو کہتے قاتل کو قتل کیوں نہیں کرتے، وہ ٹال دیتا، بالآخر مسلمان کے اصرار پر اس نے قاتل کو مارڈالا، ورنہ غالباً وہ اس کو معاف کردیتا یا خون بہا لے لیتا۔(۴۹)

اسلامی ریاست مسلمانوں کے مال کی زکوٰۃ، صدقہءِ فطر، زمین کی پیداوار کا عشر، بھیڑ بکری، گائے بھینس، اونٹ، گھوڑے وغیرہ کی زکوٰۃ وغیرہ شرعی محصولات انتہائی احتیاط اور شرعی احکام کے مطابق وصول کرتی ہے، اور شرعی احکام کے مطابق جائز مصارف پر خرچ کرتی ہے، اللہ ورسول نے یہ مصارف واضح بیان فرمادیئے ہیں، ان مصارف کے علاوہ کسی اور جگہ خرچ کرنا خیانت تصور ہوتا ہے، محصول اور مصرف سب عبادت اور اطاعت خدا ورسول ہے، اسی طرح جزیہ اسلام کا ایک شرعی حکم ہے، اس کے حاصل کرنے کا طریقہ شریعت نے متعین کردیا ہے اور اس کا مصرف بھی بتادیا ہے، بلکہ علماء نے تصریح فرمائی کہ احکام خداوندی میں سے یہ سب سے آخری حکم ہے جو نازل ہوا۔(۵۰)

یہ کوئی جگا ٹیکس یا ظالمانہ محصول نہیں جسے ریاست یا حاکم کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے، بلکہ قرآن مجید کا صریح حکم ہے، اس کا حصول صرف اللہ ورسول کی اطاعت اور باعثِ اجر ہے، اور قدرت کے باوجود اس کے حصول میں تساہل یا صرف نظر کرنے میں بے احتیاطی حکم خداوندی کی نافرمانی ہے، اسلامی ریاستوں اور حاکم اسلام کے لئے فرض ہے کہ بقدر استطاعت اس شرعی حکم کو پورا کریں، حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین اور دیگر سلاطینِ اسلام کے

---

(۴۹) ۸۱ جامع المسانید، امام ابو حنیفہ، ازخوارزمی/بحوالہ

۸۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دھلی یونیورسٹی، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۲۸۰

(۵۰) ۸۱ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام اباد، مطبوعہ ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء، ص ۲۷

عہد میں اسی پر عمل ہوتا رہا۔(۵۱)

....

جزیے کی حکمت کے بارے میں اہل علم نے بہت سے نکات بیان کئے ہیں، مثلاً چونکہ ذمی لوگ ایک طرف کفر پر مصر ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی جان و مال کی حفاظت چاہتے ہیں، لیکن مسلمانوں کے ساتھ مل کر دارالاسلام کے دفاع میں اور دارالحرب کے خلاف جہاد میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس لئے ان کے سامنے ایک آسان متبادل صورت رکھی گئی ہے اور وہ یہ کہ شہری حقوق کے بدلے وہ مالی ذمہ داری قبول کریں، چنانچہ ایک شہری کے طور پر جزیے کی مناسب مقدار انہیں ادا کرنا پڑتی ہے، اس میں ایک نفسیاتی نکتہ بھی ہے، چونکہ دارالاسلام کے باشندے اسی کی حفاظت و دفاع کے لئے اپنی رغبت سے جان و مال کی قربانی دیتے ہیں اور ایک غیر مسلم سے یہ توقع نہیں ہوتی کہ دارالاسلام سے اسے قلبی وابستگی ہو اور ظاہر ہے کہ قدرۃً اس کا اندرونی میلان دارالحرب ہی کی طرف ہوتا ہے، اس لئے اس سے سچی قربانی اور کامل امداد کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔(۵۲)

....

جزیہ چونکہ شرعی محصول ہے، اس لئے اسے قواعد شرعیہ کے مطابق ہی وصول کیا جاتا ہے، جب کبھی اس اصول سے انحراف کیا گیا خلفاء، سلاطینِ اسلام اور حکام نے اس کی اصلاح کی، آل مروان، عبدالملک بن مروان اور حجاج بن یوسف نے اس قاعدہ شرعیہ کی مخالفت کرتے ہوئے ان پر بھی جزیہ عائد رکھا جو ذمی مسلمان ہو چکے تھے، حالانکہ شرعی طور

---

(۵۱) ☆ کتاب الخراج: از امام ابو یوسف

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولی)، ص ۲۱

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۷

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۷

(۵۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۰

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۱، ۲۴۲

پر ان پر جزیہ کا جواز نہ رہا تھا، حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو آپ نے ان مسلمانوں سے جزیہ معاف کر دیا۔ (۵۳)

برعظیم کے تغلق خاندان کے حکمران فیروز شاہ تغلق نے اپنے عہد حکومت میں یہ حکم دیا تھا کہ بیت المال کی آمدنی کے ذرائع صرف وہی ہوں جو شرع محمد مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہیں اور دینی کتابیں ان پر شاہد ہیں۔

(۱) خراج، عشر وزکوٰۃ

(۲) جزیہ ہنود

(۳) ترکات

(۴) مال غنیمت اور معادن کا خمس

فیروز شاہ نے جزیہ عائد کرنے کے لئے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔ (۵۴)

....

دورِ غلامی بالخصوص انیسویں، بیسویں صدی عیسوی میں نام نہاد مسلمان دانشوروں نے جزیہ کے بارے میں بڑی معذرتیں پیش کیں، غیر مسلموں کا اسے ظالمانہ نظام قرار دینا تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ ان کی تعصب کی آنکھ یہی کچھ دیکھتی ہے مگر حیرت ان نام نہاد مسلمان دانشوروں پر ہے جو اس فرض دینی پر معذرت پیش کرنے میں غیر مسلموں سے پیچھے نہیں رہے، دینِ اسلام اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے کسی حکم پر معذرت پیش کی جائے، یہ حقیقی دین ہے، نا قابل تنسیخ دین ہے، اس کے احکام اٹل ہیں، انصاف پر مبنی ہیں۔

(۵۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تاریخ الخلفاء، ص ۱۶۵

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۲

(۵۴) ☆ فتوحات فیروز شاہی مطبوعہ علی گڑھ، ص ۲/بحوالہ

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص ۲۴۲

جولوگ دین فطرت کو اختیار نہیں کرتے وہ اللہ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کے باغی ہیں، خدا کا باغی زیادہ سے زیادہ اتنی آزادی کا مستحق ہے کہ خود جو غلطی کر رہا ہے، کرتا پھرے، مگر وہ خدا کی زمین پر کسی جگہ اقتدار حاصل نہیں کرسکتا، جہاں وہ انسانوں کی اجتماعی زندگی کو اپنے نظام کے مطابق چلائیں گے وہاں فساد ہوگا، اہل ایمان کا فرض ہے کہ ان خدا کے باغیوں کو اس اقتدار سے بے دخل کردیں اور اسلامی حکومت کا مطیع بنادیں۔

اسلام کا ان خدا کے باغیوں پر احسانِ عظیم ہے کہ واجب القتل افراد کو مناسب رقم جزیہ کے بدلے نہ صرف زندگی عطا فرماتا ہے بلکہ ان کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے، انہیں اندرونی و بیرونی حملوں سے محفوظ رکھتا ہے، مسلمانوں کا دفاع ان کے ذمے نہیں، جزیہ اس آزادی کی قیمت ہے جو انہیں اسلامی اقتدار کے ماتحت اپنی گمراہیوں پر قائم رہتے ہوئے دی جاتی ہے اور اس قیمت کو اس صالح نظام حکومت اور مسلمانوں کے مفادات عامہ پر صرف کیا جاتا ہے۔

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ

''غیر مسلموں پر جزیہ عینِ انصاف بلکہ احسان ہے''

....

یہ امر انتہائی تأسف کا باعث ہے کہ جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے ہم اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں، ہماری فکری، دینی، دنیوی، معاشرتی، سیاسی، انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اسلام کی روح مدہم ہوتی جارہی ہے، اسلامی اقتدار کو ہم نے بدل دیا، نتیجۃً اقتدار ہم سے چھن گیا، آج دنیا کے نقشے پر ساٹھ کے قریب مسلمان ملک ہیں، کہنے کو ان میں مسلمان حکمران ہیں مگر اقتدار ان کے پاس نہیں، اختیار کسی اور کے ہاتھ ہے، یہ محض کٹھ پتلی بن چکے ہیں، اقتدار اگر ان کے ہاتھ ہوتا تو یہ ساری دنیا کے حکمران ہوتے، دنیا والے انہیں خراج دیتے، جزیہ دیتے، ان کی غلامی کرتے، ان کے اختیار کو تسلیم کرتے، مگر افسوس! ایسا نہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور کی چند صدیوں میں اسلامی اقتدار حقیقی طور پر قائم رہا، غیر مسلم، مسلمان حکمرانوں کو جزیہ دیتے رہے، مگر بعد میں حالات میں انقلاب آگیا۔

۱۰۹۴ھ میں مفسر قرآن عارف باللہ علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ یہ تھا کہ اب غیر مسلم حربی بن چکے ہیں ذمی نہ رہے۔

۱۱۳۰ھ میں علامہ احمد المعروف بہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ نے مشاہدہ کیا ہندوستان کے غیر مسلم ذمی نہیں بلکہ حربی ہو چکے ہیں۔

۱۲۴۸ھ میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ یہود و نصاریٰ نے غلبہ حاصل کر لیا ہے۔

۱۲۷۰ھ میں علامہ محمود آلوسی بغدادی نے انتہائی تاسف کا اظہار کیا ہے کہ مسلمان اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ وہ حربیوں کے ہاتھوں کا بوسہ تک دیتے ہیں۔(۵۵)

آخر میں چند حروف ان حضرات کے لئے جو جہاد، قتال، جزیہ وغیرہ اسلامی احکام کو تشدد، دہشت گردی اور اسلام کا تعصب، نام دیتے ہیں، حالانکہ یہی احکام اسلام کا عادلانہ نظام واضح کرتے ہیں، ان حضرات کے لئے ''تصویر کا دوسرا رخ'' پیش نظر ہے، اس آئینہ میں اپنے کردار کا جائزہ لیں، ممکن ہے حقیقت تک رسائی ہو جائے۔

''میر مغنی کے لئے داؤد کا مزبور

انہوں نے نیکی کے بدلے مجھ سے بدی کی ہے

اور میری محبت کے بدلے عداوت

تو کسی شریر آدمی کو اُس پر مقرر کر دے

اور کوئی مُخالف اس کے دہنے ہاتھ کھڑا رہے

(۵۵) ۱؎ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۳

۲؎ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۸

۳؎ ردالمحتار حاشیہ درمختار، ج۴، ص ۲۰۸

۴؎ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۹، ۸۰

جب اس کی عدالت ہوتو وہ مجرم ٹھہرے

اوراس کی دعا بھی گناہ گنی جائے

اس کی عمر کوتاہ ہو جائے

اوراس کا منصب کوئی دوسرا لے لے

اس کے بچے یتیم ہو جائیں

اوراس کی بیوی بیوہ ہو جائے

اس کے بچے آوارہ ہو کر بھیک مانگیں

ان کو اپنے ویران مقاموں سے دور جا کر ٹکڑے مانگنا پڑیں

قرض خواہ اس کا سب کچھ چھین لیں

اور پردیسی اس کی کمائی کاٹ لیں

کوئی نہ ہو جو اس پر شفقت کرے

نہ اس کے یتیم بچوں پر ترس کھائے

اس کی نسل کٹ جائے

اور دوسری پشت میں اس کا نام مٹا دیا جائے

اس کے باپ دادا کی بدی خداوند کے حضور یاد رہے

اوراس کی ماں کا گناہ مٹایا نہ جائے

وہ برابر خداوند کے سامنے رہیں

تا کہ وہ زمین پر سے ان کا ذکر مٹا دے"۔(۵٦)

(۵٦) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت ۵تا۱۵، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ۱۹۷۱ء، ص ۵۹۴

نیز ملاحظہ ہو:

''خداوند تیرے دہنے ہاتھ پر

اپنے قہر کے دن بادشاہوں کو چھید ڈالے گا

وہ قوموں میں عدالت کرے گا

وہ لاشوں کے ڈھیر لگادے گا

اور بہت سے ملکوں میں سروں کو کچلے گا''۔(۵۷)

حضرت داؤد علیہ السلام کا ارشاد:

''میں خداوند کے نام سے ان کو کاٹ ڈالوں گا

انہوں نے مجھے گھیر لیا، بیشک گھیر لیا

میں خدا کے نام سے ان کو کاٹ ڈالوں گا

انہوں نے شہد کی مکھیوں کی طرح مجھے گھیر لیا، وہ کانٹوں کی آگ کی طرح بجھ گئے

میں خداوند کے نام سے ان کو کاٹ ڈالوں گا''۔(۵۸)

میر مغنی کے لئے داؤد کا مزبور:

''مجھے گھیرنے والوں کے منہ کی شرارت

انہی کے سر پر پڑے

ان پر انگارے گریں

---

(۵۷) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت نمبر ۶،۵، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ص ۵۹۵

(۵۸) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت ۱۲،۱۱، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ص ۵۹۸

وہ آگ میں ڈالے جائیں

اور ایسے گڑھوں میں کہ پھر نہ اٹھیں''۔(۵۹)

زبور کی ایک اور عبارت پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

''جب تو کسی شہر کا محاصرہ کرے تو ان پر امان پیش کرے اگر وہ لوگ امان قبول کریں، تو سب لوگ محفوظ رہیں گے، لیکن اگر وہ لوگ انکار اور دشمنی کا اظہار کریں تو ان کا سخت محاصرہ کر اور فتح حاصل ہونے کے بعد ہر شخص (مرد) کو قتل کر دے''۔(۶۰)

جہاد، قتال اور جزیہ کے نام پر پریشان حضرات مذکورہ عبارات کے بعد اسلامی جہاد، قتال اور جزیہ کے بارے میں کچھ کہنا پسند کریں گے۔

وماعلینا الا البلاغ

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

اے اللہ العالمین! اے رب العالمین!

ہم تیرے گناہ گار بندے ہیں، تیری نافرمانیوں میں صبح وشام غرق ہیں، تیرے اور تیرے حبیب لبیب (ﷺ) کے آسان احکام کو بھول چکے ہیں، ترک کر چکے ہیں، اس لئے دنیا میں عملی طور پر بے وقار ہیں، اقتدار کے باوجود بے اقتدار و بے اختیار ہیں، رسوا ہیں، مگر......

اے اللہ! اے مہربان! اے رحیم رب!

تیرے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا ہیں، اپنی رحمت کا واسطہ، اپنے حبیب ومحبوب کا وسیلہ، ہم پر رحم فرما، فضل فرما، کرم فرما، ہمیں اپنا بنا، اپنے احکام پر کاربند فرما، اپنے حبیب کریم کا سچا، سچا، پکا غلام، وفادار، جاں نثار،

(۵۹) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت نمبر ۹، ۱۰، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ص ۶۱۱

(۶۰) ☆ کتاب استثنا، باب ۲۰، آیت نمبر ۱۰ تا ۱۳، مطبوعہ منگلور، ص ۱۸۵

جاں سپار بنا، اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی سچی محبت، اطاعت اور وفا شعاری نصیب فرما، ہمارا وقار، اقتدار، اختیار ہمیں عطا فرما، ہماری عظمتِ رفتہ بحال فرما، ہم رحم کے قابل ہیں، رحم فرما۔

اے اللہ!

اے رب!

اے کریم!

اے رؤف ورحیم!

ہم پر کرم فرما، رحم فرما، اپنا فضل شامل حال فرما، ہماری کوتاہیوں، گناہوں، لغزشوں اور بداعمالیوں سے درگذر فرما اور ہمیں سچا مسلمان بنا، آمین

بحرمة سيدالمرسلين امام الانبياء والمحبوبين سيدناومولانامحمدواله وصحبه و بارك وسلم

ربنااتنافی الدنیاحسنة وفی الاخرة حسنة وقناعذاب النار، وصلی الله تعالی علی حبیبه سیدناومولانامحمدواله وصحبه وبارك وسلم



باب(۱۹۴):

زکوٰۃ کی فرضیت اور نصاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَ الرُّهۡبَانِ لَیَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَ الۡفِضَّةَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت،۳۴)

اے ایمان والو! بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

حل لغات:

"اَلۡاَحۡبَارُ": حِبۡرٌ (حا کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) کی جمع ہے۔

حِبۡرٌ کا معنٰی ہے، روشنائی، خوبصورتی، نقش و نگار، نیک عالم، دینی پیشوا، پوپ، پادری، یہودیوں کے نزدیک کاہنوں کا سردار، جیّد عالم بشرطیکہ اہل کتاب سے ہو، ذمی ہو یا مسلمان۔

چونکہ اس عالم کے علوم کا اثر لوگوں پر ہوتا ہے اور وہ اپنے خوشنما افعال کی وجہ سے لوگوں کا مقتدا بن جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اس کا استعمال یہود اور نصاریٰ کے علماء پر ہوتا ہے۔(۱)

"اَلرُّهْبَانُ": رَاهِبٌ کی جمع ہے اور کبھی رُهْبَانٌ کو مفرد بھی کہا گیا ہے۔

رَاهِبٌ نصاریٰ میں سے زاہد، لوگوں سے کنارہ کش ہو کر گرجا میں عزلت نشین، جوگی۔

یاد رہے کہ رَاهِبٌ میں حضور خاتم المرسلین ﷺ کی مخالفت کا مفہوم بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے مسلمان زاہد (درویش، پیر، پارسا) پر اس کا اطلاق درست نہیں۔

چونکہ یہودیوں میں کوئی فرد زاہد، تارک الدنیا نہیں ہوتا، اس لئے نصاریٰ کے تارک الدنیا گوشہ نشین کو رَاهِبٌ کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۲۲۳
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۱۱۵
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۱۰۶
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۵۸
☆ تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۱۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۲
☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۴۱۷
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعه بیروت، ج ۳، ص ۴۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۳۴
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۹
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۲۶۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۲۸۴
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۲۰۴
☆ الفروق اللغویة، از ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ص ۲۷۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۱۷
☆ تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۲۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۲
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعه بیروت، ج ۳، ص ۴۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۳۴
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۳۴
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۲۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۹

" **لَيَأْكُلُوْنَ** ": وہ ضرور کھاتے ہیں، وہ حرام مال اپنے مفاد میں خرچ کرتے ہیں، چونکہ مال کا سب سے بڑا فائدہ غذا ہے، اگرچہ اس کے دیگر استعمال بھی ہیں، مثلاً پینا، لباس، مکان، سواری، علاج، آرائشی ساز وسامان۔ اس لئے اس سے مراد تمام وجوہِ منافع واستعمال ہیں۔ (۳)

" **بِالْبَاطِلِ** ": حرام، ناجائز اور ممنوع ذرائع سے وہ لوگوں کا مال کھاتے ہیں، ان کے حرام ذرائع آمدنی کے بارے میں علمائے تفسیر نے چند وجوہ ذکر کی ہیں۔

(ا) رشوت لے کر ناحق کو حق کر دیتے تھے، مجرم کی سزا میں تخفیف کر دیتے یا معاف کر دیتے، جیسے امیروں کے لئے آیت رجم میں تحریف کر دی۔

(ب) یہود ونصاریٰ کے پادری اور جوگی لوگوں کو اپنی اطاعت پر مجبور کرتے اور کہتے کہ حق ہماری اطاعت میں ہے، جب یہ بات منوا چکے تو لوگوں سے خوامخواہ پیسے بٹورتے۔

(ج) گرجا اور عبادت گاہ کی تعمیر کے نام پر لوگوں سے چندے، نذرانے، عطیات وصول کرتے اور اس کا کثیر حصہ اپنی عیاشیوں پر صرف کرتے۔

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۷
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۴

(د) عوام الناس کی منشا، مرضی اور سہولت کے مطابق کچھ اپنی طرف سے لکھ کر لوگوں میں پیش کرتے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے، اس طرح لوگوں سے کثیر نذرانے وصول کرتے۔

(ہ) تورات اور انجیل میں نبی آخر الزمان ﷺ کی صفات ہوتیں، ان آیات کو بدل دیتے تاکہ لوگ ان کے آنے پر ان پر ایمان نہ لے آئیں۔

(و) تورات وانجیل کی جن آیات میں صفاتِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہوتا ان کی غلط تاویل کرتے، تحریف وغلط تاویل کا تیشہ خوب چلاتے۔

ان تمام امور سے حاصل ہونے والی حرام کمائی سے ان کا مقصود جاہ وعزت اور کثیر دولت جمع کرنا تھا، حرص وجاہ نے انہیں یہ حرام کام کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ (۴)

"وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ":

صَدّ کا معنیٰ ہے روکنا اور سَبِیلِ اللّٰہِ سے مراد دینِ اسلام، حضور مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت ہے۔ یہود ونصاریٰ کے علماء اور زُہّاد لوگوں کو دینِ اسلام اور حضور اکرم نبی انور ﷺ کی اطاعت سے روکتے، تاکہ لوگ

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۲

ان کے فرماں بردار نہ بن جائیں، اس سے انہیں سیادت وقیادت خطرے میں نظر آتی تھی، اس مذموم مقصد کے لئے وہ کئی ناپاک حرکتیں کرتے تھے، دینِ حق کو تبدیل کرتے، آیات شانِ مصطفیٰ ﷺ کو بدل ڈالتے تھے، اور بعض اوقات ان کی غلط تاویل کرتے تھے۔(۵)

یَکْنِزُوْنَ: کَنْزٌ کا لغوی معنٰی ہے، جمع کرنا، ملانا، زمین میں دفن کرنا۔(۶)

اصطلاحِ شرع میں کنز وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ اور حقوق واجبہ ادا نہ کئے گئے ہوں، یہ مال اگر چہ دفن نہ ہو پھر بھی کنز کہلاتا ہے۔(۷)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۲۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۶۱
(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۱۱۲۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۴۴۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۹۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ص۴، ص۷۵
(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۵۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۴
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۶۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۶۱

شانِ نزول:

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہود ونصاریٰ کے علماء، پوپ، پادریوں اور جوگیوں کی حرصِ مال اور طلبِ جاہ کی مذمت کی گئی تو مسلمانوں پر آیت کے ظاہر کلمات گراں گذرے کہ اس میں مطلقاً مال جمع کرنے کی مذمت کی گئی ہے جو مشکل امر ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ مشکل میں حل کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ بارگاہ عرش پناہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہوئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی مشکل پیش کی، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: (اس آیت میں زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور) زکوٰۃ اس لئے فرض کی گئی ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد باقی مال پاک ہوجائے۔(۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ زکوٰۃ فرضِ قطعی ہے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ کی نصوص قطعیہ، کثیرہ، صریح الدلالۃ سے اس کی فرضیت ثابت ہے، اجماع امت بھی اس کی فرضیت پر قائم ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔(۹)

﴿۲﴾ زکوٰۃ کے کثیر مسائل قرآن مجید نے تفصیل سے بیان نہیں فرمائے، ان کا تفصیلی بیان احادیث صحیحہ میں ہے جو

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج د، ص۲۶۴
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۷۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۲۱

(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج د، ص۲۱۱

درجہ استفاضہ میں ہیں، نیز اجماع امت بھی انہی پر قائم ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے چند شرائط کا ہونا لازمی ہے، ان میں سے کوئی شرط بھی اگر نہ پائی گئی تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔

(ا) مسلمان ہونا، لہٰذا کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

تمام فرائض کی طرح زکوٰۃ کا مکلف بھی مسلمان ہے، کافر ایمان لانے کے بعد فرائض اسلام کا مکلّف ہے۔

(ب) بالغ ہونا۔

(ج) عاقل ہونا۔ اسلام کے تمام احکام عاقل بالغ پر عائد ہوتے ہیں۔

(د) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(ہ) مال بقدرِ نصاب اس کی مِلک میں ہونا۔

(و) مال کا پورے طور پر مالک ہونا۔

(ز) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا، خواہ دَین بندہ کا ہو، جیسے قرض، زرِ ثمن، تاوان، یا اللہ عزوجل کا دَین ہو، جیسے زکوٰۃ، خراج۔

(ح) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا۔

(ط) مال نامی، یعنی بڑھنے والا مال۔

(ی) نصاب پر سال گذرنا۔

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲ ص۹۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۲۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۶

زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط کے بیان میں چند احادیث صحیحہ:

﴿۱﴾

لَیْسَ فِیْمَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ، وَلَیْسَ فِیْمَادُوْنَ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ ، وَ لَیْسَ فِیْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ(۱۱)

پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

﴿۲﴾

لَازَکَاةَ فِیْ مَالِ اِمْرِئٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ(۱۲)

آدمی کے مال میں سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

﴿۳﴾

اِذَاکَانَتْ لَکَ مِأَتَادِرْهَمٍ وحَالَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ فَفِیْهَاخَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَیْسَ عَلَیْکَ شَیْءٌ یَعْنِیْ فِی الذَّهَبِ حَتّٰی یَکُوْنَ لَکَ عِشْرُوْنَ دِیْنَارًاوَاِذَاکَانَتْ لَکَ عِشْرُوْنَ دِیْنَارًاوحَالَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ فَفِیْهَانِصْفُ دِیْنَارٍ افمازَاد فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ،قَالَ: لَااَدْرِیْ أَعَلِیٌّ یَقُوْلُ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ اَوْرَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَلَیْسَ فِیْ مَالٍ زَکٰوةٌ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ(۱۳)

جب تیرے پاس (اے مخاطب) دوسودرہم ہوجائیں اوران پرسال گذرجائے تو اس میں پانچ درہم زکوٰۃ فرض ہے اور سونے پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک بیس دینار نہ ہوں اور جب بیس

---

(۱۱) ☆ رواہ الائمہ مالک و الشافعی و احمدو البخاری ومسلم و ابو داؤ دو الترمدی و النسائی و ابن ماجه عن ابی سعید/بحواله
☆ جامع صغیر ،مصنفه امام جلال الدین سیوطی ،مطبوعه مصر ، ج۲،ص ۲۳۱

(۱۲) ☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر مرفوعاوموقوفا، ج۲،ص ۹۰

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤدعن علی مرفوعا، ج۱،ص ۲۲۸

دینار ہوں تو ان پر سال گذر جائے تو اس میں نصف دینار زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زائد ہو تو اسی حساب سے (اس پر زکوٰۃ فرض ہے) راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ''اسی حساب سے زکوٰۃ فرض ہے'' کا جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے یا حضور نبی پاک ﷺ کا ہے۔ (۱۴)

﴿۴﴾ سونا اور چاندی ثمنیت (قیمت بننے) کے لئے متعین ہیں، معیار نصاب یہی دو چیزیں ہیں، باقی اجناس کا نصاب ان کی قیمت کے مطابق متعین ہوگا، دوسرے مال معیار نصاب نہیں۔ (۱۵)

﴿۵﴾ مومن کے مال میں صرف زکوٰۃ فرض ہے، بعض اوقات ایسے حالات رونما ہو جاتے ہیں جس سے زکوٰۃ کے علاوہ اور صدقات بھی واجب ہو جاتے ہیں، اس وقت ان کی ادائیگی لازمی ہو جاتی ہے، مثلاً بھوک کی وجہ سے قریب المرگ شخص نے کھانا مانگا اور وہاں کوئی اور دینے والا نہیں اس کے پاس کھانا موجود ہے۔

اسی طرح برہنہ لباس طلب کرتا ہے، اس کے پاس لباس خریدنے کے لئے قیمت نہیں، نہ اسے کوئی اور لباس دینے والا ہے۔

میت بے کفن ہے، کوئی اور ایسا نہیں جو اسے کفن دے اور اس کے پاس کفن دینے کی استطاعت ہے۔

یہ حقوق عارضہ مثل حقوق اصلہ کے ادا کرنا لازم ہیں۔ (۱۶)

﴿۶﴾ جمیع مال خرچ کرنا واجب نہیں، اگر جمیع مال خرچ کرنا فرض ہو تو پھر زکوٰۃ کی فرضیت معطل ہو جائے گی، جو کسی صورت جائز نہیں۔ (۱۷)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۲۱۱

(۱۵) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۶۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۶۳

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۸۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۶۴

﴿۷﴾ مال سے زکوٰۃ اور حقوق واجبہ ادا کرنے کے بعد مال جمع کرنا جائز اور حلال ہے، وعید اس مال جمع کرنے کی ہے جس سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، اسی پر اجماع امت ہے۔ (۱۸)

﴿۸﴾ جائز ذرائع سے حاصل کی گئی دولت، نقد، زمین، مکان، سامان تجارت، مویشی اور سامان ضرورت کی شرع مطہر نے کوئی حد مقرر نہیں کی، اس لئے بڑی دولت یا زمین یا مکان والے سے دولت، زمین یا مکان وغیرہ چھین کر دوسروں کو دینا جائز نہیں، ایسا کرنا غصب ہوگا، حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات دولت مند تھے، ان کی دولت مندی کی شہرت تھی۔

حضور سید عالم ﷺ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے ان کی دولت پر اعتراض نہیں کیا، حضور مختار کل ﷺ نے باوجود قدرت، اختیار اور اثر کے کسی کی دولت چھین کر دوسرے کو نہ دی، دولت مند صحابہ میں حضرت عثمان غنی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔

اگر مال کی ملکیت ناجائز ہوتی تو وراثت کے تمام مسائل اور تیسرے حصہ میں وصیت کا قانون بے کار ہو جاتے، جہاد فی سبیل اللہ میں مال سے حصہ لینے کا حکم خداوندی معطل ہو جاتا............اور اس طرح کے مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کثیر مسائل شرعیہ معطل اور بے کار ہو جاتے، جب کہ یہ تمام مسائل قرآن مجید اور احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ میں موجود ہیں، لہٰذا مال کی ملکیت بغیر کسی حد کے جائز ہے۔ (۱۹)

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۶۴
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۲۰

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۲
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۸

﴿۹﴾ سونے کا نصاب بیس دینار ہے، اور چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے، رائج الوقت وزن کے حساب سے ساڑھے باون تولے یا چھ سو گیارہ گرام (610.9057) چاندی اور ساڑھے سات تولے یا ستاسی گرام (87.3422) سونا یا اس سے زائد سونا یا چاندی یا رائج الوقت کسی بھی ملک کی کرنسی ہو، سونا یا چاندی یا اس کی قیمت کی رقم اگر سال بھر قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، سونے اور چاندی کا یہ نصاب احادیث صحیحہ کثیرہ میں بیان ہوا ہے، اسی پر اجماعِ امت ہے۔ (۲۰)

﴿۱۰﴾ سونے یا چاندی کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات، برتن اور سامان آرائش میں بھی زکوٰۃ ہے، کیونکہ یہ اشیاء بھی مثل سونے چاندی کے بین الاقوامی طور پر ثمنیّت (قیمت) رکھتی ہیں، زیورات مرد کی ملک ہو یا عورت کی ملک، پہنے ہوئے ہوں یا رکھے ہوں، ان سب کا حکم یکساں ہے۔ (۲۱)

﴿۱۱﴾ زکوٰۃ تین قسم کے مال پر فرض ہے، جب کہ یہ نصاب کو پہنچ جائیں۔

(ا) ثمن (سونا، چاندی)

(بقیہ ۱۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۷۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۴

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۴

☆ جامع المسانید، ج ۱، ص ۴۵۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۶۳

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۴۶

(ب) مال تجارت

(ج) سائمہ (چرائی پر جانور) (۲۲)

﴿۱۲﴾ مال تجارت خواہ کسی جنس سے ہو (غلہ، کپڑا، برتن، اشیاء خورد ونوش، ادویات، کتابیں، کاغذ وغیرہ) اگر ان کی قیمت سونا یا چاندی میں سے کسی ایک نصاب کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، چونکہ ان اشیاء کی بین الاقوامی کوئی قیمت متعین نہیں، یہ اشیاء بعض اوقات بے وقعت ہو جاتی ہیں، اس لئے ان کا اپنا کوئی نصاب نہیں۔ (۲۳)

﴿۱۳﴾ سونا، چاندی، سامان تجارت اور نقد رقم موجود ہے، مگر ان میں اکیلا کوئی بھی نصاب کو نہیں پہنچتا، مگر ان کی مجموعی قیمت کسی ایک نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو اسی نصاب کے لحاظ سے سب کی زکوٰۃ دی جائے۔

سونے اور چاندی کو ساتھ ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ تعینِ نصاب کے لئے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے اور ملانے کے بعد ایک نصاب بنا کر اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (۲۴)

﴿۱۴﴾ زکوٰۃ ادا کرنے میں فقیر کو مال زکوٰۃ کا مالک بنانا شرط ہے۔ (۲۵)

﴿۱۵﴾ زکوٰۃ ادا کرنے میں افضل یہ ہے کہ اپنے غریب بھائی کو دے، اگر بھائی غریب نہ ہو تو غریب چچا کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب ماموں کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب رشتہ دار کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب ہمسایہ کو

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۸

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۲۶۰

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۴۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۱۱

(۲۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۹

دے، اگر ہمسایہ غریب نہ ہوتو اپنی آبادی، محلّہ کے کسی غریب کو دے، اگر اپنے محلّہ میں کوئی غریب نہ ہوتو اپنے شہر کے کسی غریب کو دے، اگر شہر میں کوئی غریب نہ ہوتو دوسرے شہر کے غریب کو دے، یہ ترتیب افضلیت کے لئے ہے، اگر اس کا خلاف کرے گا پھر بھی فرض ادا ہو جائے گا۔(۲۶)

﴿۱۶﴾ یہود ونصاریٰ عقائد حقہ سے انحراف کے علاوہ اخلاق واطوار کے اعتبار سے بھی نفرت و مذمت کے لائق ہیں، دولت کی حرص، اقتدار کی ہوس اور طلبِ جاہ کی خاطر ہر مذموم حرکت کر لیتے ہیں، ان کے پاس کوئی ضابطہء اخلاق نہیں، ان کا ضابطہءِ اخلاق اپنے اپنے شیطانی ونفسانی خواہشات پورا کرنے میں ظلم، جبر، تکبر، ریا، غرور وغیرہ کو روا رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے قرآن مجید میں کثیر مقامات پر ان کی حرکاتِ مذمومہ کا ذکر فرمایا ہے، اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ یہود ونصاریٰ، ہنود ومشرکین، بے دین اور ملحدین کی مذموم حرکات سے نفرت کرے، ان سے احتراز کرے، ان کو برا جانے، ان سے دوستی نہ رکھے، آیت مذکورہ عنوان میں یہود ونصاریٰ کی برائیاں بیان ہوئیں مگر خطاب دل نواز مومنوں سے ہے، ظاہر ہے اس کا مفادیہ ہے کہ مسلمان ان برائیوں سے اپنے دامن کو پاک رکھیں اور ان کی تعظیم نہ کریں۔(۲۷)

﴿۱۷﴾ دین دے کر دنیا حاصل کرنا خسارے کا سودا ہے، لہٰذا مومن کو کسی حال میں بھی یہ سودا کرنا جائز نہیں۔(۲۸)

﴿۱۸﴾ جائز کام کے لئے رشوت لینا حرام ہے، ناجائز کام کے لئے بطریقِ اولیٰ حرام ہے۔

---

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۲۹۹

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۶۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۰

(۲۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۰

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ الَّذِیْ یَمْشِیْ بَیْنَهُمَا(۲۹)

اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور رشوت کا معاملہ طے کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔(۳۰)

﴿۱۹﴾ مسجد، مدرسہ، مقبرہ، مزار، پُل، راستہ، سڑک وغیرہ دینی یا رفاعی کاموں کا نام لے کر عطیات اکٹھے کر کے خود ہضم کر جانا سخت حرام اور یہود و نصاریٰ کا مذموم طریقہ ہے، بندۂ مومن کو اس سے احتراز لازم ہے۔(۳۱)

﴿۲۰﴾ حدیث کو وضع کر کے حضور سرور عالم ﷺ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے، اسی طرح حضور صادق و مصدوق سید عالم ﷺ کی صحیح احادیث کی آپ کی منشاء کے خلاف غلط تاویل کر کے امت مرحومہ کو گمراہ کرنا بھی حرام ہے، اسی

---

(۲۹) ☆ رواہ احمد عن ثوبان/بحوالہ

☆ جامع صغیر مصنفہ امام جلال الدین سیوطی ،مطبوعہ مصر، ج۲،ص۲۰۸

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۹۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳،ص۴۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۲۶۱

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۹۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۱۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی ،مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۵۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶،ص۴۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳،ص۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۴۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۲۱۱

طرح اللہ تعالیٰ جل وعلا، رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین، صدیقین، صلحاء اولیاء اور دیگر معظمانِ دینی کی طرف غلط قول منسوب کرنا یا ان کے صحیح کلام کی غلط تاویل وتوجیہ کرکے امت مسلمہ کو گمراہ کرنا حرام اور یہود ونصاریٰ کا طریقہ مذمومہ ہے، بندۂ مومن کو ان تمام کاموں سے احتراز لازم ہے۔ (۳۲)

﴿۲۱﴾ سید الانبیاء امام المرسلین رحمۃ للعالمین حضور پرنور نبی مکرم رسول محتشم، دیگر انبیائے کرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور دیگر معظمان دینی ومقربان خداوندی کی شان ارفع کو کم کرنا، کم بیان کرنا، کم تحریر کرنا حرام حرام اور اشد حرام ہے، یہ طریقہ یہود ونصاریٰ کا ہے، بندۂ مومن کو اس راہ گرد سے بھی دور ونفور رہنا لازم ہے۔ (۳۳)

﴿۲۳﴾ عوام کی نفسانی وشیطانی خواہشات کے مطابق غلط فتویٰ دینا، لکھنا، تائید کرنا، تاکہ ان سے دنیا کا فانی مال

---

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۷۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۱۱

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۷۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۶۲

وصول کریں، حرام ہے، ایسے فتویٰ لینے والے اور فتویٰ دینے والے آگ کا ایندھن ہیں، یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ رہا ہے، مسلمان کو اس سے پوری طرح دور رہنا فرض ہے۔ (۳۴)

﴿۲۳﴾ جس طرح حرص اور بخل حرام ہے، اسی طرح فضول خرچی حرام ہے، حلال مال کو حرام کاموں میں خرچ کرنا بھی حرام ہے۔ (۳۵)



(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۵۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۳۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۲

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۳۶



باب(۱۹۳):

﴿احکامِ شرع میں قمری تقویم کا اعتبار ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۳۶)

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں، اللہ کی کتاب میں، جب سے اُس نے آسمان اور زمین بنائے، اِن میں سے چار حرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے، تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا کہ وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

حل لغات:

"عِدَّةَ": بمعنی تعداد، گنتی ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۸۱

"اَلشُّھُوْر": شَھْرٌ کی جمع ہے بمعنی ، ماہ، مہینہ۔

آیت مبارکہ کا معنی ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان (اور چاند ستارے سورج) پیدا فرمائے اسی وقت سے سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے، اس مخصوص تعداد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم وقدرت سے لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں برس کے مہینوں کی تعداد نہ کم ہوسکتی ہے نہ زیادہ۔(۲)

"حُرُمٌ": حَرَامٌ کی جمع ہے، عزت وتعظیم والے۔

حرمت والے چار ماہ: رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام، کی حرمت کی دو وجہیں تھیں۔

(۱) شروع ہی سے ان مہینوں میں قتل وقتال، لوٹ مار اور غارت گری کو حرام سمجھا جاتا تھا، ابتدائے اسلام کے چند سالوں تک یہی حکم باقی رہا۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۱۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۱۷

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۳۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۲
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۳۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۲۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۲۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳

(۲) لوگوں کے دلوں میں ان مہینوں کی عزت دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ تھی، اگر کسی کے باپ یا بیٹے یا بھائی کا قاتل ان مہینوں میں سامنے آجاتا تو اسے کچھ نہ کہا جاتا تھا۔

ان مہینوں میں معصیت اشد عذاب و عقاب اور اطاعت اکثر ثواب کا باعث تھی اور ہے۔ (۳)

" ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ " :

اَلدِّيْنُ بمعنٰی حساب اور ملت ہے۔

اور اَلْقَيِّمُ بمعنٰی مستقیم اور غیر متبدل و غیر متغیر ہے۔

آیت کے اس جز کا معنٰی یہ ہے۔

(ا) سال کے بارہ ماہ کا حساب مستقیم ہے، اس میں کوئی کمی، کجی یا رکاوٹ نہیں۔

(ب) یہ دین، جس کا حساب بارہ ماہ سے ہے ایسا ہے جو نہ تبدیل ہوتا ہے نہ متغیر ہوتا ہے، جب سے آسمان وزمین اور کائنات کی تخلیق ہوئی ہے۔ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ (۴)

" فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ " :

فِيْهِنَّ ضمیر کا مرجع چار ماہ حرمت والے یا بارہ ماہ ہیں۔

ظلم سے مراد گناہ و معصیت اور تجاوز ہے۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۲۸

(۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۶

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۳۳

معنی یہ ہے کہ......

(ا) اِن حرمت والے چار ماہ میں گناہ اور معصیت کے کام نہ کرو کہ ان کا گناہ، عقاب وعذاب بھی اشد ہے۔

(ب) ان حرمت والے چار مہینوں کو مقدم ومؤخر نہ کرو، یہ ازل سے متعین ہیں، ان میں تغیر وتبدل، تقدم و تأخر، ظلم وبے دینی اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑنا ہے، اس سے بچو۔

(ج) ان بارہ ماہ میں گناہ نہ کرو، چونکہ زندگی سالوں سے عبارت ہے اور سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں، گویا ساری عمر گناہ سے بچو۔

(د) اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ ماہ مقرر کردیئے، ان کی تعداد میں اس کے ہاں کمی بیشی نہیں ہوتی، اس لئے تم ایک سال، بارہ ماہ کی بجائے تیرہ یا چودہ ماہ کا نہ بناؤ، یہ اللہ کی مخلوق میں تبدیلی ہے۔(۵)

کَآفَّةً ": بمعنیٰ جَمِیْعًا، جَمَاعَةً اور مَعًا ہے، یعنی تمام لوگ، اکٹھے، سب لوگ۔

اس کا ایک معنیٰ کفایت کرنے والا، بچانے والا بھی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ ......الآیۃ (سورہ سبا آیت ۲۸)

(۱) اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام لوگوں کو گھیرنے والی ہے۔

(۲) اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام لوگوں (کی تمام دینی و دنیوی ضروریات) کو کفایت کرنے والی ہے۔

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۳۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۵۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۹
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۲

(۳) اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام لوگوں کو تمام گناہوں سے بچانے والی ہے۔

آیت زیب عنوان میں "کَآفَّةً" سے مراد عموم وشمول ہے، یعنی تمام کافروں کو گھیر کر، تمام کافروں کو اکٹھے، تمام کافروں کو ہر وقت۔(٦)

شانِ نزول:

اللہ تعالیٰ نے جب سے چاند، سورج، بُرج، آسمان اور زمین بنائے ہیں، اسی وقت سے یہ حساب چلا آتا ہے کہ طلوعِ ہلال سے مہینہ شروع ہوتا ہے اور اگلے طلوعِ ہلال تک وہی مہینہ رہتا ہے، اس حساب سے سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے، ان میں چار ماہ وہ ہوتے ہیں جن میں جنگ وجدل حرام تھی، چونکہ قمری سال شمسی سال سے تقریباً دس روز کم ہوتا ہے اس لئے حج کبھی گرمیوں میں آتا، کبھی سردیوں میں، کبھی بہار میں، کبھی خزاں میں آتا، یہ امر زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے لئے گراں تھا، اس لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں، جس میں کسی کے لئے ردوبدل کی گنجائش نہ تھی، ان میں دو طرح کی تبدیلیاں کرلیں۔

(۱) حج کے موقعہ پر موسم سازگار ہوتا تو تجارتی قافلے مکہ معظمہ آتے، اس سے انہیں کثیر تجارتی نفع ہوتا اور اگر موسم ناسازگار ہوتا تو انہیں خاطر خواہ نفع نہ ہوتا، اس کے لئے انہوں نے اپنی دنیوی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ کے متعینہ حساب میں ردوبدل کرلیا اور حج کو ایک ہی موسم میں ادا کرتے، اس سے اگرچہ دنیوی غرض پوری ہوگئی مگر دینی طور پر یہ نقصان ہوا کہ ۹، ۱۰ ذوالحجہ کو حج چونتیس برس آتا، تینتیس برس حج اپنے مقررہ وقت پر نہ آتا، دنیوی مفاد کے لئے اتنا عظیم نقصان انہوں نے برداشت کرلیا، گویا دین کو پسِ پشت ڈال دیا اور دنیا کو مقدم رکھا۔

(٦) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۰۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۳۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ٦، ص ۳۳۵

(۲) حرمت والے چار ماہ (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم) میں جنگ وجدال اور غارت گری چونکہ حرام تھی، جب کہ ان کی بسر اوقات اکثر لڑائی اور غارت گری پر تھی، پورے تین ماہ متواتر (ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) میں ان پر تنگی آجاتی، یہ لوگ اپنے مقتداؤں سے درخواست کرتے کہ ان حُرمت کے مہینوں میں بعض کو ہمارے لئے حلال کر دیں، چنانچہ وہ کچھ نذرلے کر ان کو حرمت والے مہینے حلال قرار دے دیتے، اور پھر حرامت والے مہینوں کی گنتی پوری کرنے کے لئے کچھ ماہ اور بڑھا دیتے، اس طرح ان کا سال تیرہ یا چودہ ماہ کا بن جاتا، یہ بھی خلاف فطرت تھا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال کرنا تھا، یہ بھی کفر تھا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اُن کے اس مذموم کردار کا رد فرمایا اور فرمایا کہ سال بارہ ماہ کا ہے اور ان میں چار ماہ حرمت والے ہیں، اے مومنو! تم ان مشرکوں سے لڑو جو اللہ کی تخلیق میں ردوبدل کر کے مشرک ہو چکے ہیں اور تم سے آمادہ جنگ رہتے ہیں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

(۱) سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی تخلیق ہے، کسی کو اس میں کمی بیشی یا ردوبدل کا اختیار نہیں،

---

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۳۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۵۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

جوان میں کمی بیشی یا ردوبدل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تخلیق میں تبدیلی کا مجرم اور مشرک ٹھہرے گا۔(۸)

﴿۲﴾ ہر ماہ کی ابتداء رؤیت ہلال سے ہوتی ہے، چاند خود دیکھا جائے یا اس کی رؤیت شرعی قواعد اور اصولوں کے مطابق جب بھی ہو جائے مہینہ شروع ہو جاتا ہے، اور اسی کے ساتھ ہی گذشتہ مہینہ ختم ہو جاتا ہے، اسے قمری مہینہ کہتے ہیں، بارہ قمری مہینوں کا ایک قمری سال ہوتا ہے، یہی تقویم ابتدائے آفرینش سے ہے، اور یہی اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب و پسندیدہ ہے، اسی پر عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(۹)

﴿۳﴾ قمری مہینہ کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے، نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ ہوتا ہے، ایک سال میں

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۰۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲،ص ۹۳۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲،ص ۳۵۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶،ص ۵۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۳۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲،ص ۱۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲،ص ۲۳۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲،ص ۲۳۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۲۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰،ص ۸۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۶۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۲۲۸

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۱۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲،ص ۹۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲،ص ۲۳۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۲۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲،ص ۱۳۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۶۲
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۳۲

کوئی مہینہ انتیس دن کا ہوتو اگلے سال وہی مہینہ تیس دن کا ہوسکتا ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ قمری سال کے بارہ مہینوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) مُحَرَّمُ الْحَرَام

(۲) صَفَرُالْمُظَفَّر

(۳) رَبِیْعُ الْاَوَّلُ شریف

(۴) رَبِیْعُ الثَّانِیْ شریف

(۵) جُمَادَی الْاُوْلٰی

(۶) جُمَادَی الْاُخْرٰی(یاجُمَادَی الثَّانِیَۃِ)

(۷) رَجَبُ الْمُرَجَّبُ

(۸) شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ

(۹) رَمَضَانُ الْمُبَارَکُ

(۱۰) شَوَّالُ الْمُکَرَّمُ

(۱۱) ذُوالْقَعْدَہ شریف

(۱۲) ذُوالْحِجَّہ شریف

مسلمان ان ناموں کوصحیح تلفظ سے یادرکھیں،اپنی کلام یاگفتگویاتحریرمیں انہیں ہی استعمال کریں۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۳۶

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۳۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۲۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۱۲

(۱۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۳۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۲۰

﴿۵﴾ قمری سال تین سو چون دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے، جب کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے۔

شمسی سال کے بعض ماہ تیس دن اور بعض اکتیس دن کے ہوتے ہیں، جب کہ ایک ماہ (فروری) اٹھائیس روز کا ہوتا ہے اور ہر چوتھے سال (فروری کا مہینہ) اٹھائیس کے بجائے انتیس کا ہوتا ہے۔

رومیوں کا سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے مگر مہینے اٹھائیس، تیس اور اکتیس دن کے ہوتے ہیں۔

فارسیوں کا سال بھی بارہ ماہ کا ہوتا ہے مگر ہر مہینہ تیس دن اور ایک مہینہ پینتیس دن کا ہوتا ہے۔

قبطیوں کا سال بھی بارہ ماہ کا ہوتا ہے، ہر مہینہ تیس دن کا مگر آخری مہینہ پینتیس دن کا ہوتا ہے۔ (۱۲)

﴿۶﴾ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے معاملات اور عبادات قمری تقویم سے متعین کریں مثلاً زکوٰۃ، حج، رمضان کے روزے، عیدین، یکم محرم شریف، عاشورہ شریف، میلاد النبی ﷺ، دَین، عدت، بیع، تجارات، اجارہ، کفالت، حوالہ وغیرہ۔

ان سب معاملات اور عبادات میں قمری تاریخ اور مہینہ کا اعتبار لازم ہے، رومی، قبطی، ہندی، عجمی، شمسی تقویم کا اعتبار نہیں، مثلاً زکوٰۃ کے لئے سال کی شرط قمری اعتبار سے ہوگی، اسی طرح عورت کی عدت میں تین ماہ یا چار ماہ دس دن قمری مہینوں سے ہوگی۔

سہولت کے لئے قمری تقویم کے ساتھ شمسی یا دوسری تقویم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، مثلاً یوں کہہ لیں:

۵/ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۶/ جون ۲۰۰۳ء

بروز جمعۃ المبارک کو میں اپنا قرضہ ادا کروں گا، ان شاء اللہ العزیز

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۱۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۵۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

ایسا کرنے سے فطرت کا تقاضا پورا ہوگا اور اسلامی اقدار کے غلبہ کا انتظام ہو سکے گا، یہی حکم ربانی کا منشاء ہے۔

زمانہ قدیم سے اہل عرب کے ہاں قمری مہینوں کے نام رائج تھے، اگر چہ با قاعدہ قمری تقویم (موجودہ صورت میں) معرض وجود میں نہ تھی، سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور سیدنا حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے یہی متوارث رہا ہے، زیب عنوان آیت کریمہ اس امر کی قوی دلیل ہے، علاوہ ازیں دیگر آیات کریمہ میں اسی امر کو بیان کیا گیا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ☆ (سورہ یونس آیت ۵)

وہی ہے جس نے سورج کو جگمگا تا بنایا اور چاند کو چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو، اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق، نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے۔

حکیم وقدیر رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ☆ (سورہ یٰسین آیت ۳۹)

اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈالی۔

وہی ارشاد فرماتا ہے۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ......الآیة (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۹)

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں، تم فرمادو، وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے۔

یہ تمام آیات کریمہ قمری نظام تقویم کی قدامت، قدرتی، فطرتی اور خدائی منشاء کے مطابق نظام تقویم پر دلالت کررہی ہیں۔ (۱۳)

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۵۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۳

فائدہ:

یونس حاکمی مصری نے علم زیج کے حوالے سے سے واضح کیا ہے کہ یکم محرم الحرام ۱ھ کو جمعرات کا روز تھا۔ (۱۴)

﴿۷﴾ باری تعالیٰ عزاسمہٗ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو ارادہ فرماتا ہے، حکم دیتا ہے، اس پر کوئی جبر نہیں، وہ کسی قانون اور ضابطے کا پابند نہیں بلکہ تمام قوانین، اصول اور ضابطے اس کے پابند ہیں، اس کے عمل کی کوئی ''علت'' نہیں، بلکہ یہ سب کچھ اس کی ''حکمت'' سے ہوتا ہے، حکمت کبھی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی مخفی ہوتی ہے، مسلمانوں کی عبادات روزے اور حج ایک ہی موسم میں نہیں آتے اور ایک ہی موسم میں آنا منشاء خداوندی کے مطابق نہیں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں بے شمار حکمتیں ہیں، جن کا حقیقی علم اسی کو ہے، ایک حکمت اس نے بندوں پر ظاہر فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بندے اپنی مرضی اور سہولت کے تابع نہ ہوں، وہ بندۂ خواہشات بن کر نہ رہ جائیں، بلکہ ہر حال، ہر وقت اور ہر موسم میں اس کے حکم کی فرماں برداری پر آمادہ رہیں، زمانے کی تمام گردشوں، حالات اور کیفیات میں اس کی اطاعت وفرماں برداری پر پورے اتریں، حکم الٰہی ماننا ان کی فطرت بن جائے، اگر سردیوں یا بہار میں روزے آئیں تو بھی رکھیں اور اگر سخت چلچلاتی دھوپ میں ماہ رمضان آجائے تو بطیب خاطر روزے رکھیں، سازگار حالات اور موافق موسم میں اگر حج آجائے تو بھی کریں اور ضمنی طور پر تجارتی فوائد

(بقیہ ۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۹
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۳۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۳۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۲۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۲۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۲۰
(۱۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۰

حاصل کریں اور اگر سخت موسم میں حج آئے تو بھی برضا و رغبت فریضہ حج ادا کریں اور متوقع تجارتی نقصانات برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ............ ''یہی حکم خداوندی ہے''۔

چونکہ دین اسلام نظامِ عدل پرمبنی ہے، اس لئے روزوں اور حج کے لئے ایک ہی موسم تجویز کر دیا جائے تو دنیا میں اکثر علاقوں کے مسلمانوں کے ساتھ انصافی ہوگی، فرض کیجئے اگر نومبر، دسمبر یا فروری مارچ میں روزے فرض ہوں تو ان دنوں میں دنیا کے بعض خطوں میں سخت سردی ہوگی اور بعض میں سخت گرمی، چونکہ کرۂ ارض پر شمالی، وسطی اور جنوبی خطوں میں ایک وقت میں موسم یکساں نہیں رہتا، اس لئے ایسا کرنا بعض علاقوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

یہود و نصاریٰ نے ایسا ہی کیا اور اللہ کے حکم کے خلاف اپنے روزے موسم بہار میں رکھ لئے اور بزعم خویش اس گناہ کے ازالہ کے لئے دس روزے بڑھا لئے، رب تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی کہ یہ لوگ عبادت میں بندۂ خدا نہیں بنے بلکہ بندۂ نفس بن چکے ہیں۔

اس لئے بندۂ مومن ہر قسم کے حالات اور کیفیات میں حکم خداوندی کی اطاعت کا خوگر بن جائے، یہی اس کی معراج ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ امیر حج کی طرف سے حج کی جو تاریخ مقرر ہو اس میں فریضہ حج ادا کرنا صحیح ہے، اگرچہ فی الواقع ۹، ۱۰ ذوالحجہ نہ ہو، ۹ھ کو حضور سید عالم کی طرف سے ﷺ سب سے پہلے اسلامی حج کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کیا گیا، آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہمراہ ۹، ۱۰ ذی الحجہ کو جو حج ادا فرمایا وہ دراصل ۹، ۱۰ ذی الحجہ کی

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۳۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۲۸

تاریخ نہ تھی، بلکہ عرب کے مروجہ دستور کبیسہ رُو سے وہ ذوالقعدہ کا مہینہ تھا، اس کے باوجود حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کا حج مقرر اور جائز رکھا۔(۱۶)

فائدہ جلیلہ:

۱۰ھ کو حضور سید عالم نبی مکرم رسول معظم ﷺ نے جو حج ادا کیا اس سال ۹، ۱۰ ذوالحجہ کو ہی حج ادا ہوا، ایسا اسلام میں یہ پہلی مرتبہ ہوا اور اب تک ذوالحجہ میں حج ادا ہوتا ہے، میدانِ منیٰ میں ۱۰ ذوالحجہ کو جو خطبہ حضور سید الانام شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اس میں فرمایا۔

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِاسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ ......الحدیث (۱۷)

اس برس حج کا وقت گردش کرتا ہوا ٹھیک اپنی اس تاریخ آ گیا ہے جیسا اس روز تھا جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے۔

مشہور منجم محمد بن موسیٰ نے آٹھ سال محنت شاقہ کی، انہوں نے ابتدائے آفرینش سے لے کر حجۃ الوداع تک کا حساب لگایا اور ثابت کیا کہ کبیسہ سے متاثر ہونے کے بعد حج کا اصل وقت وہی تھا جس میں حضور خاتم المرسلین ﷺ نے حج فرمایا اور حضور نبی الامی ﷺ کا فرمان درست ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ (۱۸)

﴿۹﴾ سال میں چار ماہ حرمت والے ہیں۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۰

(۱۷) ☆ رواہ البخاری فی کتاب التفسیر و کتاب بدء الخلق و کتاب المغازی و کتاب الاضاحی و کتاب التوحید

☆ ورواہ مسلم فی کتاب القسامۃ

☆ وابوداؤد فی کتاب المناسک

☆ ورواہ احمد عن ابی ھریرۃ/بحوالہ

☆ المعجم المفھرس لالفاظ الحدیث، ج۲، ص ۹۵۱

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۵

رجب المرجب، ذوالقعدہ شریف، ذوالحجہ شریف، محرم الحرام۔

اسلام آنے سے پہلے ان مہینوں میں احترام کی وجہ سے قتل وقتال حرام تھا، اسلام آنے کے بعد دیر تک اسی پر عمل ہوتا رہا، لیکن اب قتال کی حرمت منسوخ ہے، مگر ان کا احترام وہی ہے جو پہلے تھا، جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنی مخلوقات میں بعض اجناس وانواع میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، بعض کا رتبہ بڑھایا ہے، دوسروں کی نسبت بعض کی تاثیر زائد کردی ہے، ان افضل، بہتر اور زائد تاثیر والوں میں اشخاص، اوقات، جگہیں، اشیاء وغیرہ ہیں، اس فضیلت، کرامت، برکت اور تاثیر کا خالق اللہ باری عزاسمہٗ ہے وہ وہی ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کی عطا، تخلیق اور تاثیر پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں، چنانچہ ان میں ....

☆ اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں میں سے صرف چار کو حرمت والے قرار دیا ہے، یہ چار دوسرے آٹھ سے برکت، حرمت، عزت، کرامت اور تاثیر میں زائد ہیں۔

☆ رمضان المبارک کا مہینہ دوسرے مہینوں سے برکت میں زائد ہے۔

☆ لیلۃ القدر دیگر راتوں سے ثواب، برکت اور عزت میں ہزار راتوں سے افضل ہے۔

☆ یوم جمعہ دیگر ایام سے افضل ہے۔

☆ یوم جمعہ کی ایک مخصوص ساعت باقی اوقات سے اجابتِ دعا، برکت اور ثواب میں بڑھ کر ہے۔

☆ یوم عرفہ بخشش، مغفرت، رحمت، برکت اور ثواب میں باقی ایام سے بہت زائد ہے۔

☆ عشرہ ذوالحجہ قربِ خداوندی کے اعتبار سے باقی ایام سے زائد ہے۔

☆ ربیع الاول شریف کی بارہ تاریخ شبِ ولادت باعثِ ایجادِ عالم رحمۃ عالمیاں ﷺ، باقی تمام دنوں اور راتوں سے بے انتہاء زائد ہے۔

---

(۱۹) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۳

☆ بلدِ حرام شریف دیگر تمام شہروں سے لاکھوں درجہ ثواب، اجابتِ دعا، مغفرت، برکت، سعادت میں افضل ہے۔

☆ مزارِ پُر انوار دربارِ دُربار گہربار حضور سید الابرار شافعِ مجرماں ﷺ کی خاک پاک برکت، کرامت، شرافت، عزت، سعادت اور مغفرت کے اعتبار سے دنیا و مافیہا سے ہزاروں درجے زائد ہے، ائمہ کرام اور جلیل القدر علماء عظام نے تصریح فرمائی کہ جسدِ اطہر نبی انور ﷺ کے ساتھ مس ہونے والی خاک پاک کعبہ معظمہ اور عرش الٰہی سے بھی افضل ہے۔

☆ حجرِ اسود دنیا کے بقیہ عظمت والے پتھروں سے بھی برتر ہے، اس کا استلام کرنے والے حاجیوں، طواف کرنے والوں، عمرہ کرنے والوں کے ایمان کی گواہی بروزِ حشر رب غفار جل وعلا کے حضور ادا کرے گا اور ان کی شفاعت کا طلب گار ہوگا۔

☆ قرآن مجید کے مقدس اوراق عزت، شرافت، عظمت میں دیگر اوراق سے لاتعداد درجوں زائد ہیں۔

☆ ملائکہ میں سے رُسلِ ملائکہ افضل ہیں۔

☆ رُسلِ ملائکہ سے رُسلِ بشر افضل ہیں۔

☆ رُسلِ بشر سے اولوا العزم رسول افضل ہیں۔

☆ اولوا العزم رسولوں سے امام الرسل ہادی السُبل خاتم الانبیاء حبیب کبریا محبوب رب العلا تاجدار عرب وعجم فخر آدم وبنی آدم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات صلاۃً وسلاماً علیک یارسول اللہ بے انتہاء مرتبہ، عزت، شرف، عظمت، کرامت، سعادت، برکت، حُرمت، قربِ رب العزت جل وعلا میں افضل، اعلیٰ، برتر، انور، اکرم، اعظم اور اقدس ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کسی شیٔ کو عظمت دیتا ہے تو اس میں ہونے والے عمل کا اجر کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اسی شیٔ میں ہونے والے گناہ کا عقاب بھی بڑھا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات سے ارشاد فرمایا۔

یٰــنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ

عَلَى اللّٰہِ یَسِیۡرًا☆وَمَنۡ یَّقۡنُتۡ مِنۡکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتَعۡمَلۡ صَالِحًا نُّؤۡتِہَاۤ اَجۡرَہَا مَرَّتَیۡنِ وَاَعۡتَدۡنَا لَہَا رِزۡقًا کَرِیۡمًا☆ (سورۃ الاحزاب آیات ۳۰،۳۱)

اے نبی کی بیبیو! جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرات کرے تو اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا اور یہ اللہ کو آسان ہے، اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی، اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِالْاَبْرَارِ اِمَامِ الْاَخْیَارِ وَعَلٰی آلِہٖ الْاَنْوَارِ وَصَحْبِہٖ الْاَبْرَارِ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ

..........شامل ہیں، اس لئے ان مبارک اشخاص، ذوات قدسی صفات، اوقات مبارکہ، مقامات مقدسہ، اشیاء معظّمہ کا حتی الامکان قُرب، ہم نشینی مجلس اور زیارت کر کے سعادت، برکت، شرافت، عزت، کرامت اور مغفرت حاصل کرنے کی کوشش کرنا منشاء الٰہی، رضائے مصطفوی اور مقاصد شرع کے عین مطابق ہے، مولیٰ تعالیٰ تقدس وتبارک نصیب کرے۔ (۲۰)

﴿۱۱﴾ ذوات مبارکہ، اوقات مبارکہ، مقامات مقدسہ اور اشیاء منورہ کی قربت وقوعِ طاعت کی تاثیر سے طہارتِ نفس میں زائد ہے، اس لیئے ان مبارک، مقدس، مطہّر، منوّر ذوات، اوقات، مقامات اور اشیاء کی تاثیر میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جب بندۂ مؤمن ان میں حصول برکت وثواب میں کوشاں ہوتا ہے اور گناہوں سے بچنے کی

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۴۳۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص ۵۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۲۲۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۲۲۲

حتی الامکان کوشش کرتا ہے تو اس کی یہ مشق اسے دیگر اوقات میں گناہوں سے بچانے میں مدد و معاون ہوگی اور وہ طاعاتِ خداوندی میں زیادہ رغبت، انہماک سے مشغول رہے گا، گویا یہ مختصر مشق اس کی بقیہ زندگی کے سنوارنے میں مفید ہوگی، اس لئے بندۂ مومن کو لازم ہے کہ اس مبارک مشق کو حضورِ قلب سے ادا کرے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ ایک ظلم بروز قیامت کئی ظلموں کی صورت میں نامہ اعمال میں موجود ہوگا، حدیث شریف نے اس کو واضح فرما دیا ہے۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲۲)

قیامت کے روز ایک ظلم کئی ظلموں کی صورت میں نمودار ہوگا۔

اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ......

(ا) حرمت والے مہینوں کی حرمت وعزت کے پیش نظر صغیرہ، کبیرہ، ہر نوع کے گناہوں سے محفوظ رہے تا کہ اس مشق سے بقیہ ایام گناہوں سے محفوظ رہے۔

(ب) بارہ مہینے یعنی تمام عمر ہر قسم کے گناہوں سے بچے، کیونکہ گناہ کا ارتکاب کسی دن، مہینے، سال جائز نہیں۔

(ج) احکامِ دین کی خلاف ورزی ظلم ہے، احکامِ دین کو اسی طرح ادا کریں جس طرح منشاءِ دین ہے، اس میں اپنی خواہش، مرضی سے کمی بیشی نہ کریں۔

(د) احکامِ شرع جن اوقات کے ساتھ مخصوص ہیں، انہیں اوقات میں ادا کرنا طاعتِ خداوندی ہے، اوقاتِ مخصوصہ میں ردوبدل کا اختیار کسی بندے کو حاصل نہیں، اس لئے ان اوقات اور عبادات کی

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ از ہر، ج ۱۶، ص ۵۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۳۴

☆ لباب النقول فی اسباب النزول مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الرشید، بیروت، ج ۲، ص ۲۳۷

(۲۲) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۳۳۱

☆ والترمذی فی کتاب البر عن عبداللہ بن عمر

پابندی کریں۔(۲۳)

﴿۱۳﴾ تمام حربی کافروں سے جہاد قیامت تک جاری رہے گا، اللہ تعالیٰ نے انہیں گھیر کر، تمام حربیوں سے جہاد کا حکم دیا ہے، یہ اسی لئے کہ وہ ہر لمحہ، ہر حال میں اور ہر طرح مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار رہتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے دفاع اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ان سے جہاد کرنا جائز ہے۔(۲۴)

فائدۂ جلیلہ:

تقویم قمری کا موجودہ نظام:

تقویم قمری کے مہینے محرم الحرام تا ذوالحجہ شریف تو ابتدائے تخلیق عالم سے ہی متعارف رہے ہیں لوگ انہیں اپنی

---

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۲۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۴۲۳

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۴۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۴

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دارالرشید، بیروت، ج ۲، ص ۲۲۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۲۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۲۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۸۷

گفتگو، تحریر و تقریر میں بیان کرتے تھے، مگر سال کا تعین کسی خاص واقعہ کی نسبت ہوتا، مثلاً ......

"**عام الفیل**"، یعنی جس سال ابرہہ نے ہاتھیوں سمیت بیت اللہ شریف پر حملہ کا ارادہ کیا۔

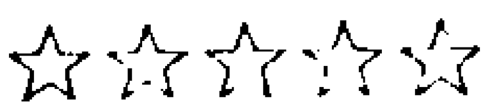
"**عام الحزن**" جس سال سرکار دو عالم ﷺ کو یکے بعد دیگرے دو صدمات سے دوچار ہونا پڑا، ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال اور آپ ﷺ کے ہمدرد چچا جناب ابو طالب کا انتقال۔

"**عام الحدیبیہ**" حدیبیہ کے مقام پر عمرہ کی نیت سے آئے، حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ، کفار مکہ کا جس سال معاہدہ ہوا۔

لیکن اس میں بھی وقت اور سال کا تعین دشوار تھا، ایک مرتبہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مراسلہ اپنے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا، اس میں شعبان المعظم کی تاریخ لکھی، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون سے سال کا شعبان المعظم؟ اس خاص واقعہ کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوئی کہ سال کا تعین کس طرح کیا جائے، ملک الاھواز جو قید ہو کر آیا تھا اور مدینہ منورہ میں آ کر مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے رومیوں، قبطیوں وغیرہ کی تقویم کا حال عرض کیا، مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور انور نور مجسم نبی معظم ﷺ کی ہجرت کو بنیاد بنا کر سال کا تعین کیا جائے، اس طرح سن ہجری کا اجراء ہوا جو درحقیقت قمری تقویم ہے، یہی تقویم مسلمانوں میں رائج ہے۔ (۲۵)



(۲۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۰۰ ص ۹۰



باب (۱۹۴):

﴿فرضیتِ جہاد اور اس کے آداب﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّ جَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۔ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت ۴۱)

کوچ کرو ہلکی جان سے، چاہے بھاری دل سے، اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو۔

حل لغات:

"اِنْفِرُوْا": صیغہ امر ہے۔ نَفَرَ یَنْفِرُ نَفْرًا اُنُفُوْرًا بمعنی عوام کا دشمن کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہونا، نکل پڑنا جہاد کے لئے، دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہونا مراد ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا (۱) جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکلو۔(۲)

(۱) رواہ ابن ماجه

(۲) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر، ج ۱۶، ص ۵۹

تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج ۳، ص ۴۳۷

المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۱۳۰۲

المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۵۰۱

المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفه علامه احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۲۹

قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۳۱۳

تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۵۸۷

"خِفَافاً وَّثِقَالاً" : خِفَافاً جمع خَفِيْفٌ کی ہے،اس سے مراد جان سے ہلکے پھلکے ہوکر نکلو جس سے یہ سفر آسان طے ہو۔

ثِقَالاً جمع ہے ثَقِيْلٌ کی ،اس سے مراد یہ ہے کہ اے جماعت صحابہ!اس طرح سفر کے لئے نکلو کہ تمہیں یہ سفر آسان معلوم ہو اور دشمن پر یہ بھاری ہو، یہ معنی آیت کے منشا کے بہت قریب ہے۔

خِفَافاً وَّثِقَالاً کی تفسیر میں مفسرین کرام نے اور معانی بھی بتائے ہیں ، جوان اور بوڑھے،غنی اور فقیر، کاروبار میں مشغول اور فارغ،خوش دلی سے یا بادل نخواستہ،سوار ہو کر یا پیدل، دستکار ہو یا غیر دستکار،عیال دار ہو یا بے عیال،ساز وسامان ساتھ ہو یا بے ساماں، بہادر ہو یا بز دل،مقدمۃ الجیش ہو یا لشکر میں۔

اے صحابہ! خواہ تم کسی حالت وکیفیت میں ہو،رسول اللہ ﷺ کے بلانے پر غزوہ تبوک کے لئے سفر اختیار کرو۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت مبارکہ تمام معانی کا احتمال رکھتی ہے۔(۳)

"فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ":اللہ کی راہ سے مراد مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات ہے۔ ہر وہ عمل جو اللہ تعالیٰ جل وعلا کے تقرب کے حصول کی نیت سے کیا جائے خواہ فرض ہو یا واجب یا نفل یا دیگر نوع طاعت۔

---

(۳) احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳،ص۱۱۷
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۲،ص۹۵۲
الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۹،ص۱۵۰
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۱۶،ص۶۹
تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۲،ص۱۵۰
انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ص۲۳۵
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۲،ص۲۴۴
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج۲،ص۲۴۴
تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت ج۵،ص۴۴
تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج۳،ص۴۳۳
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰،ص۱۰۴
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی ج۵،ص۲۹۰
الدرالمنثور فی تفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت ج۴،ص۲۰۹

اگر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے ساتھ کوئی قید نہ ہو تو مطلق " فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " سے مراد جہاد ہوتا ہے۔ یہی معنی آیت میں متعین ہے۔ (۴)

شانِ نزول:

۹ھ ہجری کو حضور نبی اکرم ﷺ فتح مکہ، غزوہ حُنین، غزوہ طائف اور عمرہ جعرانہ سے فارغ ہو کر ذی قعدہ کو مدینہ منورہ واپس ہوئے کچھ وقت قیام فرمایا تو خبر ملی کہ رومی لشکر بڑی تعداد میں شام کی سرحد تبوک اور اس کے آس پاس جمع ہے اور مسلمانوں پر بڑی شدت سے حملہ کرنے والا ہے۔ حضور سید الکونین رسول اکرم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ ان کی پیش قدمی سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر ان پر جہاد کر دیا جائے۔

یاد رہے تبوک ایک چشمہ تھا جو مدینہ منورہ سے بارہ منزل شام کے نزدیک واقع ہے۔

اپنے اس ارادے سے صحابہ کرام کو مطلع فرمادیا کہ ہم تبوک پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تا کہ رومی فوج کو اس کے علاقہ میں ہی دردناک انجام سے دوچار کر دیا جائے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی جہاد کی علانیہ تیاری شروع فرمادی۔ اس سے پہلے اکثر جہاد کے مقام کو ظاہر نہیں کیا جاتا تھا۔ غزوۂ تبوک کے لئے اعلان میں خاص حکمت تھی۔ تبوک چونکہ مدینہ منورہ سے دور، قریب پانچ سو میل پر تھا، موسم سخت گرم تھا۔ اہل مدینہ کے باغ میں کھجوریں تیار ہو چکی تھیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ارادہ تھا کہ درختوں کے سایہ میں گرمیاں گزاریں گے اور پھل کھالیں گے۔

نبی پاک ﷺ نے واضح مقام کا اعلان فرمادیا تا کہ مسلمان پوری تیاری کر لیں۔ یہ جہاد منافقوں پر بالعموم اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بالخصوص گراں معلوم ہوتا تھا۔

ان حالات میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جہاد میں شامل ہونے کا حکم تھا۔ (۵)

---

(۴) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۳۸

(۵) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۵۴

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۲، ص ۵۹

تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۴۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جہاد فرض قطعی اور اسلام کا اہم رکن ہے۔ قطعی الدلالہ واضح الثبوت نصوص کثیرہ اس کی فرضیت پر دلالت کرتے ہیں۔ چند آیات پیش کرتے ہیں جن میں جہاد کی فرضیت کا واضح بیان ہے۔

(ا) آیت زیب عنوان میں جہاد کا حکم بڑی تاکید سے دیا گیا ہے۔

(ب) یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَالَكُمْ اِذَاقِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْافِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَامِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَامَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَافِی الْاٰخِرَةِ اِلَّاقَلِیْلٌ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت ۳۸)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جاوے خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو۔ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا۔

(ج) اِلَّاتَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَاتَضُرُّوْهُ شَیْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت ۳۹)

اگر نہ کوچ کرو گے تو تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

(د) وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَاعُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ☆

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۳)

(ہ) وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَایَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ☆

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورۃ الانفال آیت ۳۹)

(ز) قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ☆

تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۱۴)

(ز) قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ ☆

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے، اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے، جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (سورۃ توبہ آیت ۲۹)

(ح) فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَی السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ☆

تو تم سستی نہ کرو اور آپ صلح کی طرف (کافروں کو) نہ بلاؤ۔ اور تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا۔ (سورۃ محمد آیت ۳۵)

(ط) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ☆

پھر اگر وہ (کافر) منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو دوست نہ ٹھہراؤ نہ مددگار۔ (سورۃ النساء آیت ۸۹)

(ی) فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْھُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ وَخُذُوْھُمْ وَاحْصُرُوْھُمْ وَاقْعُدُوْا لَھُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ (سورۃ التوبہ آیت ۵)

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ، اور انہیں پکڑو اور قید کرلو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(ک) وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ☆

اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۳۶)

(ل) یـٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ☆ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃ الصف آیات ۱۰، ۱۱)

اے ایمان والو! کیا میں بتادوں وہ تجارت، جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے، ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

اس آیت مبارکہ میں فرائض جہاد کا ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ نجات دینی و اُخروی جہاد میں ہے۔

(م) رحمۃ للعالمین نبی کریم ﷺ کو خود جہاد کا حکم دیا گیا اور ساتھ ہی حکم دیا گیا کہ اپنے ماننے والوں کو جہاد پر آمادہ کرو۔ ارشاد ربانی ہے۔

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۸۴)

تو اے محبوب! اللہ کی راہ میں لڑو، تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگر اپنے دَم کی اور مسلمانوں کو آمادہ کرو۔ قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے اور اللہ کی آنچ سب سے سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب سے کڑا۔

(ن) جہاد کسی مسلمان سے ساقط نہیں ہر مسلمان پر فرضیت جہاد کی کیفیت مختلف ہے۔ اجمال ارشاد ربانی میں ملاحظہ ہو:

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِیُؤْذَنَ لَھُمْ وَقَعَدَ الَّذِیْنَ کَذَبُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۚ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆ لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ ۚ وَاللّٰہُ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

(سورۃالتوبۃ آیات،۹۰، ۹۱)

اور بہانے بناونے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنھوں نے اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا تھا۔ جلد ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ ضعیفوں پر کچھ ہرج نہیں اور نہ بیماروں پر، اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو، جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کچھ راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو مسلمان کسی شرعی عذر کے باعث جہاد میں عملی یا مالی یا لسانی طور پر شامل نہ ہو سکے اس پر لازم ہے کہ پیچھے رہ کر اللہ و رسول کی خیر خواہی میں مشغول رہے، مجاہدین کے بیوی بچوں کی دیکھ بھال اور حتی الامکان حفاظت پر مامور رہے۔ یہ بھی ایک طرح سے اس کا جہاد ہے۔

آیات قرآنی اور ارشادات ربانی کے واضح نصوص کثیرہ کے علاوہ چند احادیث طیبہ ذکر کی جاتی ہیں جن میں فرضیت جہاد کا واضح بیان ہے۔

(۱) امام اجل ابوبکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن الخصاصیۃ رضی اللہ عنہ خدمتِ اقدس سرکارِ انور ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کس چیز پر مجھ سے اسلام کی بیعت لیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنا دست مقدس بڑھایا اور فرمایا: میں اس امر پر آپ سے بیعت لوں گا کہ آپ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ تو پانچ فرض نمازیں اپنے وقت پر ادا کرے، فرض زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں صرف دو چیزوں کی طاقت رکھتا ہوں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں عرض ہے کہ میرے پاس صرف اہل خانہ کی گذر اوقات کے لئے ہے۔ رہا جہاد، سو میں بزدل ہوں، مجھے خوف ہے کہ میں ڈر کر بھاگ جاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ غضب ناک ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مقدس کھینچ لیا اور فرمایا:

يَابَشِيْرُ! لَاجِهَادَوَلَاصَدَقَةَ فَبِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ

اے بشیر! اگر جہاد اور صدقہ (زکوٰۃ) نہ ہو تو جنت میں کیسے داخل ہو گا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ اپنا دست مقدس بڑھایئے، آپ نے ایسا کیا تو میں نے ان تمام امور پر (جہاد اور زکوٰۃ سمیت) آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔(٦)

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ(٧)

مشرکوں سے مال، جان اور زبان سے جہاد کرو۔(٨)

﴿٢﴾ حالات، اسباب اور واقعات کے اعتبار سے فرضیت جہاد دو نوع پر ہے۔

فرض کفایہ۔ فرض عین

---

(٦) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٣، ص١١٥

(٧) ☆ الجصاص، ج٣، ص١١٥

(٨) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٣، ص١١٤

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج٢، ص٩٥٤

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٨، ص١٠٥

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٦، ص٧٠

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٢، ص٢٤٥

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج٢، ص٢٤٥

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص٣٣٥

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج٣، ص٤٣٨

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٠، ص١٠٤

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج٢، ص٣٦٠

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج٥، ص٤٤

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج٥، ص٢٩٢

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج٣، ص٤٤٣

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص٤٦٣

(ا) **فرض کفایہ :** اگرحربی دارالاسلام کی کسی ایک سرحد یا سرحدوں یا شہر یا شہروں پر حملہ کردے یا ذمی معاہدہ توڑ کر حربی بن جائے اور دارالاسلام کے کسی حصہ پر قبضہ کرلے یا کوئی باغی دارالاسلام کے کسی شہر پر قابض ہو جائے تو وہاں کے رہنے والوں پر فرض ہے کہ ان کا مقابلہ کر کے دشمن کو واپسی پر مجبور کردے وہ علاقہ، شہر، سرحد کوان سے آزاد کرالے۔ اگراس سرحد، شہر یا علاقہ والے دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوں تو صرف ان پر جہاد فرض ہے باقی مسلمانوں پر فرض نہیں، گویا بعض مسلمانوں کے فریضہء جہاد ادا کرنے سے باقی کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

(ب) **فرض عین :** دارالاسلام کی سرحد، شہر یا علاقہ کے رہنے والے دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور عاجز ہوں تو قریب رہنے والے مسلمانوں پر ان کی امداد فرض ہے۔

اگر دشمن دارالاسلام کی سرحدوں کے قریب آجائے اور ابھی داخل نہ ہوا ہو پھر بھی دارالاسلام کے تمام مسلمانوں پر جہاد کے لئے نکلنا فرض ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب آجائے، سرحدیں محفوظ ہو جائیں۔ دشمن رسوا ہو جائے اور اس کی کمر ٹوٹ جائے۔ ایسی صورت حال میں جہاد فرض عین ہے۔(۹)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۶۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۳۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ص ۱۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۴

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۲۳

﴿۴﴾ جہاد فرائض اسلام میں سے ہے اور باقی فرائض کی طرح قیامت تک باقی، نافذ، واجب الایمان، واجب العمل، محکم اور غیر منسوخ ہے، کوئی فرد، جماعت، حاکم، ہیئت مقتدرہ اسے منسوخ قرار نہیں دے سکتی۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر اور اس کا ترک اشد حرام گناہ کبیرہ ہے۔ جہاد کی بقا اور نفاذ سے اسلام کی شوکت، غلبہ، سطوت، دارالاسلام اور مسلمانوں کا امن وامان وابستہ ہے۔ دین حقہ کی سربلندی اسی کی بدولت قائم ہے اور ان شاء اللہ قائم رہے گی۔ مسلمانوں کا جو گروہ جہاد سے اعراض کرتا ہے عزت سے محروم ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کی کثیرہ واضح البیان آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ کثیرہ اس کی فرضیت کا اعلان فرما رہی ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ نے فتح مکہ معظمہ کے روز اعلان فرمایا:

لاھجرۃ بعد الفتح، ولٰکن جھادٌ ونیّۃٌ واذا استُنفرتم فانفروا (۱۰)

فتح مکہ معظمہ کے بعد مکہ معظمہ سے ہجرت کی فرضیت ختم ہو چکی ہے (کیونکہ مکہ معظمہ اب دارالاسلام بن چکا ہے، اور دارالاسلام سے ہجرت کا کیا مقصد؟) البتہ جہاد اور نیت اخلاص (قیامت تک) باقی ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔

فائدہ جلیلہ:

سورہ توبہ، جس کا اکثر حصہ جہاد کے احکام ومسائل پر مشتمل ہے، میں سب سے پہلی آیت وہ اتری جو زیب عنوان ہے، اس میں جہاد کی فرضیت کا اعلان ہے۔ (۱۱)

---

(۱۰) رواہ مسلم (کتاب الامارہ، باب المبایعۃ) عن عائشۃ
ورواہ احمد والنسائی عن صفوان بن امیہ
ورواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابن عباس بحوالہ
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ج۱۶، ح۴۶۲۵۰

(۱۱) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۸، ص۹۰
الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت ج۴، ص۲۰۸
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳، ص۱۱۳
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف ابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۲، ص۹۵۴
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۱۶، ص۴۰
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۲، ص۲۴۵

﴿۴﴾ اگر حاکمِ اسلام یا اس کا مقرر کردہ نائب مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرے اور اسے حفاظت میں عجز نہ ہو تو باقی مسلمانوں سے جہاد ساقط ہے۔ البتہ دشمن کا حملہ اگر اس شدت کا ہو کہ لشکر عاجز آ جائے تو باقی مسلمانوں پر اس کی امداد بقدر امکان و استطاعت فرض ہے۔ یہاں تک کہ کفار مغلوب ہو کر جزیہ ادا کرنے پر راضی ہو جائیں یا دار الحرب میں واپس شکست خوردہ بھاگ جائیں۔ (۱۲)

﴿۵﴾ غزوہ تبوک میں حضور پرنور تاجدار کونین حامی و ناصر ثقلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی دعوت میں ہر مستطیع صحابی کے لئے جہاد میں نکلنا فرض تھا۔ ان میں کسی کے لئے تخلّف (پیچھے رہ جانا) جائز نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ☆

(سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۰)

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں، جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں، ان سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک اللہ نیکوں کا ''نیگ'' ضائع نہیں کرتا۔

حضور انور ﷺ کے دیگر غزوات کا یہ عالم نہ تھا اور قیامت تک جہاد کی وہ اشد فرضیت کسی اور مقام پر متحقق نہ ہو سکی اور ان شاء اللہ متحقق نہ ہو سکے گی، کیونکہ اب کسی نئے نبی کی بعثت محال ہے۔ (۱۳)

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۱۳، ۱۱۴

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۱۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴

﴿۶﴾ حاکمِ اسلام پرفرض ہے کہ ہرسال (یاکم وبیش وقت میں، جیسا کہ حالات کا تقاضا ہو) ایک لشکر دشمن کی سمت اپنی سرحد پر روانہ کرے اور وہ خود یا اس کا معتمد نائب ان کے ساتھ نکلے۔ وہ دشمن کو دعوتِ اسلام دے اور ان کے عوام کی تکلیف کو دور کرے۔ دینِ اسلام کو ان پر غالب کریں یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں یا جزیہ دینے پر رضامند ہو جائیں یا وہ اپنے دارالحرب میں امن سے رہنے کا معاہدہ کرلیں۔

فائدہ جلیلہ:

دورِ جدید میں اسلامی لشکر کا جنگی مشقیں کرنا اسی کی جدید صورت ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہیں، اسلامی لشکر کی تیاریوں کا حال معلوم کر کے دشمن خوفزدہ اور مغلوب رہتا ہے۔ ''امن کے لئے جنگ کی تیاری رکھو'' کا اُصول مسلّمہ ہے۔ (۱۴)

﴿۸﴾ جہاد میں شہادت پانے والے شہداء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے۔ وہ اللہ کے ہاں زندہ ہیں۔ رزق دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نوازشات پر وہ فرحت محسوس کرتے ہیں۔ انہیں ''مردہ'' کہنا یا سمجھنا کفر اور آیات ربانی کا انکار ہے۔ رب جلیل جل شانہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ ☆ (۱۵)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔

نیز شہداء کرام کے بارے میں ان کا رب کریم جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ☆ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ☆ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ☆ (۱۶)

(۱۴) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۵۲

(۱۵) سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۴

(۱۶) سورۃ آل عمران آیات ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں کہ اپنے پچھلوں کی، جو ابھی ان سے نہ ملے۔ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ غم۔ خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی، اور یہ کہ اللہ اجر ضائع نہیں کرتا مسلمانوں کا اجر۔

حیات، رزق پانا، اللہ کی عطاؤں پر فرحت پانا، پچھلوں کی خوشیاں محسوس کرنا، اندیشہ اور خوف سے آزاد ہونا اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل سے بشارت حاصل کرنا۔ یہ زندوں کی علامات ہیں، انہیں مردہ کیسے کہا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے فضل و کرم سے ان کے اجسام کو محفوظ رکھتا ہے۔ عام طور پر مرنے کے کچھ دیر بعد انسانی جسم متعفن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہداء کرام کے بدنوں کو موجب تعفن عفونت کو دور کر دیتا ہے۔ یہی کیفیت اولیاء، صلحاء، اتقیاء اور انبیائے کرام کو حاصل ہے۔ انبیائے کرام کے بارے میں حضور امام الاتقیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تعالٰی حَرَّمَ علی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَالْاَنْبِیَآءِ (۱۷)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی......

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ ۔ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت ۴۱)

کوچ کرو ہلکی جان سے، چاہے بھاری دل سے، اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو۔

...تو اپنے بچوں سے فرمایا: میرا سامانِ جہاد تیار کرو، بچوں نے اپنے بوڑھے باپ سے عرض کیا، ہم جہاد کے

---

۱۷ رواہ الائمہ احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن اوس بن اوس بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، ج ۱۱، ح ۳۲۲۴۴

لئے کافی ہیں، باپ کے اصرار پران کا سامان تیار کیا گیا، جہاد میں شریک ہونے کے لئے کشتی پر سوار ہوئے، کشتی میں ہی وصال فرمایا، ان کے دفن کے لئے کوئی جزیرہ راستے میں نہ ملا، سات روز کے بعد ساحل پر پہنچ کر دفن ہوئے، لیکن اس عرصہ میں ان کا جسم عفونت زدہ ہونے سے محفوظ رہا۔

شہداء کو یہ انعامات دنیا میں ملتے ہیں، عقبیٰ یقیناً اس سے بہتر ہوگی۔ لہٰذا جب موقعہ ملے تو بندۂ مومن جہاد میں شریک ہو، زندہ رہا تو غازی اور غنیمت پائے گا، شہادت پا گیا تو مراد کو پہنچا۔ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (۱۸)

﴿۸﴾ ''جہاد'' ...

☆ فساد

☆ ملک گیری کی ہوس

☆ مالِ غنیمت کے حصول کی تمنا

☆ جُرأت و بسالت کا اظہار

☆ اظہار تفاخر

☆ حصول تمغہ جات و اعزازات

☆ غازی یا شہید کہلانے کی خواہش

☆ خونریزی و تشدد

☆ مخلوقِ خدا کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا عزم

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص ۱۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص ۳۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت۔ ج۵، ص ۴۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دار الفکر بیروت۔ ج۴، ص ۲۰۹

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت طبع ثالثہ۔ ج۱۶، ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اماد اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۳، ص ۴۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۸، ص ۱۵۰

☆ یا تاریخ عالم میں عمدہ اور بڑے کارناموں کی فہرست میں اضافہ اوران میں اپنا نام درج کرنے کے عزم بالجزم کا نام نہیں۔ اگر کوئی ایسا کہتا یا سمجھتا ہے یا لکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ورسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا سخت مخالف، حقائق سے دور اور سخت غلط فہمی، یا حسد وعناد کا شکار اور فساد پھیلانے والا ہے۔

ہاں ہاں ''جہاد'' نام ہے:

☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے محبوب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا

☆ دفع فساد کا

☆ اعلائے کلمۃ اللہ کا

☆ شوکتِ اسلام قائم کرنے کا

☆ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کی زمین پر اسی کا نظام نافذ کرنے کا

☆ خلیفۃ اللہ حضور رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور رِضا میں مال، جان، عزت، آبرو، وطن، خاندان اور تمام دنیوی تعلقات قربان کر دینے کا

☆ اللہ ورسول کے نافرمان مجرموں اور باغیوں کو اس کی مقرر کردہ سزا دینے کا

☆ مخلوقِ خدا کو مادر پدر آزادی، جبر وتسلط، ظلم وتشدد اور غلط کاریوں سے روکنے کا

☆ غلبۂ اسلام کے قائم کرنے اور رکھنے کا

☆ قرآن وسنت، اجتہاد، فقہ اور شرائع اسلام کی حفاظت کا

☆ زیردستوں اور مظلوموں کی دادرسی، فریادرسی اور عملی ہمدردی کا

☆ بین الاقوامی طور پر قیام امن وصلح کا

☆ اقوام عالم کو ان کے جائز حقوق دلانے کا

☆ اطاعت امیر کے اسلامی حکم پر عملی اقدام کا

☆ بین الاقوامی معاہدات کی پاسداری کا

☆ مُثلہ کی ممانعت کا

☆ عورتوں، بچوں، معذوروں، مذہبی پیشواؤں کو دورانِ جنگ قتل نہ کرنے کا

☆ میعادِ معاہدہ سے قبل جنگ کی ممانعت کا

☆ اظہارِ اسلام پر قتال سے دست برداری کا

☆ لوٹ مار کی ممانعت کا

☆ بدنظمی اور انتشار کی ممانعت کا

☆ غیر جانبداروں سے عدم تعرض کا

☆ پناہ چاہنے والے غیر مسلموں کو پناہ دینے کا

☆ غیر اہل قتال کے قتال کی ممانعت کا

☆ سفیروں کے قتل کی ممانعت کا

☆ مالِ غنیمت سے قبلِ تقسیم خفیہ طور پر کچھ نہ لینے کا۔ وغیرہ۔

''جہاد'' کے مذکورہ فلسفہ پر قرآن وحدیث، سنت رسول اللہ ﷺ، اخیارِ امت، ابرارِ قوم اور بین الاقوامی طور پر مُسلّم مُسلِم قائدین کا طرزِ عمل شاہد عادل ہے، یہ بے غبار حقیقت سورج و چاند سے زیادہ روشن ہے، سلیم الفطرت حضرات اس سے بخوبی واقف ہیں۔ البتہ حسد، عناد، جہل، تعصب اور تشدد کے پرچارکوں کو یہ حقائق نظر نہیں آتے، یا وہ ان حقائق کو قصداً مسخ کرنے پر کمربستہ ہیں۔ روشن دن میں اگر چمگادڑ کو سورج نظر نہ آئے تو اس میں قصور سورج کا نہیں اس کی فطرت کی کجی ہی اس کے لئے مانع ہے۔

قرآن وسنت اور تاریخ عالم کے ناقابل تردید چند شواہد اپنی چشمِ بصیرت سے دیکھ لیجئے، ان شاء اللہ سلیم الفطرت کے لئے کافی ہوں گے۔ دلائل کے پہاڑ اور انبار بھی بد باطن کے لئے ناکافی ہوتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے۔

(ا) وقٰتلوْھُم حتّٰی لاتکوْن فتنۃ ویکوْن الدّیْنُ کُلُّہٗ للہ الآیہ (سورۃ الانفال، آیت ۳۹)

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہوجائے۔

(ب) لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ☆ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆

(سورۃالممتحنۃ آیات،۸،۹)

اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا جوتم سے دین میں نہ لڑیں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو، بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جوتم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر ان کی مدد کی کہ ان سے دوستی کرو، جو ان سے دوستی کرے وہی ستم گار ہیں۔

مسلمانوں سے دین میں لڑنے والوں، لڑنے والوں کی مدد کرنے والوں، مسلمانوں کو گھروں سے نکالنے والوں، نکالنے والوں کی مدد کرنے والوں سے دوستی منع ہے، ان سے جہاد جائز بلکہ فرض ہے، اس کے علاوہ دیگر امن پسند کافروں سے احسان اور انصاف کا برتاؤ اور دنیوی معاملات، معاہدات کی پاسداری جائز ہے۔

پناہ کے طالب کافروں کا حکم اللہ رب العزت جل شانہ نے یہ بیان فرمایا ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت،٦)

اور اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے، پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچادو، یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

موالات (دلی دوستی) کی دوقسمیں ہیں۔

اول : حقیقیہ

دوم : صوریہ

موالات حقیقیہ چند نوع پر ہے۔

(ا) رُکن، ......دل کا ادنیٰ میلان

(ب) وَدَاد، ......محبت

(ج) اِتحاد، ......دوسرے سے مل جانا

(د) اِنْقِیَاد، ......اپنی خواہش سے بے خوف طمع دوسرے کی اتباع

(ہ) تَبَتُّل، ......پوری طرح دوسرے کا تابع فرمان ہو جانا۔

دوم: موالات صوریہ، اس کی چند نوع ہیں۔

(ا) برتاؤ: اس کی صورت یوں ہے کہ دل کافر کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے کہ جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو۔

یہ بحالت ضرورت و مجبوری صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے۔

(ب) مدارات: محبت نما برتاؤ۔

(ج) بِرّ: احسان۔

(د) اِقْسَاط: عدل و انصاف کا برتاؤ۔

(ہ) معاشرت: معاملات دنیویہ میں میل جول۔

(و) مداھنت: کافروں فاسقوں سے میل جول میں دینی امور میں سُستی اختیار کرنا۔

(ز) مجرد معاملت: معاملات دنیویہ مثلاً لین دین، خرید و فروخت، اجارہ، کرایہ، استصناع (کچھ رقم دیکر کوئی چیز بنوانا) وغیرہ۔

مُعاملت سوائے مرتد کے ہر کافر و مشرک سے جائز ہے۔ اور مُوالات ہر کافر و مشرک سے حرام ہے۔

بقدر ضرورت و مجبوری ان سے مدارات، بِرّ، اقساط اور معاشرت جائز ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی جنگ (جہاد) اور کافروں کی جنگ کے موازنہ میں چند مثالیں پیش کر دی جائیں تا کہ اسلام کے خلاف ''تشدد اور دہشت گردی'' کے الزامات کی حقیقت کھل جائے۔ مگر پہلے ایک امر

کی وضاحت ضروری ہے کہ کوئی گروہ، جو اسلام کا نام استعمال کرتا ہو مگر اسلامی تعلیمات کا پابند نہ ہو اس کے عمل کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد نہ ہوگی، اسلامی تعلیمات سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ اسلام ان کے مَن ثانے کردار کا جواب دہ ہے۔ ان کے کرتوتوں سے اسلام کا دامن پاک ہے۔ صاحبِ سیف رسول حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے دعوتِ اسلام کے تیرہ سال مکہ معظمہ میں گذارے، دشمنوں کی ایذاؤں کے باوجود آپ ﷺ نے حکم ربانی کے تحت ہمیشہ درگذر سے کام لیا۔ ہجرت مدینہ طیبہ کے دوسرے سال غزوۂ بدر کا معرکہ ہوا اور پھر غزوۂ احد، غزوۂ احزاب، غزوۂ موتہ، فتح مکہ، غزوۂ خیبر، غزوۂ طائف وحنین وتبوک وغیرہ معرکے پیش آئے۔

متعدد فوجی دستے آپ ﷺ نے اطراف میں روانہ فرمائے۔ جنہیں سیرت کی اصطلاح میں "سَرِیَّہ" کہتے ہیں۔ اربابِ سِیَر اور محدثین نے بتایا ہے کہ حضور ﷺ کی جہادی حیاتِ مبارکہ ۲ھ تا ۱۰ھ یعنی صرف آٹھ برس ہے، جس میں سولہ یا اٹھارہ غزوات ہیں اور باقی چونسٹھ کے قریب دوسرے سفر ہیں جو مختلف اغراض ومقاصد کے لئے اختیار کئے۔ (۱۹)

ان غزوات میں مسلمانوں اور کافروں کا جو نقصان ہوا، وہ حسب ذیل ہے۔

شہادت پانے والے مسلمان =	۲۵۹
زخمی مسلمان =	۱۲۷
اسیر مسلمان =	۱
مجموعہ =	۵۸۷
مقتول کافر =	۷۵۹
اسیر کافر =	۶۵۶۴
مجموعہ =	۷۳۲۳ (۲۰)

(۱۹) بخاری شریف، ج ۲، ص ۲۴۲

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۱۸، ص ۷۹

(۲۰) رحمۃ للعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور، ج ۲، ص ۲۱۹

غزوہ حنین کے (۶۴۳۷) قیدی ازراہ لطف واحسان بغیر کسی شرط کے آزاد فرما دیئے، جن کی تقریب یوں ہوئی کہ ان قیدیوں میں حضور سرور عالم ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کے لوگ شامل تھے، اس رشتہ داری کے حوالہ سے انہوں نے رہائی کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایسا کرنا جب ہم نماز ظہر باجماعت ادا کرچکیں تو تم میں کوئی ہم سے ان کلمات سے استغاثہ کرے:

فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِیْنُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَوِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ نِسَآئِنَا وَ اَبْنَائِنَا (۲۱)

نماز کے بعد کھڑے ہوکر کہنا: یارسول اللہ! ہم اپنی عورتوں اور بیٹوں کے بارے میں مسلمانوں سے رہائی کے لئے آپ سے مدد چاہتے ہیں۔

چنانچہ حضور پرنور ﷺ نے ان کے چھ ہزار سے زائد قیدی ازراہ لطف وکرم بغیر فدیہ کے آزاد کردیئے۔ (۲۲)

اب ذرا دور جدید کے تہذیب وتمدن کے مدعیان کا حال پڑھیے، کہنے کو تو وہ، کتے، بلی کی جان بچانے میں کوشش کرتے ہیں لیکن ان کی درندگی کا یہ حال ہے کہ......

۱۴/ اگست ۱۹۱۴ء سے شروع ہونے والی جنگ عظیم اول ۳/ مارچ ۱۹۱۷ء کو جب ختم ہوئی تو چھوٹی قوموں کو آزادی دلانے کے بہانے لاکھوں نفوس اور کھربوں روپیہ خاک وخون میں ملادیا گیا۔

روزنامہ ''ہمدم'' بمبئی کی اشاعت مجریہ ۱۷/ اپریل ۱۹۱۹ء کے مطابق افراد کے نقصان کی تفصیل یوں ہے۔

مقتولین روس = ۱۷ لاکھ

مقتولین جرمنی = ۱۶ لاکھ

مقتولین فرانس = ۱۲ لاکھ ستر ہزار

مقتولین اٹلی = ۴ لاکھ ساٹھ ہزار

مقتولین اسٹریا = ۸ لاکھ

(۲۱) رواہ النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ج ۲، ص ۱۳۶

(۲۲) رحمۃ للعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان، سلمان منصورپوری، مطبوعہ شیخ غلام ایدسر، لاہور، ج ۲، ص ۲۲۰

مقتولین برطانیہ = ۷ لاکھ

مقتولین ترکی = دو لاکھ پچاس ہزار

مقتولین بلجیم = ایک لاکھ دو ہزار

مقتولین بلغاریہ = ایک لاکھ

مقتولین رومانیہ = ایک لاکھ

مقتولین سریا انٹی لنگر = ایک لاکھ

مقتولین امریکہ = پچاس ہزار

برطانیہ اور فرانس کی نو آبادیوں کی تعداد اور زخمیوں، اسیروں اور گم شدگان کی تعداد اس میں شامل نہیں۔ (۲۳)

جنگ عظیم دوم (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) صرف جانی نقصان ملاحظہ ہو۔ املاک، جانور، تجارت، معیشت وغیرہ کا نقصان اندازہ میں نہیں آسکتا۔

مقتولین برطانیہ، امریکہ وغیرہ اتحادی افواج = ایک کروڑ چھ لاکھ پچاس ہزار

مقتولین فریقین کا مجموعی اندازہ = ایک کروڑ پچاس لاکھ

مقتولین روس = پچھتر لاکھ

مقتولین جاپان = پندرہ لاکھ پچاس ہزار

مقتولین جرمنی = اٹھائیس لاکھ پانچ ہزار (۲۴)

اب ذرا حالیہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی وغیرہ تین درجن کے قریب اتحادیوں نے (جن میں دنیا کی ایٹمی ریاستیں بھی شامل ہیں) نہتے، بے گناہ مسلمان افغانیوں پر ہر قسم کے جدید ترین مہلک اسلحہ کی بوچھاڑ اس طرح کی کہ آسمان سے بارش نازل ہو رہی ہے۔ اسلامی ملک افغانستان کا کوئی چپہ بمباری سے محفوظ نہ رہا۔ شہری آبادی، ہسپتالوں، تعلیمی مراکز، مدارس اسلامیہ، مساجد اور اکثر اولیاء، صلحاء کے مزارات کو ملیامیٹ کر دیا۔

(۲۳) رحمۃ للعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری، مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور، ج ۲، ص ۲۲۰، ۲۲۱

(۲۴) انسائیکلوپیڈیا آف برطانیہ / بحوالہ ضیاء النبی، ج ۷، ص ۵۷۷

ہاں تو سوال کیجئے ان مظلوموں کا گناہ کیا ہے؟ کیا یہ کسی سلطنت، حکومت کے خلاف حملہ آور ہوئے ہیں؟ کیا انہوں نے بین الاقوامی معاہدات کی خلاف ورزی کی ہے؟ اِن جیسے سب سوالوں کا ایک ہی جواب ہے کہ ''یہ راسخ العقیدہ اور راسخ العمل مسلمان ہیں۔ مسلمان ہونا ہی ان کا نا قابل معافی گناہ ہے''۔ استغفر اللہ۔

اسلامی ملک افغانستان کی تباہی ہلاکو اور چنگیز کی بربریت سے کسی طرح کم نہیں۔ اب تو نیا محاورہ بن چکا ہے کہ تمہیں ''تورا بورا'' بنا دیں گے۔

یاد رہے ''تورا بورا'' افغانستان کا وہ شہر ہے جس کے کھنڈرات ہی اس کی عظمت کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ ''تورا بورا'' اب کھنڈرات کے مترادف بن گیا ہے۔

مذکورہ بالا اجمالی خاکہ ''جہاد اور کافروں کی جنگ'' کے موازنہ کا نقشہ پیش کرتا ہے، جس سے ظاہر و عیاں ہے کہ:

(ا) جہاد دفع فساد ہے خونریزی نہیں۔ ایک ہزار کے قریب جانوں کے نقصان سے اسلام نے انقلاب برپا کر دیا اور تمام دنیا میں اپنے اثرات مترتب کیے۔

(ب) کافروں کی جنگ فساد، شر، بربادی، خونریزی اور تباہی ہے۔ اس میں لاکھوں کیا، کروڑوں قیمتی جانوں کے ضیاع کی پرواہ نہیں کی جاتی ہے۔ اس لئے مسلمان پر جہاد فرض ہے اور جنگ وجدال سے بچنے کا حکم ہے۔(۲۵)

﴿۹﴾ جہاد اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے مخلوق کے لئے رحمت اور برکت کا باعث ہے۔ دفعِ فساد ہے اگر دنیا سے جہاد اٹھا لیا جائے تو ہر طرف فساد ہی فساد رہ جائے۔ اس مشکل حقیقت تک رسائی کے لئے ارشادات ربانی ہماری راہنمائی فرماتے ہیں۔

(ا) اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

---

(۲۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۶۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۱۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۵۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۲۹

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۳۷

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۔ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ☆ (سورۃالحج آیت،۴۰)

وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجے اور کلیسے اور مسجدیں، جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ بیشک ضرور اللہ قوت والا غالب ہے۔

آیت مبارکہ نے بتایا کہ کافروں کی طرف مسلمانوں کو ایذا ''اسلام لانے'' کی دی جاتی ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ جہاد کے ذریعے ان کا فساد دور نہ فرمائے تو تمام عبادت گاہیں مٹادی جائیں۔

(ب) وَاُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ☆ (سورۃالحج آیت،۳۹)

پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا، اور بے شک اللہ ان کی مدد پر ضرور قادر ہے۔

جہاد کی اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کے دوسرے برس نازل ہوئی اس سے پہلے مسلمانوں کو ایذائیں دی گئیں، انہیں اپنے گھروں سے، وطن سے نکالا گیا۔ گویا جہاد کفار کے اعمال کا بدلہ ہے۔

(ج) جہاد کی اجازت جس پس منظر میں دی گئی اس کا حال پڑھیے۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ☆

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔ (سورۃ البقرہ آیت،۱۹۰)

یعنی اذنِ جہاد اس لئے دیا گیا کہ اللہ و رسول (جل وعلا ﷺ) اور مسلمانوں کے دشمن، مومنوں سے لڑتے ہیں۔ مکافاتِ عمل کے طور پر مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا۔ گویا لڑائی کی پہل کافروں کی طرف سے ہوئی، مسلمان دفاع پر مجبور و مامور ہوئے۔ نیز مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ حد سے تجاوز نہ کرنا، ورنہ تم بھی مجرم بن جاؤ گے۔

(۹) ظلم، قتال اور جنگ کا بدلہ لینے میں برابر کا بدلہ لینا لازمی ہے اور جس پر زیادتی ہو وہ اپنی زیادتی کی مقدار بدلہ لے سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۴)

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے ہو، اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

مومن پر فرض ہے کہ جہاد ایسی رحمت الٰہی کے حصول میں حتی المقدور کوشش کرے اور اسے رحمت و برکت ہی رکھے۔ اسلامی ہدایات کی خلاف ورزی کر کے جہاد کو اپنے اور مخلوق خدا کے لئے وبالِ جان نہ بنا دے۔ (۲۶)

(۱۰) جہاد اسلام کے فرائض میں سے اہم فرض ہے۔ ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کے بعد سب سے زیادہ تاکیدی فرض جہاد ہے۔ قیامِ جہاد کے لئے بعض حالات میں نماز کی جماعت ساقط ہو جاتی ہے اور بعض حالات میں نماز قضا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ غزوہ احزاب میں سید عالم سید المرسلین ﷺ نے ہجوم اعداء کے باعث عصر کی نماز قضاء کی۔

جہاد سے اظہارِ اسلام اور ادائے فرائض ممکن ہے۔

ترکِ جہاد میں (العیاذ باللہ) غیر مسلموں کا غلبہ، دین کی رسوائی متوقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے جہاد کو فساد، عناد، غارت گری اور دہشت گردی ایسے غیر مہذب کلمات سے بیان کرنا کفر اور توہینِ فرضِ اسلام ہے۔ (۲۷)

(۱۱) قرآن مجید اور حدیث شریف میں فرائض کے ضمن میں اکثر وہ فرائض بیان ہوتے ہیں جو انسان کو عام طور پر لاحق ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ، مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ صرف بیان کردہ امور ہی

---

(۲۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ص ۴۳۷

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۵

☆ رواہ البخاری عن علی، ج ۲، ص ۹۹۰، ج ۱، ص ۸۴

فرائض ہیں، بلکہ بعض وہ فرائض ہیں جو کبھی کبھار پیش آتے ہیں ان کو عام طور پر بیان نہیں کیا جاتا، حالانکہ وہ بھی فرائض ہیں۔ مثلاً امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اقامتِ حدود، علوم دینیہ کا سیکھنا ہر شخص پر بقدر ضرورت، مُردوں کو غسل دینا، کفن دینا، دفن کرنا فرائض ہیں۔ گویا عدم بیان، بیانِ عدم نہیں نیز عدم بیان سے نفی لازم نہیں آتی۔ (۲۸)

﴿۱۲﴾ جہاد کو ترک کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ ذلت و رسوائی مسلط کر دیتا ہے۔ وہ مسلمان جماعت ہمیشہ غیروں کے تابع ہو کر رہتی ہے۔ البتہ جب جہاد قائم کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاضَنَّ النَّاسُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَتَبَايَعُوْا بِالْعِيْنَةِ وَتَبِعُوْا اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَتَرَكُوا الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ذُلًّا لَا يَرْفَعُهُ عَنْهُمْ حَتّٰى يُرَاجِعُوْا دِيْنَهُمْ. (۲۹)

جب لوگ درہم و دینار (روپے پیسے) کے بارے میں بخل سے کام لیں اور نیکی کے کاموں میں خرچ نہ کریں اور خریدیں ادھار اور بیچیں نقد (تاکہ نفع حاصل کریں) اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو جائیں اور اللہ کی راہ میں جہاد ترک کر دیں اللہ تعالیٰ ان پر رسوائی مسلط کر دیتا ہے۔ وہ رسوائی ان سے نہیں دور کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے دین حق کی طرف رجوع نہ کر لیں۔ (۳۰)

﴿۱۳﴾ جہاد ایک منظم عبادت ہے۔ شریعت مقدسہ نے اس کے نظم و ترتیب اور آداب بیان فرما دیئے ہیں۔ ان آداب اور امور کی خلاف ورزی سے جہاد، جہاد نہ رہے گا۔ بلکہ ظالمانہ اور بے ہنگم جنگ میں تبدیل ہو جائے گا۔ چند آداب یہ ہیں۔

(ا) ابتداء سے انتہاء تک اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و برکت سے فتح حاصل کی جائے۔ اپنا زور، ہتھیار، اسلحہ اور دیگر اسباب کے استعمال کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید کے لئے متوجہ رہے، فتح اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۱۶

(۲۹) ☆ رواہ الائمہ ابن حبان و الطبرانی و البیهقی عن ابن عمر بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج۱، ص۴۹

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۱۶

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ☆ (سورۃ الانفال آیت ۱۲۶)

اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے۔

حضور سید المجاہدین فی سبیل اللہ رحمۃ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ...... الحدیث (۳۱)

جہاد میں اللہ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت کے تابع ہو کر نکلو۔

(ب) جہاد اس وقت فرض ہوگا جب معقول مقدار میں سامانِ حرب موجود ہو اور لڑائی پر قدرت رکھتا ہو، نیز گمان غالب ہو کہ اس سے شوکتِ اسلام بڑھے گی اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ خود کو ہلاکت میں ڈالے۔

(ج) کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو ان کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال، درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب جائز ہے، یعنی جب معلوم ہو کہ اگر ایسا نہ کیا تو فتح میں سخت مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا گمان غالب ہو تو اموال وغیرہ تلف نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔

(د) جہاد کے لئے جب کوئی دستہ، گروہ، لشکر یا جماعت روانہ ہو تو حاکم اسلام یا اس کا نائب اس لشکر پر ایک امیر مقرر کرے جس کی اطاعت لازم ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى سَرِيَّةٍ اَوْ جَيْشٍ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ وَبِمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا۔ (۳۲)

رسول اللہ ﷺ جب کسی جماعت یا لشکر پر کسی کو امیر مقرر کرتے تو اسے خود اپنے بارے میں اور مسلمان ہمراہیوں کے بارے میں نیکی کا حکم فرماتے۔

(ہ) ضرورت کے مطابق، دشمن کے مقابلہ کے وقت ہر قسم کے قدیم اور جدید ہتھیار اور اسلحہ استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ انسانی جان اگرچہ قابل تعظیم ہے مگر جو جان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باغی ہے وہ قابل تعظیم نہیں۔ حرمت اور عزت اللہ و رسول کے تعلق سے ہوتی ہے۔ لاتعلقی سے نہیں۔

(۳۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن انس (کتاب الجہاد)، ج ۱، ص ۳۵۹

(۳۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن بریدہ، ج ۱، ص ۳۵۸

حضور سید عالم ﷺ نے ''رمی'' کے بارے میں خاص تاکیدی حکم دیا۔ رمی کے معنی و مفہوم میں ہر ہتھیار اور اسلحہ کا نشانہ مستحکم کرتا ہے۔ صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے:

عَلَيْكُمْ بِالرَّمْيِ فَإِنَّهُ مِنْ خَيْرِ لَهْوِكُمْ (۳۳)

وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ خَيْرِ لَعِبِكُمْ (۳۴)

نشانہ بازی سیکھو کہ تمہارے لئے اچھا کھیل ہے۔

اس لئے ہر قدیم اور جدید ترین اسلحہ تیار کرنا اور دشمن کو شکست سے دوچار کرنا مقاصدِ شرع میں شامل ہے۔

(و) لڑائی میں عورت، بچہ، پاگل، بہت بوڑھے، اندھے، لولے لنگڑے، معذور، اپاہج، راہب، پجاری جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں، کو قتل کرنا جائز نہیں۔ جب کہ یہ لڑائی میں کسی قسم کی مدد نہ کرتے ہوں، ہاں اگر ان میں کوئی خود لڑتا ہو، یا اپنے مال سے، یا مشورے سے مدد پہنچاتا ہو تو اسے قتل کر دیا جائے۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا تَقْتُلُوْا اَشْيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَأَةً...... الحديث (۳۵)

بوڑھے، بچے، چھوٹے اور عورت کو (جہاد میں) قتل نہ کرو۔

(ز) حضور سید عالم ﷺ کی اتباع میں خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ فرمایا تو انہیں دس نصیحتیں فرمائیں۔

☆ کسی عورت کو قتل نہ کرنا۔

☆ کسی بچے یا بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔

☆ پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا۔

(۳۳) ☆ رواہ البزار عن سعد

(۳۴) ☆ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سعد/بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج ۲، ص ۱۰۴

(۳۵) ☆ رواہ ابوداؤد عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۳۵۹

☆ کھجور کے درختوں کو نہ کاٹنا اور نہ انہیں نذرِ آتش کرنا۔

☆ کسی آبادی کو تباہ و برباد نہ کرنا۔

☆ کھانے کے مقصد کے بغیر کسی گائے یا بکری کو ذبح نہ کرنا۔

☆ بزدلی نہ دکھانا اور خیانت نہ کرنا۔(۳۶)

﴿۱۴﴾ جہاد کئی قسم پر ہے۔

(ا) **جہادبالسیف**: یعنی ہتھیار اور اسلحہ سے میدانِ کارزار میں شامل ہونا۔

(ب) **جہادبالمال**: اپنے مال سے جہاد کی تیاری اور مجاہدین کی ضروریات پوری کرنا۔

(ج) **جہادبالقلم**: صاحبِ علم حضرات کا لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینا، جہاد کے فضائل، مسائل اور اجر بیان کرنا تا کہ لوگ جہاد کے لئے تیار ہوسکیں، لہٰذا جو شخص جس امر کی طاقت رکھتا ہو اسی قسم کا جہاد اس پر فرض ہے۔(۳۷)

---

(۳۶) ☆ خاتم النبیین ﷺ از الامام محمدابوزهره،مطبوعه دارالفکر العربی،قاهره، ج ۲،ص ۷۵۲/بحواله...

☆ ضیاء النبی ازپیرمحمدکرم شاه الازهری،مطبوعه ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور، ج۷،ص ۵۷۴

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۱۷

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج ۲،ص ۹۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۵۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲،ص ۳۵۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۶،ص ۶۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج ۲،ص ۱۵۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۳۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۴

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالحوزی،مطبوعه بیروت، ج۳،ص ۲۴۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۴۳۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۰،ص ۱۰۴

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۲۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۲۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲،ص ۲۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۲،ص ۲۴۴

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دارالفکربیروت، ج ۴،ص ۲۰۸

﴿۱۵﴾ جس کے پاس مال ہو اور وہ خود مریض، معذور یا ضعیف ہو یا قتال کی صلاحیت نہ رکھتا ہو اس پر جہاد بالمال فرض ہے کہ مال دے تاکہ دوسرے اس کے مال سے جہاد کی تیاری کر سکیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں اپنے گھر کا تمام اثاثہ، سوئی سلائی سمیت غزوہ کی تیاری کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال غزوہ میں پیش کر دیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کے لئے سواریاں پیش کیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دوسو اوقیہ سونا پیش کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اتنا مال دیا کہ تہائی لشکر اس سے تیار ہوا۔(۳۸)

﴿۱۶﴾ جس کے جسم میں قوت اور طاقت ہو اور اس کے لئے جہاد بالسیف ممکن ہو تو اس پر جہاد بالسیف فرض ہے اگرچہ اس کے پاس مال نہ ہو۔(۳۹)

﴿۱۷﴾ جس کے پاس مال ہو اور جسم قوی ہو تو اس پر دونوں طرح (جہاد بالمال اور جہاد بالسیف) فرض ہے۔(۴۰)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲،ص۲۹۲

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۲۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۳۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۰۴

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۳۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۰۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲،ص۲۹۲

﴿۱۸﴾ جو شخص عاجز اور نادار ہو اس پر جہاد فرض نہیں۔ ان پر خیر خواہی کا جہاد فرض ہے۔ مسلمانوں کی فتح کی دعا مانگنا، صاحبِ رائے کا مشورہ دینا، غازیوں کے گھروں کی دیکھ بھال کرنا وغیرہ امور خیر خواہی کا جہاد ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَیۡسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الۡمَرۡضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ مَا یُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ؕ مَا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ مِنۡ سَبِیۡلٍ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر، اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو، جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کچھ راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۹۱)(۴۱)

فائدہ جلیلہ:

اسلام کے علاوہ پہلی قوموں یہود و نصاریٰ پر بھی جہاد فرض رہا ہے۔ وہ قومیں قتال میں مصروف رہیں۔ دلچسپی اور افادہ کی خاطر بائیبل مقدس سے چند حوالہ جات پیش نظر رہیں۔

(ا) یہودیوں کو حکم دیا جا رہا ہے۔

"جب خداوند تیرا خدا تجھ کو اس ملک میں جس پر قبضہ کرنے کے لئے تو جا رہا ہے، پہنچا دے اور تیرے آگے ان بہت سی قوموں یعنی حبشیوں اور جرجاسیوں اور اموریوں اور کنعانیوں اور فریوں اور حویّوں اور یبوسیوں کو جو ساتویں قومیں تجھ سے بڑی اور زور آور ہیں نکال دے، اور جب خداوند تیرا خدا ان کو تیرے آگے شکست دلائے اور تو ان کو مار لے تو تو ان کو بالکل نابود کر ڈالنا تو ان سے کوئی عہد نہ باندھنا۔ اور نہ ان پر رحم کرنا۔ تو ان سے بیاہ شادی بھی نہ کرنا۔ نہ ان کے بیٹوں کو اپنی بیٹیاں دینا"۔ (۴۲)

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص۱۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص۲۴۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۴۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۵، ص۲۹۱

(۴۲) ☆ کتاب استثناء باب نمبر۷، آیت نمبر ۱ تا ۴ کتاب مقدس مطبوعہ بائیبل سوسائٹی ہند، بنگلور۔ سال طباعت (۱۹۷۱ء)۔ ص۱۷۳

(ب) ''اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے''۔(۴۳)

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔(افتراء)

''کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ جدائی کرانے۔کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی آپس میں مخالفت رکھیں گے دو سے تین اور تین سے دو''۔(۴۴)

(د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔(افتراء)

''یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں، صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں، کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کردوں''۔(۴۵)

(ہ) یہود سے خطاب ہے۔

''جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچے تو پہلے اسے صلح کا پیغام دینا۔اور اگر وہ تجھ کو صلح کا جواب دے اور اپنے پھاٹک تیرے لئے کھول دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے باج گذار بن کر تیری خدمت کریں۔اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا۔اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضے میں کردے تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے کاٹ دینا۔لیکن عورتوں اور بال بچوں اور چوپایوں اور اس شہر کے سب مال اور لوٹ کو اپنے لئے رکھ لینا۔اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھ کو دی ہو، کھانا۔ان سب شہروں کا یہی حال کرنا جو تجھ سے بہت دور ہیں اور ان قوموں کے شہر نہیں۔پر ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر کسی ذی نفس کو بچا نہ رکھنا''۔(۴۶)

(۴۳) کتاب لوقا، باب نمبر ۲۲، آیت نمبر ۳۶، نیاعہدنامہ، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، بنگلور ص ۷۷

(۴۴) کتاب لوقا، باب نمبر ۱۲، آیت نمبر ۵۱ تا ۵۳، نیاعہدنامہ، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، بنگلور ص ۶۷

(۴۵) کتاب متی باب نمبر ۱۰، آیت نمبر ۳۴ تا ۳۵ انجیل مقدس (نیاعہدنامہ) مطبوعہ بنگلور، ص ۱۳

(۴۶) کتاب استثنا باب نمبر ۲۰، آیت نمبر ۱۰ تا ۱۷ کتاب مقدس، مطبوعہ بنگلور، ص ۱۸۵، ۱۸۶

☆☆☆☆☆

باب (۱۹۵) :

﴿مالِ زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡھَا وَ الۡمُؤَلَّفَۃِ قُلُوۡبُھُمۡ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الۡغٰرِمِیۡنَ وَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ؕ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ☆ (سورۃ التوبہ آیت ۶۰)

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرض داروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا۔ اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حل لغات:

"اَلصَّدَقٰتُ": صَدَقَۃٌ کی جمع ہے۔ اگر چہ صدقہ کا مفہوم عام ہے ہر صَرف پر اس کا اطلاق ہوتا ہے مگر قرآن مجید میں اس سے زکوٰۃ مراد ہے۔

چونکہ زکوٰۃ مختلف انواع پر فرض ہے مثلاً سونا، چاندی، نقدی، کھیتی باڑی کی پیداوار، چرائی کے جانور، سامانِ

تجارت وغیرہ۔اس لئے اس مقام پر صدقہ کی جمع صدقات آئی ہے۔(۱)

لِلْفُقَرَآءِ ": فَقِیْر" کی جمع ہے۔فقیراس محتاج کو کہتے ہیں جس کے پاس نصاب سے کم کچھ نہ کچھ ہو، یانصاب کے مقدار مال تو ہے مگراس کی حاجت یاقرض میں مستغرق ہو۔

مسکین وہ محتاج ہے جونادار ہو۔اس کے پاس کچھ نہ ہو' مسکین کا حال فقیر سے بدتر ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ میں لام اختصاص کا ہے۔یعنی زکوٰۃ فقیروں محتاجوں ناداروں وغیرہ کے لئے خاص ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۱۶۸۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۱۳

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۵۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۶۶

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ص۳۳۸

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۱۶۹

☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۵۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۰۷

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص۴۵۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۲۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۳۰۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۵۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۶۶

"وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا": جسے حاکمِ اسلام زکوٰۃ اور عشر وغیرہ وصول کر کے لانے کے لئے مقرر کرے، عامل کہلاتا ہے، عامل زکوٰۃ کا مُحَصِّل، تقسیم کرنے والا، کاتب، عاشر وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب زکوٰۃ کا مصرف ہیں۔(۳)

"وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ": مُؤَلَّفه، تَالِيفٌ سے بنا ہے اس کا مادہ اُلفَت ہے۔ بمعنیٰ میلان، محبت۔

مُؤَلَّفة قُلُوْبُهُمْ وہ ہیں جن کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے۔ انہیں اسلام کی محبت دی جائے۔ یہ لوگ تین قسم کے تھے۔

(۱) وہ کفار، جو اسلام کی طرف میلان رکھتے تھے انہیں مال دے کر اسلام کی طرف مائل رکھا جاتا۔

(۲) وہ نومسلم، جن کے دلوں میں ابھی اسلام پختہ نہیں ہوا تھا۔ اِن ضعیف الاسلام لوگوں کو زکوٰۃ سے کچھ دیا جاتا تاکہ وہ پختہ ایمان والے ہو جائیں۔ مرتد نہ ہو جائیں جیسے: عُیَیْنہ بن حصن، الاقرع بن حابس، العباس بن مرداس السلمی۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۷۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۱۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۳

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۲

(۳) بعض سردار کافروں کو کچھ دیا جاتا تھا کہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہیں۔(۴)

''وَفِی الرِّقَابِ'': رِقَابٌ جمع ہے رَقَبَۃٌ کی۔ بمعنی گردن۔ اس سے مراد ہے مکاتب غلام آزاد کرنا۔

مکاتب وہ غلام ہے جسے مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو اپنی قیمت ادا کر کے آزاد ہو سکتا ہے۔

مکاتب کو زکوۃ دی جاسکتی ہے تا کہ وہ اپنا بدلِ کتابت ادا کر کے آزادی حاصل کر لے۔(۵)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۷۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۸،۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۴

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۴

"وَالْغٰرِمِیْنَ": یہ کلمہ غَرَمٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے، ناگوار چیز کا لازم ہو جانا۔ اب یہ قرض کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ غارِم وہ ہے جس کے ذمہ قرض لازم ہو اور وہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔

یہ دو قسم کے لوگ ہیں۔

(۱) اپنی ضروریات کے لئے قرض لیا۔ اب وہ ادا کرنے پر قادر نہیں۔

(۲) کسی مقروض کا کفیل یا ضامن بنا اور اسے قرضہ ادا کرنا پڑ گیا۔ یہ اگرچہ غنی ہو مگر زکوٰۃ لے سکتا ہے تاکہ قرض اتار سکے۔(٦)

"وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ": اور اللہ کی راہ میں۔

اس سے مراد غازی ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا۔ چونکہ وہ کسبِ معاش سے معذور ہے اس لئے وہ زکوٰۃ کا مصرف ہے۔ ہر وہ جو اللہ کی راہ میں کوشاں ہو مثلاً: طالب علم، جو علمِ دین کی تحصیل میں مشغول ہو اور کسبِ معاش سے معذور ہو، اسی طرح حج کو جانے والا اگر راستہ میں زادِ راہ ختم ہو جائے یا اس کی رقم ضائع ہو

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۲۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲،ص۹۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸،ص۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۶۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۶۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۳۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۲۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳،ص۴۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۷۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴،ص۲۲۵

جائے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔(۷)

"**وَابْنِ السَّبِیْلِ**": اور مسافر۔

اس سے مراد وہ مسافر ہے جس کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہو۔ یہ بھی زکوٰۃ کا مصرف ہے۔(۸)

شانِ نزول:

(۱) منافقین نے طعن دیا کہ رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ کو اپنے لئے اور اپنے اقارب کے لئے جمع کرتے ہیں۔ جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں منع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف بیان فرمادیئے تاکہ

---

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۶۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۸۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۲۱

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۲۱

منافقین کے لئے جائے طعن نہ رہے۔(۹)

(۲) آیت مبارکہ میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کئے گئے تاکہ غلط طور پر جو لوگ زکوٰۃ کی طمع لگائے ہوئے ہیں ان کی طمع ختم ہو جائے اور ظاہر کر دیا جائے کہ وہ صدقات کے مستحق نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جس طرح زکوٰۃ تقسیم کی وہ صحیح ہے۔گویا یہ آیت رسول اللہ کی تقسیم کی تصویب اور تحقیق کے لئے نازل ہوئی۔(۱۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ تمام مخلوق کی تمام ضروریات پوری کرنا اللہ تعالیٰ جل وعلانے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۔ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ☆ (سورہ ہود آیت ۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ ءِ کرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا۔سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو وافر دولت دی۔ان کے ذمہ فرض کیا کہ اپنی دولت کا حصہ میری راہ میں دو۔اس طرف غریبوں محتاجوں کو حکم دیا کہ تم میرا حصہ دولت مندوں سے وصول کرو۔گویا وصول کرنے میں تم میرے نائب ہو گے۔اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیتا ہے تو بندوں کے ذریعے دیتا ہے اور بندوں سے لیتا ہے تو بندوں کے ذریعے لیتا ہے۔گویا زکوٰۃ شکرِ نعمتِ الٰہی ہے اور بندوں کی پرورش کا خدائی نظام ہے۔

---

(۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲،ص ۳۶۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۱۶،ص ۱۰۰،۱۰۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲،ص ۱۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج ۲،ص ۲۵۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت،ج ۵،ص ۵۷

(۱۰) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۳۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی،ج ۵،ص ۳۰۸

اس لئے اس نظام کوقائم رکھنے کی کوشش لازمی ہے۔(۱۱)

﴿۲﴾ زکوٰۃ جن کوادا کرنا جائز ہے وہ زکوٰۃ کے مصارف کہلاتے ہیں۔زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔
فقیر،مسکین،عامل زکوٰۃ،مکاتب آزاد کرنا،مقروض،مجاہد،مسافر جس کازادِراہ ختم ہو چکا ہو۔

زکوٰۃ کا آٹھواں مصرف ''مولفہ قلوب'' اب اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ساقط ہو چکا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عیینہ بن حصن اوراقرع بن حابس خلیفۃ المسلمین کے پاس آئے اوردرخواست کی فلاں قطعہ زمین ان کے نام الاٹ کردی جائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زمین کی الاٹمنٹ کا نامہ انہیں لکھ دیا۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے وہ تحریر پھاڑ دی۔اس پرتمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے موافقت فرمائی۔اس طرح مولفہ قلوب کا حصہ عملاً ساقط ہوگیا۔

مولفہ قلوب کا حصہ دین کے اعزاز کے لئے دیا جاتا تھا۔اس وقت اسلام قوی نہ تھا۔اب اسلام قوی ہو چکا ہے۔اب مولفہ قلوب کونہ دینے میں اسلام کا اعزاز ہے۔گویا علت کے ختم ہونے سے حکم ختم ہوگیا۔(۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۵۷
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۶۸

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۲۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۱۸۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۶۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۵۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۳۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۵۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص۱۲۲
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص۴۵۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۵۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۳۱۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ،ص۴۲۶
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص۲۲۴

﴿۳﴾ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحیح الاسلام صحابی ہیں، حضور سید عالم ﷺ نے انہیں کاتب وحی مقرر فرمایا۔ ان کی ہمشیرہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں شامل ہیں۔ اس لئے آپ پر طعن جائز نہیں۔ (۱۳)

﴿۴﴾ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے۔ یا نصاب کی قدر ہو مگر اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت گار، علمی مشاغل رکھنے والے کے لئے دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں، یا اگر مدیون (مقروض) ہے اور دَین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے ایسا شخص فقیر ہے اور زکوٰۃ لینے کا حق دار ہے۔ (۱۴)

﴿۵﴾ غنی وہ ہے جس کے پاس حاجت اصلیہ پورا کرنے کے بعد بقدر نصاب مال موجود ہو۔ اس کے لئے زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ اگر کسی نے غنی کو زکوٰۃ دی تو اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ گویا نصاب کا مالک ہونا ہی غنی ہونا ہے۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۹۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۱۸۱
(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۲۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۹۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۱۶۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۵۴
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۵۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۰۷
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۵۶
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۵۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۰۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۲
(۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۳۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۱
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۵۹
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۶۰
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۱۷۱

﴿۶﴾ عالمِ دین کے پاس اگرضرورت کی کتابیں ہوں اگر چہ بقدر نصاب ہوں اگراس کے پاس اور کوئی مال نہیں تو وہ فقیر ہے اسی طرح حرفت والے کے پاس آلاتِ حرفت ہوں، کاشت کار کے پاس کاشت کاری کے اوزار ہوں، حکیم، جراح یاڈاکٹر کے پاس اس کے فن کے ضروری آلات ہوں اگران کے پاس اور مال نہ ہوتو یہ فقیر ہیں۔ یہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔(۱۶)

﴿۷﴾ کھیتی باڑی کے جانوراوراسی طرح دیگر مشینی آلات،ٹریکٹر،ٹرالی،تھریشروغیرہ،باربرداری کے جانوراوردیگر آلات مثلاً ٹرک،ٹریلاوغیرہ اورگھریلو پالتو جانوروں میں زکوٰۃ نہیں کہ یہ حاجات اصلیہ میں شامل ہیں۔(۱۷)

﴿۸﴾ اگر مال بقدرِ نصاب موجود ہے مگرفراہمی ضروریات اس سے وابستہ ہیں تو اس نصاب کا وجود بھی کالعدم ہے۔ جیسے کسی کے پاس پانی ہومگر پینے کوکفایت کرتا ہوتو اس کے لئے تیمّم جائز ہے کہ پانی نہ ہونے کے حکم میں ہے۔لہٰذا جوقرض دار نصاب کا مالک ہولیکن اس کا نصاب قرض سے زائد نہ ہو،یا مجاہد ہواور مالکِ نصاب نہ ہو،یا مسافر ہواوراس کے گھوڑے کی قیمت بقدرِ نصاب ہو،یا کوئی عالم ہواور مطالعہءِ مسائل یادرس وتدریس، تحقیق وتحریر،تصنیف وتالیف کی ضرورت کے لئے اس کے پاس کتابیں ہوں یا کسی کے پاس رہنے کا مکان ہو تو ان سب کوزکوٰۃ دینا جائز ہے کہ یہ فقیر کے حکم میں ہیں۔(۱۸)

﴿۹﴾ اگرکوئی شخص کمائی کرکےضروریات پوری کرسکتا ہے مگرمقروض یا حاجت مند ہے تو اسے زکوٰۃ دینی جائز ہے۔ محتاج طاقتور،قوی الاعضاءکوزکوٰۃ دینا جائز ہے،مگراس کے لئے سوال کرنا مکروہ ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو،یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہو وہ مسکین ہے۔ مسکین کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔فقیر کے لئے سوال کرنا ناجائز ہے۔جس کے پاس ایک دن کی خوراک

(۱۶) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۰،ص ۱۲۰

تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت،ج ۳،ص ۴۵۹

(۱۷) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص ۳۳۵

(۱۸) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۴۵ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۵۹

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص ۳۳۵

(۱۹) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص ۳۳۲

اور سترِ عورت ہوا سے سوال کرنا ناجائز ہے۔(۲۰)

﴿۱۱﴾ حکم کا مدار اگر صفت پر ہو تو صفت حکم کی علت ہوتی ہے۔ جہاں وہ صفت پائی گئی وہاں حکم ہوگا اور جہاں وہ صفت نہ پائی گئی وہ حکم وہاں نہ ہوگا۔ زکوٰۃ کے مصارف سوائے عاملین کے باقی سب میں فقر محتاجی علت جواز ہے۔ فقیر، مسکین، مسافر، مجاہد، مکاتب، مقروض، سب میں محتاجی کی صفت ہے۔ لہٰذا جو بیوہ، یتیم، دائم المرض وغیرہ نصاب کی مقدار مال کے مالک نہ ہوں وہ زکوٰۃ لینے کے حق دار ہیں۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ حاکمِ اسلام زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے جسے مقرر کرے وہ عامل کہلاتا ہے۔ عامل مصرف زکوٰۃ ہے۔ یہ بوجہ محتاجی کے زکوٰۃ کا مستحق نہیں بلکہ کام کی اجرت کے طور پر زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ لہٰذا غنی عامل بھی زکوٰۃ کا مستحق ہے۔(۲۲)

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۰۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۸

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م [illegible]ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م [illegible]ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م [illegible]ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م [illegible]ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م [illegible]ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۰۹

(۲۱) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۷

(۲۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۲۱

﴿۱۳﴾ عامل کے زمرے میں مُحَصِّل (وصول کرنے والا)، تقسیم کرنے والا، کاتب، عاشر، مددگار سب شامل ہیں۔ سب زکوٰۃ کے مصرف ہیں۔ (۲۳)

﴿۱۴﴾ عامل مدت عمل میں اوسط درجہ اجرت میں صرف اتنی زکوٰۃ لینے کا حق دار ہے جو اس کو کفایت کر سکے۔ اگر مدتِ عمل میں اتنی زکوٰۃ جمع ہوئی کہ عامل کی کفالت میں چلی جائے گی تو صرف نصف رقم اسے دی جائے گی۔ (۲۴)

﴿۱۵﴾ حاکم اسلام پر ایسا عامل مقرر کرنا واجب ہے جو فضول خرچ اور بددیانت نہ ہو۔ (۲۵)

﴿۱۶﴾ عامل نے اگر زکوٰۃ وصول کر لی لیکن اس کے پاس سے ضائع ہوگئی اور ضائع ہونے میں اس کی کوتاہی شامل نہ ہو تو مدتِ عمل کا اجر باطل ہوگیا۔ بیت المال سے اس کا نفقہ ادا نہ کیا جائے گا۔ (۲۶)

(بقیہ ۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۷۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۶

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۲

(۲۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۱۳

(۲۵) تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

(۲۶) تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

﴿۱۷﴾ غنی کو اگر عامل مقرر کیا گیا تو اسے مدت عمل کی اجرت زکوٰۃ سے دینا جائز ہے اگرچہ وہ غنی ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والے اور تقسیم کرنے والے فقراء کے وکیل (ایجنٹ) ہیں وہ انہی کے کام میں مشغول رہتے ہیں۔ لہٰذا ان کا حق محنت ادا کرنا فقراء پر واجب ہے گویا یہ حکماً اور ضمناً فقراء میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسے بیوی نے اپنا وقت خاوند کی خدمت کے لئے وقف کیا اور قاضی نے اپنا وقت عامہ مسلمین کے لئے وقف کیا اس لئے وہ بیوی خاوند سے نفقہ اور قاضی بیت المال سے مشاہرہ کا حق دار ہے۔ اسی طرح نماز ہر مسلمان پر یکساں فرض ہے کوئی مسلمان نماز کی ادائیگی پر دوسرے سے اجرت وصول نہیں کرسکتا۔ مگر امام نے امامت کے لئے اتنا وقت نمازیوں کے لئے وقف کیا اس لئے وہ امامت کا مشاہرہ وقت وقف کرنے کے اعتبار سے وصول کرسکتا ہے۔ (۲۷)

﴿۱۸﴾ اگر کوئی خود آ کر اپنی زکوٰۃ حاکم وقت کو ادا کرے تو عامل اس سے حق دار نہیں۔ (۲۸)

﴿۱۹﴾ ہاشمی کو اس کے شرف کی وجہ سے عامل زکوٰۃ مقرر نہ کیا جائے کیونکہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور مال کا میل ہاشمی کی شان کے خلاف ہے۔ عامل اگرچہ کام کی اجرت پاتا ہے تاہم زکوٰۃ سے اس کو اجرت لینا بھی مناسب نہیں۔ (۲۹)

---

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۷۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۶۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

(۲۸) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۳۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۹۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۴
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۲
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۲۶۷

﴿۲۰﴾ غلام، کافر، یہودی، عیسائی وغیرہ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ انہیں زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ اسی پر اجماعِ امت ہے۔(۳۰)

﴿۲۱﴾ زکوٰۃ کی تحصیل کے علاوہ ہاشمی اُجرت پر کام کرسکتا ہے۔(۳۱)

﴿۲۲﴾ زکوٰۃ، فطرانہ اور صدقات واجبہ ہاشمی کو نہیں دیئے جاسکتے۔ اس کے علاوہ صدقات نافلہ، نیاز، ختم شریف کا تبرک وغیرہ ہاشمی کو دیا جاسکتا ہے۔(۳۲)

﴿۲۳﴾ آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل اور آلِ حارث بن عبدالمطلب کے لئے زکوٰۃ اور صدقات واجبہ لینا حرام اور صدقات نافلہ لینا حلال ہے۔(۳۳)

---

(۳۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۳۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۷۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۰۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۵

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۶۱، ۹۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۷۸

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۳۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۴۱

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۳۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

﴿۲۴﴾ ہاشمی دولت مند ہاشمی فقیر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔(۳۴)

﴿۲۵﴾ مکاتب کو زکوٰۃ دینا جائز ہے کہ وہ بدل کتابت ادا کر کے آزادی حاصل کر لے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْغَارِمًا فِيْ عُسْرَتِهٖ اَوْمُكَاتِبًا فِيْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ(۳۵)

جس نے اللہ کی راہ میں مجاہد کی مدد کی یا مقروض کی محتاجی میں اس کی مدد کی یا مکاتب کو آزاد کرانے میں اس کی مدد کی، اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ رحمت میں لے گا جس روز کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔(۳۶)

﴿۲۶﴾ جو قیدی جرمانہ کی وجہ سے قید ہو اور وہ خود ادا کرنے کے قابل نہ ہو، زکوٰۃ سے اس کا جرمانہ ادا کیا جا سکتا ہے۔(۳۷)

---

(۳۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۹۱

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی محددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۲۱

(۳۵) ☆ رواہ احمدوالحاکم عن سھل بن حنیف والجصاص بسندہ/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۲۸۲

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۲۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۶۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۵

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۴۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۳

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص ۱۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۷

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص ۲۲۴

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۸۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۰

﴿۲۷﴾ غارِم سے مراد مدیون (مقروض) ہے۔ یہ وہ شخص ہے کہ اس پر اتنا دَین (قرضہ) ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ اگرچہ اس کا اَوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو۔ مدیون زکوٰۃ لے سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ہاشمی نہ ہو۔ (۳۸)

﴿۲۸﴾ فقیر کی نسبت مقروض کو زکوٰۃ ادا کرنا اولیٰ ہے۔ (۳۹)

﴿۲۹﴾ مقروض قوی قادر علی الکسب اور غیر قادر دونوں زکوٰۃ کے مصارف میں سے ہیں۔ (۴۰)

﴿۳۰﴾ فی سبیل اللہ، یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا، اس کی چند صورتیں ہیں۔ مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے۔ سواری اور زادِ راہ اس کے پاس نہیں تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔ یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں مگر اس کو حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں۔ یا طالب علم کہ علمِ دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہِ

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کونہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۱۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۵

(۳۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۸۳

خدا میں دینا ہے بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے فارغ کر رکھا ہو۔ اگر چہ کسب پر قادر ہو۔ یونہی ہر نیک بات میں زکوٰۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطور تملیک ہو۔ بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔(۴۱)

﴿۳۱﴾ ابن السبیل، یعنی مسافر جس کے پاس زادراہ نہ رہا، زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ اگر چہ اس کے گھر مال موجود ہو۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو اپنے مال سے منقطع ہو وہ مسافر کے حکم میں ہے اگر چہ شہر میں ہو۔ جس کے قبضہ میں اتنا مال نہ ہو جو زکوٰۃ کے استحقاق سے محروم کر دے خواہ ملکیت میں کتنا ہی مال ہو بغیر قبضہ کے ملکیت استحقاق زکوٰۃ سے مانع نہیں لہٰذا جو مال دار اپنے وطن میں ہو مگر اپنے مال پر اس کا قبضہ نہ ہو یا دوسروں پر اس کا مال قرض ہو اور قبضہ میں نہ ہو تو ایسا شخص باوجود مال کا مالک ہونے کے نادار اور مفلس ہے۔(۴۲)

---

(۴۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳،ص۱۲۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲،ص۹۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸،ص۱۸۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت. ج۵،ص۶۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶،ص۱۱۳
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت. ج۳،ص۴۵۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲،ص۱۵۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲،ص۲۵۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳،ص۴۵۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰،ص۱۲۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی. ج۵،ص۳۲۱

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳،ص۱۲۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲،ص۹۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸،ص۱۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲،ص۲۵۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳،ص۴۵۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰،ص۱۲۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶،ص۱۱۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی. ج۵،ص۳۲۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور. ص۴۶۷

﴿۳۲﴾ مسافر کے لئے حاجت سے زیادہ لینا جائز نہیں۔(۴۳)

﴿۳۳﴾ مسافر کے لئے قرضہ لینا زکوٰۃ لینے سے بہتر ہے۔(۴۴)

﴿۳۴﴾ اگر کسی مسافر کے پاس وطن میں بہت مال ہو مگر سفر میں ساتھ اتنا مال نہ ہو کہ منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہو اور نہ اتنا مال ہو کہ زکوٰۃ لینے سے مانع ہو تو اس کو بالاتفاق زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔(۴۵)

﴿۳۵﴾ تاجر کا دَین اگر لوگوں پر ہو اور وہ لینے پر قادر نہ ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مانند مسافر کے ہے۔(۴۶)

﴿۳۶﴾ اگر کسی نے دَین مؤجل لوگوں سے وصول کرنا ہو اور یہ خود نفقہ کا محتاج ہو تو قرضہ کی مدت آنے تک بقدر کفایت زکوٰۃ لے سکتا ہے اور اگر دَین غیر مؤجل ہو اور مقروض مفلس ہو تو قرض خواہ بقدر کفایت زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بمنزلہ مسافر کے ہے اور اگر مدیون مالدار ہو اور قرض کا اقرار کرتا ہو تو قرض خواہ کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور اگر مدیون قرض کا انکار کرتا ہو مگر قرض خواہ کے پاس عادل گواہ ہیں تو پھر بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ اور اگر گواہ عادل نہیں تو قاضی تک مقدمہ لے جانے تک زکوٰۃ نہیں لے سکتا اور اگر قاضی تک مقدمہ لے گیا اور مقروض نے انکار کی حلف دے دی تو اب وہ بقدر کفایت زکوٰۃ لے سکتا ہے۔(۴۷)

﴿۳۷﴾ زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ وہ ان ساتوں قسموں کو زکوٰۃ دے یا ان میں سے کسی ایک کو دے۔ خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو دے یا ایک ہی کو دے۔ تمام قسموں کو زکوٰۃ دینا لازم نہیں۔ اسی پر اجماعِ امت ہے۔(۴۸)

---

(۴۳) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۴

(۴۴) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۷۰

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۴

(۴۵) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۲۱

(۴۶) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۴

(۴۷) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۴

(۴۸) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۲، ص۱۰۵

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۰

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

﴿۴۸﴾ مال زکوٰۃ اگر بقدر نصاب نہ ہو تو ایک شخص کو دینا افضل ہے اور ایک شخص کو بقدر نصاب دینا مکروہ ہے۔ مگر دے دے تو ادا ہو جائے گی۔ ایک شخص کو بقدر نصاب دینا اس وقت مکروہ ہے کہ وہ فقیر مدیون نہ ہو اور مدیون ہو تو اتنا دینا کہ دَین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے تو مکروہ نہیں۔ یونہی اگر فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگر چہ مال زکوٰۃ نصاب یا زیادہ دے مگر اہل وعیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔ (۴۹)

﴿۴۹﴾ سونا، چاندی، غلہ، جانوروں کی زکوٰۃ میں مقدار معین اسی جنس سے نکالنا لازمی نہیں بلکہ اس کی قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَمَنْ بَلغتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ مُخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْن فَإِنَّهَاتُقْبَلُ مِنْهَاوَيُعْطِيْهِ الْمُصَدَقُ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ ......الحديث(۵۰)

اور جس کی زکوٰۃ بنت مخاض ہو اور وہ (بنت مخاض) اس کے پاس نہ ہو (بنت مخاض اونٹ کا بچہ مادہ جو ایک

(بقیہ۴۸) ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۶۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۳۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۱

(۴۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۳۶

☆ الجامع لأحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۷۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۴۱

(۵۰) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج۱، ص۱۹۵

سال کا ہو چکا ہو دوسرے برس میں ہو) لیکن اس کے پاس بنت لبون ہو (بنت لبون اونٹ کا مادہ بچہ جو دو سال کا ہو چکا ہو تیسرے برس میں ہو) تو زکوٰۃ لینے والا بنت لبون لے کر بیس درہم واپس کرے۔ یا دو بکریاں لے لے۔

سونا چاندی، غلہ، جانوروں کی زکوٰۃ نقد روپیہ سے یا اس کا عکس بھی جائز ہے۔ (۵۱)

۴۰﴾ فقراء میں سے بعض کو زکوٰۃ دینا افضل ہے اس ترجیح کی متعدد وجوہات ہیں۔ مثلاً

(ا) سوال نہ کرنا: وہ مسکین جو کسی سے سوال نہیں کرتا مگر ہے وہ واقعتاً مسکین محتاج، سوال کرنے والے مسکین سے ترجیح رکھتا ہے۔

(ب) مسافر فقیر، مقیم فقیر سے زیادہ حاجت مند اور قابل ترجیح ہے۔

(ج) مجاہد، حاجی، مکاتب، طالب علم دوسروں سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

(د) اسباب ترجیح میں سے رشتہ داری اور قرابت بھی ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
(ترجمہ) افضل صدقہ وہ ہے کہ جس کو دینے کے بعد غنا قائم رہے اور دینا اپنے عیال سے شروع کرو۔ (۵۲)

(ہ) اسباب ترجیح میں سے ہمسائیگی ہے۔ ہمسایہ کا فقیر دور کے فقیر سے زکوٰۃ پانے میں احق ہے۔

(ز) سوال بھی اسباب ترجیح سے ہے۔ قرآن مجید میں ہے:
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ — اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (سورۃ الضحی آیت، ۱۰)
حدیث شریف میں ہے کہ سائل کو رد نہ کرو اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

(ح) اسی طرح یتیم ہونا اور اسیر ہونا بھی اسباب ترجیح میں سے ہے۔ (۵۳)

---

(۵۱) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۵۸
(۵۲) رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ و رواہ مسلم عن حکیم بن حزام
(۵۳) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۲۳، ۳۲۸
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۹۰

﴿۴۱﴾ رشتہ ولادت اور تعلق زوجیت رکھنے والے ایک دوسرے کوزکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ مثلاً باپ اپنے بیٹے، بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی کوزکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح بیٹا اپنے باپ، دادا، نانا، نانی کوزکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کوزکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ عرفاً اور شرعاً ان کے منافع مشترک ہوتے ہیں۔ البتہ دیگر رشتہ داروں کو، اگر وہ زکوٰۃ کے مستحق ہو، زکوٰۃ دینا اجنبی کوزکوٰۃ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ مثلاً بھائی، بہن، چچا، چچی، پھوپھا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کوزکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ (۵۴)

﴿۴۲﴾ اگر بعض قرابت دار زیرِ کفالت ہوں، ان کے خرچ کی کفالت صاحبِ مال کرتا ہو اور قاضی نے ان کا خرچ ان کے ذمے نہ کیا ہو تو بہ نیت زکوٰۃ ان کو کچھ دینے اور زکوٰۃ کے مال سے ان کی پرورش کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر قاضی نے ان کا خرچ اس پر مقرر کردیا ہو اور یہ ان کی پرورش کرتا ہو تو ان کی بہ نیت زکوٰۃ کچھ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (۵۵)

﴿۴۳﴾ ادائیگی ءِ زکوٰۃ میں کسی محتاج کو مالک بنا دینا شرط ہے۔ ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنانا، میت کو کفن دینا، قرآن مجید خرید کر وقف کرنا، میت کا قرض ادا کرنا، بیوی، اولاد، مملوک، غنی، بنی ہاشم کوزکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۵۶)

---

(۵۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۸۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۷۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۵۵
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۹

(۵۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۲۴

(۵۶) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۱۰، ص۴۵۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۸۵

﴿۴۴﴾ ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر کو منتقل کرنا جائز ہے، مگر مکروہ ہے۔ کراہت اس وقت ہے جب اس شہر میں زکوٰۃ کے زیادہ مستحق موجود ہوں اور اگر دوسرے شہر میں زیادہ حق دار ہوں تو کراہت بھی نہیں۔ (۵۷)

﴿۴۵﴾ فقیر، مسکین اور عاملین، زکوٰۃ کی رقم کے مالک ہونے کے بعد اسے اپنی مرضی سے صرف کر سکتے ہیں۔ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ مگر مکاتب، مقروض، غازی اور مسافر صرف اسی جگہ صَرف کر سکتا ہے جس کے لئے زکوٰۃ حاصل کی۔ (۵۸)

﴿۴۶﴾ عامل اور مسافر کے علاوہ دیگر مصارف میں فقیر ہونا لازمی ہے۔ (۵۹)

﴿۴۷﴾ غنی اور فقیر میں کوئی واسطہ نہیں۔ یعنی جو غنی ہے وہ فقیر نہیں اور جو فقیر ہے وہ غنی نہیں۔ ایسا کوئی نہیں جو نہ غنی ہو اور نہ فقیر ہو۔ (۶۰)

﴿۴۸﴾ فقیر، مسکین، مقروض، مجاہد، مسافر کا دعویٰ احتیاج اس پر غور کرنے کے بعد قبول کر لیا جائے گا۔ بشرطیکہ ان کا ظاہر حال ان کے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہو۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اگر ان کا حال ان کے بیان کے خلاف ثابت ہوا تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۶۱)

---

(۵۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۳۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۴۵۳

(۵۸) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۱۰، ص۴۵۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

(۵۹) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

(۶۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۸

(۶۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۳۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۷۹، ۱۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

﴿۴۹﴾ بیت المال کی آمدنی کے متعدد ذرائع ہیں اوران کے مصارف بھی مقرر ہیں۔

اول: زکوۃ وصدقات واجبہ:

ان کے مصارف یہ ہیں: فقیر، مسکین، عامل، مکاتب کی آزادی، مقروض کا قرضہ ادا کرنے میں، مجاہدین کی ضروریات، مسافر کا زادراہ۔

دوم: مال غنیمت:

ان کا مصرف یہ ہیں: یتیم، مسکین، مسافر۔

سوم: جزیہ اور خراج۔

دارالاسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود، سرحدوں کی حفاظت، جہاد کی تیاری، ذرائع آبپاشی، والی، امام، قاضی، مؤذن، قاری، مفتی، معلم محتسب کا مشاہرہ، مجاہدین کے لئے اسلحہ، راستوں کو پرامن بنانے میں، پلوں کی مرمت، اوران کو بنانے میں۔

چھارم: بلاوارث کا ترکہ۔

فقیر، مریض کا نفقہ، دوا، علاج، عاجز کا نفقہ وغیرہ۔ (۶۲)



(۶۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۵



باب(۱۹۶):

﴿احکامِ شریعت کے ساتھ استہزاء کفر ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ☆ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیات، ۶۵، ۶۶)

اوراے محبوب! اگرتم ان سے پوچھوتو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔تم فرماؤ: کیااللہ اوراس کی آیتوں اوراس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤتم کافر ہو چکے مسلمان ہوکر۔اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کر دیں تواوروں کوعذاب دیں گےاس لئے کہ وہ مجرم تھے۔

حل لغات:

نَخُوۡضُ: خَوۡض سے بنا ہے۔لغوی معنی ہے پانی یا کیچڑ میں داخل ہونا۔گھسنا،جس میں تلویث (لتھڑنا) اور ایذا(گندگی)ہو۔

اس سے مراد یہ ہے کہ راستہ چلتے (پیدل یاسوار) ایسی باتیں کرنا جس میں حق وباطل میں تمیز نہ ہو،ہنسی کھیل کے

طور پر باتیں کرنا جس سے مقصود سفر طے کرنا ہو، سنجیدگی مراد نہ ہو۔(۱)

"تَسْتَهْزِءُ وْنَ": اِسْتِهْزَاءٌ سے بنا ہے، اس کا مجرد هَزَأ، هَزِئَ، يَهْزَأُ، هُزُوًا، هُزُوًا، هَزْوًا ہے۔ جس کا معنی ہے: کسی سے مسخری کرنا۔

اِسْتِهْزَأ کا معنی ہے: ٹھٹھا کرنا جس میں کسی کی تحقیر مقصود ہو اور تحقیر کا اعتقاد ہو۔(۲)

"لَاتَعْتَذِرُوْا": بہانے نہ بناؤ۔

اِعْتِذَارٌ، عُذْرٌ یا عُذُرٌ سے بنا ہے، جس کا لغوی معنی ہے مٹانا، یا کاٹنا۔

گناہوں کا اثر مٹانا یا ختنہ کی کھال کاٹنا۔

اِعْتِذَارٌ سے مراد ہے وہ کام کرنا جس سے گناہ کا اثر یا الزام مٹ جائے۔

اس کی تین صورتیں ہیں:

اول: مثلاً یہ کہے کہ یہ جرم میں نے نہیں کیا۔

دوم: مثلاً یہ کہے کہ یہ غلط میں نے اس وجہ سے کیا۔

---

(۱) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۳۵۶
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص ۱۲۱
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۸۹
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۵، ص ۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۶، ص ۱۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۵۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئته، ج ۳، ص ۴۵۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۰، ص ۱۳۱

(۲) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۱۴۲۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص ۵۴۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۴۰
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۳۸
☆ الفروق اللغوية، ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئته، ص ۳۸، ۲۸۴

اس سے اس کی مراد گناہ کا الزام مٹانا ہے۔

سوم: مثلاً میں نے یہ گناہ کیا ہے اب دوسرا نہیں کروں گا۔

یہ توبہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اعتذار سے مراد یہاں بہانہ سازی ہے۔ اور اپنے گناہ (استہزاء) کا بہانہ پیش کرنا ہے۔ (۳)

آیت سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ، قرآن کی آیات اور رسول اللہ ﷺ سے تم نے (اے منافقو!) جو استہزاء کیا ہے اب اس کا عذر پیش کرتے ہو۔ بہانہ سازی سے اپنا گناہ مٹانا چاہتے ہو۔ اب ایسا نہ کرو۔ اس لئے کہ تم نے یہ استہزاء تحقیر کی خاطر کیا ہے۔ ان بارگاہوں کی تحقیر ناقابل معافی جرم ہے۔ (۴)

---

(۳)
- ☆ تاج العروس از علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۸۵
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۲
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۸۵
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۷
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۶۳

(۴)
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۲
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۹۶
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۲۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۹
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۶۶
- ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۹
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۹
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۶
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۹

شانِ نزول:

اس آیت مبارکہ کے شانِ نزول میں متعدد روایات مروی ہیں۔

(۱) غزوہ تبوک سے واپسی کے سفر میں کسی راستہ سے گذر رہے تھے کہ منافقوں میں سے چند ایک نے باہم مشورہ کر کے طے کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ گھاٹی پر سے گذریں تو انہیں (نعوذ باللہ) قتل کر دیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے گھاٹی پر چلنے کا ارادہ کیا تو منافق بھی آپ کے ساتھ ہو لئے تاکہ آپ کو گھاٹی میں قتل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس مکاری کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ چنانچہ جب آپ گھاٹی پر چڑھنے لگے تو آپ کی طرف سے ایک منادی نے ندا دی کہ رسول اللہ ﷺ گھاٹی کے راستہ میں جا رہے ہیں خبردار! کوئی بھی گھاٹی کے راستہ سے نہ جائے۔ سب وادی کے اندر سے جائیں۔ تم لوگوں کے لئے وادی کے اندر سے جانا آسان بھی ہے۔ حسب الحکم سب لوگوں نے وادی کے اندر سے راہ لی۔ مگر جن منافقوں نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا وہ اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور اپنے منصوبے کی تکمیل کے لئے تیار ہو گئے اور چہروں پر کپڑا باندھ لیا اور گھاٹی پر جا چھپے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب گھاٹی پر اس شان سے چلنا شروع کیا کہ حسب الحکم آگے آگے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اونٹنی کی مہار پکڑے جا رہے تھے اور پیچھے پیچھے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اونٹنی ہنکا رہے تھے۔ اچانک چھپے ہوئے منافقوں کی کچھ آہٹ محسوس ہوئی۔ ساتھیوں نے نیزے تان لئے اور اونٹنی کو تیز چلایا۔ اونٹنی اتنی تیزی سے چلی کہ کچھ سامان بھی گر پڑا۔ رات اندھیری تھی۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھاٹی میں پہنچ گئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ گھاٹی کے اندر مشعل کی طرح میری پانچوں انگلیاں روشن ہو گئیں۔ جن کی روشنی میں ہم نے گرا پڑا سامان جمع کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ آنے والے لوگوں کو واپس لوٹا دیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ٹیڑھی مونٹھ کی برچھی دار لاٹھی تھی۔ آپ اس لاٹھی سے آنے والے لوگوں کی سواریوں کے رخ لوٹانے لگے اور فرمایا۔ اے اللہ کے دشمنو! اُدھر ہی

جاؤ، اُدھر ہی رہو۔ ان لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے ارادے کی خبر مل گئی ہے اس لئے ذرا تیزی کے ساتھ گھاٹی سے اُتر کر دوسرے لوگوں میں جا ملے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حذیفہ! اونٹنی کو مارو اور عمار! تم پیدل چلو۔ سب لوگ تیزی سے چلے یہاں تک کہ یہ دونوں بزرگ گھاٹی کے اوپر پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ گھاٹی سے باہر نکل گئے اور لوگوں کا انتظار کرنے لگے۔

پھر حضرت حذیفہ سے فرمایا: ''جن لوگوں کو تم نے لوٹایا تھا کیا ان میں سے کسی کو پہچانا بھی؟''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''حضور رات کا اندھیرا تھا اور ان کے چہروں پر کپڑے بندھے ہوئے تھے۔ میں نے نہیں پہچانا۔ ہاں ان کی اونٹنیوں کو پہنچان لیا''

فرمایا: تم سمجھے بھی، ان کا ارادہ کیا تھا؟''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا'' خدا کی قسم حضور! مجھے تو کچھ علم نہیں''۔

فرمایا: ''انہوں نے داؤ کیا تھا کہ میرے ساتھ ساتھ چلیں اور جب میں گھاٹی پر چڑھوں تو پتھر مار مار کر مجھے گھاٹی سے نیچے پھینک دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے نام اور باپوں کے نام بتا دیئے ہیں۔ ان شاء اللہ تم کو ان کی اطلاع دوں گا''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جب لوگ آ جائیں تو آپ حکم دیں کہ ان بے ایمانوں کی گردنیں ماردی جائیں''۔

فرمایا۔ ''نہیں'' لوگ باتیں بنائیں گے اور کہیں گے کہ محمد (ﷺ) نے اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہمارے لئے اللہ کافی ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں کو ان منافقوں کے نام بتا دیئے تھے۔ مگر فرمایا کہ ان کو پوشیدہ رکھنا۔

غرض، صبح ہوئی تو حضرت اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! رات آپ وادی کے اندر کی راہ

سے کیوں چلے۔ یہ راستہ تو گھاٹی کے راستہ سے آسان تھا۔ فرمایا:

ابو یحییٰ (حضرت اُسید کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ منافقوں کا میرے متعلق کیا ارادہ تھا اور انہوں نے کیا طے کیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ میرے پیچھے پیچھے آئیں گے اور رات کی تاریکی میں میری اونٹنی کا سینہ بند اور تسمے کاٹ کر اونٹنی کو آزاد چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قریب تھا کہ اونٹنی سے مجھے نیچے پھینک دیں۔''

حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! سب لوگ جمع ہیں اور اُتر چکے ہیں۔ آپ ہر خاندان کو حکم دیں کہ اس خاندان کے جس شخص نے یہ ارادہ کیا ہو خاندان والے ہی اس کو قتل کر دیں اور اگر آپ کی رائے میں مناسب ہو تو مجھے ان کے نام بتا دیجئے۔ قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس جگہ سے ہٹوں گا بھی نہیں کہ ان کے سر آپ کی خدمت میں لا کر حاضر کر دوں گا''۔

فرمایا۔ ''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ لوگ باتیں بنائیں اور کہیں: جب محمد (ﷺ) کی لڑائی مشرکوں سے ختم ہوگئی تو وہ اپنے ساتھیوں پر ہاتھ صاف کرنے لگا'' حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ تو آپ کے ساتھی نہیں ہیں۔

فرمایا: کیا وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت کا اظہار نہیں کرتے۔ حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ جی، کرتے تو ہیں فرمایا: اس وجہ سے میں ان کو قتل کرنے سے باز رہا۔

مذکورہ بالا واقعہ کی تفصیل امام احمد نے حضرت ابو طفیل کی روایت سے،

بیہقی نے حضرت حذیفہ کی روایت سے،

ابن سعد نے حضرت جُبَیر بن مطعم کی روایت سے،

ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ضحاک کے حوالہ سے،

بیہقی نے عروہ کے حوالہ سے، نیز ابن اسحٰق کی روایت سے،

محمد بن عمر نے اپنے مشائخ کی سند سے بیان کیا ہے۔ (۵)

---

(۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۵۶، ۲۵۷

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۳۴۶

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۵۶

(۲) غزوہ تبوک کی واپسی اور رات کو گھاٹی کے واقعہ کے بعد، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عبداللہ بن سعد بن ابی السرح، ابوحاضر اعرابی، عامر ابوعامر، حلاس بن سوید بن صامت، مجمع بن حارثہ، ملیح تیمی، حُصَیر بن نُمَیر، طعمہ بن ابیرق، عبداللہ بن عیینہ اور مرّہ بن ربیع کو بلالاؤ۔

حلاس ہی وہ شخص تھا جس نے کہا تھا کہ جب تک آج رات گھاٹی سے محمد کو ہم پھینک نہ دیں گے باز نہ رہیں گے۔ اگر محمد اور اس کے ساتھی ہم سے بہتر ہیں تو ہم پھر بکریاں ہیں اور وہ چرواہے۔ ہم بے عقل ہوں گے اور وہ عقل والے۔

ملیح تیمی وہ شخص تھا جس نے کعبہ کی خوشبو چرائی تھی اور مرتد ہو کر بھاگ گیا تھا۔ مگر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کہاں جائے۔ ملک میں مارا مارا پھرتا تھا۔

حُصَیر بن نُمَیر نے زکوٰۃ چرائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تھا "کم بخت تو نے یہ حرکت کیوں کی"۔ کہنے لگا۔ "مجھے اس حرکت پر اس خیال نے آمادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات پر مطلع نہیں کرے گا۔ لیکن اب جب اللہ نے آپ کو آگاہ کر دیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اب میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس وقت سے پہلے میں آپ پر ایمان نہیں لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی اور اس سے درگذر فرمایا اور معاف کر دیا۔

عبداللہ بن عیینہ وہی شخص تھا جس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا۔ آج رات جاگ لو، ہمیشہ کے لئے نجات پالو گے۔ خدا کی قسم اس شخص (مراد رسول اللہ ﷺ) کو قتل کے سوا تمہارا کوئی کام نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلوا کر فرمایا۔ "کم بخت اگر میں مارا جاتا تو تجھے کیا فائدہ پہنچتا"۔ دشمن خدا کہنے لگا۔ "اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عنایت کی ہے ہم برابر خیریت کے ساتھ ہیں۔ ہم تو بس اللہ اور آپ کی ذات کے سبب سے خیریت اور آسائش میں ہیں" رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔

مُرّہ بن ربیع وہ شخص تھا جس نے عبداللہ بن ابی السرح کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔ اس رکاوٹ کو دور کر دو۔ اس ایک اکیلے شخص کے قتل کے بعد تو ہمارے لئے چین ہی چین ہے۔ عام لوگ اس کے قتل سے

مطمئن ہوں گے"۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلوا کر فرمایا: ارے! تو نے ایسی باتیں کیوں کیں۔ اس نے جواب دیا کہ یارسول اللہ! میں نے تو ان میں سے کوئی بات نہیں کہی۔ اگر کہی ہوتی تو آپ کو معلوم ہی ہوتی۔

غرض ان بارہ منافقوں کو رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنا چاہی تھی اور رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ سب کو ان کی کہی ہوئی باتیں، ان کی گفتگو اور ان کے ظاہر و باطن کی حالت بتائی۔ آپ ﷺ کو ان چیزوں کا علم وحی سے ہوا تھا۔ یہ بارہ آدمی نفاق اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کے ارادہ ہی کی حالت میں مر گئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان بارہ منافقوں کے لئے بددعا کی کہ یاالٰہی ان کو دُبَیلہ میں مبتلا کر۔ یعنی آگ کی چنگاری جو ان کے دلوں کی رگ پر لگے اور وہ ہلاک ہو جائیں۔ (۶)

(۳) غزوۂ تبوک کے موقعہ پر چند منافقوں نے کہا تھا: یہ (اشارہ رسول اللہ ﷺ کی طرف تھا) چاہتا ہے کہ شام کے محلات اور قلعوں کو فتح کر لے۔ افسوس، افسوس۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی، منافقوں نے اپنی کہی ہوئی باتوں کا انکار کر دیا اور کہا کہ ہم تو سفر طے کرنے کے لئے ہنسی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔ (۷)

---

(۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۴۹

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۹۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۱۹۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۶۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص ۱۲۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۴۶۹

☆ لباب النقول فی اسباب النزول مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشد، بیروت، ص ۲۳۹

(۴) غزوہ تبوک کے سفر میں ایک منافق نے حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بارے میں کہا۔ یہ پیٹ کے پجاری ہیں، زبان کے جھوٹے ہیں اور جنگ کے وقت بزدل ہیں، ایک صحابی نے اس سے کہا، تو نے جھوٹ کہا، وہ ایسے نہیں۔ میں حضور اکرم ﷺ کو اس کی خبر دوں گا۔ جب آپ ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔ وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے کجاوہ کے ساتھ لپٹا جا رہا تھا۔ پتھروں سے اس کے پاؤں زخمی ہو رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے صرف ہنسی اور کھیل کے طور پر ایسا کہا ہے۔ ہم اس پر معذرت خواہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اب معذرت کا وقت گذر چکا ہے۔ (۸)

(۵) غزوہ تبوک کے موقعہ پر جب کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم کی مدد کرے گا کہ ملک شام کے محلات پر وہ قبضہ کرے گا۔ منافقین نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا استہزاء کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۹)

(۶) جد بن قیس، ودیعہ بن خذام اور جُہیر بن حُمیر غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور نبی اکرم ﷺ کا مذاق کر رہے تھے۔ جُہیر نے صرف استہزاء کا کلمہ سنا اور اس پر ہنس دیا۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ جُہیر نے توبہ کی۔ (۱۰)

(۷) ایک منافق بولا کہ یہ (حضور انور ﷺ کی طرف اشارہ تھا) خبر دیتا ہے کہ گم شدہ اونٹ فلاں وادی میں ہے وہ غیب کیا جانے'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱۱)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۷۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۲۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۵۰

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۲۳

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۶۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۵۱

(۱۱) ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۶۵

اس طرح کے ڈیڑھ درجن کے قریب واقعات اس آیت کے شانِ نزول میں بیان کئے گئے ہیں۔ان سب میں وجہ اشتراک حضور نبی اکرم ﷺ کی شان ارفع واعلیٰ میں تحقیر، استہزاء، تمسخراور توہین کا پہلو نمایاں ہے۔آیت مبارکہ میں اس کی تردید کی گئی ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی دوسرے کو حقیر جاننا، اس کے عیوب کو ہنسی کے طور پر ذکر کرنا، خواہ زبان سے ہو یا فعل سے، یا اشارہ سے، یہ استہزاء ہے۔شریعت کے کسی حکم کے ساتھ استہزاء کفر ہے۔(۱۲)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے کسی اسم کا تمسخر اڑایا، اس کے حکموں میں سے کسی حکم کا تمسخر اڑایا، یا کہا کہ کاش کوئی نبی نہ آتا تاکہ احکام شریعت نہ ہوتے، ایسا استخفاف (خفیف جاننا) کے قصد سے ہو یا عداوت کے قصد سے، یا بلند جگہ پر مانند مفتی یا قاضی کے بیٹھے اور اس کے گرد لوگ جمع ہوں وہ اس سے مسائل دریافت کریں اور اس پر ہنسی کریں اور ا سے تکیہ سے ماریں، یا کلمہ کفر کو ہلکا جان کر کہنا، اگرچہ اس کا اعتقاد نہ کرے، ان سب صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۲
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابو عبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۹۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه حلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۵۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۵۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۱۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۶۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۴۶۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۷۰

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۴۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۱۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۷۰

﴿۳﴾ کلمہ شہادتین پڑھنا لیکن اس میں ادنیٰ سا شک کرنا کفر ہے۔(۱۴)

﴿۴﴾ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا فرض ہے اگر کسی نبی کی نبوت میں ادنیٰ سا شک کرے یا حضور خاتم المرسلین ﷺ کی ختم نبوت میں کسی بھی تاویل سے شک کرے یہ کفر ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ رسول اللہ ﷺ کی ذات قدسی صفات میں طعن کرنا یا آپ ﷺ کو ایذا دینا کفر ہے۔(۱۶)

﴿۶﴾ باطل کلام سے رکنا فرض ہے۔(۱۷)

﴿۷﴾ کلمہ کفر کے اظہار میں سنجیدہ ہو کر یا ہنسی مذاق میں گفتگو کرنا یا تحریر کرنا ہر طرح سے کفر ہے، اسی پر اجماع ہے، بنی اسرائیل نے اپنے قاتل کا پتہ معلوم کرنے کے لئے جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا تو آپ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا، قوم نے اسے مذاق سمجھا، آپ نے فرمایا:

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۶۷)

فرمایا، خدا کی پناہ، کہ میں جاہلوں سے ہوں۔

یعنی حکم الٰہی کو مذاق ٹھہرانا جاہلوں اور کافروں کا کام ہے۔(۱۸)

---

(۱۴) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۶۰

(۱۵) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۰

(۱۶) تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۶

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۶۰

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۱

(۱۷) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۲۴

(۱۸) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۲

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۷۷

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۹۷

تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۵

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۱

﴿۸﴾ ہنسی مذاق، کھیل کود میں اگر کسی مرد اور عورت کا نکاح کیا تو نکاح ہو گیا۔ اسی طرح ہنسی مذاق میں اپنی بیوی کو طلاق دی طلاق واقع ہو جائے گی۔ اپنی مطلقہ بیوی سے (جسے طلاق رجعی دی ہو) طلاق سے رجوع ہنسی مذاق میں کرے، رجوع ثابت ہو جائے گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثَـلاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ(۱۹)

تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی اور ہنسی مذاق دونوں کا حکم سنجیدگی ہے: نکاح، طلاق، رجعت۔(۲۰)

﴿۹﴾ سفید ریش مسلمان، عالمِ دین اور انصاف کرنے والے حاکم کی عزت وتوقیر مسلمانوں پر واجب ہے، ان کی تحقیر حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

ثَـلا ثَةٌ لَايَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّامُنَافِقٌ : ذُوالشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ، وَذُوالْعِلْمِ، وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ(۲۱)

تین آدمیوں کے حق کو صرف منافق ہی کم سمجھتا ہے۔ سفید ریش مسلمان، علمِ دین والا، انصاف کرنے والا حاکم۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ اہل بیت رسول، اولادِ رسول، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعظیم رسول اکرم ﷺ کی تعظیم ہے، اس لئے ان کی تعظیم واجب ہے۔(۲۳)

﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا لطف وکرم بلاسبب بھی متوقع بلکہ واقع ہے۔ البتہ اظہارِ غضب بغیر جرم کے ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجرموں کو سزا دیتا ہے۔ اس لئے اس کا کوئی حکم توڑ کرنا فرمانی اور جُرم اس سے اجتناب فرض ہے۔(۲۴)

---

(۱۹) ☆ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والدارقطنی عن ابی ہریرہ، بحوالہ
☆ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۳۵

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۹۷۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۱۹

(۲۱) ☆ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۴۲

(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۰

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۰

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۴۶۰



باب (۱۹۷):

کافروں اور منافقوں سے سلوک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۷۳)

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر، اور ان پر سختی کرو، اوران کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

حل لغات:

"اَلنَّبِیُّ": عربی لفظ ہے اس کے دو مادہ اشتقاق بتائے گئے۔

(۱) اَلنَّبَاءُ بمعنی بڑی خبر، ایسی خبر جس میں عظیم فائدہ ہو، اس سے علم یا غلبہ ظن حاصل ہو، سچی ہو کہ جھوٹ سے پاک ہو، قرآن مجید میں یہ کلمہ اس معنی میں متعدد مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ارشاد خداوندی ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ☆ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ☆ (سورۃالنباء آیات، ۱، ۲)

یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں، بڑی خبر کی۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ ......الآیۃ (سورہ آل عمران آیت، ۴۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔

ان آیات میں اَلنَّبَآء اوراس کی جمع اَنبآء کا معنیٰ عظیم خبر ہے۔

اس اشتقاق کے اعتبار سے اَلنَّبِیُّ کا معنیٰ ہے۔ بڑی خبریں دینے والا، جس میں نفع عظیم ہو۔ یعنی غیب کی خبریں دینے والا۔ (۱)

(۲) اَلنَّبُوُ ، اَلنُّبُوَّةُ ، اَلنَّبَاوَةُ . ان کا معنیٰ ہے، ارتفاع، بلندی، بلند زمین۔

اس اشتقاق کے اعتبار سے اَلنَّبِیُّ کا معنیٰ ہے۔ تمام مخلوقات سے اعلیٰ واشرف۔ ایسا ارفع واعلیٰ کہ تمام جہاں اسی سے ہدایت پاتا ہے۔ اس کی بلند شان ہی سراپا ہدایت ہے۔ (۲)

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو پیارے القابات سے خطاب فرمایا ہے۔ اس مقام پر خطاب ہوا۔

اے غیب کی خبریں دینے والے! اے رفیع الشان ذات! (۳)

"جَاهِدِ": جِهَادٌ سے امر کا صیغہ ہے۔ لغوی معنیٰ ہے کوشش کرنا، سخت محنت کرنا۔

اصطلاحی معنیٰ ہے۔ باطل والوں کے خلاف طاقت صرف کرنا اور انہیں ہدایت کی دعوت دینا۔ اس میں قتال کا

---

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۱، ص۱۲۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج۲، ص۱۱۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص۴۸۱

☆ الفروق اللغویة، ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ص۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۶۵

☆ المنجد ار لونیس معلوف ایسوعی 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص۱۲۴۴

(۲) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۱، ص۱۲۱، ج۱۰، ص۳۵۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص۴۸۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج۲، ص۱۱۶

☆ تفسیرروح البیان ارعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۶۵

(۳) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبہ [illegible] عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، [illegible] ص۲۰۴

☆ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، ج۱، ص۳۱

ہونا یا نہ ہونا دونوں احتمال موجود ہیں۔(۴)

"**وَاغْلُظْ**": غِلْظَةٌ سے امر کا صیغہ ہے۔اس کا معنی ہے: شدت، سختی، رَأْفَةٌ کا نقیض ہے۔

یعنی منافقین پر سختی کرو۔ان سے ترش روئی سے پیش آؤ۔ان کے ساتھ معاملات میں دل کی سختی بروئے کار لاؤ۔نرمی نہ کرو۔(۵)

"**مُنَافِقٌ**": منافق وہ ہے جو اسلام ظاہر کرے اور شریعت پر عمل کرے مگر باطن میں کفر چھپائے۔شک یا عناد کی بنا پر اس کے باطن میں کفر ہو۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے نبیوں کو جب بھی خطاب فرمایا تو ان کے اسم ذاتی سے خطاب فرمایا۔مثلاً

وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ......الآیۃ (سورۃ البقرہ آیت ۳۵)

اور ہم نے فرمایا، اے آدم! تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو۔

---

(۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۷

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۰۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۳۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۷۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۰۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۷

قَالَ یٰـنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ......الآیۃ (سورہ ہود آیت،۴۶)

فرمایا: اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

یٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ ہٰذَا......الآیۃ (سورہ ہود آیت ۷۶)

اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑ۔

یٰمُوۡسٰی لَاتَخَفۡ اِنِّیۡ لَایَخَافُ لَدَیَّ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ☆ (سورۃ النمل آیت،۱۰)

(اور ہم نے فرمایا) اے موسیٰ! ڈر نہیں۔ بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔

اِذۡقَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ......الآیۃ (سورہ آل عمران آیت،۵۵)

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا! اے عیسیٰ! میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

مگر جب بھی محبوب کریم رسول عظیم سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو خطاب فرمایا تو ذاتی نام سے نہیں بلکہ پیارے القاب سے خطاب فرمایا۔ مثلاً

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًاوَّمُبَشِّرًاوَّنَذِیۡرًا☆وَّدَاعِیًااِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَسِرَاجًامُّنِیۡرًا☆

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (سورۃ الاحزاب آیات،۴۵،۴۶)

یاد رہے کہ یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ کا پیارا دل نواز خطاب قرآن مجید میں متعدد مرتبہ آیا ہے۔ مثلاً

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ☆ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۴)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلَی الۡقِتَالِ......الآیۃ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ قُلۡ لِّمَنۡ فِیۡۤ اَیۡدِیۡکُمۡ مِّنَ الۡاَسۡرٰۤی ۙ اِنۡ یَّعۡلَمِ اللّٰہُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ خَیۡرًا یُّؤۡتِکُمۡ خَیۡرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنۡکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ☆ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۷۰)

اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں بھلائی جانی تو جو تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ جَاھِدِالْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ۔ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ۔ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ☆

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

(سورۃ التوبۃ آیت ۷۳)

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ جَاھِدِالْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ۔ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ۔ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ☆

اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔

(سورۃ التحریم آیت نمبر ۹)

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَاتُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًاحَکِیْمًا☆

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ کا یونہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۱)

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ اِذَاجَآءَ کَ الْمُؤْمِنٰتُ ......الآیۃ (سورۃ الممتحنۃ آیت نمبر ۱۲)

اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں۔

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَاوَزِیْنَتَھَافَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَ اُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًاجَمِیْلًا☆

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۸)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًاوَّمُبَشِّرًاوَّنَذِیْرًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ اِنَّآاَحْلَلْنَالَکَ اَزْوَاجَکَ الّٰتِیْٓ اٰتَیْتَ اُجُوْرَھُنَّ ......الآیۃ (سورۃالاحزاب آیت،۵۰)

اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیویاں جن کو مہر دو۔

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ اِذَاطَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ ......الآیۃ (سورۃالطلاق آیت نمبر ۱)

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔

یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآاَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ التحریم آیت نمبر ۱)

یٰاَیُّھَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآاُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ۔ ......الآیۃ (سورۃالمائدہ آیت نمبر ۶۷)

اے رسول پہنچادو جو کچھ اتارا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

یٰاَیُّھَاالْمُزَّمِّلُ ☆ (سورۃالمزمل آیت نمبر ۱)

اے جھرمٹ مارنے والے

یٰاَیُّھَاالْمُدَّثِّرُ ☆ (سورۃالمدثر آیت نمبر ۱)

اے بالاپوش اوڑھنے والے۔

رب کریم جل وعلا کا اپنے محبوب کریم ﷺ کو القاب اور صفات سے خطاب فرمانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کے نزدیک اس کا مقام کتنا بلند ہے۔اس کی شانِ ارفع واعلیٰ ظاہر کرنے کے لئے خطابات کا یہ انداز اپنایا گیا۔لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ جب بھی اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کو خطاب کرے عمدہ اور محبوب القاب سے خطاب کرے۔عامی آدمیوں کی طرح آپ کو خطاب نہ کرے۔مثلاً یوں خطاب کرے۔

یارسول اللہ۔یاحبیب اللہ۔یانبی اللہ۔یانوراللہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عام آدمی کے سے خطاب کی طرح سے منع فرمادیا ہے۔ارشادربانی ہے۔

لَاتَجْعَلُوْادُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ......الآیة(سورۃالنور آیت نمبر ۶۳)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اسی لئے ائمہ مجتہدین اور علماء ربانیین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی مقام پر حضور انور ﷺ کو نام لے کر پکارا گیا ہو تو تم اس خطاب کو القاب سے بدل لو۔ مثلاً حضور آقا ومولی ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو دعا تلقین فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍنَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ فَتَقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ(۷)

مذکورہ دعا میں "یامحمد" کی بجائے "یَارَسُوْلَ اللهِ" کہے۔(۸)

﴿۲﴾ معظمانِ بارگاہِ الٰہی، خیر کی تعلیم دینے والے، اہل فضل اور اہل ارشاد، اساتذہ اور والدین کو نام سے خطاب کرنا بے ادبی اور ان کی توہین ہے۔ ان کو ہمیشہ عزت والے ایسے القاب سے خطاب کرنا لازم ہے جو ان کی تعظیم پر دلالت کریں۔(۹)

﴿۳﴾ حربی کفار کے ساتھ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ حضور سید عالم ﷺ نے کفار کے خلاف جہاد کیا۔ آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اور ان کے بعد تابعین عظام سے لے کر آج تک امت کے مقتدیٰ حضرات نے جہاد میں حصہ لیا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جہاد قیامت تک جاری ہے اسے کوئی منسوخ نہیں کرسکتا۔ آیت مذکورہ بالا میں خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ سے ہے مگر اس میں امت بھی شامل ہے۔(۱۰)

---

(۷) ☆ رواہ احمدعن عثمان بن حنیف، ج۴، ص۱۳۸

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۰۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج۱، ص۳۱

(۹) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۰۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۷۱

﴿۴﴾ ذمی، مستامن اور معاہد کے خلاف اس وقت تک جہاد جائز نہیں جب تک وہ مسلمانوں کے ذمہ میں ہوں یا مدت معاہدہ ابھی باقی ہو۔(۱۱)

﴿۵﴾ منافقین کے ساتھ تلوار سے جہاد جائز نہیں بلکہ ان کے شبہات دور کر کے انہیں سچا مسلمان بنایا جائے۔ اسی طرح کفار کے خلاف اسلام کی حقانیت کے دلائل قائم کرنا ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ زبانی اور تحریری جہاد ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔(۱۲)

﴿۶﴾ کافروں اور منافقوں سے محبت کا سلوک کبھی جائز نہیں بلکہ ان کے ساتھ ترش روئی اور دل کی سختی کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔ اسلام کی یہی تربیت ہے۔ یہی تہذیب اسلامی ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے ساتھ

(بقیہ ۱۰) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۶، ص ۱۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۱۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۱۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۳۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۱۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۳۹

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۰۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی حصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۰۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۳۹

ہمیشہ نرمی اور محبت سے برتاؤ کیا جائے۔اسی طرح ہر فاسد عقیدہ والے کے ساتھ ترش روئی سے پیش آؤ۔(۱۳)

﴿۷﴾ گناہگار فاسق منافق نہیں ہوتا۔اس کے ساتھ منافقوں والا سلوک جائز نہیں۔(۱۴)

﴿۸﴾ دل کے حالات اللہ تعالیٰ اور اس کے بتانے سے اس کا رسول جانتا ہے،رسول اللہ ﷺ نے منافقین کی تمیز کر دی تھی۔آج جب کہ وحی ختم ہو چکی ہے اس لئے دل کے نفاق پر اطلاع آسان نہیں۔جب تک کوئی خاص علامت ظاہر نہ ہو ہم کسی کو منافق نہیں کہہ سکتے۔اگر کوئی شخص باطن میں کفر چھپا رکھتا ہے مگر اس کا ظاہر مسلمانوں جیسا ہے تو ہم اسے مسلمان ہی جانیں گے اور اس کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک روا رکھیں گے۔اس کے کفر کے باعث اس کے خلاف تلوار چلانا روا نہیں۔(۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۲۰۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۷۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۳۸

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص۴۷۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۴۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۳۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۶۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۶۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۷۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۳۸

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۶۱

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص۴۷۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۳۷

فائدہ جلیلہ:

آیت مبارکہ زیب عنوان نے (کفار کے ساتھ) عفو، صفح اور درگزر کی تمام آیات منسوخ کردی ہیں۔ یہ آیت ان سب کی ناسخ ہے۔(۱۶)



(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۲۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۲۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۳۸

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۲۱۲



باب(۱۹۸):

﴿زندیق کی توبہ قبول ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۔ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۔ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۔ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ☆

(سورۃالتوبہ آیت ۷۴)

اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آ کر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی ان کا حمایتی ہوگا اور نہ مددگار۔

حل لغات:

"**یَحْلِفُوْنَ**":وہ قسم کھاتے ہیں،صیغہ جمع کا ہے جب کہ قسم کھانے والا ایک ہی تھا۔(شانِ نزول سے معلوم ہوگا)اسی طرح قَالُوْا جمع کا صیغہ ہے حالانکہ کہنے والا ایک تھا۔چونکہ کہنے والے اور قسم کھانے والے کی قسم اور بات سے دوسرے منافق رضامند تھے۔اس لئے فعل کی نسبت دوسروں کی طرف بھی کر دی گئی۔(۱)

"**هَمُّوْا**": هَمَّ (از باب نَصَرَ)هَمًّا کا معنی ہے۔ارادہ کرنا،چاہنا،پکا ارادہ کرنا،قصد کرنا۔(۲)

"**لَمْ يَنَالُوْا**": نَيْلٌ مطلوب پانا،حاصل کرنا۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ منافقین نے جو حاصل کرنا چاہا وہ نہ پا سکے۔اپنے مطلوب کو پانے میں ناکام رہے۔

"**وَمَانَقَمُوْا**": نَقَمَ ونَقِمَ (از باب ضَرَبَ وَسَمِعَ)نَقْمًا کا معنی ہے مکروہ جاننا،ملامت کرنا،عیب لگانا،سخت ناپسند کرنا۔(۴)

"**اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ**":

منافقین کو یہی بات بُری لگی ہے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاﷺ) نے غنی کر دیا ہے۔اس سے پہلے وہ تنگ دست تھے۔

---

(۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ،ج۳،ص۴۶۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۰،ص۱۳۸

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص۱۴۳۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر،ج۲،ص۱۴

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص۱۳۳۷

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر،ج۲،ص۱۳۷

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۵۰۹

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص۱۳۱۵

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۵۰۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر،ج۲،ص۱۳۴

"مِنْ فَضْلِهٖ": رسول اللہ ﷺ نے اپنے فضل سے مومنوں یا منافقوں کو غنی کر دیا ہے۔ آیت مبارکہ میں فَضْلِهٖ کی ضمیر کا مرجع رَسُوْلُهٗ ہے، کیونکہ یہی قریب ہے۔ (۵)

شانِ نزول:

آیت مبارکہ دو حصوں: حلف، مقصد کے بارے میں چند روایات مروی ہیں، ممکن ہے تمام واقعات کے بارے میں آیت مبارکہ نازل ہوئی ہو۔

(۱) غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ دو ماہ تبوک میں قیام پذیر رہے۔ اس عرصہ میں آپ خطبہ میں منافقین کا حال بیان فرماتے اور فرماتے کہ منافق رِجْسٌ (ناپاک) ہیں۔ جُلَاس (بروزن غُراب) بن سوید بن صامت نے کہا: جو کچھ محمد (ﷺ) لایا ہے اور کہتا ہے اگر وہ سچ ہے تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر دریافت فرمایا۔ جُلاس انکار کر بیٹھا اور قسم کھا گیا کہ میں نے یہ نہیں کہا۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۶)

---

(۵) تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۳
تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۳
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۷۹
تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۱
تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۸
انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۱
تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۷۰
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۱
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۸
تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۲
الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۴۰
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۳۱

(۲) جُلاس بن سوید بن صامت اور ودیعہ بن ثابت نے حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین کی شانِ اقدس میں گستاخانہ کلمات کہے۔ اگر محمد ہمارے سرداروں اور بہترین لوگوں سے سچا ہے تو ہم گدھوں سے بدتر ہیں۔ حضرت عامر بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، محمد صادق و مصدوق ہیں اور تم واقعی گدھوں سے بدتر ہو، حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کی خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی۔ آپ نے جُلاس کو بلایا۔ اس نے واقعہ کا انکار کر دیا اور منبر کے پاس آ کر قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے بھی منبر کے پاس آ کر قسم کھائی کہ اس نے ایسا کہا ہے اور پھر بارگاہ رب العزت میں دعا کی یا اللہ! سچے نبی کی برکت سے سچ واضح فرما، اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ جُلاس نے عامر کو قتل کر دینے کا ارادہ کیا تا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو نہ بتائے۔ اس پر آیت کا دوسرا حصہ: وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا...... الآیۃ نازل ہوئی۔ (۷)

(۳) ایک موقعہ پر سید عالم ﷺ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک آدمی آنے والا ہے جو شیطان کی نظر دیکھتا ہے۔ جلد ہی ایک آدمی آیا جس کی آنکھیں نیلی تھیں، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم مجھے کیوں بُرا بھلا کہتے ہو، وہ آدمی چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اپنے ساتھیوں کو لے آیا سب نے قسم کھائی کہ ہم نے ایسا نہیں کیا اور نہ آپ کو بُرا بھلا کہا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۸)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۶۷

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۶۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۴۱

﴿۴﴾ قبیلہ غِفار اور قبیلہ جہینہ کے دو شخصوں کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ جس میں غِفاری غالب آ گیا۔ غفاری قبیلہ انصار کا حلیف تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سُلول (سرادِ منافقین) بولا، اپنے بھائی جہینی کی مدد کرو، ہماری حالت تو اس کہاوت کی مانند ہوگئی ہے۔ (ترجمہ) اپنے کتے کو پالو تا کہ وہ تمہیں کاٹ کھائے۔ اس سے مراد (العیاذ باللہ) حضور رحمۃ للعالمین اور ان کے مہاجر ساتھی تھے۔ (صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین)

عبداللہ بن ابی نے کہا:

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ....الآية (سورۃ المنافقون آیت ۸)

ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے۔

جب سید عالم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے عبداللہ بن ابی سے دریافت کیا۔ وہ انکار کر بیٹھا کہ میں نے یہ کلمہ نہیں کہا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۹)

(۵) عبداللہ بن ابی بن سلول نے جو کلمہ خبیثہ صحابہ کرام کے بارے میں کہا تھا (اوپر کی روایت میں گذر چکا ہے) بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ کلمہ منافقین کی ایک جماعت نے کہا تھا۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۱۰)

(۶) غزوہ تبوک سے واپسی کے موقعہ پر منافقین نے ایک گھاٹی میں حضور سید عالم ﷺ کو (العیاذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ (یہ واقعہ گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے) مگر وہ اپنے منصوبہ میں ناکام رہے۔ صبح کو حضور سید عالم

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۰۶
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۳۶
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۷۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۳۸
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۴۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۹

نبی غیب دان ﷺ نے ان کے نام مع ان کے باپوں کے اور تعداد بتائی۔ یہ تعداد بارہ تھی۔

عبداللہ بن ابی سعد۔ سعد بن ابی سرح۔ ابو حاصر اعرابی۔ عامر۔ ابو عامر۔ جلاس بن سوید۔ مجمع بن حارثہ۔ ملیح التیمی۔ حصین بن عمیر۔ طعمہ بن ابیرق۔ عبداللہ بن عیینہ۔ مرہ بن ربیع۔

حضور سید عالم ﷺ نے ان کے لئے بددعا فرمائی۔ الٰہی! ان کو دُبل میں مبتلا کر۔ یعنی آگ کی ایک چنگاری جو ان کے دلوں کی رگ پر لگے اور وہ ہلاک ہو جائیں۔

یہ بارہ (یا دوسری روایت کے مطابق پندرہ) اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ اس پر آیت کا دوسرا حصہ نازل ہوا۔ (۱۱)

(۷) اسود منافق نے ایک موقعہ پر حضور نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۱۲)

(۸) منافقوں نے کہا تھا (غزوہ بنی مُصطلق یا غزوہ تبوک سے واپسی پر) مدینہ پہنچ کر ہم عبداللہ بن ابی کے سر پر سرداری کا تاج رکھ دیں گے۔ لیکن ان کی یہ مراد پوری نہ ہوئی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۳۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۶۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۳

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۴۳

(۱۲) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۴۲

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۰۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۴۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۶۳، ج۵، ص۲۶۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر کلمہ، جس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی نعمت کا انکار ہو، یا ہر اس امر کا انکار ہو جو مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ہم مرتبہ ہو، یا وہ شے جو تصدیق اور معرفت کے متناقض ہو۔ یہ سب کفر ہے۔ حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ آپ کی ذات تصدیق الٰہی اور معرفت الٰہی کا سب سے بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔ اس لئے آپ کا انکار، آپ کی شانِ ارفع و اعلیٰ کا انکار، آپ سے متعلق اور منسوب شے کی عظمت کا انکار کفر ہے۔ اسلام، قرآن، سنت اور حضور رحمۃ للعالمین ﷺ پر طعن کرنا، ان کو عیب لگانا اور ان کو سب وشتم (گالی گلوچ) کرنا کفر ہے۔ جُلاس بن سوید کا قول: ''جو کچھ محمد لایا اگر وہ حق ہے تو ہم گدھوں سے بدتر ہیں'' اس میں اگر مگر کی صورت میں حضور کے دین میں شک کا اظہار ہے۔

اسی طرح جُلاس بن سوید اور ودیعہ بن ثابت کا قول: اگر محمد ہمارے سرداروں اور بہترین لوگوں سے سچا ہے تو ہم گدھوں سے بدتر ہیں'' میں حضور سید عالم روحِ عالم جانِ عالم ﷺ سے عرب کے سرداروں کو افضل قرار دیا گیا ہے، یہ کلمہ قطعاً کفر ہے۔ کیونکہ حضور پرنور ﷺ سب مخلوقات جن وانس، ملائکہ، زمین و آسمان کی تمام مخلوق سے اعلیٰ، افضل واشرف ہیں۔ اس کا انکار کفر ہے۔

نیلی آنکھ والے منافق نے حضور انور نبی اکرم ﷺ کی شان مبارک میں نازیبا کلمات کہے جو یقیناً کفر ہیں۔

عبد اللہ بن ابی بن سلول اور دیگر منافقین کا یہ کہنا کہ مدینہ پہنچ کر ہم عزت والے ذلت والوں (صحابہ کرام بالخصوص مہاجرین) کو نکال دیں گے۔ انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین کے بعد مخلوق میں سب سے افضل جماعت صحابہ کرام (مہاجرین اور انصار) کی ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ انہیں ذلیل تر کہنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کی توہین ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔

منافقین کا یہ ارادہ کہ ہم سرداری کا تاج عبد اللہ بن ابی کے سر پر رکھیں گے یہ کفر ہے۔ حضور امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ ہی سب کے آقا و مولیٰ، سرور وسردار، سیادت وشرافت کے مالک ہیں۔ اس کے خلاف منصوبہ بنانا کفر ہے۔

مسلمان کے لئے فرض ہے کہ اس نوعیت کے کلمات استعمال کرنے سے قطعاً گریز کرے اور ان کلمات کے قائل کے ساتھ قطع تعلق کر لے۔ کیونکہ ان کلمات سے راضی ہونا بھی کفر ہے۔ (۱۴)

﴿۲﴾ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

قسم کے مفصل احکام سورۃ النسآء آیت نمبر ۲۳ اور سورہ مائدہ آیت نمبر ۸۹ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۳﴾ کلمہ کفر کہنا اور اس پر راضی رہنا دونوں کفر ہیں۔ جُلاس نے کلمہ کفر کہا اس کے دوسرے ساتھی اس پر راضی رہے رب تعالیٰ نے فرمایا کہ سب نے کلمہ کفر کہا۔ (۱۵)

﴿۴﴾ منافق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کافر ہیں۔ منافق کا چونکہ ظاہر اسلام ہے اس لئے مومن منافق سے مومنوں جیسا سلوک کریں گے۔ البتہ منافق کا کفر اور نفاق ظاہر ہو جائے تو مومنوں کے نزدیک بھی وہ کافر

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان. ج۲. ص ۹۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲، ص ۳۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶، ص ۱۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲، ص ۲۰۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور. ج۲، ص ۲۱۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲، ص ۱۵۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۱

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت. ج۳، ص ۴۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص ۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳، ص ۴۶۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۵، ص ۲۶۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت. ج۴، ص ۲۴۲

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳، ص ۴۶۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص ۱۳۸

ہوگا۔ مومن اس سے کافروں جیسا سلوک کریں گے۔(۱۶)

﴿۵﴾ جو شخص کفر کو چھپاتا ہے اور بندوں کے سامنے اسلام ظاہر کرتا ہے، زندیق ہے۔
زندیق اگر سچے دل سے کفر سے توبہ کرلے تو شرعاً اس کی توبہ قبول ہے۔ حضرت جُلاس بن سوید رضی اللہ عنہ نے نفاق اور باطنی کفر سے توبہ کرلی۔ نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ اس طرح بعد میں وہ مخلص صحابہ کرام میں شمار ہوئے۔(۱۷)

﴿۶﴾ ایمان اور اسلام ایک ہی شے ہے، جو مسلمان ہے وہی مومن ہے اور جو مومن ہے وہی مسلمان ہے۔ رب تعالیٰ نے منافقین (جن کا ظاہر مومنوں جیسا تھا) کے بارے میں ارشاد فرمایا:
وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ...... الآية (۱۸)

﴿۷﴾ یہ کہنا کہ "اللہ اور اس کے رسول نے غنی کردیا" یا "اللہ اور اس کے رسول نے یہ نعمت دی" یا "اللہ اور اس کے رسول نے ایمان کی دولت دی" جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل مدینہ (بلکہ ساری مخلوق) کو حضور نبی اکرم ﷺ کی برکت سے غنی کردیا۔ آیت مبارکہ زیب عنوان کا یہی مفہوم ہے۔ خود سرکار دو عالم ﷺ نے انصار پر اس نعمت کا اظہار یوں فرمایا:

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۴۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۰۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۱۳۲
(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۴۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۷۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۷۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۴۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹،ص ۲۰۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۱۴
(۱۸) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۲

اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضَآلًّا فَھَدَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَ کُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَعَالَۃً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ

کیا میں نے تمہیں راستہ سے بہکا ہوا نہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تمہیں ہدایت دی اور تم متفرق تھے اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تم میں الفت ڈال دی، کیا میں نے تمہیں تنگ دست نہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تمہیں غنی کر دیا۔(۱۹)

﴿۸﴾ قرآن مجید میں جہاں کہیں وارد ہوا ہے کہ ''ان کے لئے یا تمہارے لئے کوئی حمایتی اور مددگار نہیں'' اس سے مراد کافر، مشرک اور منافق ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی سفارش نہ کر سکے گا اور قیامت میں ان کے شریک ان کی مدد نہ کر سکیں گے۔ مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول، رسول اکرم ﷺ، صحابہ کرام، صدیقین اور اولیائے کاملین قبر، حشر میں حمایتی اور مددگار ہوں گے۔ اس لئے اولیاء اللہ کو اللہ کا دوست جان کر مدد کے لئے پکارنا جائز ہے۔ اولیاء اللہ باذنہ تعالیٰ اپنے محبین کے مددگار ہیں۔(۲۰)



(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۳

(۲۰) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۵



باب(۱۹۹):

نذرِ شرعی، نفاقِ عملی، حرص وہوا کا انجام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰٮنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ☆ فَلَمَّاۤ اٰتٰٮهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ☆ فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ يَلۡقَوۡنَهٗ بِمَاۤ اَخۡلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوۡهُ وَبِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیات،۷۵،۷۶،۷۷)

اوران میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ضرور ہم بھلے آدمی ہوجائیں گے، تو جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے، تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے جھوٹا وعدہ کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

حل لغات:

"ومنهم": اوران میں سے کچھ ہیں، یعنی منافقین کے بعض گروہ وہ ہیں (جن کا حال ان آیات میں بیان ہوا ہے)

چونکہ منافقین مختلف کردار کے لوگ تھے، ان میں بعض وعدہ خلافی کرنے والے تھے۔(۱)

"**مَنْ عٰھَدَ اللّٰہَ**": جنہوں نے اللہ سے معاہدہ کیا تھا۔ پختہ عہد کو معاہدہ کہتے ہیں۔ معاہدہ ہمیشہ دو افراد یا دو جماعتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ منافقین نے اللہ سے وعدہ کیا تھا۔ منافقین کا یہ معاہدہ درحقیقت حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے ہوا تھا۔ گویا آپ ﷺ سے کیا ہوا معاہدہ اللہ سے معاہدہ ہے۔ یا یوں کہہ لو کہ جو اللہ سے معاہدہ کرنا چاہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے معاہدہ کرلے۔

یاد رہے ان کا یہ معاہدہ زبانی تھا۔ یعنی زبان سے انہوں نے معاہدہ کیا تھا۔ معاہدہ ہمیشہ تلفظ کرنے یا تحریر سے ہوتا ہے۔(۲)

"**مِنْ فَضْلِہٖ**": اپنے فضل سے ہمیں دے اس میں اللہ کا ہر قسم کا عطیہ شامل ہے: فصل سے، جانوروں، جانوروں کے بچوں سے، تجارت سے۔

اللہ تعالیٰ کا عطیہ اس کا فضل ہے بندہ کی کمائی، محنت، مشقت اس میں مؤثر نہیں البتہ یہ چیزیں اسباب ہیں۔

"**لَنَصَّدَّقَنَّ**": اصل میں یہ کلمہ لَنَتَصَدَّقَنَّ تھا۔ تا اور صاد قریب المخرج اور ایک ہی جگہ میں جمع ہوئے ہیں، تا کو صاد سے بدل کر صاد میں ادغام کر دیا۔

اس کا معنی ہے کہ ہم ضرور صدقہ کریں گے، اس صدقہ سے مراد صدقات واجبہ اور صدقات نافلہ دونوں ہیں،

---

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۸

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۴۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۰

جن کے صدقہ کرنے کا معاہدہ (نذر) کیا گیا۔(۳)

"**بَخِلُوا بِهٖ**": اللہ کے دیئے مال میں بخل کرنے لگے۔ واجب مالی امور کی ادائیگی نہ کرنا بخل ہے جیسے زکوٰۃ، فطرانہ، نذر شرعی نفقات واجبہ وغیرہ۔

مستحب مالی امور کی ادائیگی نہ کرنا "شح" کہلاتا ہے۔(۴)

"**فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ**": اَعْقَبَ، عَقْبٌ سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے پیچھے کرنا۔ پیچھے لانا۔ آیت میں مراد یہ ہے کہ ان منافقوں کی بداعمالیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق کو ڈال دیا۔ اور یہ نفاق اللہ کے عذاب یا اللہ کے ملنے کے دن (قیامت) تک ان کے دلوں میں جم گیا ہے۔(۵)

"**بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ**": منافقوں کے دل میں نفاق جم جانے کا سبب ہوا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کی انہوں نے خلاف ورزی کی۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۱۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۶۷

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۸۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۴۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۶۷

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۸۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۴۵

(۲) وہ ہمیشہ جھوٹ بولتے تھے۔

یہ دونوں جرم اتنے قبیح ہیں کہ ان کے مجرموں کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی وہ کفر ونفاق پر ہی مرتے ہیں۔(العیاذ باللہ) (٦)

شانِ نزول:

ان آیات مبارکہ کے شانِ نزول میں چند روایات منقول ہیں۔

(۱) سب سے مشہور روایت یہ ہے کہ مدینہ منورہ کا ایک شخص ثعلبہ بن حاطب انصار سے تھا۔ یہ شخص بہت عابد وزاہد تھا، زیادہ وقت مسجد نبوی شریف میں گذارتا، اسی وجہ سے اس کا لقب "حمامة المسجد" پڑ گیا۔ یعنی مسجد کا کبوتر، کثیر سجدوں کے وجہ سے اس کی پیشانی پر اونٹ کے گھٹنے کی طرح کا ایک نشان بن گیا تھا۔ کچھ وقت بعد اس نے نماز فجر کے فوراً بعد بغیر دعا مانگے مسجد سے نکلنا شروع کر دیا۔ حضور پرنور ﷺ نے اس سے وجہ پوچھی اور فرمایا: مسجد سے جلد بھاگ جانا منافقین کا طریقہ ہے۔ ثعلبہ کہنے لگا میں بہت مفلس ہوں، ہماری غریبی کا یہ حال ہے کہ ہم میاں بیوی کے درمیان صرف ایک کپڑا ہے پہلے میں اس کو پہن کر نماز ادا کر لیتا ہوں پھر یہی کپڑا میری بیوی پہن کر نماز پڑھتی ہے۔ حضور! دعا فرمائیں کہ میں امیر بن جاؤں، حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

"جس تھوڑے مال کا شکر ادا ہو وہ اس زیادہ مال سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ ہو سکے"۔

کچھ وقت بعد اس نے یہی درخواست پیش کی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"تو مجھے دیکھ! اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ میرے ساتھ سونے کے بن کر چلیں، جہاں میں جاؤں، مگر دیکھ، میں کس طرح زندگی بسر کر رہا ہوں"۔

---

(٦) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۶۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۲

اس نے تیسری مرتبہ یہی درخواست پیش کی اور کہنے لگا:

''اس ذات کی قسم، جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اگر آپ ﷺ کی دعا سے مجھے کثیر مال مل گیا تو میں اس میں سے ہر حق دار کو حق ادا کروں گا''۔

حضور نبی انور رسول اکرم ﷺ نے ثعلبہ کے لئے دعاء فرمائی کہ ''یا اللہ! ثعلبہ کو بہت مال دے''۔

ثعلبہ کو ایک بکری ملی، کیڑے مکوڑوں کی طرح اس کے اتنے بچے ہوئے کہ مدینہ منورہ کی گلیاں اس سے تنگ ہو گئیں۔ اس لئے اس نے اپنے مویشی مدینہ شریف سے باہر ایک وادی میں رکھنے شروع کئے۔ اور خود وہاں رہنا شروع کر دیا۔ صرف ظہر اور عصر کی نماز کی جماعت کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتا۔ پھر مویشیوں کی کثرت سے وادی تنگ ہو گئی اور وہ دور کسی اور وادی میں چلا گیا۔ اب صرف جمعہ کی نماز کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتا۔ مال بڑھتا رہا اس وجہ سے جمعہ کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔ ادھر آنے والوں سے راستہ میں مل لیتا اور حالات معلوم کر لیتا۔ اسی دوران زکوٰۃ کی وصولی کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو روانہ فرمایا۔ دونوں حضرات کو زکوٰۃ کے احکام تحریر کروا دیئے۔ مگر آپ بار بار فرماتے: ثعلبہ پر افسوس، یہ دونوں صحابی زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے ثعلبہ کے پاس پہنچے اور جانوروں کی زکوۃ کا حکم سنایا۔ ثعلبہ نے فرمانِ رسالت مآب ﷺ پڑھا اور نا گواری کا اظہار کیا۔ کہنے لگا: یہ جزیہ ہے یا جزیہ کی طرح کا ٹیکس ہے، اس وقت تم جاؤ، واپسی پر آنا۔ یہ حضرات دوسروں سے زکوٰۃ وصول کر کے پھر ثعلبہ کے پاس آئے۔ ثعلبہ پھر بولا یہ جزیہ ہے۔ (غیر مسلموں پر لگایا ہوا ٹیکس)۔ تم جاؤ میں سوچ لوں۔ یہ حضرات حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان محصلین زکوٰۃ کو دیکھتے ہی فرمایا۔ ثعلبہ پر افسوس۔ ان حضرات نے ثعلبہ سے ہونے والا واقعہ پیش کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

آیت نازل ہونے پر بعض لوگوں نے ثعلبہ نے کہہ دیا کہ تیری خیر نہیں۔ تیرے بارے میں قرآن مجید کی آیات نازل ہو چکی ہیں۔ اس پر منافقت کے طور پر زکوٰۃ لے کر صرف بدنامی سے بچنے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی

بارگاہ میں حاضر ہوا۔حضورﷺ نے ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تیری زکوٰۃ لینے سے منع فرمادیا ہے۔ (کیونکہ تو منافق ہو چکا ہے اورمنافق کی زکوٰۃ قبول نہیں) ریاکاری کی خاطر ثعلبہ نے اپنے سرپر خاک ڈال لی اوررونے لگا۔لیکن محروم واپس لوٹا۔حضورانور نبی اکرمﷺ کاوصال ہوگیا۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں پھرزکوٰۃ لے کرحاضرہوا۔مگرآپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کرزکوٰۃ قبول نہ فرمائی کہ جس کی زکوٰۃ رسول اللہﷺ نے قبول نہ فرمائی ابوبکرکیسے اس سے قبول کرسکتا ہے۔امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں پھرزکوٰۃ لے کرحاضرہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایااورزکوٰۃ ردکردی۔ان کے وصال کے بعدامیرالمومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں زکوٰۃ حاضرکی۔مگرآپ رضی اللہ عنہ نے فرمادیا جس کی زکوٰۃ آقاومولا نبی اکرمﷺ نے ردفرمادی۔امیرالمومنین صدیق اکبراورامیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے قبول نہ فرمائی عثمان کیوں کرقبول کرسکتا ہے۔چنانچہ وہ محروم واپس چلاگیااورآپ رضی اللہ عنہ کےدورخلافت میں مرگیا۔(۷)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۲،ص۹۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۸،ص۲۰۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲،ص۱۵۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۴۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۷۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۳۷۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر،ج۱۶،ص۱۳۸

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالحوری،مطبوعہ بیروت،ج۳،ص۴۷۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۴۶۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص۱۴۳

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکربیروت،ج۴،ص۲۴۶

☆ لباب النقول فی اسباب النزول ،مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ دارالرشید،بیروت ،ص۲۴۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص۳۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۲۶۳

الارشاد:

ثعلبہ بن حاطب منافق کے ہم نام ایک مخلص صحابی ہیں، یہ بدری حضرت سیدنا ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید انصاری ہیں رضی اللہ عنہ۔ اور یہ شخص جس کے بارے میں یہ آیت اتری ثعلبہ بن حاطب (یا ابی حاطب) ہے۔ اگرچہ یہ بھی اسی قوم سے تھا۔ مگر وہ بدری صحابی ہیں۔ خود زمانہ اقدس حضور پرنور ﷺ میں جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور یہ منافق زمانہ ءِ خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ میں مرا۔

اللہ تعالیٰ اہل بدر رضی اللہ عنہم کی نسبت فرما چکا:

اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ

جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا ہوں۔ (۸)

(۲) ثعلبہ یا حاطب بن ابی بلتعہ کا مال ملک شام میں پڑا تھا۔ جو اسے مل نہ رہا تھا۔ اس نے نذر مانی کہ اگر میرا مال شام سے آ گیا تو میں اس سے صدقہ کروں گا۔ جب اس کا مال ملک شام سے آ گیا تو اس نے صدقہ نہ کیا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (۹)

(۳) ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن قُشَیر بنی عمرو بن عوف قبیلہ سے تھے۔ ایک روز اس قوم کے سردار اکٹھے بیٹھے تھے یہ دونوں ان کے سامنے سے گذرے اور ان کے سامنے قسم کھائی اگر اللہ نے انہیں مال دیا تو یہ خیرات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مال دیا مگر یہ بخیل ہو گئے اور صدقہ وخیرات سے ہاتھ روک لیا۔ (۱۰)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۸، ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۰، ص ۱۴۳

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۴۴

(۱۰) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۱۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۴۴

(۴) ثعلبہ نے قسم کھائی اگر اللہ نے اسے مال دیا تو وہ ہر حق دار کا حق ادا کرے گا۔اس کا چچازاد بھائی فوت ہوا، اس کی کثیر وراثت کا مالک بن گیا۔مگر اب بخیل بن گیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۱)

(۵) نبتل بن حارث، جد بن قیس، ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن قشیر نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے انہیں مال دار کر دیا تو وہ صدقہ وخیرات کریں گے۔مال دار ہو جانے کے بعد وہ بخیل ہو گئے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۲)

ممکن ہے کہ مذکورہ واقعات قریب قریب واقع ہوئے ہوں اور سب کے جواب میں آیت کریمہ نازل ہوئی ہو۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نذر شرعی کا اسی طرح پورا کرنا واجب ہے جس طرح مانی تھی۔نذر شرعی کا ترک معصیت ہے۔نذر شرعی پوری کرنے کی تاکید قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں بارہا آئی۔ارشاد ربانی ہے۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِاللهِ اِذَاعٰهَدْتُّمْ ...الآیۃ (سورۃ النحل آیت،۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو۔

اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندوں کی تعریف میں فرماتا ہے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۞ (سورۃ الدھر آیت،۷)

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

حضور سید عالم رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ نَذَرَنَذْرًا وَسَمَّاهُ فَعَلَيْهِ الْوَفَآءُ وَمَنْ نَذَرَنَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهٖ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ(۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۴۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۴۹

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۷۳

(۱۳) ☆ رواہ ابوبکر الجصاص بسندہ، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۱

☆ ونحوہ فی نصب الرایۃ، ج ۳، ص ۳۰۰

جس نے نذر مانی اور اسے بیان کیا اس پر اس کا پورا کرنا واجب ہے اور جس نے نذر مانی اور اس کو بیان نہ کیا تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہے۔(۱۴)

﴿۲﴾ جس نے ایسے امر کی نذر مانی جس میں قُربت (ایسا نیک کام جس میں اللہ تعالیٰ کا قُرب مقصود) ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ایک ہزار روپیہ دے تو اس میں سے پانچ سو اللہ کی راہ میں صدقہ کروں گا، تو ایسی نذر کا پورا کرنا لازم ہے، یعنی جب اللہ تعالیٰ اسے ہزار روپیہ عطا فرمائے اس میں سے پانچ سو روپیہ صدقہ کرنا واجب ہے۔
اور اگر ایسے امر کی نذر مانی جس میں قُربت نہ ہو یا گناہ کے کام کی نذر مانی مثلاً میں نے منت مانی کہ اس گھر میں داخل ہوں گا یا اللہ کے لئے مجھ پر واجب ہے کہ میں فلاں کو قتل کر دوں تو ایسی نذر توڑ کر قسم کا کفارہ دے۔(۱۵)

﴿۳﴾ قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت اوسط درجہ کا کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا لباس دے یا غلام آزاد کرے یا تین روزے رکھے۔ ان میں اسے اختیار ہے جو صورت ممکن ہو وہ اختیار کرے۔
نوٹ: قسم کے کفارہ کی تفصیل سورہ مائدہ، آیت نمبر ۸۹ کے احکام میں گذر چکی ہے۔(۱۶)

﴿۴﴾ اگر نذر (منت) کو کسی ایسی شرط سے متعلق کرے جس کا موجود ہونا چاہتا ہو، مثلاً یہ کہے اگر فلاں آ گیا یا میں سفر سے واپس آ گیا یا اللہ نے مجھے مرض سے شفا دے دی یا میرا قرض اتر گیا تو مجھ پر اللہ کے لئے روزے رکھنا ہے یا صدقہ کرنا ہے تو ان صورتوں میں نذر پوری کرنا لازم ہے اس صورت میں یہ قسم نہ ہوگی۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۱۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱

اور اگر نذر کو ایسی شرط سے متعلق کر دے جس کا موجود ہونا نہیں چاہتا، مثلاً یوں کہے اگر میں نے فلاں سے کلام کیا یا گھر میں داخل ہوا تو مجھ پر ایک سال کے روزے رکھنے لازم ہوں گے، تو اس صورت میں یہ قسم کے حکم میں ہے توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ دینا ہوگا۔ (۱۷)

﴿۵﴾ جس شے کی نذر مانی اگر اس کی اصل کی جنس واجب یا فرض ہو تو وہ نذر لازم ہے اس کا پورا کرنا بعینہ واجب ہے مثلاً روزے یا نماز یا صدقہ یا اعتکاف وغیرہ کی نذر مانی۔ چونکہ ان امور کی اصل جنس واجب ہے اس لئے ان کی نذر لازم ہے اور اگر ایسی شے کی نذر مانی جس کی اصل واجب یا فرض نہیں تو یہ نذر لازم نہیں اس کا بعینہ پورا کرنا لازم نہیں۔ مثلاً مریض کی تیمارداری، جنازہ کے ساتھ چلنے، مسجد میں داخل ہونے، پل بنانے، سرائے بنانے، سبیل بنانے، قرآن مجید کی قرأت وغیرہ کی منت مانے تو ان کا بعینہ پورا کرنا لازم نہیں کیونکہ ان کی اصل واجب نہیں۔

(اسی قبیل سے ہے مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے، یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا توشہ یا شاہ عبدالحق رضی اللہ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال الدین بخاری کا کونڈا یا امام جعفر رضی اللہ عنہ کا کونڈا یا محرم کی نیاز یا شربت، یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں۔ مگر یہ کام منع نہیں ہیں۔ کرلے تو بہتر ہے۔ البتہ اس کا خیال رہے کہ ان کے کرنے میں کوئی بات خلاف شرع اس کے ساتھ نہ ملائے۔ مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے جس میں کنبہ اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے۔ یا چادر چڑھانے میں بعض لوگ تاشے باجے اور ڈھول کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یا مسجد میں چراغ جلانے کے لئے بعض لوگ آٹے کا چراغ

---

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۹

جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال کا ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے۔ مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں۔ مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا یا لوگوں کو بلاوا دینا، اشتہار شائع کرنا، اعلان کرنا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا، یہ سب باتیں جائز ہیں، البتہ غلط اور جھوٹی روایات کا پڑھنا منع ہے۔ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گناہ گار ہوں گے۔ (۱۸)

﴿۶﴾ کسی ایسے کام کی منت مانی ہو جو گناہ ہو تو منت پوری نہ کریں بلکہ ایسی منت ماننے سے پرہیز کریں، مثلاً علم اور تعزیہ بنانے، محرم میں بچوں کو فقیر بنانے، مرثیہ کی مجلس کرانے، تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات کی منت سخت جہالت ہے، ایسی منت مانی ہو تو پوری نہ کرے۔

﴿۷﴾ نذر کو شرط کے ساتھ معلق کرنا جائز ہے۔ آیت مبارکہ میں اسی کا بیان ہے کہنے والے نے یہی کہا تھا اگر اللہ نے مجھے اپنے فضل سے مال دیا تو میں اس میں سے صدقہ کروں گا، اللہ تعالیٰ نے کثیر مال دیا تو ان پر صدقہ کرنا اور حق داروں کو حق دینا لازم تھا۔ جو انہوں نے پورا نہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی۔

اسی اصول پر کہا گیا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ اگر میں فلاں شے کا مالک ہوا تو وہ صدقہ ہے یا مجھ پر اس کا صدقہ کرنا لازم ہے۔ شے کے مالک ہوتے ہی صدقہ کرنا لازم ہے۔ (۱۹)

﴿۸﴾ اگر اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو فلاں کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے۔ عورت کو فلاں کے گھر میں داخل ہوتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ (۲۰)

﴿۹﴾ منت کو ملک کی طرف سے مضاف کرنے سے منت واقع ہو جاتی ہے اگر چہ ملک فی الحال موجود نہ ہو۔ جب

---

(۱۸) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۱

(۱۹) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۳

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۸

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۱

(۲۰) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۹

مِلک ثابت ہوگی منت واقع ہوجائے گی۔ مثلاً اجنبی عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے۔ نکاح کرتے ہی اسے طلاق واقع ہوجائے گی۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ نذر غیر معلق کسی زمانہ، جگہ، روپیہ اور فقیر کے ساتھ خاص نہیں۔ مثلاً منت مانی کہ مجھ پر لازم ہے کہ آج اس فقیر کو یہ روپیہ صدقہ کروں گا، تو کل دوسرا روپیہ کسی اور فقیر کو دے دیا نذر پوری ہوگئی۔ یونہی اگر مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کے فقراء پر خیرات کرنے کی منت مانی تو وہیں کے فقراء کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں کے فقراء کو خیرات کردینے سے منت پوری ہوجائے گی۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی بنیاد چونکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے اس لئے ان مسجدوں کو دوسری مسجدوں پر فضیلت ہے۔ اس لئے اگر ان مسجدوں میں سے کسی ایک میں نماز پڑھنے کی منت مانی تو وہیں نماز پڑھنے سے منت پوری ہوگی۔ بخلاف دوسری مسجدوں کے کہ اگر کسی ایک مسجد میں نماز پڑھنے کی منت مانی تو دوسری مسجد میں نماز پڑھنے سے منت پوری ہوجائے گی، خاص اس مسجد میں نماز پڑھنا لازم نہیں۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ نذر، منت لازم ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ نذر ماننے والا نذر کے کلمات کو زبان سے ادا کرے کہ ان کا تلفظ کم از کم خود سُن سکے۔ اگر نذر کے کلمات کو زبان سے ادا نہ کرے بلکہ دل ہی میں سوچے تو نذر لازم نہ ہوگی۔ اسی طرح قرأت، وعدہ، نکاح، طلاق، رجعت، عتاق وغیرہ تلفظ سے ثابت ہوں گے۔ صرف دل میں سوچ لینے سے ان پر حکم ثابت نہ ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے۔

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۸۹

(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱

اِنَّ اللّٰہ تجاوَزلاُمَّتِی عَمَّاحَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسُھامَالَمْ تتکلَّمْ بہٖ اَوْتَعْمَلْ بِہٖ(۲۴)

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل کے وسوسوں کو معاف کردیا ہے جب تک وسوسوں کو زبان سے بیان نہ کریں یا ان پر عمل نہ کریں (ان پر گرفت نہیں)(۲۵)

﴿۱۳﴾ بغیر ضرورت شرعی وعدہ کی مخالفت کرنا اور وعدہ توڑ دینا حرام ہے، ایسا کرنے سے دل میں نفاق پیدا ہوگا اور ظاہر میں اس کا یہ عمل منافقین کے مشابہ ہوگا۔ اس لئے حتی الامکان وعدہ پورا کرے اور نفاق عملی سے احتراز کرے۔(۲۶)

﴿۱۴﴾ واجب نفقات اور صدقات کو روک لینا بخل ہے اور بخل حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی ہے۔

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری فی کتاب العتق والطلاق والایمان
☆ ورواہ مسلم فی کتاب الایمان
☆ ورواہ ابوداؤد فی کتاب الطلاق
☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الطلاق، ج۱، ص۱۴۲
☆ ورواہ النسائی فی کتاب الطلاق
☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الطلاق
☆ ورواہ احمد، ج۲، ص۲۶۸، ۴۲۵، ۴۷۴، ۴۸۱، ۴۹۱ عن ابی ہریرۃ
☆ ورواہ الطبرانی عن عمران بن حصین /بحوالہ جامع صغیر، ج۱، ص۱۱۵
☆ وبحوالہ معجم لالفاظ الحدیث، ج۱، ص۴۰۱

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۴۰
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۷۴
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۴

(۲۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۴۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۸۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۱۷

ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۔ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۔ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۸۰)

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے۔ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا، اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (۲۷)

﴿۱۵﴾ صدقہ، خیرات، نماز، تمام اعمال خیر اور عبادات کی قبولیت کی شرط ایمان ہے۔ اعمال خیر کا کرنے والا اگر ایمان دار نہیں اس سے وہ اعمال قبول نہ ہوں گے۔ ثعلبہ سے زکوٰۃ حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ اور خلفاء ثلاثہ راشدین سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم نے قبول نہ فرمائی کہ وہ زکوٰۃ کی توہین کر کے کافر ہوگیا تھا۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی توہین کفر ہے۔ ثعلبہ نے دینی فریضہ زکوٰۃ کو جزیہ یا جزیہ کی مثل کہا تھا جو زکوٰۃ کی توہین ہے۔

یاد رہے جزیہ غیر مسلموں پر نافذ ہوتا ہے، مسلمانوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ (۲۹)

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۴۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۶۷

(۲۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۴۴

(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۴۴

﴿۱۷﴾ ہروہ کام جواللہ تعالیٰ نے بندوں پرلازم نہ کیا اگر کوئی بندہ اس کارِ خیر کو اپنے اوپر لازم کرلے، خواہ وہ کام قولی ہو یا فعلی، اب اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ کارِ خیر اپنے اوپر لازم کرکے پورا نہ کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے مذمت بیان فرمائی۔ ارشاد ربانی ہے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ☆

پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا، تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی۔ ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے پیدا کی پھر اسے نہ نباہا۔ جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں۔ (سورۃ الحدید آیت، ۲۷) (۳۰)

﴿۱۸﴾ صدقات چند قسم ہیں۔

واجبہ اور غیر واجبہ

صدقات واجبہ دو قسم ہیں۔

اول: جن صدقات کو شرع نے لازم کیا ہو، مثلاً زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، بیوی، بچوں اور نادار والدین کا نفقہ وغیرہ۔

دوم: جن صدقات کو انسان خود اپنے اوپر لازم کرلے مثلاً نذر وغیرہ۔

ان دونوں قسم کے صدقات کا ادا کرنا فرض ہے۔

(۳۰) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۴

صدقات غیر واجبہ مثلاً تعمیر مسجد، مدرسہ، راستہ، پُل، غرباء و مساکین کی امداد، مقروض کو قرضہ سے نجات، وغیرہ اگر چہ کسی مسلمان پر یہ لازم تو نہیں مگر ان کے کرنے والا اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور بندوں کے نزدیک محبوب اور کثیر اجر کا مستحق ہے۔ (۳۱)

﴿۱۹﴾ نفاق قلب میں ہو تو کفر بلکہ کفر سے بدتر ہے اور اگر نفاق عمل میں ہو تو کفر نہیں البتہ معصیت ہے۔ عملی نفاق سے بھی اجتناب لازمی ہے۔ (۳۲)

﴿۲۰﴾ نفاق قلبی کا علم، اللہ تعالیٰ کے بتانے سے نبی اکرم ﷺ کو تھا۔ آپ ﷺ اگر چہ رحمۃ للعالمین ہیں اور لوگوں کے عیب ظاہر نہیں فرماتے تھے، تاہم بعض اوقات ضرورت کی بنا پر آپ ﷺ نے منافقین کا حال بیان فرمایا۔ ان کے نام اور ان کے باپوں کے نام تک بتائے۔

حضور سید عالم ﷺ کے وصال کے بعد اب شرعی احکام میں کوئی آدمی، مومن ہوگا یا کافر۔ دلی کفر یا نفاق کا لحاظ نہ کیا جائے گا اور منافقین جو مسلمانوں کے ساتھ مخلوط ہیں ان سے مومنوں جیسا سلوک ہوگا۔ (۳۳)

﴿۲۱﴾ کسی شخص کے ایمان یا کفر کا اعتبار اس کے خاتمہ پر ہے اور ایام کا اعتبار عواقب (انجام) پر ہے۔ اگر کوئی شخص زندگی بھر مومن رہا مگر اس کی موت کفر پر ہوئی وہ کافر ہے اور اگر کوئی شخص زندگی بھر کافر رہا مرنے سے پہلے اس نے کفر سے توبہ کر لی اب وہ مومن ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۳۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۴۰

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۶۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۶۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۰

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۴

اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ (۳۴)

بندہ دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ اس کا انجام جنتیوں میں ہے اور کوئی بندہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ انجام کار دوزخی ہے۔ اعمال کا اعتبار انجام پر ہے۔

ثعلبہ کا حال اور اس کی عاقبت نصیحت پذیری کے لئے کافی ہے۔ بندۂ مومن کا فرض ہے کہ وہ زندگی بھر نیک رہے نیکی کرتا رہے۔ نیکوں کے ساتھ رہے۔ اسی طرح اپنے بہتر انجام اور حسن خاتمہ کے لئے کوشاں رہے۔

اے اللہ! اے رب کریم، غفور ورحیم! ہمیں سوء خاتمہ سے محفوظ رکھ اور خیر وعافیت، ایمان وعرفان وایقان کے ساتھ حسن خاتمہ نصیب فرما، صالحین کے زمرے میں داخل فرما اور انہی کے ساتھ حشر فرما۔ آمین (۳۵)

﴿۲۲﴾ بعض گناہ وہ ہیں جن کے مرتکب کی مشابہت منافقین سے ہے۔ تمام گناہوں سے بالعموم اور ان گناہوں سے بالخصوص اپنے دامن کو محفوظ رکھنا فرض ہے۔ جن گناہوں کو منافقین کے عمل سے تشبیہ دی گئی ہے وہ کئی ہیں۔ مثلاً ایسی بات بیان کرے جس کا کذب اسے معلوم ہو، ایسا عہد کرے جس کے پورا کرنے کا عزم اور اعتقاد نہ ہو، خیانت کی خاطر امانت کا انتظار کرے۔ وغیرہ۔ (۳۶)

﴿۲۳﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ جب بھی کوئی تمنا کرے یا رب کریم سے کوئی سوال کرے تو دین وآخرت کی بہتری کی تمنا کرے یہ تمنا اور دعا محبوب ومحمود ہے۔ محض دنیا کی تمنا نہ کرے۔ کیا معلوم، اس کا انجام کیسا ہو۔ (۳۷)

---

(۳۴) ☆ رواہ البخاری عن سھل بن سعد، ج۲، ص۹۷۸
☆ ونحوہ فی الترمذی، ج۲، ص۳۶
☆ ورواہ نحوہ احمد، ج۵، ص۲۲۵

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۰

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۸۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۴۵

(۳۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۱

☆☆☆☆☆

باب(۲۰۰):

﴿منافق کی نماز جنازہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَاتُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ☆ (سورۃالتوبہ آیت ۸۴)

اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک وہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

حل لغات:

"**وَلَاتُصَلِّ**": صَلٰوۃٌ مصدر سے نہی کا صیغہ ہے۔ صَلٰوۃ کا معنی دعا، استغفار، اس سے مراد نماز جنازہ ہے۔ کافر میت پر نماز جنازہ پڑھنے سے روکا گیا ہے۔(۱)

"**مِنۡهُمۡ**": هُمۡ ضمیر کا مرجع منافقین ہیں۔ چونکہ ان آیات میں منافقین کے کرتوت بیان ہوئے ہیں۔

"**اَبَدًا**": بمعنی ہمیشہ۔ اگر اس کا تعلق مَاتَ سے ہو تو اس کا معنی ہوگا: کافر ہمیشہ کے لئے مر چکے ہیں۔ قبر میں یا حشر میں ان کا زندہ ہونا عذاب پانے کے لئے ہوگا گویا وہ زندگی بھی ان کے لئے وبال ہوگی۔

اور اگر اس کا تعلق" وَلَاتُصَلِّ " سے ہو تو اس سے مراد یہ ہے ہمیشہ کے لئے منافقین کا نماز جنازہ نہ پڑھا

(۱) تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۸۰

جائے۔(۲)

''**وَلَاتَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ**'': قیام سے مراد کھڑا ہونا یا کسی کام میں مشغول ہونا ہے۔آیت کا معنی یہ ہے کہ کسی منافق کی قبر پر دفن کے وقت یا بعد دفن زیارت کے لئے کھڑا ہونا منع ہے۔یا کسی منافق کو قبر میں دفن کرنے کا انتظام نہ کرو۔بلکہ اسے گڑھے میں دبا کر اس پر مٹی ڈال دو۔(۳)

''**وَهُمْ فٰسِقُوْنَ**'': اور وہ حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔کفر کے بعد فسق سے ان کی مذمت کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ بعض کافر مروت والے ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کو ایذا نہیں دیتے مگر یہ منافق مسلمانوں کی ایذا رسانی پر آمادہ رہتے ہیں۔دھوکا،فریب،جھوٹ وغیرہ ان کی صفت ہے۔(۴)

شانِ نزول:

یہ آیت عبداللہ بن اُبی بن سلول رئیس المنافقین کے بارے میں نازل ہوئی۔محدثین اور مفسرین نے قدرے اختلاف کے ساتھ اس بارے میں متعدد روایات بیان فرمائی ہیں۔سب کا عمدہ خلاصہ یہ ہے۔

---

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۷۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص۱۵۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص۳۷۶

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۳۷۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۴۳

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ،ج۲،ص۱۶۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۷۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص۱۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص۳۷۷

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص۲۶۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ،ج۲،ص۱۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۱۶،ص۱۵۳

عبداللہ بن ابی ابن سلول پر جب موت کے آثار نمودار ہوئے تو اس نے حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کو بلوا بھیجا، اور عرض کی حضور! مجھے اپنی وہ قمیص عطا فرمائیں جو آپ کے جسدِ اطہر کے ساتھ ملی ہے۔ تا کہ میں اس کا کفن بنالوں اور آپ میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ حضور انور ﷺ کے جسدِ اطہر پر اس وقت دو قمیصیں تھیں۔ آپ کا شانۂ اقدس پر تشریف لائے اور آپ نے اوپر والی قمیص اس کے لئے بھیج دی۔ اس نے واپس کر دی اور عرض کی کہ اپنے جسدِ اطہر سے ملی ہوئی قمیص عطا فرمائیں۔ کچھ وقت بعد جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا حاضر ہوا۔ ان کا نام بھی عبداللہ تھا۔ یہ مخلص صحابی تھے۔ انہوں نے حضور سے قمیص مانگی آپ دینا چاہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ جس کے لئے اپنی مبارک قمیص عطا فرما رہے ہیں وہ ایسا، ایسا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے عمر! میری قمیص اسے فائدہ نہ دے گی کہ وہ منافق تھا مگر مجھے امید ہے کہ اس کی برکت سے ان شاء اللہ ایک ہزار منافقین مخلص مومن بن جائیں گے''۔

عبداللہ منافق کی میت تیار ہو جانے پر اس کی نماز جنازہ پڑھانے تشریف لے گئے۔ جب آپ مصلّٰی پر تشریف فرما ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ منافق ہے بلکہ منافقوں کا سردار ہے حضور اس کی نماز جنازہ کیوں پڑھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''ابھی تک اللہ تعالیٰ نے مجھے منافقین کی نماز جنازہ یا دعائے مغفرت سے منع نہیں فرمایا۔ یہ فرمایا ہے کہ اگر ستّر بار بھی آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے ہم نہ بخشیں گے۔ اگر میں جانتا کہ ستر بار سے زیادہ دعا کرنے سے اس کی بخشش ہو جائے گی تو زیادہ دعا کرتا''۔

بہر حال حضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔ گھر واپس تشریف لائے۔ جب اسے دفن کرنے لگے تو آپ دوبارہ تشریف لے گئے اس وقت وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی میت نکلوائی اور اپنی نیچے والی قمیص پہنادی اور لعابِ دہن مبارک اس کے منہ میں ڈالا۔ پھر اسے دفن کر دیا گیا۔ باقی منافقین جو اس کے پیرو تھے، یہ سب واقعات دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ رئیس المنافقین بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے تبرک

طلب کرتا ہے۔ دیگر منافقین نے بھی دیکھا کہ حضور انور ﷺ کو ستانے والا موذی دشمن بھی حضور سے جو گذارشات کر رہا ہے آپ اسے قبول فرما رہے ہیں۔ یہ سوچ کر قبیلہ بنی خزرج کے ایک ہزار منافقین نے نفاق سے سچی توبہ کرلی۔

اس کے بعد آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور انور ﷺ اور آپ کے تمام متبعین کو قیامت تک منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے پڑھانے سے منع فرمادیا۔ نیز ان کی قبر پر کھڑے ہونے، ان کے لئے دعائے مغفرت سے بھی منع فرمادیا گیا۔ (۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ یعنی اگر چند مسلمان ادا کرلیں تو باقی مسلمانوں کے ذمہ سے ساقط ہوجائے گی اور اگر کوئی مسلمان بھی ادا نہ کرے تو تمام مسلمان گناہ گار ہوں گے۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۷۸
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۸۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۵۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۷
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۸۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۷۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۷۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ص۲۴۹

نماز جنازہ کی فرضیت کا ثبوت احادیث صحیحہ کثیرہ، حضور نبی انورﷺ کی مواظبت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عملِ متواتر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے تمام مسلمانوں کے اجماع سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اگرچہ چند آیات کریمہ میں نماز جنازہ کا اشارہ ملتا ہے مگر وہ اس بارے میں صریح الدلالۃ نہیں۔

حضور انور شفیع اکرمﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْف : يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَالَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اِذَادَعَاهُ ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَاعَطَسَ، وَيَعُوْدُهُ اِذَامَرِضَ ، وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ اِذَامَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (٦)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی کے چھ حق ہیں۔

جب اسے ملے تو سلام کرے۔

جب وہ بلائے تو حاضر ہو۔

جب وہ چھینک مارے تو چھینک کا جواب دے۔

جب وہ بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے۔

جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ (۷)

﴿۲﴾ نماز جنازہ کے جواز کے لئے میت کا مسلمان ہونا شرط ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

صَلُّوْا عَلٰى مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ...... الحديث (٨)

---

(٦) ☆ رواه الترمذی فی کتاب الادب
☆ ورواه ابن ماجه ،ص ١٠٥
☆ ورواه احمد، ج ١ ،ص ٨٩، ج ٣،ص ٦٨ ،عن علی
(٧) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ٣،ص ١٤٤
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣٠ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور ،ص ٢٧٤
(٨) ☆ رواه ابونعیم فی الحلیه والطبرانی عن ابن عمر بحواله کنزالعمال ،ج ١٥، ح ٤٢٢٦٤

ہر مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھو۔

لہٰذا کافر، منافق کی نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

آیت مبارکہ زیب عنوان نے اس کی صراحت فرمادی۔ نماز جنازہ میت کی مغفرت کے لئے پڑھا جاتا ہے اور کافر میت مغفرت کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اگر چہ اس کا ولی مسلمان ہو۔ (۹)

﴿۳﴾ جس طرح کافر میت کی نماز جنازہ جائز نہیں اسی طرح اس کے لئے دعائے مغفرت بھی ناجائز و حرام ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ کسی مسلمان میت کی نماز جنازہ ترک نہ کی جائے مرنے والا خواہ صالح ہو یا گناہ کبیرہ کا مرتکب۔ فاسق و فاجر ہو یا عادل۔ ہر صحیح العقیدہ مومن کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَصَلُّوْا عَلٰی کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَجَاهِدُوْا مَعَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ (۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۲۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۶۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۵۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۵۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۷۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۸

(۱۱) ☆ رواہ البیھقی عن ابی ہریرۃ /بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۷۳

ہر عادل اور فاجر (فاسق) کی اقتدا میں نماز پڑھ لو اور ہر عادل اور فاسق کی نماز جنازہ پڑھ لو اور ہر عادل اور فاسق حاکم کے ساتھ جہاد میں شامل ہو جاؤ۔ (۱۲)

﴿۵﴾ اسلام کا باغی، ڈاکو اور بدعقیدہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ نماز جنازہ میں چار تکبیریں قائم مقام چار رکعت کے ہیں۔ تکبیریں اس سے نہ زائد ہیں نہ کم۔ جن احادیث میں تکبیروں کی کمی بیشی مروی ہے وہ منسوخ یا مؤول ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ کا آخری عمل نماز جنازہ میں چار تکبیر تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَبَّرَ اَرْبَعًا (۱۴)

نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی دعوت پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس امر پر اجماع فرمایا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ (۱۵)

﴿۷﴾ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد حمد و ثناء، دوسری تکبیر کے بعد حضور شافع یوم النشور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام اور تیسری تکبیر کے بعد میت اور تمام مومنین کے لئے دعا ہے۔ اس نماز میں قرأت نہیں۔ (۱۶)

﴿۸﴾ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام میت کے سینے کے مقابل میں کھڑا ہو۔ کیونکہ سینہ موضع قلب ہے اور اس

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۸۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۲

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۲۱

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عطاء، ص ۱۰۹

(۱۵) ☆ شرح معانی الاثار للطحاوی، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ج ا، ص ۳۳۳،

(۱۶) ☆ ابوداؤد، ج۲،ص ۱۰۰

☆ ابن ماجہ، ص ۱۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۲۲

میں نور ایمان ہے۔ موضع قلب کے مقابل کھڑا ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ ایمان کی برکت سے اس کی شفاعت ہوگی۔ (۱۷)

﴿۹﴾ نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد میت کے لئے دعا مانگنا جائز بلکہ مسنون ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاصَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْالَهُ الدُّعَاءَ (۱۸)

جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو تو پھر اس کے لئے اخلاص سے دعاء کرو۔

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھایا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس نماز میں شامل نہ ہو سکے۔ جب وہ آئے تو دوسری مرتبہ نماز جنازہ پڑھنا چاہا۔ اس پر سید عالم رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ لَاتُعَادُ وَلٰكِنْ اُدْعُ لِلْمَيِّتِ وَاسْتَغْفِرْلَهُ

نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جا سکتی۔ البتہ تم میت کے لئے دعا مانگو اور اس کے لئے بخشش چاہو۔ (۱۹)

ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ایک نماز جنازہ نہ پڑھ سکے۔ جب یہ حاضر ہوئے تو انہوں نے میت کے لئے صرف دعا کی۔ (۲۰)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ سے رہ گئے۔ جب یہ حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اگر میرے آنے سے پہلے تم نماز جنازہ پڑھ چکے ہو تو دعا میں مجھے شریک کرلو۔ (۲۱)

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۸

(۱۸) ☆ رواہ ابو داؤد، ج۲، ص ۱۰۰

☆ رواہ ابن ماجہ، ص ۱۰۹

☆ ورواہ ابن حبان، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ج۷، ص ۳۴۶ (حدیث نمبر ۳۰۷۶، ۳۰۷۷)

(۱۹) ☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاشانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت جلد اول صفحہ ۳۱۱

(۲۰) ☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع تالیف امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاشانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، جلد اول، ص ۳۱۱

(۲۱) ☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاشانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، جلد اول، ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۲

﴿۱۰﴾ کافر کی میت پر یا قبر پر کھڑا ہونا، اس کی تعظیم کرنا یا قبر کی زیارت کرنا یا زیارت کے لئے جانا منع ہے۔ مسلمان کو اس سے احتراز لازم ہے۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ مسلمان کی میت یا دفن کرتے وقت قبر پر کھڑا ہونا جائز بلکہ سنت ہے۔ اسی طرح مسلمان کی قبر کی زیارت کے لئے جانا جائز ہے۔ مسلمان میت کو دفن کرنے کا انتظام کرنا اور اس میں شامل ہونا جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ جب تک مسلمان میت کو دفن کیا جائے قبر کے پاس کھڑا رہے کہ یہی سنت ہے۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کی مغفرت کی دعا کرنا سنت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَافَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِسْتَغْفِرُوْالِاَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوْالَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ اَلْاٰنَ يُسْئَلُ (۲۴)

---

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۷۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۷۷

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیۃ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۵۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۶۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۶۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۷۷

(۲۴) ☆ رواہ ابوداؤد عن عثمان بن عفان، ج۲، ص۱۰۳

نبی کریم ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے، اور آپ فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا مانگو اور اس کی ثابت قدمی کا رب سے سوال کرو کہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے۔

دفن کے بعد قبر پر ذکر الٰہی سنت مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: خَرَجْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَوْمًااِلٰى سَعْدِبْنِ مَعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ، قَالَ: فَلَمَّاصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا، فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ، قَالَ: لَقَدْتَضَايَقَ عَلٰى هٰذَاالْعَبْدِالصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ(۲۵)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ وہاں گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کو قبر میں اتارا گیا اور ان کی قبر کی مٹی برابر کر دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا اور ہم نے بہت دیر تک سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور ہم نے بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کس لئے کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی۔ (ہماری تسبیح وتکبیر کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے اس پر کشادگی کر دی''۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کی تنگی تسبیح وتکبیر سے کشادگی میں بدل گئی۔ اذان میں تکبیر، شہادتین، ذکر الٰہی ہوتا ہے یقیناً اس کی برکت سے قبر کی تنگی کشادگی میں بدل سکتی ہے اور منکر نکیر کے سوالوں کا جواب اذان میں ہے۔ اذان میت کو جواب یاد کرا دیتی ہے۔ اسی لئے قبر پر اذان دینا مستحسن ہے۔ فرض، واجب نہیں۔

(۲۵) رواہ احمد عن جابر بن عبداللہ، ج ۳، ص ۳۶۰

اس لئے کبھی کبھی قبر پر اذان دے لینا میت کے لئے فائدہ مند ہے۔(۲۶)

﴿۱۳﴾ اجنبی میت کے ایمان کے بارے میں دریافت کر لینا جائز ہے۔ایسا نہ ہو کہ کہیں کافر میت کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے مدینہ طیبہ کے منافقوں کے نام مع ولدیت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتا دیئے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی میت آتی تو آپ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع کرتے۔ اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جنازہ کی تیاری کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی جنازہ میں شمولیت اختیار فرماتے ورنہ نماز جنازہ میں شرکت نہ فرماتے تھے۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ کافر مرنے کے بعد بھی اہانت کے لائق ہے۔اسی لئے کافر میت کو بطریق مسنون غسل نہ دیا جائے۔ بلکہ نجاست دور کرنے کی طرز پر اس پر پانی بہا دیا جائے۔اور قبر مسنون کی بجائے اسے گڑھے میں دبایا جائے۔ اسے کفن مسنون نہ دیا جائے بلکہ اس کی شرمگاہ پر ایک کپڑا ڈال دیا جائے۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ مومن زندہ بھی لائق تعظیم وتکریم ہے اور مرنے کے بعد بھی،مومن کی قبر کی زیارت میں اس کی تعظیم ہے۔کافر زندہ مردہ تعظیم کے لائق نہیں۔اسی وجہ سے کافر کی قبر کی زیارت جائز نہیں۔

حضور سید الطاہرین امام المطہرین سید الکونین نبی الثقلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا موحدہ مومنہ ہیں۔آپ کے نورِ نظر لختِ جگر امام

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۸.ص ۲۲۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر.ج۲،ص ۳۸۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان .ج۱۰،ص ۱۵۵

☆ تفسیر زادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۳،ص ۴۸۱

(۲۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر.ج۲،ص ۳۸۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۴۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۷۳

(۲۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۷۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۱۶،ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان .ج۱۰،ص ۱۵۳

المرسلین ﷺ نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور کی زیارت کی اجازت و اذن رب قدیر و کریم جل وعلا سے طلب فرمائی۔ رب کریم نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمادی۔ آپ ﷺ نے باذنِ الٰہی اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی زیارت فرمائی۔ یہ امر اس بات کی قوی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما مومن ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ نے اپنے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لا کر صحابیت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِسْتَأْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِی...... الحدیث (۲۹)

میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت رب سے طلب کی تو رب نے اجازت عطا فرمادی۔

بندۂ مومن کے لئے لازم اور اشد لازم ہے کہ اپنے آقا و مولیٰ سید عالم نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان میں ذرہ برابر شک نہ کرے اور ان کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال نہ کرے۔ ایسا کرنے سے نبی کریم ﷺ کو ایذا ہوگی اور آپ ﷺ کو رسانی سے رب کریم کو ایذا پہنچانا ہے۔ رب کریم جل وعلا اس سے محفوظ فرمائے آمین۔ (۳۰)

﴿۱۶﴾ آثارِ انبیاء و مرسلین و صالحین، مقاماتِ مقدسہ اور اشیائے متبرکہ سے تبرک حاصل کرنا شریعت مطہرہ میں محبوب و مطلوب ہے۔ تبرک سے کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حضور انور نبی اکرم ﷺ کی قمیص مبارک اور لعابِ دہن سے عبداللہ بن ابی منافق کی قوم کے ایک ہزار منافقین کو اخلاص اور ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ ماءِ زمزم شریف سے لاتعداد کو روحانی شفاء ملی۔ قرآن مجید کی کتابت اور اس کے نقوش روحانی و جسمانی امراض کی شفا کا باعث ہیں۔ ایک موقعہ پر حضور سید عالم ﷺ کی اجازت سے حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال اتارے اور انہیں آپ ﷺ کے حکم سے حاضرین میں بطور تبرک تقسیم کیا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ

(۲۹) رواہ مسلم فی کتاب الجنائز ورواہ ابو داؤد فی کتاب الجنائز
ورواہ النسائی فی کتاب الجنائز ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الجنائز ورواہ احمد فی مسندہ

(۳۰) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۰، ص ۱۵۵

والسلام کے پیراہن مبارک کو دھو کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مریضوں کو شفایابی کے لئے عطا فرماتے تھے۔سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال مبارک ان کے کفن میں بلکہ منہ میں رکھے جائیں کہ اس سے حساب کتاب اور منکر نکیر کے سوالات و جوابات میں آسانی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان میت کے کفن میں الفی پر کلمہ طیبہ لکھ دیا جاتا ہے کہ اس کی برکت سے میت کے برزخ کے منازل و مراحل آسان ہو جائیں۔ یہ جائز و مستحسن ہے۔(۳۱)

﴿۱۷﴾ سیدنا و مولانا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی امت میں مُلْھَم اور مُحدَّث ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ اپنی منشا ان کے دل میں القا فرماتا ہے اور جو یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے موافق وحی نازل فرما دیتا ہے۔ان کی خواہش حکم الٰہی بن کر نازل ہوتا ہے۔

منافقین کی نماز جنازہ کا عدم جواز،عورتوں کا حجاب،قیدیوں سے فدیہ لینا،شراب کی حرمت،تحویل قبلہ وغیرہ متعدد احکام ان کی رضا و منشا کے مطابق نازل ہوئے۔

امت مرحومہ پر ان کا احسان عظیم ہے۔مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ ان کی تعظیم بجالائیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں جو مقام قرب حاصل ہے اس کے مطابق ان کی عزت کریں۔(۳۲)

---

(۳۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور،ج ۲،ص ۲۱۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور،ج ۲،ص ۲۱۰
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت،ج ۳،ص ۴۸۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ،ج ۳،ص ۴۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان،ج ۸،ص ۲۲۱
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ،ج ۲،ص ۱۲۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۵،ص ۳۷۷

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان،ج ۸،ص ۲۱۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۱۶،ص ۱۵۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور،ج ۲،ص ۲۱۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ،ج ۳،ص ۴۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۵،ص ۳۷۷

﴿۱۸﴾ جھوٹ، نفاق، دھوکا، فریب اور مکر ایسے قبیح جرم ہیں کہ سابقہ تمام ادیان میں بھی یہ حرام رہے۔ بندۂ مومن پر فرض ہے کہ ان قبیح جرائم سے اپنے دامن کو پاک رکھے۔ (۳۳)



(۳۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۶۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۲



باب(۲۰۱):

معذور لوگ جہاد میں شرکت سے مستثنیٰ ہیں

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾

لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَاعَلَی الْمَرْضٰی وَلَاعَلَی الَّذِیْنَ لَایَجِدُوْنَ
مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَانَصَحُوْالِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ . مَاعَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ
سَبِیْلٍ . وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ وَّلَاعَلَی الَّذِیْنَ اِذَامَآ اَتَوْکَ
لِتَحْمِلَھُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْہِ تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُھُمْ تَفِیْضُ
مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَایُنْفِقُوْنَ ☆ (سورۃالتوبہ آیات ۹۱،۹۲)

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ۔ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔ اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا۔

حل لغات:

"اَلضُّعَفَآء": ضَعِیْفٌ کی جمع ہے۔ ضعیف وہ شخص ہے کہ کمزوری خِلقی (پیدائشی) طور پر اس کو لازم ہو۔ وہ جہاد میں جانے سے معذور ہے۔ مثلاً اندھا، پرانی مرض والا، بوڑھا، بچہ، عورت وغیرہ۔ (۱)

"اَلْمَرْضٰی": مَرِیْضٌ کی جمع ہے، مریض وہ ہے جس کے بدن میں بیماری طاری ہو، خواہ وہ زائل ہونے والی ہو یا زائل نہ ہونے والی ہو۔ کسی نوعیت کا ایسا مرض جو بوجہ مرض جہاد میں نہ جا سکتا ہو۔ (۲)

"وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ": اور وہ جو جہاد میں جانے کے لئے زادِراہ کا مقدور نہیں رکھتے۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی نقص نہیں۔ نہ ضعف نہ بیماری، بلکہ خارجی سبب (فقر) کے باعث جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے۔ (۳)

---

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۸۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۶۰
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۷۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ص ۱۸۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۸۴
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۶۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ص ۳۸۲

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۶۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۵۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۳

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۱

"**حَرَجٌ**": تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے: شک، تنگی اور گناہ۔

اس آیت میں حرج سے مراد گناہ ہے۔ (۴)

"**نَصَحُوْا**": عمل کو خالص کرنا۔ اسی سے ہے توبۃ النصوح ۔یعنی سچی اور خالص توبہ۔ اخلاص، صدق، مشورہ، عمل۔

ایسے قول یا فعل میں کوشش کرنا جس میں اس کی اپنی بہتری ہو۔ (۵)

"**اَلْمُحْسِنِيْنَ**": مُحْسِنٌ کی جمع ہے بمعنی احسان کرنے والے۔

احکام شرع دو نوع کے ہیں. حَسَنٌ اور قَبِيْحٌ

حَسَنٌ وہ شے ہے جس کے کرنے سے شرع نے نہ روکا ہو اور اس کا کرنا جائز اور ثواب کا موجب ہو۔

اور قَبِيْحٌ وہ فعل ہے جس کے کرنے پر عذاب، عقاب یا عتاب لازم ہو۔ (۶)

---

(۴) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعه بیروت، ص ۱۱۳
☆ الفروق اللغوية ،از ابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ص ۱ ۳۴
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۱۱۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۲۳
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعه بیروت، ج ۳، ص ۴۹۵
☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲، ص ۱۶۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۴۴
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ص ۳۸۲
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۷۳

(۵) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۲۴
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۴۹۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۲۷
☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۸۵
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۷۳

(۶) ☆ احکام القرآن از علامه ابو بکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۹۵

محسنین وہ ہیں جو ایسا کام کرتے ہیں جو شریعت میں جائز اور مباح ہو اور افعال قبیحہ سے اپنے دامن کو محفوظ رکھتے ہیں۔

"سَبِيلٍ": بمعنی راہ، اس سے مراد عقوبت کی راہ ہے۔

محسنین وہ ہیں کہ ان پر کسی طرح سے عقوبت راہ نہیں پاتی، یعنی محسنین گناہگار نہیں۔(۷)

"اِذَامَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ": اے محبوب! جب وہ آپ کے حضور حاضر ہوں اس غرض سے کہ آپ ان سواری کے محتاجوں کو سواری عطا فرمائیں تا کہ یہ اس پر سوار ہو کر جہاد میں شریک ہوسکیں۔

اگرچہ آیت مبارکہ میں سواری کا ذکر ہے مگر اس سے مراد ہر نوع کا زادِ راہ ہے جس کی جہاد میں ضرورت ہو۔(۸)

"اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ": اَعْيُنٌ جمع ہے عَيْنٌ کی بمعنی آنکھ۔ تَفِيْضُ، فَيْضٌ سے بنا ہے، بمعنی بہنا، کثرت سے ہونا، وادی کے کنارے سے بہنا، جاری ہونا، برتن کا بھر جانا یہاں تک کہ وہ کناروں سے اچھل جائے، مقرب بندۂ خدا کا سینہ جب اسرار الٰہی سے بھر جائے اور پھر اسرار و رموز اس کے سینے سے چھلک کر مسترشدین کے دلوں پر پڑیں۔ اسی کا نام فیض اور فیضان ہے۔(۹)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۸۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۴

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۵

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۹۵۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۳۶۶
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص۳۸۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۵
☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص۳۳۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۵، ص۷۱

آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں مگر مبالغہ کے لئے کہا گیا کہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں۔اس سے شدید غم کا اظہار مقصود ہے۔(۱۰)

شانِ نزول:

اِن آیات مبارکہ کے شانِ نزول میں متعدد واقعات مروی ہیں۔ممکن ہے کہ اِن سب واقعات کے پیش نظر یہ آیات نازل ہوئی ہوں۔

(۱) جب سورۃ برأت میں جہاد کی ترغیب کی آیات نازل ہوئیں اور ساتھ ہی ان پر عتاب کی آیات نازل ہوئیں جو بغیر عذر شرعی جہاد سے پہلوتہی کرتے رہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی ان آیات کو لکھ رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی حاضر ہوئے وہ عرض گذار ہوئے۔یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں معذور ہوں میرے متعلق کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۱)

(۲) یہ آیت حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جہاد میں شرکت سے حقیقی طور پر معذور تھے۔ (۱۲)

(۳) یہ آیت حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جو جہاد میں شمولیت سے حقیقی طور پر معذور

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی؛ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۲۳۰

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۸۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۶۱

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۲۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۸۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۶۳

تھے۔(۱۳)

(۴) سات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔ان سات حضرات کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ایک روایت کے مطابق یہ قبیلہ بنی مُقَرِّن کے سات حقیقی بھائی ہیں۔یہ سب صحابی ہیں۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی پوری جماعت میں یہ اعزاز صرف انہیں حاصل ہے کہ سات بھائی صحابی ہوں۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت نعمان، حضرت مَعْقَل، حضرت عَقِیْل، حضرت سُوَید، حضرت سناں، حضرت عبداللہ اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہم۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ سات حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سات مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

☆ حضرت سالم بن عُمَیر رضی اللہ عنہ، بنی عمرو بن عوف سے۔

☆ حضرت عَلِبَّہ بن زید رضی اللہ عنہ، بنی حارثہ کا بھائی۔

☆ حضرت ابو یعلی عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ۔ بنی مازن بن نجار سے۔

☆ حضرت عَمرو بن الحُمّام رضی اللہ عنہ، بنی سلمہ سے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی، یا عبداللہ بن عمرو مزنی، رضی اللہ عنہ

☆ حضرت ھَرمی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، بنی واقف کا بھائی۔

☆ حضرت عرباض بن ساریہ فزاری رضی اللہ عنہ

ایک تیسری روایت کے مطابق ان سات حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

☆ حضرت معقل بن یسار

☆ حضرت صخر بن خنساء

(۱۳) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۸
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۸۲

☆ حضرت عبداللہ بن کعب انصاری

☆ حضرت سالم بن عمیر

☆ حضرت ثعلبہ بن غنمہ

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل

☆ اور ایک اور صحابی رضی اللہ عنہم۔

یہ سات صحابہ (باختلاف روایات) غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضور انور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمیں جہاد میں شرکت کا بہت شوق ہے مگر ہمارے پاس زادراہ نہیں، نہ سواری کا جانور، ہمیں کم ازکم پرانے جوتے اور پیوند لگے موزے مل جائیں تاکہ ہم پہن کر پیدل سفر کر کے غزوہ میں شامل ہوجائیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میرے پاس وہ کچھ نہیں جو تمہیں دے دوں، شدت غم سے یہ حضرات روتے ہوئے واپس ہوئے۔ سیرت میں ان کا لقب "بـکّـاؤُون" (رونے والے) ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۱۴)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۸۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۸۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۷۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۸۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۶۱

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الرشید بیروت، ص ۲۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۹

(۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری اوران کے ساتھی (رضی اللہ عنہم) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورسفر جہاد کے لئے سواریاں طلب کیں۔ اتفاق سے، اس وقت حضور پرنور ﷺ کسی پرناراض تھے۔ طبیعت مبارکہ پرکبھی کبیدگی کے آثار تھے۔ اس حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''خدا کی قسم، میں تم کوسواری نہ دوں گا''۔ یہ حضرات روتے ہوئے لوٹے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے انہیں واپس بلوایا اور بہترین اونٹ عطا فرمائے۔ اس پرانہوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ابھی آپ ﷺ نے عطا نہ فرمانے کے لئے قسم یاد فرمائی ہے۔ اس پرآپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان شاء اللہ! ہم اگرکسی اچھے کام نہ کرنے کی قسم یاد فرمایا کریں گے تو قسم توڑکر وہ کام کریں گے اور کفارہ ادا کردیا کریں گے۔''

ان کے جانے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس اونٹ آئے یا آپ ﷺ نے قرض لے کرانہیں مہیا فرمائے۔ (۱۵)

(۶) قبیلہ جہینہ، مزنیہ اور بنوعذرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (۱۶)

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۸۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امد[illegible]

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۸۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۵

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۲۶۱

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دارالرشید بیروت، ص۲۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ص۳۸۶

(۱۶) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۷۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ آفت زدہ، بچے، بڑھاپے سے کمزور، اندھے لنگڑے، بچے، عورتوں اور جہاد کا زادِراہ نہ پانے والے پر جہاد میں جانا فرض نہیں۔ یہ افراد معذور ہیں۔ اگر یہ جہاد کے لئے نہ نکلیں تو ان پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں۔ بشرطیکہ یہ لوگ حق کو پہچانیں، اولیائے حق سے محبت کریں، حق کے دشمنوں سے بغض رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں مشغول رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حقوق ادا کرتے رہیں۔ مسلمانوں اور مسلمان حاکموں کی نافرمانی سے بچتے رہیں۔

قرآن مجید کی آیات نے صراحت اور قطعیت کے ساتھ اس پر دلالت فرمادی ہے۔ احادیث طیبہ صحیحہ صریحہ میں اس کا بیان موجود ہے۔ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ (وفی روایۃ قالھا ثلثا) قُلْنَا لِمَنْ قال: لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ ولِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وعامَّتِھِمْ (۱۷)

دین خیرخواہی (کا نام) ہے۔ حضور آقا ومولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلمہ تین مرتبہ دہرایا (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: کس کے لئے خیرخواہی ہو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے حاکموں اور عام مسلمانوں کے لئے (خیرخواہی دین ہے)۔ (۱۸)

---

(۱۷) ☆ رواہ مسلم عن تمیم الداری، ج ۱، ص ۵۴

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۹۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۸۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۸۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۲۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۶۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۷۲

۲ جن افراد پر جہاد کے لئے نکلنا فرض نہیں اور وہ معذور ہوں یہ اگر جہاد کے لئے نکلیں اور جہاد میں شامل ہوں تو ان کے لئے عزیمت ہے۔ان کے لئے دہرا ثواب ہے۔حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی ہیں۔ معذور ہیں۔غزوۂ احد میں شامل ہوئے۔جھنڈا تھامے رکھا۔دشمن نے وار کر کے ان کا دایاں بازو شہید کر دیا۔جھنڈا انہوں نے بائیں بازو میں پکڑ لیا۔دشمن نے اسے بھی تلوار کے وار سے علیحدہ کر دیا۔پھر جھنڈا ٹوٹے ہوئے بازوؤں اور سینہ سے تھام لیا۔اسی حالت میں وہ شہید ہوئے۔

حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ نقیب الانصار لنگڑے صحابی ہیں۔حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت دے دی۔لیکن اس کے باوجود جہاد میں یہ کہہ کر شامل ہوئے کہ میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں جاؤں گا۔

اسی طرح ایک معذور اور لاغر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جو دو آدمیوں کے سہارے چل رہا تھا۔ جہاد میں وہ پہلی صف میں کھڑا ہوا۔

اس طرح کے کثیر واقعات اس امر کی دلیل ہیں کہ معذور جسے جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت ہے اگر جہاد میں شامل ہوں تو جائز اور عزیمت ہے۔(۱۹)

۳ ہر وہ جو کسی تکلیف شرعی سے عاجز ہو اس سے تکلیف شرعی ساقط ہے۔معذور سے کبھی تکلیف شرعی کا بدل ساقط

بقیہ ۱۸ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۷۲

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۸۵

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۵۹

التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۳

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۸۳

الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۶۱

۱۹ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۲۶

تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۸۵

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۲۰

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۱

فعل ہوتا ہے اور کبھی بدلِ ساقط محض عزم ہوتا ہے۔ مثلاً نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ سے عاجز کے لئے اس کا بدلِ ساقط اشارہ فعل ہے۔ اور جہاد میں جانے سے معذور کے لئے بدل ساقط محض یہ عزم ہے کہ اگر طاقت میسر ہو تو جہاد میں شرکت کروں گا۔

عجز جہتِ قوت سے ہو یا جہتِ مال سے۔ دونوں طرح برابر ہیں۔ عاجز و معذور سے تکلیف شرعی کے سقوط کے بارے میں رب کریم جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ۔ ......الآیۃ (سورۃ البقرہ آیت ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا۔

لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ اِلَّامَآ اٰتٰـھَا ۔ ......الآیۃ (سورۃ الطلاق آیت،۷)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔

معذور اور عاجز سے اللہ تعالیٰ نے تکلیف شرعی اٹھادی ہے۔ وہی فرماتا ہے۔

لَیْس علی الْاعْمٰی حرجٌ وَّلاعلی الْاعْرجِ حرجٌ وَّلاعَلَی الْمرِیْضِ حرجٌ ۔ ......الآیۃ

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک۔ (سورۃ الفتح آیت،۱۷۔ سورۃ النور آیت،۶۱)

معذور سے تکلیف شرعی کا بدلِ ساقط عزم بالجزم بھی ہوسکتا ہے۔ حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

لَقَدْ تَرَکْتُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَاسِرْتُمْ مَسِیْرًا وَّلَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَّفَقَۃٍ وَّلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَّادٍ اِلَّا وَھُمْ مَّعَکُمْ فِیْہِ، قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَکُوْنُوْنَ مَعَنَا وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ ، قَالَ: حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ (۲۰)

(۲۰) ☆ رواہ ابوداؤد عن انس، ج ۱، ص ۳۴۷

☆ ونحوہ رواہ مسلم عن جابر، ج ۲، ص ۱۴۱

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الجہاد

تم نے مدینہ طیبہ میں چند جماعتیں ایسی چھوڑیں ہیں کہ جہاں تم نے کوئی سفر کیا اور جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور وادی طے کی وہ تمہارے ساتھ رہے (باوجود اس کے کہ وہ مدینہ میں مقیم رہے) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ ہمارے ساتھ کیسے رہے جبکہ وہ فی الواقع مدینہ میں مقیم رہے۔ فرمایا (ان کا عزم تمہارے ساتھ جانے کا تھا) مگر عذر نے انہیں روکے رکھا (اس لئے ان کا ثواب تمہارے لئے برابر ہے)۔

اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ حتی الامکان کارِ خیر کرتا رہے اور اگر کسی عذر کے باعث معذور ہو جائے تو خالص نیت سے اس کارِ خیر کو کرنے کا عزم رکھے۔ (۲۱)

﴿۴﴾ اعمال کا دارومدار چونکہ نیتوں پر ہے اس لئے اگر معذور جہاد سے اس نیت سے پیچھے رہ جائے کہ مسلمانوں میں اور ان کے گھروں میں فساد پھیلاؤں گا۔ غلط افواہوں سے مسلمان عورتوں اور بچوں کو پریشان کروں گا۔ تو اس کا پیچھے رہنا باعثِ فساد، باعثِ عقاب وعذاب اور مذموم ہے۔ (۲۲)

﴿۵﴾ اگر کسی نے دوسرے سے کپڑا عاریۃً لیا کہ اس سے نماز ادا کرے یا جانور عاریۃً لیا کہ سفر حج کے لئے سواری بنائے۔ لیکن کپڑا یا جانور بغیر کسی زیادتی کے ہلاک ہو گیا۔ تو اُس لینے والے پر ضمان نہیں کہ اس میں وہ معذور ہے اور معذور پر کوئی حرج نہیں۔ (۲۳)

﴿۶﴾ اگر کوئی آدمی ایسے کام کے نہ کرنے کی قسم کھالے جس کا کرنا بہتر ہو تو اس کے لئے لازم ہے کہ قسم توڑ کر وہ کام کرے اور قسم توڑنے کا کفارہ دے۔ حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

---

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۸۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۸۲

(۲۲) ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۸۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۵

وَاِنِّی وَاللّٰہِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ (۲۴)

اللہ کی قسم! ان شاء اللہ اگر میں کسی امر پر قسم کھاؤں گا تو اس کا غیر اگر بہتر ہوا تو قسم توڑ کر اس کا کفارہ دوں گا اور بہتر کام کرلوں گا۔ (۲۵)

﴿۷﴾ قرآن مجید، حدیث شریف، آثار صحابہ، سلف صالحین، ائمہ مجتہدین اور شرع مطہر نے جس امر سے نہ روکا ہو اور اس کے کرنے سے اصول شرعیہ اور قواعد فقہیہ کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو اس کا کرنا جائز ہے ایسے کام کو ''حسن'' کہتے ہیں۔ محسنین پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں۔ رب قدیر جل وعلا کا یہی فیصلہ ہے۔ (۲۶)

﴿۸﴾ وصف مناسب کی بنا پر اگر کسی ذات پر حکم کیا جائے تو وہ وصف حکم کی علت ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ وصف جہاں جہاں پایا گیا حکم پایا جائے گا۔ مثلاً آیت زیب عنوان میں جہاد میں شمولیت سے مستثنیٰ لوگوں کی علت ''عذر'' بتائی گئی ہے۔ عذر، بڑھاپا ہو یا مرض یا ناداری، یہ عذر جس شخص میں پایا گیا وہ جہاد میں شمولیت سے مستثنیٰ ہوگا۔ (۲۷)

﴿۹﴾ دینی اور دنیوی حاجات اور حل مشکلات میں سرور کائنات حضور آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری، طلبِ شفاعت اور طلب حاجات یقیناً درجہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ رب کریم جل وعلا نے خود اپنے بندوں کو اس بارگاہ کی حاضری کا حکم دیا ہے۔ آیت زیب عنوان میں بھی ''اَتَوْکَ'' کیسا واضح حکم ہے۔ علاوہ ازیں ارشاد ربانی اپنے بندوں کو یوں ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ☆ (سورۃ النسآء آیت، ۶۴)

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری عن ابی بردۃ عن ابیہ، ج۲، ص۹۸۰

☆ ورواہ مسلم عن ابی بردۃ عن ابی موسٰی، ج۲، ص۴۷

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۹۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۹۵

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۵

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ طلبِ مغفرت، طلبِ شفاعت، طلبِ حاجات دینی ودنیوی میں حضور سید عالم ﷺ میں حاضری دے۔ یہ حاضری اگر ممکن ہو تو جسمانی ہو، اور اگر جسمانی حاضری فی الحال دشوار ہو تو قلبی طور پر حاضر ہو جائے یہ قائم مقام جسمانی حاضری کے ہے۔ اس بارگاہ میں اپنی تمام حاجات کی مرادات کی صورت میں پائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے نیازمند امتیوں نے اپنی حاجات اسی بارگاہ سے پائیں۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ   اُنْظُرْ حَالَنَا

يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ   اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ هَمِّمْ مُغْرَقٌ

خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

يَا اَكْرَمَ   الْخَلْقِ   مَالِيْ   مَنْ   اَلُوْذُبِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ   الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ (۲۸)

۱۰ "آنسو" اگرچہ کلمات اور حروف کی زبان نہیں رکھتے تاہم یہ دلالت میں غیر اہم نہیں۔ یہ قرائن و احوال میں سے ہیں۔ ان کی دلالت کے چند درجات ہیں۔

(۲۸) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۸۵

اول: یقینی: بعض اوقات ان سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے مثلاً اگر کسی مکان سے رونے دھونے کی آواز آرہی ہو، گریہ ونوحہ ہو، کپڑے پھاڑنے کی صورت نمایاں ہو، ہر آنکھ سے آنسو جاری ہوں، یہ آنسو اس بات کا علم ضروری ہیں کہ وہاں کوئی عزیز فوت ہو چکا ہے۔

دوم: مشتبہ: حکام، امراء کے دروازوں پر یتیموں کی آہ وزاری اور آنسو بہانا بالعموم حالات کی غلط ترجمانی ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی اس کی مثال موجود ہے۔

حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے باپ کے پاس آنسو بہاتے آئے اور غلط بیانی کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بھائی یوسف (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھیڑیا کھا گیا ہے اور یہ اس کی خون آلود قمیص ہے۔ حالانکہ یہ سب غلط تھا۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۱۶)

اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

ان کے آنسو مکروفریب کے تھے۔

مزید ارشاد ہوا۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ......الآية (سورہ یوسف آیت ۱۸)

اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے۔

جس طرح برادرانِ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنسو مکروفریب کے تھے اسی طرح امراء وحکام کے دروازوں پر سائلوں کے اکثر آنسو مکروفریب کے ہوتے ہیں۔

البتہ ظاہر حال کا اعتبار کرتے ہوئے عام طور پر اس کی شہادت دی جا سکتی ہے۔ (۲۹)

﴿۱۱﴾ غریب، امیر، بیمار، تندرست، معذور، قوی، مسافر، مقیم ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب مقدس، اس کے رسول معظم، امت کے حکام وامراء اور جمیع مومنین ومومنات کی خیرخواہی میں ہر لحظہ کوشاں رہے۔

(۲۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۳۰

(ا) اللہ تعالیٰ جل وعلا کی خیر خواہی یہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات،صفات،اسماء،افعال میں اسے وحدہ لاشریک لہ جانے،عبادت اسی کے لئے خاص کرے۔تمام نقائص،عیوب اور عجز سے اسے پاک جانے،اوراس کی صفات،اسماءاورافعال پراسی طرح ایمان لائے جس طرح اس کا حق ہے۔رب کے تمام حقوق بندوں کے حقوق سے فائق جانے اور دنیا کے بدلے آخرت کوترجیح دے۔

(ب) رسول کی خیر خواہی یہ ہے:اس کی نبوت اور ختم رسالت پر صدق دل سے ایمان لائے۔اس کے ہر حکم اور نہی میں اس کی اطاعت کولازم جانے۔اس میں اپنی طبیعت کودخل نہ دے۔رسول کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔اس کی توقیر،تعظیم،محبت کوفرض جانے،رسول کے اہل بیت،ازواج،صحابہ اوراس سے منسوب ہر شے سے محبت وتوقیر کرے۔نبی کی سنتوں پر عمل کرے اور جوسنتیں مٹ چکی ہوں ان کوزندہ کرے۔سنتوں کی اشاعت کرے۔لوگوں کوان پر عمل کی دعوت دے اور آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ کواپنائے۔

(ج) کتاب اللہ کی خیر خواہی یہ ہے:قرآن مجید کوکلام اللہ جان کر پڑھے،اس کی تلاوت کومعمول بنائے،اس کے معانی،اسرار ورموز پرغور وفکر کرے،اس کے احکام پر عمل اورنواہی سے اجتناب کرے،قرآن مجید کی تعظیم کرے۔اس کا ادب بجالائے۔

(د) مسلمانوں کے حکام اوراُمراء کی خیر خواہی یہ ہے:ان سے عداوت نہ رکھے،ان کے خلاف بغاوت نہ کرے، ہوسکے توان کوحق کی تبلیغ کرے،مسلمانوں کے جوحقوق ادا کرنے میں وہ سستی کریں ان کی ادائیگی پران کو متوجہ کرے۔ان کی اطاعت کرے اوران کے حقوق بجالائے۔

(ہ) عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے:ان سے عداوت نہ رکھے،ان کونیکی کی تلقین کرے۔صالح مسلمانوں سے محبت کرے۔تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے اورتمام مسلمانوں سے ارادۂ خیر رکھے۔

اے اللہ!اے رب العالمین!ہم سب کوتمام حقوق ادا کرنے کی توفیق دے اورحقوق کی ادائیگی میں جوکوتاہی سرزدہوجائے اسے معاف فرمادے۔آمین۔(۳۰)

(۳۰) ۱؎ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۸،ص۲۲
۲؎ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص ۲۸۲

﴿۱۲﴾ جو معذور مسلمان جہاد میں شریک نہ ہوسکیں ان کے لئے لازم ہے کہ خود افواہیں نہ پھیلائیں اور افواہوں کے پھیلنے سے روکیں۔ مجاہدین تک اچھی خبریں پہنچائیں اور مجاہدین کی اچھی خبریں ان کے گھروں تک پہنچائیں، مجاہدین کے گھروں کی حفاظت کریں۔ (۳۱)



(۳۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۶۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۳



باب (۲۰۲):

زکوٰۃ، نمازِ جنازہ، ایصالِ ثواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ☆ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ☆

(سورۃالتوبۃ آیات، ۱۰۳، ۱۰۴)

اے محبوب! ان کے مال سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"**خُذۡ**": اَخۡذٌ مصدر سے امر کا صیغہ ہے، اس کا مخاطب محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

"مِنْ اَمْوَالِهِمْ": اَمْوَالٌ جمع ہے مَالٌ کی۔ ہر وہ شے جس سے تَمَوُّل حاصل ہو اور انسان اسے اپنی ملک میں لے، مال کہلاتا ہے، مثلاً سونا، چاندی، روپیہ پیسہ، نقدی، غلہ، پھل، مویشی وغیرہ۔

اموال جمع فرمانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ ہر نوعِ مال سے زکوٰۃ لی جائے گی۔

مِن تبعیض کے لئے ہے یعنی اے محبوب! ان کے ہر قسم کے مال سے (جب زکوٰۃ کی شرائط پائی جائیں) کچھ حصہ زکوٰۃ کا وصول کرلو۔(۱)

"تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا": دونوں افعال میں خطاب نبیءِ رحمت شفیعِ عالم حضور اکرم ﷺ سے ہے۔

تُطَهِّرُهُمْ، طہارت سے مبالغہ کا صیغہ ہے، اس مقام پر طہارت سے مراد گناہوں کے میل سے پاک کرنا ہے۔ معنی یہ ہے کہ اے محبوب! میرے بندوں سے صدقات اور زکوٰۃ تحصیل فرما کر ان سے گناہوں کی نجاست کا ازالہ فرمادیں۔

"تُزَكِّيْهِمْ بِهَا": تزکیہ سے بنا ہے جس کا معنی ہے خوب پاک کرنا۔ زَکٰی کا معنی بڑھنا بھی ہے۔ اس صورت میں معنی ہوگا اے محبوب! ان سے صدقات وصول فرما کر ان کے مال و جان میں برکت و ترقی دیں اور ان کے درجات کو خوب بڑھادیں۔(۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۸، ۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۴۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۹۵

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۱۰۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ 'ازہر، ج۱۶، ص۱۰۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۹۶

"وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ": صَلٰوۃ کے متعدد معانی ہیں: دُعائے مغفرت، مغفرت، نماز، نماز جنازہ، تعظیم، برکت، رحمت وغیرہ۔ (۳)

آیت مبارکہ میں صَلٰوۃ سے مراد دعائے خیر اور استغفار ہے۔ یعنی اے محبوب! آپ ان کے لئے دعائے خیر اور استغفار فرمائیں۔ (۴)

"سَكَنٌ لَّهُمۡ": سکون، طمانیت، اہل، مال وغیرہ سے سکون حاصل کرنا، قرار دل، چین، اطمینان۔
یعنی اے محبوب! آپ کی دعا سے ان امتیوں کے دل کا قرار ہے۔ (۵)

شانِ نزول:

(۱) حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر اور ان کے ساتھی (تین، پانچ، آٹھ، دس باختلاف روایات) رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہوئے اس پر انہیں ندامت ہوئی۔ انہوں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے ستون کے

---

(۳) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۸۴
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۸۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۲۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۲۱۲

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۵۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۰۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۸۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۹۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۴۰۳

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۳۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۶
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۴۲

ساتھ باندھ لیا۔ان کے گھر کا کوئی فرد نماز یا استنجا کے لئے انہیں کھول دیتا۔جب ان کی توبہ قبول ہوئی اور حضور آقا ومولیٰ ﷺ نے انہیں اپنے دست مقدس سے کھول دیا تو یہ حضرات اپنے گھر کا تمام مال لے کر بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کناں ہوئے۔یارسول اللہ!اس مال نے ہمیں غزوہ میں حاضر ہونے سے روکا اب یہ مال ہم اللہ کی راہ میں صدقہ کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ یہ مال قبول فرما کر ہماری طرف سے صدقہ کر دیجئے۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:اس بارے میں مجھے رب تعالیٰ کا کوئی حکم نہیں ملا۔اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ اے محبوب!ان کا صدقہ قبول فرمالیجئے،فقراء میں تقسیم کر دیجئے اور ان کے لئے دعائے خیر وبرکت فرمایئے۔کیونکہ آپ ﷺ کی دعا سے ان کے دلوں کا قرار ہے۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کی لغزش کے باعث سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القرار نے ان سے زکوٰۃ تحصیل نہ فرمائی۔اس آیت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی زکوٰۃ تحصیل کرنے اور ان کے لئے دعائے خیر وبرکت فرمانے کا فرمان ہے۔(٦)

فائدہ: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف کے جس ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ لیا تھا وہ مبارک ستون آج بھی ''ستون توبہ'' اور ''ستون ابولبابہ'' کے نام سے موجود ومتعارف ہے۔مدینہ طیبہ حاضر ہونے

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکیؒ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۰۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٦،ص ١٧٥

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ٣٤٧

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۹۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳،ص ۴۹۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج١١،ص ١٤

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ١٢٦

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۴۰۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ٧٥٤ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۹۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴،ص ۲۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۷۴

☆ لباب النقول فی اسباب النزول ،مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ)،مطبوعہ دار الرشید،بیروت ،ص ۲۵۲

والے خوش بخت اس ستون کے قریب نماز یا نفل ادا کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔

(۲) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی توبہ قبول ہونے پر اپنا مال حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں مجھے حکم نہیں دیا گیا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔(۷)

مسائل شرعیہ:

۱ احکام دین (فرض، واجب، سنت، حرام، مکروہ وغیرہ) تمام مسلمانوں پر برابر نافذ ہیں۔ البتہ کوئی شخص دلیل خاص سے خارج ہوسکتا ہے۔ کیونکہ بندوں کے بارے میں ہر حکم اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے ہی نافذ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جل وعلاء اور اس کے رسول ﷺ کا ہر حکم ہر بندۂ مومن پر نافذ ہے۔ اگر کوئی بندہ کسی حکم سے خارج ہے تو کسی خاص دلیل سے خارج ہے۔(۸)

۲ قرآن مجید میں خطاب کے چار انداز ہیں۔ اس لئے ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

اول: جمیع امت کو خطاب: مثلاً

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۔ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۔ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت ۶ پارہ ۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں

(۷) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۱۰۱۰

(۸) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۸

میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو' اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے' ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے' اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ☆

(سورۃ البقرۃ آیت،۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

ایسے احکام تمام امت پر بقدر امکان فرض ہوتے ہیں۔

دوم: خاص نبی اکرم ﷺ سے خطاب: مثلاً

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا☆

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو، یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔ قریب کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۹)

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ☆

(سورۃ الاحزاب آیت،۵۰)

اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں۔

ایسے احکام میں لفظاً یا معنًی امت کا کوئی فرد شامل و داخل نہیں۔

سوم: قول کے اعتبار سے خطاب نبی کریم سے، لیکن معنًی اور فعلاً تمام امت اس میں شریک ہے۔ مثلاً

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا☆

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

سورج ڈھلے سے ظہر، مغرب اور عشاء اور فجر کے وقت نمازِ فجر نبی اکرم ﷺ کو ادا کرنے کا حکم ہے مگر تمام امت اس حکم میں شامل ہے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ☆ (سورۃ النحل آیت ۹۸)

تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

خطاب بظاہر اگرچہ نبی اکرم ﷺ سے ہے مگر اس حکم میں تمام امت شامل ہے۔ ہر قرآن مجید پڑھنے والا ابتدا میں تعوذ پڑھے۔

چھارم: لفظاً خطاب اگرچہ نبی اکرم ﷺ سے ہے مگر اس سے مراد امت ہے اس میں نبی اکرم ﷺ شامل نہیں۔ اس قسم کے احکام میں نبی اکرم ﷺ کا شامل ہونا محال ہے۔ مثلاً

فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ فَسْئَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکَ ۔۔۔۔۔۔الآیۃ

(اور اے سننے والے) اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا تو ان سے پوچھ دیکھو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں۔ (سورہ یونس آیت ۹۴)

نبی کو وحی میں کبھی شک نہیں ہوتا۔ اس آیت میں بظاہر خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے مگر مراد امت کے افراد ہیں نبی اکرم ﷺ شک کرنے والوں میں شامل نہیں۔

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆ (سورۃ الزمر آیت ۶۵)

اور اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔

کلماتِ خطاب بظاہر اگرچہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ہیں مگر مراد امت کے افراد ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے شرک کا صادر ہونا محالات سے ہے۔

آیت زیب عنوان میں خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ سے ہے کہ ان سے زکوٰۃ تحصیل کرو مگر آپ ﷺ کے توسط

سے امت کے حکام اور دیگر افراد شامل ہیں کہ وہ بھی زکوٰۃ کی تحصیل پر مامور ہیں۔

کفار سے خطاب کے احکام اور ہیں۔

اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ قرآن مجید میں خطاب کے صیغوں سے منشاء الٰہی سمجھنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ائمہ مفسرین کی پیروی کرے۔ خواہ مخواہ الٹا سیدھا ترجمہ کر کے گمراہی سے بچے۔ (۹)

﴿۳﴾ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ نے احکام ونواہی اور شرائع اسلامیہ کو نہایت اجمال سے بیان فرمایا ہے، ان کی تفصیل کا فریضہ اپنے محبوب ومکرم نبی اکرم رسول اعظم ﷺ کو تفویض فرمادیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی تفصیل کے بغیر کسی حکم الٰہی پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ قرآن مجید نے نماز کو فرض بتایا، مگر اس کی ادائیگی کا طریقہ، شرائط، ارکان، آداب، اوقات، اس کے فرائض، نواہی، ناقضات وغیرہ کی تفصیل شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائے۔ اسی طرح زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور صرف مصارف زکوٰۃ کا اجمالی ذکر بھی قرآن مجید میں ہے مگر اس کے فرض ہونے کے شرائط، زکوٰۃ کا نصاب، کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے، کب فرض ہے، اس کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟ یہ سب امور حضور انور نبی اکرم ﷺ کی احادیث طیبہ میں بیان ہوئے۔ ان تفصیلات کے جانے بغیر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرسکتا۔ یہی حال روزہ، حج اور دیگر فرائض وشرائع کا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی بیان کردہ احکام کی تفصیلات امت کے لئے حجت ہیں۔ ان کی حجیت کا بیان خود رب قدیر جل جلالہ نے جلیل الشان انداز میں یوں فرمایا:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ الآیۃ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(سورۃ الحشر آیت ۷)

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج ۲۔ ص ۱۰۰۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۱۔ ص ۲۶

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۷

واضح فرمان شہنشاہی کے بعد کسی اور دلیل کی حاجت تو نہیں تاہم ایک حدیث شریف تلاوت فرمائیں۔

قَالَ (حَبِيبُ الْمَالِكِيُّ) قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ : يَااَبَانُجَيْدٍاِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنَ بِاَحَادِيْثٍ مَانَجِدُلَهَااَصْلًافِي الْقُرْاٰن، فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ اَوَجَدْتُّمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًادِرْهَمٌ وَمِنْ كَذَاوَكَذَاشَاةً شَاةٌ وَ مِنْ كَذَاوَكَذَابَعِيْرًا كَذَاوَكَذَااَوَجَدْتُّمْ هٰذَافِي الْقُرْاٰن، قَالَ: لَا، قَالَ: عَمَّنْ اَخَذْتُمْ هٰذَا؟ اَخَذْتُمُوْهُ عَنَّاوَاَخَذْنَامِنْ نَّبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَاَشْيَآءَ نَحْوِ هٰذَا(۱۰)

حضرت حبیب مالکی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے عرض کی، اے ابونجید! (یہ حضرت عمران کی کنیت ہے) تم ہمیں وہ حدیثیں بیان کرتے ہو جن کی اصل ہم قرآن میں نہیں پاتے، اس پر حضرت عمران غضب ناک ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا: کیا تم چالیس درہموں میں ایک درہم زکوٰۃ قرآن میں پاتے ہو؟ کیا تم اتنی اتنی بکریوں میں اتنی بکریاں زکوٰۃ کی قرآن میں پاتے ہو؟ کیا تم اتنے اتنے اونٹوں میں اتنی اتنی زکوٰۃ کا ذکر قرآن میں پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا، نہیں، آپ نے اس سے فرمایا: تم یہ مسئلہ کہاں سے لیتے ہو؟ تم ہم سے مسئلہ لیتے ہو اور ہم نبی اکرم ﷺ سے لیتے ہیں، حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی اور کئی اشیاء ذکر کیں (جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں مگر وہ حضور اکرم ﷺ کے فرمان سے ثابت ہیں)

لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ قرآن مجید کے احکام، اوامر، نواہی اور دیگر مضامین کو حضور نبی اکرم محبوب اعظم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرے، اور حضور پرنور ﷺ کے ارشادات اور منشاء رسول سمجھنے کے لئے ائمہ مجتہدین کے اقوال کو پیش نظر رکھے۔ ان کی روشنی کے بغیر منشاء رسول نہیں سمجھا جا سکتا اور احادیث طیبہ کی روشنی کے بغیر منشاء قرآن سمجھنا ناممکن ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ رواہ ابوداؤد عن حبیب المالکی، ج۱، ص۲۲۴، ۲۲۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۴۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص۱۷۸

﴿۴﴾ فرائض اسلامیہ تین قسم کے ہیں۔

اول: تمام عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہوں، جیسے حج بیت اللہ۔

دوم: ہر سال فرض ہوں، جیسے زکوٰۃ، رمضان کے روزے۔

سوم: ہر روز فرض ہوں، جیسے نماز پنجگانہ۔

مومن کے لئے لازم ہے کہ ہر فرض کو اپنے وقت پر ادا کرے۔ اگر تاخیر کرے گا گناہگار ہوگا۔ (۱۲)

﴿۵﴾ تین قسم کے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔

اول: ثمن حقیقی، سونا، چاندی، ان سے بنے ہوئے زیور، برتن وغیرہ سکہ رائج الوقت مثلاً روپیہ پیسہ وغیرہ (خواہ کسی ملک کی نقدی ہو) اگرچہ ثمن حقیقی نہیں۔ مگر ثمن اصطلاحی ضرور ہیں۔ لہٰذا ثمن حقیقی کی طرح ان میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

دوم: مال تجارت، کوئی شے جو تجارت کے لئے ہو اگر بقدر نصاب ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ مثلاً غلہ، جنس، کپڑا، ادویات، مختلف دھات سے بنی ہوئی اشیاء، لکڑی اور اس سے بنا ہوا سامان، جانور، سواری کے ہوں یا گوشت کے لئے، غرضیکہ ہر شے جو بازار میں خریدی بیچی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

سوم: سائمہ، یعنی چرائی پر چھوڑے جانور، جو سال کا اکثر حصہ چر کر گذر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔ ان جانوروں کو اگر گھر میں لا کر گھاس وغیرہ چارا کھلاتے ہو یا مقصود بوجھ لادنا، بار برداری یا ہل چلانا وغیرہ کسی کام میں لانا ہو یا سواری لینا ہے یا ان کا گوشت کھانا ہے تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں، اگر تجارت کا جانور چرائی پر ہے تو یہ بھی سائمہ نہیں، بلکہ اس کی قیمت لگا کر اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ قرآن مجید نے حکم دیا کہ مسلمانوں کے ''مالوں،، سے زکوٰۃ وصول کرو، تو زکوٰۃ صرف ایک مال نہیں بلکہ مختلف مالوں میں ہے۔

احادیث طیبہ میں ان مالوں اور ان کے نصاب کا بیان تفصیل سے موجود ہے۔

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۱۰۰۹

(ان شاءاللہ آئندہ سطور میں ان کا بیان اپنے موقعہ پر ہوگا)۔(۱۳)

﴿۶﴾ زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے چند شرائط ہیں اگر یہ شرائط کسی میں جمع ہوگئیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، ورنہ نہیں۔

(ا) مسلمان ہونا، زکوٰۃ چونکہ عبادت ہے اور عبادات مسلمان پر فرض ہوتی ہیں، لہٰذا کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

(ب) عاقل ہونا۔

(ج) بالغ ہونا، تکالیف شرعیہ عاقل بالغ پر متوجہ ہوتی ہیں، لہٰذا مجنون اور بچے پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

(د) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کے مالک کا ہے۔ یہ کسی شے کا مالک نہیں۔

(ح) مال بقدرِ نصاب اس کی مِلک میں ہو۔ اگر نصاب سے کم مال ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

(نصاب کا بیان آئندہ سطور میں آئے گا۔ ان شاءاللہ)

(ط) مال بقدرِ نصاب کا پورے طور پر مالک ہو، یعنی اس پر قابض بھی ہو، اگر بقدر نصاب مال پر قبضہ نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

(ی) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا۔ مثلاً کوئی شخص بقدرِ نصاب مال کا مالک ہے مگر اس پر دَین ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ فرض نہیں، اسی طرح اگر خود مَدیُون نہیں مگر کسی مَدیُون کا کفیل ہے اور کفالت کے روپے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا، اس پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔

(ک) نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو، جن اشیاء کی طرف زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت رہتی ہے وہ حاجت اصلیہ ہیں، مثلاً رہنے کا مکان، سردی گرمی میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور،

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۲۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۷۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۹۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۵

آلاتِ حرب، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں، کھانے کے لئے غلہ اور دوسری اشیاء۔

(ل) مال بڑھنے والا ہو، یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھ جائے، مثلاً سونا چاندی، تجارت کا سامان وغیرہ۔ (۱۴)

﴿۷﴾ مختلف مالوں کا نصاب مختلف ہے۔

(ا) سونے کا نصاب بیس دینار ہے۔ رائج الوقت وزن ساڑھے سات تولہ ہے (=87.2722 گرام)

(ب) چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے۔ رائج الوقت وزن ساڑھے باون تولہ چاندی ہے۔ (=610.9057 گرام)

(ج) روپیہ پیسہ نقدی، نوٹ (خواہ کسی ملک کی کرنسی ہو) جب یہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

(د) مال تجارت: خواہ کسی نوعیت کا ہو جب اس کی مالیت، زکوٰۃ ادا کرنے کے روز، بازار کے بھاؤ سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(ح) چرائی پر چھوڑے ہوئے جانوروں میں سے۔

پانچ اونٹوں میں سے ایک بکری

چالیس بکریوں میں سے ایک بکری

تیس گایوں میں سے ایک بچھڑا، جو دوسرے سال میں ہو

چرائی کے گھوڑوں میں سے ہر ایک کے بدلے ایک دینار سونا یا اس کی قیمت

کام کرنے والے اونٹوں اور گائیوں میں زکوٰۃ نہیں

بھینس گائے کے حکم میں ہے۔

(ط) زمین کی پیداوار، کم ہو یا زیادہ، میں سے بیسواں حصہ کل پیداوار کا، جب کہ فصل کو کنوئیں، ٹیوب ویل سے پانی دیا گیا ہو اور دسواں حصہ، اس صورت میں جب کہ اسے بارش یا دریا کا پانی دیا گیا ہو۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۷۹

(ی) عشری زمین میں اگر شہد پیدا ہو تو اس کا دسواں حصہ بطور عشر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کا نصاب نہیں۔

(ک) کان سے معدنیات مثلاً لوہا، سیسہ، تانبا، پیتل، سونا، چاندی وغیرہ نکلے اس میں پانچواں حصہ لیا جائے گا اور باقی پانے والے کا ہے، خواہ پانے والا آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا ذمی، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، وہ زمین جس سے معدنیات نکلیں عشری ہو یا خراجی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ زمین کسی کی مملوک نہ ہو۔ مثلاً جنگل، پہاڑ، اور اگر زمین کسی کی مِلک میں ہو تو کل معدنیات کا مالک زمین کا مالک ہے۔ اس سے خُمس نہ لیا جائے گا۔

(ل) پھلوں کا عشر اس وقت لیا جائے جب پھل نکل آئیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ جاتا رہے۔

نصاب کے بارے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

☆ لَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ ذُوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ (۱۵)

پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

☆ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَاْمُرُنَااَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَیْعِ (۱۶)

رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جو جنس ہم تجارت کے لئے تیار کرتے (اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے) تو اس سے زکوٰۃ ادا کرو۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًامِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَکَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدِّیَ زَکَاتَهٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ (۱۷)

---

(۱۵) ☆ رواه الائمه مالک والشافعی واحمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه عن ابی سعید بحواله
☆ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۳۱

(۱۶) ☆ رواه ابو داؤد عن سمره بن جندب، ج ۱، ص ۲۲۵

(۱۷) ☆ رواه ابو داؤد عن ام سلمه، ج ۱، ص ۲۲۵

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سونے کے زیور پہن رکھے تھے۔ میں نے عرض کیا:
یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا یہ کنز ہے (وہ خزانہ جس کے جمع کرنے پر قرآن مجید کی وعید شدید ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائیں اور ان کی زکوٰۃ ادا کردی جائے تو یہ کنز نہیں۔

☆ فِيْمَاسَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَمَاتُسْقِى بِالسَّوَانِيْ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ (۱۸)
جس فصل کو دریا یا چشمے سے پانی دیا جائے اس میں عشر واجب ہے اور جسے ڈول سے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ (۱۹)

﴿۸﴾ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے لازمی ہے کہ نصاب پورا ہونے کے بعد ایک سال کامل (قمری سال) گذر جائے۔ سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ فرض نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔
مَنِ اسْتَفَادَمَالًافَلَازَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ (۲۰)
جسے مال ملے اس پر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ فرض نہیں۔ (۲۱)

﴿۹﴾ زکوٰۃ کے باب میں سال گذرنے کی خبر اگرچہ خبر واحد ہے، مگر فقہائے امت نے اسے قبول کیا ہے۔ اب یہ درجہ متواتر میں ہے کہ اس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے۔ ہر وہ خبر واحد، جسے فقہائے امت قبول کرلیں درجہ تواتر حاصل کرلیتی ہے۔ اس لئے محض خبر واحد ہونے کے اعتبار سے اسے نظر انداز کرنا درست نہیں۔ (۲۲)

﴿۱۰﴾ دوسو درہم چاندی کی قیمت سے اگر مال بڑھ جائے تو جب تک اضافہ چالیس درہم نہ ہو اس اضافہ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ (۲۳)

---

(۱۸) ☆ رواہ ابوداؤد عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ، ج ۱، ص ۲۲۲
(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۹
(۲۰) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمر، ج ۱، ص ۱۰۸
☆ ورواہ الدارقطنی، ج ۲، ص ۹۰
(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۹
(۲۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۵۰
(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۵۰

﴿۱۱﴾ زکوٰۃ ہاشمی، غنی اور ذمی کو دینا حرام ہے۔ اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ زکوٰۃ وصول کرنے والا ادا کرنے والے کو خیر و برکت کی دعا دے۔ حضور سید عالم ﷺ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو دعائے خیر و برکت دیتے تھے۔ یہ دعا ان کے سکونِ قلب اور قرارِ دل کا باعث ہوتی تھی۔ قرآن مجید نے اس کی تصدیق فرمادی ہے۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ حضور سیدِ عالم جانِ عالم ﷺ کے وصال پُر ملال کے بعد آپ کے خلفاء اور نائبین مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے نائبین کی دعا حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرتے رہیں۔ (۲۶)

﴿۱۴﴾ امت کے اعمال و احوال دن رات حضور رحمتِ عالم ﷺ کے حضور پیش ہوتے رہتے ہیں۔ نیک اعمال پر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور بُرے اعمال پر ہمارے لئے اِستغفار کرتے ہیں۔

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فِی الصَّبَاحِ وَفِی الْمَسَآءِ فَاِنْ وَجَدْتُّ خَیْرًا حَمِدْتُ اللّٰہَ وَاِنْ وَّجَدْتُّ سُوْءً اِسْتَغْفَرْتُ لَکُمْ

حضور پاک صاحبِ لولاک کی دعا مومنوں کو ہر وقت حاصل ہے۔

وَلَاعِبْرَۃَ بِمَنْ ضَلَّ وَزَاغَ عَنِ الْحَقِّ وَخَالَفَ فِیْ ذٰلِکَ (۲۷)

﴿۱۵﴾ زکوٰۃ کا وصول کرنا امیر المومنین خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت تک حاکمِ

---

(۲۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۶

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۵۶، ۱۵۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۰۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۸۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۰۵

(۲۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۶۷

(۲۷) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۶۷

وقت کے سپرد تھا۔ آپ نے جب ملاحظہ کیا، حکام زکوٰۃ وصول کرنے اور صرف کرنے میں بے احتیاطیاں کر رہے ہیں تو آپ نے قرار دیا کہ ہر شخص اپنی زکوٰۃ خود مستحقین میں تقسیم کر سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اس سے اتفاق کیا، سو اب ہر شخص اپنی زکوٰۃ مستحقین میں صرف کر سکتا ہے۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ حاکمِ وقت یا اس کا زکوٰۃ وصول کرنے والا نائب صرف اموالِ ظاہرہ (مثلاً مالِ تجارت، چرائی کے جانور) کی زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔ اموالِ باطنہ (مثلاً سونا، چاندی، زیورات) پر اطلاع پانے کا مجاز نہیں۔ ان اموالِ مخفیہ کی زکوٰۃ مالک خود اپنے طور پر ادا کرے گا۔ اسلام کسی کے مخفی حالات پر کسی کو اطلاع پانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ کوئی شخص کسی کی چار دیواری اور دروازے میں بغیر اجازت داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ☆ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ☆

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ، اور اگر تم سے کہا جائے، واپس ہو جاؤ، تو واپس ہو، یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (سورۃ النور آیات ۲۷، ۲۸)

جب بغیر اجازت رہائش گاہ میں داخلہ منع ہے تو گھر کی اشیاء پر کوئی کیوں کر اطلاع پا سکتا ہے۔ اسلام سے زیادہ کسی اور مذہب نے شخصی آزادی کی حفاظت نہیں فرمائی۔ (۲۹)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۸

(۲۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۵

﴿۱۷﴾ زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فرضی ہوں یا نفلی، جب بھی کسی کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کے لئے دیئے جائیں تو اللہ تعالیٰ یوں قبول فرماتا ہے کہ لینے والوں کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے وہ اشیاء اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت میں، اپنی شان کے لائق، قبول فرماتا ہے۔ پھر وہ اشیاء لینے والے کے ہاتھ میں جاتی ہیں۔ اس طرح دینے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کو دیتا ہے اور لینے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ سے لیتا ہے۔ اگر چہ ظاہری طور پر دینے والے نے لینے والے کے ہاتھ میں دیا۔ گویا یہ کہنا جائز ہے کہ جب لیتا ہے (حالانکہ وہ بے نیاز وغنی ہے) تو بندوں کے ذریعے سے لیتا ہے اور جب دیتا ہے تو بندوں کے ذریعے سے دیتا ہے۔ بندۂ مومن کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بندوں کو دینا اور ان سے لینا جائز ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کی زیب عنوان آیت دلالت فرما رہی ہے۔ احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ بھی اس پر دلالت فرماتی ہیں۔ حضور محبوب رب کریم جل وعلا کا ارشاد پاک ہے:

مَاتَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طِيبٍ وَّلَايَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْافِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَايُرَبِّي اَحَدُكُمْ فِلُوَّهٗ اَوْفَصِيْلَهٗ (۳۰)

تم میں سے جو کوئی صدقہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ صرف پاک اشیاء ہی قبول فرماتا ہے۔ اس صدقہ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے دائیں ہاتھ میں (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) لے لیتا ہے اگر چہ وہ کھجور کا ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو، وہ صدقہ دستِ قدرت میں پرورش پاکر بڑھتا ہے جیسے تم میں کوئی گھوڑے یا اونٹنی کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

اسی طرح کی ایک حدیث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں بیان کی ہے۔ (ج ۲، ص ۴۱۸۔ ج ۲، ص ۴۳۱)

علامہ ابن کثیر نے بھی اسی کی مثل ایک اور حدیث بیان کی ہے۔ (ج ۲، ص ۳۸۶)

---

(۳۰) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۱۳۳

☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۳۲۶

☆ ورواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۳۴۹

ایک حدیث شریف میں اس کی مزید صراحت ہے۔

اِنَّ الصَّدَقَةَ تَقَعُ بِيَدِاللهِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِيْ يَدِالسَّآئِلِ

سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے صدقہ دست قدرت میں جاتا ہے۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ ''صلوٰۃ وسلام'' انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے، نبی کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں، البتہ نبی کے تابع ہوکر دوسروں کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى عُلَمَآءِ اُمَّتِهٖ

حضرت سیدنا علی علیہ السلام یا خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کہنا جائز نہیں، بلکہ اگر ان حضرات پر سلام پڑھنا ہوتو یوں کہے۔ حضرت سیدنا علی علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ علیٰ ابیہ وعلیہا السلام۔(۳۲)

﴿۱۹﴾ حضور پرنور صاحبِ لولاک صاحبِ قاب قوسین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین راحۃ العاشقین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' کے ربانی حکم کا مقصد اور غرض وغایت یہ ہے کہ

اے رب کریم! دنیا میں اپنے محبوب اور میرے آقا کے ذکر کو بلند کر کے، آپ ﷺ کی دعوت کو عام کر کے اور قیامت

---

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۱۰۱۱

☆ اتحاف السادۃ المتقین .للزبیدی، ج۴،ص ۱۲۰

☆ المغنی عن حمل الاسفار،للعراقی، ج۱،ص۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۷۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۸۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۲۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۱۸۷

(۳۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۱۸۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۰۴،۴۰۵

تک آپ ﷺ کی شریعت کو باقی رکھ کر آپ ﷺ کو عظمت عطا فرما۔

اور آخرت میں......

آپ ﷺ کی شفاعتِ عظمٰی کو قبول فرما کر، آپ ﷺ کے اجر کو بے شمار گنا بڑھا کر اور آپ ﷺ کے مرتبہ کو تمام مخلوق سے بلند فرما کر آپ ﷺ کو ممتاز فرما۔

آپ ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' کا مقصد یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام آپ ﷺ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، بلاتمثیل یوں سمجھو کہ جس طرح فقراء، امراء کے ہاں حقیر ہدیہ لے جاتے ہیں اس سے وہ ان کے ہاں قرب چاہتے ہیں، فقراء کے ہدیوں کا نفع انہیں لوٹا دیا جاتا ہے بلکہ کچھ زائد دیا جاتا ہے۔ صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور حضور پاک ﷺ کی اعلیٰ وارفع جناب میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

یہ مسئلہ خوب یاد رہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے ''صلوٰۃ وسلام'' کے بعد کسی اور کے صلوٰۃ وسلام کے محتاج نہیں۔

اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے اور اس میں اسی کا اپنا نفع ہے کہ حضور جانِ عالم ﷺ کی جناب میں نہایت کثرت سے صلوٰۃ وسلام عرض کرتا رہے۔

اَلصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلَیْکَ یارَسُوْلَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلَیْکَ یانَبِیَّ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یاحَبِیْبَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یانُوْرَاللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

الٰی ابدالْاٰبدِیْن علیہ وعلیھم وعلٰی جمیع اُمَّتِہٖ اجمعِین

یااَرْحم الرَّاحمین ویاربَّ الْعالمین والْحمْدُللّٰہ ربِّ الْعالمِیْن(۳۳)

۳۳ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۱۰ ص ۲۱۴

﴿۲۰﴾ آیت زیب عنوان میں "وَصَلِّ عَلَیۡهِمۡ" کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ "اے محبوب! اپنے امتیوں میں وفات پانے والوں پر نماز جنازہ پڑھئے"۔

اس اعتبار سے مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ ہجرت کے بعد پہلے سال فرض ہوئی۔ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (۳۴)

﴿۲۱﴾ میت کا غسل، اس کا کفن دینا، اس کی نماز جنازہ اور اس کا دفن کرنا سب امور فرض کفایہ ہیں۔ چند مسلمانوں نے اگر یہ فرائض ادا کر دیئے تو باقیوں کے ذمہ سے ساقط ہو گئے۔ اگر کسی نے ادا نہ کئے تو باقی تمام مسلمان گناہ گار ہوئے۔ (۳۵)

﴿۲۲﴾ مسلمان میت جسے غسل دیا جائے گا اس کا بدن تام ہو یا بدن کا اکثر حصہ ہو، اگر سر کے ساتھ نصف حصہ بدن ہو تو بھی اسے غسل دیں گے۔ کافر میت یا سر کے بغیر نصف حصہ بدن کو غسل نہ دیا جائے۔ ناف سے گھٹنے تک شرمگاہ ہے غسل دینے والا اتنے حصہ بدن کو نہیں دیکھ سکتا، باقی حصہ بدن کو دیکھ سکتا ہے، لہٰذا شرمگاہ پر غسل کے وقت کپڑا اڈالے رکھے۔ (۳۶)

﴿۲۳﴾ عورت اگر ایسی جگہ فوت ہو جائے کہ اسے غسل دینے والی عورت موجود نہ ہو تو اس کا محرم اس کا مسح کرا دے۔ یہی غسل کے قائم مقام ہے۔ (۳۷)

﴿۲۴﴾ اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی فوت ہو جائے تو اسے مرد یا عورت غسل دے لیں۔ (۳۸)

﴿۲۵﴾ مستحب یہ ہے کہ میت کو اس کا قریبی رشتہ دار غسل دے۔ اگر قریبی رشتہ دار غسل دینا نہ جانتا ہو تو متقی اور امانت دار غسل دے۔ (۳۹)

---

(۳۴) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۹۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۶

(۳۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۶

(۳۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۳۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۳۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۳۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

﴿۲۶﴾ غسل دیتے وقت میت کو تختہ پر لٹائے اور ایسی جگہ غسل دے جو آدمیوں سے خالی ہو۔ وہاں صرف غسل دینے والا اور اس کا مددگار رہو۔ (۴۰)

﴿۲۷﴾ اگر مسلمان اور کافروں کی میتیں مخلوط ہوگئیں تو جس پر علامت اسلام ہے اسے غسل دے کر نماز جنازہ پڑھا جائے اور جس پر علامت کفر ہے اس کا غسل اور جنازہ ترک کر دیا جائے۔ اور اگر مسلمان میتیں زیادہ ہوں تو تمام کو غسل اور کفن دیا جائے اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے مگر نماز اور دعا کے وقت نیت میں مسلمان میتیں ہوں نہ کہ کافر۔ اور انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور اگر کافر میتیں مسلمان میتوں سے زیادہ ہوں تو ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے البتہ انہیں غسل اور کفن دیا جائے اور کافروں کے قبرستان میں دفن کی جائیں۔ (۴۱)

﴿۲۸﴾ جو بچہ زندہ پیدا ہوا اور وہ ایک مرتبہ بھی رویا یا زندہ کی علامت اس میں ہو پھر وہ مر جائے، اس کا نام رکھا جائے، اسے غسل دیا جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں قبر بنا کر دفن کیا جائے (اگرچہ پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان نہ دی جا سکی) اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو اسے غسل دیا جائے ایک کپڑا میں لپیٹ کر بغیر نماز جنازہ مسلمانوں کے قبرستان میں ایک کونہ میں دفن کر دیا جائے۔ (۴۲)

﴿۲۹﴾ اگر مسلمان کا کوئی قریبی کافر رشتہ دار فوت ہو جائے تو اسے اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کسی سے نجاست دور کی جاتی ہے۔ اسے ایک کپڑا میں لپیٹ کر گڑھے میں دفن کر دیا جائے۔ یا دیگر کافروں کو اس کی میت دے دی جائے۔ (۴۳)

﴿۳۰﴾ شہید کو غسل نہ دیا جائے بلکہ اسے خون آلود کپڑوں سمیت جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔ اور اگر معرکہ میں بغیر قتل کے مر جائے اسے غسل دیا جائے۔ (۴۴)

---

(۴۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۹۷

(۴۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۹۷

(۴۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۹۷

(۴۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۹۷

(۴۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۹۷

﴿۳۱﴾ اگر کوئی مسلمان رجم کی سزا میں قتل کیا جائے یا قصاص یا تعزیر میں قتل کیا جائے، یا کسی درندے نے اسے پھاڑ دیا یا اس پر دیوار گر جائے اور وہ مر جائے یا وہ غرق ہو جائے تو ان کو غسل دیا جائے گا۔(۴۵)

﴿۳۲﴾ اگر کسی نے خودکشی کر لی تو اسے غسل دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔(۴۶)

﴿۳۳﴾ میت کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور اس کا وقت وہ ہے جب میت حاضر ہو جائے۔ طلوعِ فجر، زوال اور غروب آفتاب کا وقت اگرچہ باقی نمازوں کے لئے مکروہ ہے مگر جنازہ ان اوقات میں پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، البتہ جنازہ پہلے تیار ہو جائے اور ان مکروہ اوقات تک انتظار مکروہ ہے۔(۴۷)

﴿۳۴﴾ امام جنازہ کے سینے کے مقابل کھڑا ہو کہ یہ محلِ علم اور محل نور الایمان ہے۔(۴۸)

﴿۳۵﴾ نماز جنازہ میں چار تکبریں فرض ہیں۔ یہ چار تکبیریں چار رکعت کے قائم مقام ہیں اور ثناء، درود شریف اور میت اور مسلمانوں کے لئے دعاء سنت ہے۔(۴۹)

﴿۳۶﴾ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھے۔ اگر نماز جنازہ والی ثناء یاد نہ ہو تو عام نمازوں والی ثناء پڑھ لے۔ اس کے بعد دوسری تکبیر بغیر ہاتھ بلند کئے اور اس کے بعد نبی پاک صاحب شفاعت رسول ﷺ پر درود شریف پڑھے۔ اگر نماز جنازہ والا درود شریف یاد نہ ہو تو عام نماز والا درود شریف پڑھ لے۔ بعد از اں تیسری تکبیر کہے اور اس کے بعد میت اور مومنوں کے لئے دعا مانگے۔ اگر مسنون دعا یاد نہ ہو تو کوئی سی دعا پڑھ لے۔ اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے اور دونوں طرف سلام پھیر دے۔ اس طرح نماز جنازہ مکمل ہو جائے گی۔ نماز جنازہ میں رکوع، سجدہ، قعدہ، جلسہ وغیرہ نہیں۔(۵۰)

---

(۴۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۴۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۴۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۴۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۴۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۸

(۵۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۸

﴿۳۷﴾ بچے اور مجنون کے لئے دعائے مغفرت نہ کرے کہ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔اس لئے ان پر دعاء پڑھی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے لئے باعث مغفرت بنادے۔(۵۱)

﴿۳۸﴾ مستحب یہ ہے کہ نماز جنازہ کی صفیں طاق ہوں،تین،پانچ،سات،نو،......(۵۲)

﴿۳۹﴾ دعااوراستغفار سے میت کو نفع پہنچتا ہے اور تمام عبادات بدنی ہوں یا مالی مثلاً صدقہ،خیرات وغیرہ یا بدنی اور مالی مرکب ہو مثلاً حج،یا قرأت قرآن مجید،درود شریف اور کلماتِ خیر اور ہر کارِ خیر کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔اس سے اسے نفع ملتا ہے۔اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔علماء کا اجماع ہے کہ میت کے ذمے اگر کسی کا حق العباد یا دَین ہو تو کوئی دوسرا وہ حق یا دَین ادا کردے تو میت بری الذمہ ہوجاتی ہے۔(۵۳)

﴿۴۰﴾ جمہور علمائے امت کا یہ فیصلہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کا ثواب دوسرے کو ایصال کرسکتا ہے۔خواہ نماز ہو یا صدقہ یا قرأت قرآن مجید وغیرہ۔حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ کے عمل مبارک سے اس کی مکمل تائید ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ یوم نحر حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر پر خطبہ دیا۔جب آپ ﷺ منبر سے اترے۔

فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ. (۵۴)

حضور سید عالم ﷺ کے حضور دُنبہ پیش کیا گیا۔آپ ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور فرمایا: بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ. یہ میری طرف سے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کرسکے۔

اسی طرح حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ مرحومہ کے نام کنواں کھدوایا اور اس کا ثواب انہیں ہدیہ کیا۔(۵۵)



(۵۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۸
(۵۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۹
(۵۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۹
(۵۴) ☆ رواہ الترمذی عن جابر، ج ۱، ص ۲۱۹
(۵۵) ☆ صحیح بخاری شریف، ج ۱، ص ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۰

باب (۲۰۴):

﴿مسجدِ ضرار، مسجدِ تقویٰ﴾

﴿بدن اور کپڑوں کی طہارت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۔ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ☆لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۔ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ☆ (سورۃالتوبۃ آیات،۱۰۷، ۱۰۸)

اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں۔ اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل

ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو، اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

حل لغات :

ضِرَارًا : بمعنی نقصان، تکلیف۔(۱)

ضَرَر اور ضِرَار کے معنی میں ایک فرق بیان کیا گیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ وَمَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ(۲)

کوئی آدمی اپنے دینی بھائی کو اس طرح تکلیف نہ دے کہ اس کے حق میں کوئی نقصان واقع ہو۔ اور تکلیف دینے والے کو اس طرح بدلہ دیا جائے کہ اسے بھی نقصان پہنچے بلکہ معاف کر دینا بہتر ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ''ضرر'' وہ ہے جس میں تیرے ہمسایہ بھائی کو نقصان پہنچے اور تجھے اس میں منفعت ہو اور ''ضرار'' وہ تکلیف ہے جس میں تیرے لئے کوئی نفع نہ ہو مگر تیرے ہمسائے بھائی کے لئے نقصان ہو۔

گویا مسجد ضرار وہ مسجد ہے جس سے دوسرے مسلمانوں کا نقصان ہو۔ حالانکہ مسجدیں نقصان کے لئے نہیں بلکہ نفع و برکت کے لئے ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے مسجد ضرار کی مذمت میں منافقین کے چار مقاصد، خبیثہ ذکر فرمائے۔

(۱) یہ مسجد مسلمانوں کو نقصان دینے والی ہے۔

---

(۱) تاج العروس از علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج۳، ص۳۴۸

(۲) رواہ الدارقطنی عن ابی سعید الخدری بحوالہ

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۸، ص۲۵۴

رواہ احمد و ابن ماجہ عن ابن عباس و رواہ ابن ماجہ عن عبادہ

(۲) اس مسجد میں کفر کی باتیں ہوتی ہیں اور کفر کو تقویت دینے کے منصوبے اور سازشیں تیار کی جاتی ہیں۔

(۳) اس مسجد کا مقصد مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو متفرق کرنا اور انہیں فرقہ فرقہ کرنا ہے۔

(۴) مسجد بننے سے پہلے ابو عامر الراہب الفاسق الکاذب، جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا ظاہر دشمن اور محارب تھا اس کا ٹھکانہ، کمین گاہ اور انتظار گاہ بنانا تھا۔

یہ عمارت بظاہر مسجد کی صورت تھی مگر در حقیقت یہ مسجد نہ تھی۔ (۳)

"وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى": مسجد ضرار بنانے والے بڑی تاکید سے قسمیں کھاتے تھے کہ یہ مسجد ہم نے مسلمانوں کے مفاد، بوڑھوں، بیماروں، ناتوانوں کی سہولت اور موسم کی شدت سردی، گرمی، اندھیرے بارش وغیرہ سے نمازیوں کو بچانے کے لئے بنائی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ جو نیتوں کا حال جانتا ہے، وہ فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (سورۃالتوبۃ آیت ۱۰۷)

اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق سراسر جھوٹے ہیں۔

مسجد بنانے کے جو مقاصد یہ بتاتے ہیں وہ قطعاً ان کے پیش نظر نہیں بلکہ ان کے پیش نظر مسلمانوں کا نقصان ہے۔

"لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا": قیام سے مراد نماز کے لئے کھڑا ہونا ہے، یعنی اے محبوب! مسجد ضرار میں کبھی بھی نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کیجئے۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۵۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱۱، ص ۱۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۵۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹۵

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۱۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۵۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۱۰

"**لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى**": اساس کا معنی ہے بنیاد رکھنا۔ یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس مسجد کے بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ورضا ہے۔

جمہور علماء مفسرین کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا شریف ہے۔ اس سے مراد مسجد نبوی شریف بھی لی گئی ہے۔ بہرحال دونوں مسجدوں کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ (۵)

"**فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا**": اس مسجد کے نمازی خوب ستھرا رہنے کو پسند کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں ان کی جس طہارت کی تعریف کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ پاخانہ کے بعد پتھر یا ڈھیلے استعمال کرتے ہیں اور پھر پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ (۶)

شانِ نزول:

(۱) حضور انور نبی اکرم ﷺ کی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت سے پہلے مدینہ طیبہ میں خزرج قبیلہ کا ایک شخص رہتا تھا۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۶

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۲۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۶

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۵۰۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۹۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۸۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۸۹

اس کا نام ابو عامر تھا۔ زمانہ جاہلیت میں وہ نصرانی بن چکا تھا۔ تورات اور انجیل کا عالم تھا۔ اس لئے ابو عامر الراہب کہلاتا تھا۔

اپنے قبیلہ میں اس کی بڑی عزت تھی۔ جب حضور رسول اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ کو سرفراز فرمایا تو اہل مدینہ آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہوئے۔ اسلام کی سربلندی واضح ہونے لگی۔ ابو عامر الراہب اس سے حسد کرنے لگا۔ ایک روز وہ حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ کس دین پر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دینِ حنیف، ملتِ ابراہیمی۔ وہ بولا: اس ملت پر تو میں ہوں، آپ ﷺ نے اپنی طرف سے یہ دین گھڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارا اسلام ہی ملتِ ابراہیم ہے۔ پھر دعا کی کہ مولیٰ! ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ سفر کی حالت میں تنہائی میں مرے۔ حضور انور ﷺ نے آمین کہی۔

غزوۂ احد کے روز اس نے کھل کر عداوت کی۔ آپ ﷺ سے کہنے لگا: جو قوم آپ سے لڑے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا۔ یہ کہہ کر مکہ معظّمہ کے کفار کے ساتھ جاملا۔ غزوہ حنین میں جب اہل حوازن فرار ہوئے تو یہ بدبخت بھاگ کر شام کو چلا گیا اور منافقینِ مدینہ کو خط لکھا کہ تم میرے لئے ایک مسجد بناؤ۔ جو بظاہر مسجد اور حقیقت میں میری قیام گاہ ہو۔ اور حضور سیدِ عالم ﷺ کے خلاف سازش گاہ ہو۔ اس مسجد نما مکان میں حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اسلحہ اور جنگی سامان جمع کر دیں۔ میں قیصر روم کا ایک لشکر لے کر مدینہ پر چڑھائی کر دوں گا۔ اس وقت تم میری مدد کرنا۔ ہم حضور ﷺ کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ چنانچہ ان منافقین نے مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنائی۔ مسجد بنانے والے منافقین بارہ تھے۔

(۱) خذام بن خالد۔

یہ بنی عبید بن زید اور بنی عمرو بن عوف قبیلہ سے تھا۔ اس نے اپنے گھر کے صحن کا ایک حصہ مسجد کی تعمیر کے لئے دیا۔

(۲) مُعَتِّبْ بن قُشَیْرَ

(۳) ابو حبیبہ بن ازعر

(۴) عباد بن حُنیف

(۵) سہل بن حُنیف۔ یہ دونوں حقیقی بھائی بنی عمرو بن عوف میں سے تھے۔

(۶) تبتل بن الحارث

(۷) بخزج

(۸) بجاد بن عثمان

(۹) ودیعہ بن ثابت

(۱۰) جاریہ بن عامر

(۱۱) مجمع بن جاریہ

(۱۲) ثعلبہ بن حاطب۔ یہ منافقین اوس اور خزرج سے تھے۔

غزوۂ تبوک میں جب نبی اکرم رسول معظم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے یہ منافقین حاضر خدمت ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! ہم نے بوڑھوں، کمزوروں اور دور والوں کے لئے مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنائی ہے، تاکہ جو نمازی گرمی، بارش، اندھیرے، سردی وغیرہ کے سبب مسجد قبا میں نہ پہنچ سکیں وہ یہاں نماز ادا کر لیں۔ آپ اس مسجد میں ایک نماز پڑھ لیں اور دعائے خیر فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو مجھے تبوک کے سفر کی تیاری میں مشغولیت ہے، واپسی پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو نماز پڑھ لیں گے۔ یہ فرما کر حضور تبوک کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ غزوۂ تبوک سے واپسی پر جب حضور انور ﷺ ابھی مدینہ طیبہ سے قریب ذِی اَوان میں تھے تو یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت وحشی (قاتل حضرت حمزہ)، مالک بن دُخشم، مغنی بن عدی اور عامر بن سکن رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ تم لوگ فوراً اس مسجد کو آگ لگا دو اور اسے منہدم کر دو اور اس جگہ کوڑا پھینکنے، مردار ڈالنے کی جگہ بنا دو۔ یہ حضرت آناً فاناً وہاں پہنچے اور اس مسجد کو آگ لگا کر خاک کا ڈھیر بنا دیا۔ (۷)

---

۷) ٭ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ۳، ص ۱۵۔
٭ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۱۲
٭ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۵۳۔ ۲۵۵
٭ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۱ھ) مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۱۹۳

(۲) قبیلہ عمرو بن عوف نے مسجد قبا تعمیر کی۔ تعمیر کے بعد حضور سید والا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس میں نماز ادا کر کے اسے بابرکت بنا دیں۔ چنانچہ مسجد قبا میں حضور انور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ اس پر بنی عمرو بن عوف کے چچا زاد بھائی بنو غنم بن عوف نے حسد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی مسجد بناتے ہیں چنانچہ انہوں نے بھی مسجد بنائی لیکن اس میں ابو عامر راہب نے نماز پڑھی جب وہ شام سے لوٹا۔ ابو عامر حضور سرور عالم ﷺ کا سخت دشمن تھا۔ مسجد بنا کر انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ہم نے معذوروں، کمزوروں کے لئے مسجد بنائی ہے، جو لوگ بارش، سردی، اندھیرے میں مسجد قبا میں جا کر نماز ادا نہیں کر سکتے ان کی سہولت کے لئے ہم نے مسجد تیار کی ہے مگر درحقیقت یہ ابو عامر راہب کا اڈا تھا۔

غزوۂ تبوک سے واپسی پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں۔ آپ ﷺ نے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو روانہ فرما کر مسجد کو منہدم کروا دیا اور اسے آگ لگا دی۔ اسے کوڑا کرکٹ کی جگہ بنا دیا۔ (۸)

(بقیہ۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۸۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۶۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۵۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۹۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۸۴

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دارالرشید، بیروت، ص ۲۵۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۰۹

(۸) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۳۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۹۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۰۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسجد کی تعمیر، مرمت، دیکھ بھال، انتظام وغیرہ تمام امور مسلمانوں کے ذمے ہیں۔ کوئی کافر نہ مسجد کی تعمیر کرسکتا ہے اور نہ اس کا انتظام انجام دے سکتا ہے۔ اگر کوئی کافر ایسا کرے تو اسے بزورِ قوت روک دیا جائے یہاں تک کہ اگر کافر مسجد بنانے کی وصیت کر جائے تو اس کی وصیت نافذ نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ☆ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ☆

مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ (سورۃ التوبۃ آیات، ۱۷، ۱۸) (۹)

﴿۲﴾ کافر اگر مسجد کی تعمیر کر دے تو اتنے سے کام سے مسلمان نہ بن جائے گا، جب تک صدقِ دل سے شہادتین کا اقرار نہ کرے، کیونکہ مسلمان بننے کے لئے شہادتین کی دل سے تصدیق اور زبان سے اس کا اقرار لازم ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ کسی مسلمان نے اگر گرجا، مندر وغیرہ کی تعظیم کی تو وہ کافر ہو گیا۔ کیونکہ کفر محض نیت سے ہوتا ہے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ مسجد کی تعمیر، مرمت، انتظام اور اس کی آبادی کے جملہ امور ادا کرنا بڑے اجر کا کام ہے۔

---

(۹) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۰۵

(۱۰) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۰۵

(۱۱) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۰۵

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ (۱۲)

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایسا ہی ایک خوبصورت محل بنادے گا۔

اگر چند مسلمان مل کر مسجد تعمیر کریں گے تو سب کو یکساں ثواب ملے گا۔ اور سب کے لئے جنت میں اعلیٰ محل ہو گا۔ کیونکہ رب تعالیٰ کی رحمت محدود نہیں، بے پایاں ہے اور وہ ذات کریم ہے، بخل اس کی شان کے لائق نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ جہاں ضرورت ہو بقدرِ استطاعت مسجد کی تعمیر کریں، تعمیر میں حصہ لیں اور یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔ (۱۳)

﴿۵﴾ ہر مسجد کا احترام اور تعظیم فرض ہے۔ مسجد میں نماز پڑھنا، نمازیوں کے لئے نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا، مسجد میں تلاوت قرآن مجید، ذکرواذکار، وعظ ونصیحت کا اہتمام، بچوں، بڑوں کے لئے قرآن مجید اور دیگر اسلامی تعلیم کا اہتمام، مسجد کی صفائی، مرمت، ضروری اشیا مہیا کرنا، صحیح العقیدہ، صحیح القرأۃ اور باکردار امام کا تقرر اس کے مشاہرہ کا اہتمام وغیرہ یہ سب کام مسجد کی تعظیم میں داخل ہیں۔ مسجد کو بدبودار اشیاء سے پاک کرنا، مسجد میں فساد کو روکنا، جس شخص کا مسجد میں داخلہ شرعاً ممنوع ہے، اسے روکنا وغیرہ یہ بھی مسجد کی تعظیم میں شامل ہے۔ بقدرِ استطاعت ہر مسلمان پر مسجد کی تعظیم فرض ہے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ جو شخص مسجد کی حرمت کا اعتقاد نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ منافقین نے مسجد قبا کی توہین کی، وہ کہتے تھے کہ ہم عمرو بن عوف کی بیوی کے گدھا باندھنے کی جگہ نماز نہیں پڑھیں گے۔ یہ کلمہ کفر ہے اور رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں

---

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ بحوالہ

☆ جامع صغیر، ازامام جلال الدین سیوطی ج۲، ص۲۸۸

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۲

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۲

اسے ''کُفْرًا'' فرمایا ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ جس شخص نے ریا، نمودونمائش کی خاطر یا حرام کمائی سے مسجد تعمیر کی، یا سرائے، خانقاہ، مدرسہ، پُل، تالاب وغیرہ بنایا۔ اسے آخرت میں کوئی ثواب وغیرہ نہیں ملے گا۔ ان اشیاء کی تعمیر کے لئے رب تعالیٰ نے تقویٰ، اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا جذبہ واعتقاد لازم ٹھہرایا ہے۔

آیت مبارکہ زیب عنوان میں '' لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى '' کا واضح اصول موجود ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ ہر مسجد جو مسلمانوں کے ضرر یا ریا، یا غیر طیّب مال سے بنائی گئی ہو اس کا حکم مسجد ضرار کا ہے۔ اس میں نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ اگر قدرت ہو تو اس کا گرا دینا ضروری ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ موجود مسجد کے قریب دوسری مسجد بنانا جائز نہیں۔ اس سے پہلی مسجد کے نمازی متفرق ہو جائیں گے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا کسی طرح جائز نہیں۔ اس نئی مسجد کو منہدم کر دیا جائے تاکہ مسلمان نمازی متفرق نہ ہوں۔ البتہ اگر محلّہ کی آبادی بڑھ گئی اور پہلی مسجد نمازیوں کے لئے کافی نہ رہی تو دوسری مسجد بنانا جائز ہے۔ اسی طرح

---

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۸۱

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۹۷

ایک آبادی یا شہر میں دو تین جامع مسجد بنانا بہتر نہیں۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلامی لشکر نے جب کثیر علاقے فتح کیے، اور غیر مسلم علاقے اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ ایک شہر میں دوسری مسجد اس طرح نہ بنائی جائے کہ پہلی مسجد کے نمازی متفرق ہو جائیں۔ (۱۸)

انتباہ:

آج کل مسلمانوں پر تعجب ہوتا ہے کہ نام و نمود اور شہرت کی غرض سے ہر طرف مسجدیں تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ اکثر مقامات پر تو ان کی ضرورت ہی نہیں کہ وہاں پہلے سے مسجد موجود ہے۔ انہیں اپنا اقتدار و اعزاز مطلوب ہے، اسلامی اصول پیش نظر نہیں۔ کاش کہ یہ حضرات اسلامی اصولوں کو ترجیح دیں۔ (۱۹)

﴿۱۰﴾ کنیسہ، بیعہ، گرجا، مندر وغیرہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں پاک جگہ پر اگر آدمی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے جب کہ وہاں جانداروں کی تصاویر اور بت نہ ہوں۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ یُصَلِّیْ فِی الْبِیْعَۃِ اِذَالَمْ یَکُنْ فِیْھَاتَمَاثِیْلُ (۲۰)

جلیل القدر مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گرجا میں نماز پڑھ لیا کرتے جب وہاں بت اور جانداروں کی تصاویر نہ ہوتیں۔ (۲۱)

﴿۱۱﴾ غیر مسلموں کی عبادت گاہ گرجا، مندر، کلیسا وغیرہ کی جگہ مسجد بنانا جائز ہے۔

---

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۸

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۸

(۲۰) ☆ رواہ البخاری فی ترجمۃ الباب ج ۱، ص ۶۲

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۲۵۵

حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفَ حَیْثُ کَانَ طَوَاغِیْتُھُمْ (۲۲)

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ بتوں کے مقام پر طائف میں مسجد بنالو۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ مسجد ضرار کی طرح کی مسجد، گرجا، مندر، کلیسا میں مسلمان تعمیر میں حصہ نہیں لے سکتا، حصہ لے گا تو گناہ گار ہوگا۔ دامے درمے، قدمے، سخنے کسی حیثیت سے مسلمان ان کی مدد نہیں کرسکتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ تم نے مسجد ضرار کی تعمیر میں کیا حصہ لیا۔ اس نے کہا، صرف ایک ستون مہیا کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کو وہ تیری گردن کا طوق بنے گا۔(۲۴)

فائدہ جلیلہ:

چار مسجدوں کی بنیاد اور تعمیر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔

☆ **بیت اللہ شریف**: حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام نے بیت اللہ شریف کو تعمیر فرمایا۔

☆ **بیت المقدس شریف**: حضرت سیدنا داؤد اور حضرت سیدنا سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام نے تعمیر فرمایا۔

☆ **مسجد نبوی شریف اور**

☆ **مسجد قبا شریف** حضور سید عالم نبی الثقلین امام القبلتین ﷺ نے تعمیر فرمائیں۔(۲۵)

---

(۲۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن عثمان بن ابی العاص، ج ۱، ص ۷۱

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب المساجد

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۵۵

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۵۴

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۲

فائدہ عظیمہ:

مسجد قبا کا اولین معمار حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تعمیر مسجد کے وقت نبی عمرو بن عوف معاونت فرماتے تھے۔(۲۶)

فائدہ عظمیٰ:

مسجد قبا ہی وہ پہلی مسجد ہے جس میں حضور آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ کھلے بندوں بغیر کسی خوف و خطر کے، ہجرت کے بعد، نماز با جماعت ادا فرمائی۔(۲۷)

﴿۱۳﴾ بعض مساجد میں نماز ادا کرنا مزید ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

چنانچہ مسجد قبا شریف میں دو رکعت نفل کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِ قُبَآءَ کَعُمْرَۃٍ(۲۸)

مسجد قبا میں نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِ قُبَآءَ رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَہٗ عُمْرَۃٌ(۲۹)

جس نے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا پھر دو رکعت نماز مسجد قبا میں ادا کی اس کے لئے عمرہ کا ثواب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ صالحین اور اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب مسجدیں بنادی جاتی ہیں تا کہ ان میں نماز کا اجر زیادہ ہو۔ اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانے کی ترغیب قرآن مجید میں ہے:

---

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۴

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۴

(۲۸) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ عن اسید بن ظہیر الانصاری، ج۲، ص ۲۶۷

☆ ورواہ الترمذی والحاکم وابن ماجہ

(۲۹) ☆ رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف، بحوالہ کنز العمال، ج۱۲، ح ۳۴۹۶۹

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا (سورۃالکھف آیت، ۲۱)

وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ ایک مسجد میں دو جماعتوں کی اجازت نہیں کہ اس سے نمازیوں میں تفرقہ پڑ جائے گا۔ البتہ اتفاق سے اگر کسی کی عذر سے جماعت رہ گئی اور وہ جماعت اولیٰ کے ساتھ شامل نہ ہو سکا تو وہ دوسری جماعت کروا سکتا ہے یا دوسری جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس سے تفریق بین المسلمین کا اندیشہ نہیں۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ اصول یہ ہے کہ غصب کی ہوئی زمین میں نماز **منھی لغیر ھا** (کسی بیرونی سبب سے منع) ہے۔ یعنی ممانعت کی وجہ غصب شدہ زمین ہے نہ کہ نماز، لیکن چونکہ نماز جائے نماز کے ساتھ اس طرح متصل نہیں جس طرح وقت کے ساتھ متصل ہے، یا جس طرح روزہ وقت کے ساتھ متصل ہے اسی لئے اوقاتِ مکروہہ کی طرح غصب شدہ زمین میں نماز پڑھنا نہ مکروہ ہے نہ فاسد۔ جیسا کہ یوم نحر (قربانی کے دن) روزہ فاسد ہوتا ہے۔ (۳۲)

﴿۱۶﴾ نماز کا امام صحیح العقیدہ، صحیح القراۃ، نماز کے ضروری مسائل سے بخوبی واقف ہو۔ فاسق و فاجر، بدعقیدہ نہ ہو۔ ورنہ مقتدیوں کی نماز نہ ہوگی۔

بنی عمرو بن عوف نے جب مسجد قبا کی تعمیر نو کی تو انہوں نے امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی کہ مُجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کو امام بنالیں۔ انہوں نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ یہ مسجد ضرار کا امام نہیں رہا؟ مجمع نے عرض کی حضور! میرا عذر سن لیجئے۔ اللہ کی قسم میں وہاں نماز پڑھاتا رہا لیکن مجھے علم نہ تھا کہ یہ بڈھے سازشی کیا چاہتے ہیں۔ وہ قرآن پڑھنا نہیں جانتے تھے اور میں جوان قرآن پڑھتا تھا۔ مجھے اپنے

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۵۰۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۲۰

(۳۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۲۵۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۹

(۳۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۸

گناہ کا علم نہ تھا۔ نہ معلوم تھا کہ ان ضرار والوں کے دلوں میں کیا کفر نہاں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یقین ہو گیا کہ یہ صحیح العقیدہ ہے، اس میں نفاق نہیں تو آپ نے اس کا عذر قبول کر لیا۔ تب جا کر وہ مسجد قبا کا امام بنا۔ (۳۳)

﴿۱۷﴾ جس جگہ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا غضب نازل ہوا ہو وہاں جانا اور وہاں ٹھہرنا منع اور برکت سے خالی ہے۔ مسجد ضرار کی جگہ اگرچہ مدینہ منورہ کی پاک سرزمین میں واقع ہے مگر جب مسجد ضرار کے بارے میں قرآن مجید کی وعید نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد کو جلوا اور گرا دیا تو اس جگہ کو کوڑا کرکٹ پھینکنے اور مردار ڈالنے کی جگہ بنا دی۔ حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ خود کبھی مسجد ضرار کے راستے سے نہ گزرے۔

کچھ عرصہ بعد آپ نے وہ قطع زمین حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کو دینا چاہی انہوں نے قبول نہ کی۔ بعد ازاں حضور نے وہ جگہ حضرت ثابت بن ارقم کو دے دی کہ وہ اس میں اپنا مکان بنالیں۔ لیکن اس گھر میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا بلکہ اس مکان میں کسی مرغی نے اور نہ کسی کبوتر نے انڈا دیا۔

اس زمین میں کنواں کھدوایا گیا لیکن اس سے دھواں نکلا۔ (۳۴)

﴿۱۸﴾ ہر فعل کے حسن یا قبیح ہونے کا فیصلہ نیت پر موقوف ہے۔ بظاہر نیک عمل بری نیت سے برا بن جاتا ہے اور مباح فعل اچھی نیت سے کار ثواب بن جاتا ہے۔ منافقین نے مسجد بنائی، مسجد کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب افعال

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۲۵۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۹۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۰۱
(۳۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹۳
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۰۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۲۵۱

میں سے ہے مگر ان کی نیت اس سے مسجد کے مقاصد حاصل کرنا نہ تھے بلکہ ان کے پیشِ نظر مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، کفر کی تبلیغ اور تقویت، مسلمانوں میں تفرقہ بازی اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا اڈا بنانا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس کے گرانے، جلانے کا حکم دیا کہ ان کا یہ عمل بری نیت سے برا تھا۔ اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال میں اچھی نیت قائم رکھے۔ بری نیت، ریا، نمود، شہرت وغیرہ کو دخل نہ دے۔(۳۵)

﴿۱۹﴾ جسم اور لباس کی پاکیزگی آدمی کی مروت اور شرعی حکم ہے۔ اس لئے بندۂ مومن ہر وقت اپنا بدن اور لباس پاک اور صاف رکھے۔

امام الطیبین سید الطاہرین حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کو رب کریم جل وعلا کا ارشاد ہے۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (سورۃ المدثر آیت، ۴)

اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

اور ارشاد فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (سورۃ التوبۃ آیت، ۱۰۸)

اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

بدن اور کپڑوں کو نجاست سے پاک کرنا فرض ہے۔ اگر نجاست بقدر درہم ہو تو دھوئے بغیر نماز جائز نہیں۔ یاد رہے مساحت کے اعتبار سے درہم کی مقدار یہ ہے کہ انسان اپنی ہتھیلی پھیلائے اور اس پر پانی کھڑا کرے۔ جتنی جگہ پانی کھڑا ہو جائے وہ درہم کی مساحت ہے اور وزن کے اعتبار سے درہم کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔(۳۶)

---

(۳۵) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۷

(۳۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۶۲

الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۸۹

﴿۲۰﴾ جنابت کی حالت میں سونے سے پہلے غسل کر لینا افضل ہے اور اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کرے۔ ہاں اگر بغیر غسل اور وضو کے سو گیا تو گناہگار نہ ہوا۔(۳۷)

﴿۲۱﴾ جو آدمی ختنہ شدہ نہ ہو اس پر فرض ہے کہ غسل کے وقت اقلف تک پانی پہنچائے کہ اس میں حرج نہیں۔ ورنہ غسل ادا نہ ہوگا۔(۳۸)

﴿۲۲﴾ رفعِ حاجت کے بعد بہتر یہ ہے کہ پہلے ڈھیلوں یا پتھروں سے استنجا کرے اور پھر پانی کے ساتھ طہارت کرے۔ صرف پانی سے استنجا افضل ہے یہ اس وقت ہے کہ جب نجاست مخرج سے بقدر درہم تجاوز نہ کرے اور اگر نجاست مخرج سے بقدرِ درہم تجاوز کر جائے تو پانی سے طہارت فرض ہے۔(۳۹)

﴿۲۳﴾ استنجا کے لئے ڈھیلوں یا پتھروں کا عدد معین نہیں۔ اگر تین سے طہارت حاصل نہ ہو تو زیادہ استعمال کرنا جائز بلکہ واجب ہے۔(۴۰)

﴿۲۴﴾ پتھروں، ڈھیلوں اور پانی کے بغیر کسی اور شے سے استنجا نہ کرے۔ مثلاً ہڈی، گوبر، لید، گھاس، کاغذ وغیرہ کہ ان سے استنجا کرنے سے مفلسی پیدا ہوتی ہے۔(۴۱)

﴿۲۵﴾ ڈھیلوں سے استنجا کرنے کا سُنت طریقہ یہ ہے کہ گرمیوں میں مرد پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کی طرف استعمال کرے۔ دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف استعمال کرے اور تیسرا ڈھیلا پہلے ڈھیلے کی طرح آگے سے

---

(۳۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۵۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ج ۴۷۸

(۳۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۵۰۹

(۳۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۵۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۲۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۹

(۴۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۵۰۸

(۴۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۵۰۸

پیچھے کی طرف استعمال کرے۔سردیوں میں اس کے برعکس کرے۔یعنی پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف استعمال کرے۔اسی طرح دوسراڈھیلا اور تیسرا ڈھیلا گرمیوں کے برعکس استعمال کرے۔

عورت ہمیشہ سردی اور گرمی میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کی طرف استعمال کرے۔دوسراڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسراڈھیلا پہلے کی طرح آگے سے پیچھے کی طرف استعمال کرے۔(۴۲)

فائدہ:

پانی سے استنجاسب سے پہلے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کیا۔(۴۳)

﴿۲۶﴾ مستحاضہ عورت کو پیشاب وپاخانہ کے بغیر ہر وضو کے لئے پانی سے استنجا کرنے کی ضرورت نہیں۔(۴۴)

﴿۲۷﴾ ہوا چلنے یا سو کر اٹھتے وقت وضو کے لئے استنجا کرنا بدعت ہے،اس سے احتراز لازم ہے۔یہ فضول ہے۔(۴۵)

﴿۲۸﴾ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔(۴۶)

فائدہ: تقویم قمری کی ابتداء ہجرتِ مدینہ منورہ ہے۔مدینہ منورہ پہنچ کر حضور سیدِ عالم ﷺ نے قبا میں مسجد کی بنیاد رکھی۔اسلام کی یہ پہلی مسجد ہے۔اسی سے سن ہجری کی ابتداء ہوئی۔قرآن مجید نے ”مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ“ فرمایا ہے۔(۴۷)

﴿۲۹﴾ طہارت کے مکمل ہونے سے عبادت سہل ہو جاتی ہے اور طہارت کا کامل اور تمام ہونا عبادت میں مددگار ہوتا ہے۔لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ بدن،لباس اور قلب کی طہارت کا پورا اہتمام کرے۔(۴۸)



(۴۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۷۹

(۴۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۱،ص۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص۲۱۱

(۴۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۲،ص۳۹۰

باب (۲۰۴):

سچوں کی معیت اختیار کرو

﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ☆ (سورۃ التوبۃ آیت ۱۱۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

حل لغات:

"اتَّقُوا اللّٰه": اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین جل مجدہ الکریم سے ڈرنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہر ایسے قول، فعل، عمل، نیت سے بچتے رہو جس میں ربِ عظیم جل جلالہ اور اس کے محبوب رسول کریم ﷺ کی ناراضی ہو۔ ظاہر ہے اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ) کی ناراضی انہی کاموں میں ہے جن سے انہوں نے روک رکھا ہے۔ ان کے منع کئے ہوئے کاموں میں ان کی ناراضی ہے۔ اس آیت میں ان کی ناراضی کے کاموں سے روکا گیا ہے۔ بندۂ مومن جب اللہ و رسول (جل و علا و ﷺ) کی ناراضی کے کاموں سے اپنے کو بچا کر رکھے گا اور یہ عمل اس کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہوگی تو وہ متقی کامل ہے، ولی کامل ہے، صادق ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے "صِدِّیق" بن جائے گا۔(۱)

"وَكُوْنُوْا": کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا سے امر کا صیغہ ہے۔ کَانَ افعال ناقصہ سے ہے، جو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس مقام پر بمعنی ہونا، موجود ہونا، بن جانا وغیرہ ہے۔ کَانَ کے ساتھ جس جنس کو متصف کیا جاتا ہے وہ وصف اس کو لازم ہوتا ہے، اس سے جدا نہیں ہوتا۔ اس آیت مبارکہ میں متقی مومنوں کو صدق کے ساتھ متصف کیا گیا ہے، گویا صِدق متقی مومنوں کی صفت لازمہ ہے۔ اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ تمہارا لازمی

(۱) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵

وصف ہو،اسی طرح صدق والوں کی معیت ایسی لازم کرلو کہ تم خود صادقین بن جاؤ۔(۲)

"مَعَ": معیت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس معیت سے مرادروحانی طور پر معیت ہے۔البتہ بعض اوقات جسمانی اور مکانی معیت بھی میسر ہو جاتی ہے۔

جلیل القدر مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس مقام پر مَعَ بمعنی مِنْ اور فِیْ کے ہے۔یعنی تم سچوں کی جماعت سے ہو جاؤ یا سچوں میں شمار ہونے لگو۔(۳)

"اَلصّٰدِقِیْنَ": صادق وہ ہے جس کا ظاہر اور باطن یکساں ہو۔ایسی صفات والے کے عقیدہ سے نِفاق،فعل اور عمل سے شریعت کی مخالفت دور ہو جاتی ہے۔

یہی صفت اگر کمال کو پہنچ جائے تو بندۂ مومن "صِدِّیق" کہلاتا ہے۔

آیت میں الصادقین سے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام،حضرت ابوبکر صدیق،حضرت عمر فاروق اور دیگر مہاجر اور انصار صحابہ مراد ہیں۔رضوان اللہ تعالیٰ علیہم۔(۴)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۱۱۲۹
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۴۱۱
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۴۴۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج ۲،ص ۹۴

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج ۲،ص ۳۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج ۲،ص ۲۹۳
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت،ج ۳،ص ۵۱۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج ۳،ص ۵۳۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان .ج ۱۱.ص ۴۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۵۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۵،ص ۱۱۱

(۴) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ح ۵،ص ۱۱۱
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت،ج ۴،ص ۳۱۶
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان.ج ۲،ص ۱۰۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان.ح ۸،ص ۲۸۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ح ۵،ص ۲۴۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۵۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۱،ص ۴۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے خالق، مالک اور ربِ حقیقی کے ہر فرمان کو صدقِ دل سے بجالائے اور ایسے اُمور کی انجام دہی سے کامل احتراز کرے جس سے اس مالک و مولیٰ جل وعلا کی ناراضی کا شائبہ ہو۔ اسی کے ساتھ اپنے حامی، شفیع، ناصر اور رحمۃ للعالمین رسول معظم نبی اکرم ﷺ کی سہل و آسان شریعت کی کامل غیر مشروط اتباع کرے۔ شریعتِ مطہرہ کا کوئی حکم نہ توڑے۔ اللہ و رسول جل وعلا ﷺ کی قائم کی ہوئی حدوں کے قریب تک نہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان حدوں کو توڑ کر اپنے مالک و رب اور اپنے آقا و مولیٰ رسول کو ناراض کرلے۔ اگر ایسا ہوا تو دین و دنیا دونوں کا خسارہ یقینی ہے۔ اس نقصان و خسران سے بچنا تقویٰ ہے اور اس تقویٰ کا حصول ہر بندۂ مومن پر لازم ہے۔(۵)

﴿۲﴾ تقویٰ کے مختلف مدارج و مراحل ہیں۔ ادنیٰ درجہ شرک سے بچنا ہے اور اعلیٰ ماسوا اللہ سے قطع تعلق کرکے صرف وحدہٗ لاشریک ذات سے اپنا تعلق وابستہ کرلینا ہے۔ بندۂ مومن میں جتنی استعداد ہے اسی نوعیت کا تقویٰ اختیار

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۱۰۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۹۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۱

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۵۱۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۷۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۴۲

کرے، اسی میں اس کی نجات ہے۔(۶)

﴿۳﴾ ہر بندۂ مومن پر فرض ہے کہ سچوں کی معیت اختیار کرے۔ سچوں کی معیت بعض اوقات جسمانی ومکانی معیت سے میسر آسکتی ہے لیکن ہر وقت ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں ان کی معیت حاصل کرنے کا طریقہ وذریعہ یہ ہے کہ وہ راہ اختیار کرے جو سچوں کی راہ ہے۔ سچوں کا طریقہ اپنائے۔ سچوں سے محبت کرے، سچوں کی راہ کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اپنے ظاہر وباطن کو یکساں رکھے۔ اس کے عقیدہ سے نفاق کی بو نہ آئے، اس کے عمل، اس کی نیت اس کے قول سے ثابت ہو کہ یہ خود سچوں کی جماعت کا فرد ہے۔ حضور نبی اکرم سید الرسل ﷺ، سید الصادقین حضرت سیدنا ابوبکر صدیقِ اکبر، امام الصادقین سیدنا عمر فاروقِ اعظم اور دیگر تمام مہاجر وانصار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہلِ بیتِ اطہار، امت کے اخیار وابرار سب کی اتباع ومحبت اپنے اوپر لازم رکھے۔ بندہ مومن کا کوئی لمحہ، کوئی سانس، کوئی حالت، کوئی کیفیت سچائی اور سچوں سے جدا نہ ہو۔ وہ سچوں کی معیت اس طرح اختیار کرے اور اس سے اس مرتبہ تک پہنچ جائے کہ اس کی معیت سچائی اور سچوں کی حقانیت کا معیار بن جائے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ اور اسلاف واخیارِ امت کا اسی پر اجماع ہے۔

ہر کہ در کانِ نمک رفت، نمک شد۔(۷)

---

(۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۱۰۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۸۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۹۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۲۰
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۷۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۳

﴿۴﴾ انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد امت کے اولیاء اللہ کے بے شمار مراتب ہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔کوئی ولی' خواہ کسی درجہ تک فائز ہو جائے مگر صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔اسی پر امت کا اجماع ہے۔مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بعض وہ ہیں جو درجہ صِدِّیقِیَّتْ پر فائز ہیں۔صِدِّیق کا مرتبہ نبی کے بعد سب سے بلند ہے۔بلکہ بعض انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو صِدِّیق کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاذْكُرْفِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًانَّبِيًّا☆ (سورہ مریم۔ آیت،۵۶)

اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو۔بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا۔

صدیق کو اللہ تعالیٰ جل وعلا وہ قُرب عطا فرماتا ہے کہ صدیق جو کہہ دے وہ واقع میں ہو کر رہتا ہے،اگر چہ صدیق کے کہنے سے پہلے وہ امر ایسا نہ ہو۔

سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام بھی صِدِّیق ہیں۔ان سے ایک خواب کی تعبیر دریافت کی گئی مگر کیسے پیارے انداز میں ان سے خطاب ہوا:

يُوْسُفُ اَيُّهَاالصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا......الآية (سورہ یوسف آیت ۴۶)

اے یوسف،اے صدیق! ہمیں تعبیر دیجئے۔

آپ نے دو قیدیوں کی خوابوں کی تعبیر دی۔ایک قیدی کو تعبیر نا گوار لگی وہ ٹال مٹول کرنے لگا کہ حضور! میں نے فی الواقع خواب نہیں دیکھی۔یونہی واقع بنا کر آپ سے اس کی تعبیر پوچھ لی۔گویا میرے بارے میں آپ

(بقیہ۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۵۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۱،ص ۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۱۱۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت،ج۳،ص ۵۱۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت،ج۴،ص ۳۱۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص ۲۴۲

اپنے کلمات واپس لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا:

قُضِیَ الۡاَمۡرُ الَّذِیۡ فِیۡهِ تَسۡتَفۡتِیٰنِ ☆ (سورہ یوسف آیت، ۴۱)

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔

صدیق کا کہا ہوا ٹلتا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو اسی طرح کر دیتا ہے۔

خاتم المرسلین حضور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سب سے پہلے صدیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد دیگر چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صدیق ہیں۔

''صدیق'' کا انکار منصبِ رسالت کی عظمت کا انکار ہے۔ کیونکہ صدیق شاہکار نبوت ہوتا ہے۔ (۸)

(۵) سچائی میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں اور جھوٹ سراسر ہلاکت کا باعث اور شرمساری کا موجب ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات کے علاوہ احادیث صحیحہ مرفوعہ کثیرہ اس حوالہ سے موجود ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے۔

عَلَيۡكُمۡ بِالصِّدۡقِ فَاِنَّ الصِّدۡقَ يَهۡدِیۡ اِلَی الۡبِرِّ وَاِنَّ الۡبِرَّ يَهۡدِیۡ اِلَی الۡجَنَّةِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَصۡدِقُ وَيَتَحَرَّی الصِّدۡقَ حَتّٰی يُكۡتَبَ عِنۡدَاللهِ صِدِّيۡقًا وَاِيَّاكُمۡ وَالۡكِذۡبَ فَاِنَّ الۡكِذۡبَ يَهۡدِیۡ اِلَی الۡفُجُوۡرِ وَاِنَّ الۡفُجُوۡرَ يَهۡدِیۡ اِلَی النَّارِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَكۡذِبُ وَيَتَحَرَّی الۡكِذۡبَ حَتّٰی يُكۡتَبَ عِنۡدَاللهِ كَذَّابًا. (۹)

(۸) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان أندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۱۰۲۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۴۲

(۹) ☆ رواہ الائمہ مسلم. ج۲، ص ۳۲۵

☆ ورواہ الترمذی، ج۲، ص ۲۷

☆ ورواہ ابن ابی شیبہ. ج۶، ص ۱۲۲

☆ ورواہ احمد، ج۶، ص ۱۱

سچائی کو ہمیشہ لازم اختیار کرو۔ کیونکہ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ خبردار! جھوٹ سے دور رہو۔ کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کا راستہ دکھاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ ہر حال میں سچ بولے، سچ اختیار کرے۔ سچوں کے ساتھ رہے۔ جھوٹ سے پرہیز کرے۔ جھوٹوں سے قطع تعلق کرے تاکہ دین و دنیا میں سرفراز رہے۔

جسے اللہ تعالیٰ فہم صحیح اور عقل سلیم عطا کرے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اقوال میں صدق کو، اعمال میں اخلاص کو اور احوال میں صفا کو لازم پکڑے اور جو ایسا کرے گا ان شاء اللہ ابرار سے ملے گا اور رب غفار کی رضا پائے گا۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اصلاح بین الناس کی خاطر تین مقامات پر جھوٹ بولنے پر گرفت اور مواخذۂ الٰہی نہیں ہوگا۔

اول: شوہر اور بیوی کے درمیان اختلاف کو دور کرنے والا جب زوجین سے بات کرے تو بعض حالات میں جھوٹی بات کہہ کر دونوں کو راضی کر لیتا ہے۔ ایسا جھوٹ اصلاح کے لئے ہے۔ یونہی خود خاوند بیوی کو راضی کرنے کے لئے جھوٹی بات کہہ دے۔

دوم: دو بھائیوں، ہمسایوں یا دو مسلمانوں کے درمیانی اختلاف کو ختم کرنے والا اگر دونوں کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دے جو فی الواقع نہ ہو مگر اس سے اصلاح ممکن ہو تو ایسا جھوٹ جائز ہے۔

سوم: جنگ کی حالت میں جھوٹی بات کہہ دینا جنگ کے طریقوں میں سے ہے، اس پر بھی مواخذہ نہ ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَایُحِلُّ الْکِذْبَ اِلَّافِیْ ثَلٰثٍ : یُحَدِّثُ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ لِیُرْضِیْھَاوَالْکِذْبُ فِی الْحَرْبِ

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۱

وَالْكِذْبَ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ. (۱۱)

سوائے تین صورتوں کے جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی سے جھوٹ بولے کہ وہ راضی ہو جائے۔ جنگ میں جھوٹ بولنا۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹی بات کہنا۔ (۱۲)

﴿۸﴾ جھوٹ بولنا کسی حالت میں جائز نہیں نہ سنجیدہ گفتگو میں، نہ مذاق میں۔ جو بات کرے سچی کرے اور پورے کرنے کے ارادے سے کرے۔ حتیٰ کہ بچوں کے ساتھ بھی جھوٹا وعدہ نہ کرے، ان سے وہی بات کرے جو پوری کر سکے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الْكِذْبَ لَايُصْلِحُ مِنْهُ جِدٌّ وَّلَاهَزْلٌ (۱۳)

جھوٹ بولنا نہ سنجیدہ حالت میں جائز ہے نہ مذاق کے طور پر۔ (۱۴)

﴿۹﴾ ہمارے ہاں تجارت میں بالعموم غلط بیانی سے کام لے کر نفع کمایا جاتا ہے۔ جھوٹی قسم کھانا معمول ہے۔ سودا میں ملاوٹ، قیمت میں غبن، بیچی جانے والی شے کی بے جا تعریف اور خریدی جانے والی شے میں خواہ مخواہ نقص،

---

(۱۱) ☆ رواه الترمذی عن اسماء بنت یزید. ج ۲، ص ۲۴
☆ مسند امام احمد، ج ۶، ص ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۵۴
☆ ونحو مسلم عن ام کلثوم بنت عقبه بن ابی محیط، ج ۲، ص ۳۲۵

(۱۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵
☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۴۱۸

(۱۳) ☆ رواه احمد، ج ۱، ص ۴۱۰
☆ ورواه الدارمی فی الرقاق

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۸۹
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۹۹
☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۱۱۱
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۹۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵
☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۳۱۶

اور پھر بعض اوقات سودی کاروبار............ یہ سب چیزیں اپنائی تو نفع کی خاطر جاتی ہیں مگر الٹا اسے ان سے نقصان ہوتا ہے اور آخرت کا خسارہ تو کسی کو یاد ہی نہیں (الا ماشاءاللہ)۔

اسی لئے حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا اِلَّامَنِ اتَّقَی اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ. (۱۵)

تجارت کرنے والے (اکثر) قیامت کے روز فاجر اٹھائے جائیں گے مگر وہ جو خدا سے ڈرتا رہا، نیکی اختیار کی اور سچ بولتا رہا۔

اس لئے ہر بندۂ مومن پر بالعموم اور تاجر حضرات پر بالخصوص سچ بولنا اور سچی بات کہنا فرض ہے۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ تجارت ایک بہترین پیشہ ہے۔ اس کی کمائی میں برکت ہوتی ہے۔ اس کی کمائی حلال ہے۔ بزرگانِ دین نے بھی اسے اپنایا، مگر اس کی کمائی حلال ہونے میں چند شرائط ہیں۔ حدیث شریف نے انہیں بیان فرمایا ہے۔ ان کی پاس داری سے رزق حلال اور بابرکت ہو جائے گا۔

سید التجار امام الابرار شافع یوم قرار علیہ اطیب الصلوٰۃ واطہر السلام الی ابد الابدین نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ اَطْیَبَ الْکَسْبِ کَسْبُ التُّجَّارِ : اَلَّذِیْنَ اِذَاحَدَّثُوْالَمْ یَکْذِبُوْا، وَاِذَاائْتُمِنُوْالَمْ یَخُوْنُوْا، وَاِذَاوَعَدُوْالَمْ یُخْلِفُوْا، وَاِذَااشْتَرَوْالَمْ یَذُمُّوْا وَاِذَابَاعُوْالَمْ یَطْرُوْا، وَاِذَاکَانَ عَلَیْهِمْ لَمْ یَمْطِلُوْا، وَاِذَاکَانَ لَهُمْ لَمْ یُعَسِّرُوْا. (۱۷)

تاجروں کی کمائی سب سے پاکیزہ کمائی ہے، وہ تاجر کہ جب بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کریں اور جب تجارت کا قرضہ ادا کرنے کا وعدہ کریں تو وعدہ خلافی نہ کریں۔ اور جب کسی سے کوئی شے خریدیں تو خواہ مخواہ اس کی برائی بیان نہ کریں اور جب

---

(۱۵) ☆ رواہ سنن الترمذی عن اسمٰعیل بن عبیدبن رفاعہ عن ابیہ عن جدہ

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

(۱۷) ☆ رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ جامع صغیر ج ۱، ص ۱۵۰

وہ اپنی شے فروخت کرنا چاہیں تو اس کی بے جا تعریف نہ کریں۔ اور جب ان پر ادھار ہو تو اس کی ادائیگی میں تاخیر نہ کریں اور جب کسی کے ذمہ ان کا لینا ہو تو اس پر تنگی نہ کریں۔

تجارت کے ان پیارے اسلامی اصولوں کی برکت اٹھانے کی کوشش کریں۔(۱۸)

﴿۱۱﴾ جھوٹ باعث شرمساری ہے، جھوٹے کی شہادت قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (جل وعلا و ﷺ) کا یہی فیصلہ ہے۔(۱۹)

﴿۱۲﴾ جھوٹا آدمی فاسق ہے، جھوٹ گناہ کبیرہ ہے، اس لئے جھوٹا آدمی نماز کی امامت کے اہل نہیں۔(۲۰)

﴿۱۳﴾ سچ دائمی فرض ہے، جو آدمی فرض دائمی ادا نہیں کرتا اس سے فرض مؤقت (ایسا فرض جو کسی وقت کے ساتھ خاص ہو) قبول نہیں کیا جاتا۔(۲۱)

﴿۱۴﴾ صادقین کا موجود ہونا ہر زمانہ میں لازمی ہے، قرآن مجید کے تمام احکام اور تکالیفِ شرعیہ قیامت تک باقی ہیں، ان تکالیفِ شرعیہ میں صادقین کی معیت کا حکم بھی ہے۔ لہٰذا صادقین کا وجود قیامت تک باقی ہے۔ اگر کسی زمانہ میں صادقین کا وجود اٹھ جائے تو قرآن مجید کے حکم پر عمل نہ ہو سکے گا۔

اس لئے بندۂ مومن کو طالبِ صادق بن کر صادقین کی تلاش کرنا چاہئے اور پھر ان کی معیت کو لازم جانے۔(۲۲)

﴿۱۵﴾ امت کا باطل پر اجماع محال ہے۔ جس معاملہ میں امت جمع ہوگی وہی حق ہوگا۔ لہٰذا اجماعِ امت حق اور امت کے لئے حجت ہے۔(۲۳)



(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۰، ص ۲۲۱

(۲۳) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

باب (۲۰۵):

علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مَا كَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِيَنۡفِرُوۡا كَآفَّةً ۚ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ وَلِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَحۡذَرُوۡنَ☆ (سورۃ التوبة آیت،۱۲۲)

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

حل لغات:

"لِيَنۡفِرُوۡا": نَفَرَ (از باب ضَرَبَ) نِفَارًا، نُفُوۡرًا، نَفِيۡرًا کا معنی ہے متفرق ہونا، جلدی کرنا۔(۱)

یعنی تمام مسلمانوں کے لئے جہاد یا طلبِ علم کے لئے جلدی سے نکلنا اور اطرافِ عالم میں متفرق ہو جانا جائز نہیں۔

اس طرح فَلَوۡ لَا نَفَرَ کا معنی یہی ہے چند افراد کا نکلنا تو ممکن ہے وہ کیوں نہیں جہاد یا طلب علم کے لئے نکلتے۔

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۰۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۲۹
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۱

جلیل القدر مفسرین نے فَلَو لَا نَفَرَ سے مرادطلبِ دین کے لئے نکلنا متعین کیا ہے۔(۲)

"فِرْقَةٌ": لوگوں کی جماعت۔(۳)

"طَآئِفَةٌ": کسی چیز کا ٹکڑا۔ایک رائے ومذہب کے لوگ، جماعت۔

کبھی ایک فرد پر بھی بولا جاتا ہے۔آیت میں یہی مراد ہے۔(۴)

"لِيَتَفَقَّهُوا": فِقْهٌ سے بنا ہے۔جس کا معنی ہے سمجھ،علم حاضر سے علم غائب حاصل کرنا،نفس کے ضرررساں اور فائدہ بخش امور کا جاننا،خواہ فکر وعقیدہ کے لحاظ سے ہو یا قول وعمل کے اعتبار سے،اصول کا علم ہو یا فروعِ دین کا۔اصطلاحِ جدید میں فروعِ دین کے علم کو خصوصیت کے ساتھ جاننا فقہ کہلاتا ہے۔(۵)

"يَحْذَرُونَ": حَذِرَ (از باب سَمِعَ) حَذْرًا کا معنی ہے ڈرانا،خوف دلانا،چوکنا کرنا۔(۶)

---

(۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۱،ص ۴۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۳،ص۵۱۷

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۹۲۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر ،ج۲،ص۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،مطبوعہ کراچی،ص۳۷۷

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۷۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،مطبوعہ کراچی،ص ۳۱۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر ،ج۲،ص ۱۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان،ج۳،ص ۱۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۸،ص ۲۹۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۱،ص۴۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۳،ص ۵۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۴۸۲

(۵) ☆ الفروق اللغویۃ ،از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ص ۱۰۲

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،مطبوعہ کراچی،ص ۳۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور،ج۲،ص ۲۹۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص ۳۴۶

(۶) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۱۲۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۲۳۵

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،مطبوعہ کراچی،ص ۱۱۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر ،ج۱،ص ۱۲

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے یک بارگی جہاد یا طلب دین کے لئے نکلنا ممکن نہیں اس میں مختلف نوعیت کی تکلیفیں ہیں اس کا آسان حل یہ ہے کہ بڑی جماعت میں سے چند اشخاص جہاد یا طلب دین کے لئے گھروں سے نکل آئیں اور جب وہ دین میں خوب سمجھ حاصل کر لیں تو واپس آ کر اپنی قوم کو ہلاکت والی چیزوں سے روکیں۔ انہیں سیکھا ہوا دین اور اس کے احکام بتائیں تا کہ وہ اس پر عمل کر کے آخرت کے عذاب اور رسوائی سے بچ جائیں۔

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں۔ ممکن ہے کہ ان سب کے پیش نظر یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) قبیلہ مضر وغیرہ کے لوگ آس پاس سے آ کر مدینہ طیبہ آباد ہو گئے تا کہ حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دین سیکھیں۔ عملی طور پر اس کے دو نقصان ہوئے۔ ایک یہ کہ ان کے اپنے علاقے ویران ہو گئے اور دوسرے یہ کہ مدینہ منورہ میں ان کے خلاف معمول آنے سے تنگی ہو گئی۔ معاش میں تنگی کے آثار نمایاں ہو گئے اس لئے حکم نازل ہوا کہ تمام کے تمام مسلمان علم دین سیکھنے نہ نکل کھڑے ہوں، بعض مسلمان علم دین حاصل کرنے کا فریضہ انجام دیں پھر یہ واپس آ کر دوسرے مسلمانوں کو احکام دین سکھائیں تا کہ کسی طرح کی دشواری پیدا نہ ہو۔ (۷)

(۲) غزوہ تبوک میں جو لوگ غزوہ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے ان کے بارے میں شدید احکام نازل ہوئے اس کے بعد جو لشکر اسلام بھی جہاد کیلئے نکلا تمام لوگ اس میں شامل ہو جاتے مدینہ منورہ کی حالت یہ ہو جاتی کہ حضور پرنور جانِ عالم ﷺ بعض اوقات اکیلے رہ جاتے۔ اس زمانہ میں جو آیات نازل ہوئیں اور جو احکام نبی

---

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۳۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۵۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۲۵

پاک صاحبِ لولاک ﷺ نے دیئے ان کو حاصل کرنے میں صحابہ کرام کو دِقت ہوئی اس صورت حال کے پیش نظر حکم ہوا کہ جہاد کے لئے جب بھی نکلنا پڑے چند صحابہ کرام حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ٹھہر جایا کریں تا کہ وہ احکام حاصل کر کے جہاد پر جانے والے جب واپس آئیں تو ان تک پہنچا دیں۔(۸)

(۳) بعض صحابہ کرام مدینہ منورہ سے نکل کر دیہات میں آ کر آباد ہو گئے۔اس سے انہیں معاشی سہولت میسر آئی۔نیز دیہات میں انہیں تبلیغ کا موقع ملا مگر جب مدینہ منورہ واپس آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کی غیر حاضری میں قرآن مجید کی بعض آیات نازل ہوئی ہیں اور نبی پاک سرور کون ومکان نے چند احکام صحابہ کو عطا فرمائے ہیں۔ ان سے وہ ناواقف رہ گئے ہیں، اب انہیں حکم دیا گیا کہ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے چند افراد کو وقف کر دیا جائے تا کہ وہ دین سیکھ کر دوسروں کو سکھا دیں، اس سے کوئی دشواری نہ آئے گی اور معاشی ہرج بھی نہ ہوگا۔(۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۶۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۱۰۳۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۲۲۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۴۸

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۷۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۵۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۸۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۹۳

(۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۰۱

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۵۱۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۴۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۱۱۳

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۳۲۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جہاد اور علم دین حاصل کرنا فرض ہے مگر فرض کفایہ ہے۔ یعنی آبادی یا شہر سے چند افراد بقدر کفایت جہاد میں شامل ہو جائیں یا چند افراد علم دین کی تحصیل میں مصروف ہو جائیں تو باقیوں کے ذمہ سے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ (۱۰)

﴿۲﴾ علم دین کے حاصل کرنے کی فرضیت دو نوعیت کی ہے۔

اول : ہر مسلمان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں جن امور سے واسطہ پڑتا ہے ان امور کا شرعی حکم معلوم کرنا اس پر فرض ہے مثلاً نماز کے فرائض، واجبات، اوقات کا علم، وضو، غسل، بدن اور لباس کی طہارت، روزہ کے فرائض، نواقض، مفسدات، اگر مالدار ہے تو بقدرِ نصاب کا علم، زکوٰۃ کے مصارف، وقتِ فرضِ زکوٰۃ، غنی پر حج کے احکام سیکھنا، تجارت، ملازمت، صنعت وحرفت، وکالت، شراکت، مضاربت، اجارہ وغیرہ میں جن امور سے وابستہ ہو اس کے مسائل کا علم حاصل کرنا اس پر فرض ہے۔

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۹۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۴۰۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۲۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۹۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعه بیروت، ج۳، ص ۵۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۱۱۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۱، ص ۴۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۵۳۵

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۴۴۹

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۸۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۷۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۲

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۳۲۴

حدیث شریف......

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ(۱۱)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

......کا مفہوم یہی ہے۔

دوم: شریعت مطہرہ کے تمام علوم تفسیر، حدیث اور ان کے خادم علوم کی تحصیل بالعموم اور فقہ کی تحصیل بالخصوص فرض کفایہ ہے، فقہ کی تمام جزئیات، عبادات، معاملات، مناکحات، حقوق، حدود، قضا، میراث وغیرہ کے تفصیلی احکام معہ ادلہ شرعیہ کے حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ شریعت مطہرہ کے تمام مسائل جن کا انسانی زندگی میں واسطہ پڑ سکتا ہے ان کے احکام سے واقفیت حاصل کی جائے یہاں تک کہ وہ فتویٰ دینے کے مقام پر پہنچ جائے۔ اگر تمام مسلمان اس میں مشغول ہو جائیں تو ان کی معاش میں نقص یا تعطل آ جائے گا بغیر تعین، بعض مسلمان حاصل کر لیں جسے رب کریم جل وعلا نے آسان کر دیا ہے اور اپنی رحمت وحکمت سے اپنی قدرت سے اس کے لئے جسے چن لیا، اس پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ (۱۲)

---

(۱۱) ☆ رواه ابن عدی فی الکامل

☆ ورواه البیهقی فی شعب الایمان عن انس

☆ ورواه الطبرانی فی الصغیر

☆ ورواه الخطیب فی التاریخ عن الحسین بن علی

☆ ورواه الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

☆ ورواه تمام عن ابن عمر

☆ ورواه الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

☆ ورواه الخطیب عن علی

☆ ورواه الطبرانی فی الاوسط

☆ ورواه البیهقی عن ابی سعید. بحواله جامع صغیر، ج۲، ص۸۹

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۱۰۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۹۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵۲

﴿۳﴾ اگر کسی شہر میں ایک شخص بھی درجہ افتاء پر فائز موجود نہ ہو اور سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہیں ایک بھی درجہ افتاء کی تکمیل کے لئے تیار نہ ہوگا تو سب کے سب گنہگار ہوں گے اور اگر ایک شخص بھی اس درجہ پر فائز ہو جائے گا تو یہ فرض کفایہ سب سے ساقط ہو جائے گا لیکن باقی سب پر فرض ہوگا کہ اس کے شرعی فیصلے قبول کریں۔ پیش آمدہ مسائل میں اس کی طرف رجوع کریں۔ (۱۳)

﴿۴﴾ دین میں تفقہ حاصل کرنا جہاد اکبر ہے۔ تلوار کے جہاد اور نفلی عبادات سے افضل ہے۔ علمِ دین کی طلب اور تحصیل ایسی فضیلت اور مرتبہ شریفہ ہے کہ اور کوئی عمل اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ دلائل کے ساتھ اسلامی احکام پیش کئے جائیں۔

حضور سید الکونین نبی الثقلین آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْهِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًی لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی الْحِیْتَانِ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَبِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ (۱۴)

جو شخص ایسی راہ چلا جس میں وہ علم دین حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کی طرف راہ پر چلا

(بقیہ ۱۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۵۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۰۱

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۴۸

(۱۴) ☆ رواہ الترمذی عن ابی الدرداء، ج ۲، ص ۱۰۹

دیتا ہے اور طالب علم کی رضا جوئی کے لئے فرشتے اس کی راہ میں پر بچھا دیتے ہیں اور عالمِ دین کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر شے مغفرت طلب کرتی ہے، یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی۔ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو باقی ستاروں پر۔ علماء، انبیاء کے وارث ہیں انبیاء درہم اور دینار ورثہ نہیں چھوڑتے ان کا ورثہ علم ہے۔ تو جس نے وہ حاصل کیا اس نے وافر حصہ پالیا۔ (۱۵)

﴿۵﴾ طالبِ علم پر فرض ہے کہ اس لئے علمِ دین حاصل کرے خود راہ مستقیم پر چل سکے اور دوسروں کو صراط مستقیم دکھائے۔ دعوتِ حق اور دینِ قویم کی طرف ارشاد اس کے پیش نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور دارِ آخرت میں کامیابی مطمع نظر ہو اپنے وجود اور باقی جاہل لوگوں سے جہالت دور کرنا اس کا مقصد ہو خود راہ راست معلوم کرے اور معلوم ہونے پر دوسروں کو دکھائے علم حاصل کر کے دوسروں پر بڑائی یا فخر اس کے اس نیک عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ (۱۶)

﴿۶﴾ طالبِ علم پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق پر شکر کرتا رہے کہ اس نے نعمت عقل، صحتِ بدن اور سلامتیِ حواس کے ساتھ علمِ دین کی تحصیل میں مشغول کر دیا ہے۔ ارشاد خداوندی اس کی ہدایت کے لئے ہر لحہ اس کے پیش نظر رہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔاۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆

(سورۃالنحل آیت، ۷۸)

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۹۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۹۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۴۴۸
☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۱۴

(۱۶) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۲۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۵۳۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۴۸
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۴، ص۱۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۸۲

اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے اور تمہیں کان، اور آنکھ اور دل دیئے کہ تم احسان مانو۔(۱۷)

﴿۷﴾ طالب علم کے ذمے استاد کا انتخاب بھی ہے۔ ایسا استاد انتخاب کرے جو بہترین عالم ہو، متقی ہو، عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہو، اپنے طلبہ پر شفیق و مہربان ہو۔ کیونکہ صالحین اساتذہ کی صحبت اور کاملین کی دعاؤں میں عجیب تاثیر ہے۔ یہ اور کہیں دستیاب نہیں۔ امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے استاد حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب بڑے تأمّلِ تام کے بعد کیا اور پھر ان کی معیت میں بیس برس گزار دیئے۔ طلبہ کے لئے اس میں کمال راہنمائی ہے۔(۱۸)

﴿۸﴾ عالم اور فقیہ کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیوی مال و متاع سے بے رغبت ہو۔ اس کی رغبت کا مرکز اُخروی زندگی ہو۔ دین میں بصیرت حاصل کرتا رہے اپنے رب کی عبادت پر قائم و دائم رہے۔ مسلمانوں کی علمی ضرورتیں پوری کرنے میں کوشاں رہے۔ لوگوں کے مال سے بے رغبت رہے۔ تمام مسلمانوں کا خیر خواہ رہے ایسا عالم اور فقیہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے۔ مسلمانوں پر اس کی قدر و عزت لازم ہے۔(۱۹)

﴿۹﴾ طالب علم کو اگر طلبِ علم کے لئے دور و نزدیک کے سفر کرنا پڑیں تو سفر کی تکالیف کو حکمِ الٰہی جان کر قبول کرے۔(۲۰)

﴿۱۰﴾ بستی یا شہر کا ایک فرد علم دین حاصل کر کے جب واپس اپنی بستی یا شہر میں آئے تو باقی مسلمانوں پر شرعی احکام میں اس کی پیروی فرض ہے۔ قرآن مجید کی آیت زیب عنوان نے یہی ہدایت دی ہے اگر ایک بستی میں صرف

---

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۵

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۶

(۱۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۹

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۱۰۳۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۸۲

تین افراد ہوں ان میں ایک کے ذمے علم دین حاصل کرنے کے لئے سفر لازم ہے اور جب وہ اپنی بستی میں واپس آئے گا تو باقی دو پر اس کی دینی امور میں اتباع لازم ہے۔ اسی سے یہ اصول وضع ہوا کہ دینیات میں ایک آدمی کی خبر معتبر ہے۔ تقلید کا مسئلہ اسی سے حل ہوا کہ جو نہ جانتا ہو جاننے والے سے پوچھے اپنی ذاتی رائے کو دخل نہ دے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَسْئَلُوْآ اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃ النحل آیت، ۴۳)

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

مجتہد سے یا مجتہد کی کتاب سے علم حاصل کرنے سے یہ غرض پوری ہو جاتی ہے۔ (۲۱)

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید نا و مولانا محمد و الہ و صحبہ و بارک وسلم۔

سورہ التوبہ کی احکام سے متعلق آیات کریمہ سے اخذِ احکام کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ مولیٰ کریم اسے قبول فرمائے اور بقیہ آیات احکامیہ سے اخذِ احکام کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

فقیر قادری عفی عنہ

۲۷ رجب ۱۴۲۴ھ / ۲۵ ستمبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۴۴۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۹

☆☆☆☆☆

باب (۲۰۷):

﴿اہلِ جنت کے معمول﴾

سورۃ یونس

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

دَعۡوٰھُمۡ فِیۡھَا سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمۡ فِیۡھَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعۡوٰھُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ☆ (سورہ یونس آیت ۱۰)

ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہاں کا۔

حل لغات:

"دَعۡوٰھُمۡ": دَعۡویٰ مصدر ہے دَعَا یَدۡعُوۡ کا۔ یہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

بمعنی دعا کرنا، سوال کرنا، ندا کرنا، تمنا کرنا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جنتی......

(ا) جب بھی دعا کریں گے تو اس کی ابتداء سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ سے ہوگی۔

(ب) جب بھی کوئی شے مانگیں گے یا کسی شے کا سوال کریں گے تو سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ سے مانگیں گے۔

(ج) جب بھی کسی کو پکاریں گے تو سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ کے کلمہ سے پکاریں گے۔

(د) جب بھی کوئی تمنا کریں گے تو تمنا اور خواہش کی ابتداء سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ سے کریں گے۔(۱)

"**سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ**": اے اللہ! تو ہر عیب، نقص، عجز، جہل سے پاک ہے۔ تیری عظمت، ہیبت، عزت، قدرت، کرامت بے نظیر و بے مثال ہے۔ جوں جوں علم و معرفت میں اضافہ ہوتا ہے تیری تسبیح کا جلال دل میں اور بڑھتا ہے، اس اضافہ کی کوئی انتہا نہیں۔ یہ کلمہ اہلِ جنت کا وظیفہ ہے۔

"**وَتَحِیَّتُھُمْ**": اَلتَّحِیَّۃُ، حَیَاۃٌ سے بنا ہے۔ حیات کا معنی زندگی ہے، تحیہ کا معنی ہے۔ درازی عمر کی دعا دینا، ملاقات کے وقت خوشی کا کلمہ کہنا، سلام کرنا، مطلقاً دعا دینا۔(۲)

(ا) جنتی جب ایک دوسرے سے ملیں گے تو خندہ پیشانی سے ملیں گے، ان کے دل میں دوسرے کے خلاف حسد، بغض، کینہ، عداوت نہ ہوگی، وہ دوسرے کو خوش دلی سے دعا دیں گے۔

(ب) جنتیوں کے پاس جب بھی ان کے خدام حاضر ہوں گے تو انہیں سلام اور دعا دیں گے۔

(ج) جنتیوں کو رب کریم کا سلام پہنچے گا۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (سورۃ یٰسٓ آیت ۵۸)

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۳۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۲۷

☆ تفسیرزادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۴۸۳

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۹۸

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۱۴۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۷۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص ۱۰۲

یعنی جنتیوں کو دعا اور سلامتی تین طرف سے پہنچے گی۔

ایک دوسرے کی طرف سے۔فرشتوں کی طرف سے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔(۳)

"وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ":

جنتی ہر کام کے آخر میں رب کریم جل وعلا کے بے پایاں انعامات کا شکر ادا کرے گا۔اور اس کا خاتمہ یہ ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہاں کا۔

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جنتی جب بھی جنت میں کوئی دعا مانگیں گے، کسی کو نداء دیں گے، کوئی تمنا کریں گے یا کوئی سوال کریں گے تو اس کی ابتداء میں کہیں گے۔سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ۔اے اللہ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں۔تو ہر عیب، نقص، عجز، جہل، اور کذب سے پاک ہے۔تیرا وعدہ سچا ہے۔تو نے جو وعدے فرمائے وہ سب پورے ہوئے۔ہم سے جو تو نے وعدے فرمائے ہم نے پالئے۔ہم تجھے ہر عیب ونقص سے پاک جانتے ہیں، پاک مانتے ہیں اور فرشتوں کے ہم زبان ہو کر تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ.

فرشتوں اور جنتیوں کا یہ پیارا معمول اس لائق ہے کہ بندۂ مومن اس دنیا میں بھی رب تعالیٰ کی پاکی بولتا رہے۔

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۹، ص ۳۱۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۷، ص ۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۲۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت. ج۴، ص ۱۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج ۱۱، ص ۵۔

اس کی زبان، دماغ اور دل پر اس کی تسبیح جاری رہے۔ منتہائے بشریت یہی ہے۔ (۴)

﴿۲﴾ جنتی جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو انہیں خندہ روئی سے سلام کہتے ہیں۔ جنتیوں کو جب خدام فرشتے ملتے ہیں تو فرشتے بھی انہیں سلام کہتے ہیں۔ رب تعالیٰ بھی جنتیوں کو سلام ارشاد فرماتا ہے۔

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ

(سورۃ یٰس آیت ۵۸)

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

لہٰذا بندۂ مومن جب بھی اس دنیا میں کسی سے ملاقات کرے یا ملاقات سے فارغ ہو تو وہ ایک دوسرے کو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے۔

جواب میں کہے وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

یہ ملاقات کا یا ملاقات سے فراغت کا بہترین کلمہ ہے کہ اس سے بہتر اور کوئی کلمہ موجود نہیں۔

دنیا کی مختلف تہذیبوں میں بہت سے ادھورے اور بے معنی کلماتِ ملاقات ہیں، انہیں اپنانا عظیم نقصان کا باعث ہے۔ مثلاً آ و جی۔ جی آیاں نوں، خوش آمدید، صبح بخیر، شام بخیر، گڈ مارننگ، گڈ ایوننگ، خدا حافظ، خوش رہو، جیتے رہو۔ عمر دراز ہو، خوشیاں دیکھو، وغیرہ۔ یہ کلمات ادھورے مفہوم والے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کا بدل

(۴)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۲۱۳
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۴۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۳
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۳
- ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۵
- ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۸۰
- ☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۲۷
- ☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۱
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۹
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۷۵
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۸۲

نہیں، ہو بھی کیسے سکتے ہیں کہ یہ کلمہ جنتی ہے۔ مذکورہ کلمات کہنے میں جنتیوں کا محبوب معمول ادا ہوتا ہے۔ نیز رب کریم کے ارشادِ عالی پر بھی عمل ہو جاتا ہے۔

وَاِذَاحُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْابِاَحْسَنَ مِنْهَاۤاَوْرُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا☆

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۸۶)

سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا جنتیوں کا معمول ہے۔ بندۂ مومن اسے اپنا کر جنتیوں والا کام کرسکتا ہے۔(۵)

﴿۳﴾ جنت دارِ تکلیف نہیں، وہاں نہ شرعی تکلیف ہوگی اور نہ عبادت، وہاں لذت و ابتہاج ہے۔ ان کے ہر سانس میں، ہر حرکت میں لذت کا پہلو ہے۔ تسبیح و تہلیل، سلام و دعا، ذکر و اذکار، تلاوت، ملاقاتِ مقربان، حمد و نعت، صلوۃ و سلام عبادت کے طور پر نہ ہوں گے بلکہ لذت کے لئے ہوں گے۔ تسبیح و تہلیل میں ان کو وہ لذت آئے گی جو ہر لذت پر غالب ہوگی۔ سانس لینے کی طرح خدا کی طرف سے سُبْحَانَ اللہِ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہنے کا اہلِ جنت کو الہام ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے۔

فَیُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ كَمَایُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ ...... الحدیث(۶)

جنتیوں کو تسبیح و تحمید اس طرح دل میں ڈال دیا جائے گا جیسا کہ سانس لینا۔

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۱۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۵۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص۴۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۲۷

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵۵

(۶) ☆ رواہ احمدعن جابر، ج۳، ص۳۴۹

لہٰذا بندۂ مومن کیلئے لازم ہے کہ جنتیوں جیسی صفات پیدا کرتے ہوئے ہر لحہ اپنی زبان کو تسبیح و تحمید سے معمور رکھے۔(۷)

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں فقراء مہاجرین داخل ہوں گے۔ یہ وہ حضرات ہیں کہ جن سے اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا انتظام ہوتا تھا اور انہی کے ذریعے سے ناگوار امور کی حفاظت کی جاتی تھی، لیکن اتنی اہم شخصیت کے حامل ہونے کے باوجود ان میں سے جب کوئی وصال کرتا تو دل کی خواہش دل میں ہی لے کر دنیا سے رخصت ہوتا، پورا کرنے کی توفیق میسر نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ملاءِ اعلیٰ سے اپنے فرشتوں میں سے جسے چاہے گا حکم دے گا کہ فقراء مہاجرین کے پاس جاؤ اور ان کو میرا سلام پہنچادو۔ فرشتے عرض کریں گے کہ اے ہمارے مالک! ہم تیرے آسمان کے باشندے ہیں۔ مخلوق میں سے تیرے برگزیدہ بندے ہیں، کیا تو ہم کو حکم دے رہا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو سلام کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ میرے ایسے بندے ہیں کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے۔ انہی کو سرحدوں کی حفاظت پر بھیجا جاتا تھا اور انہی کے ذریعے ناگوار امور سے حفاظت کی جاتی تھی اور جب ان میں سے کوئی دنیا سے جاتا تو اپنا ارمان دل میں لے کر جاتا۔ حسب الحکم فرشتے ان کے پاس جنت کے ہر دروازے سے آئیں گے اور کہیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ۔ (سورۃ الرعد آیت، ۲۴)

سلامتی ہو تم پر، تمہارے صبر کا بدلہ، تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

فقراء اور مہاجرین کا یہ انعام ان کے صبر کا اجر ہے، جو رب نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ دنیا میں اگرچہ

(۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۰۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۰۳
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۲۷
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۴۸۳

انہوں نے مشقتیں اٹھائیں، ان کے ارمان پورے نہ ہوئے، مگر رب نے انہیں جنت میں وہ کچھ دیا جوان کے وہم وگمان سے زیادہ تھا۔ لہٰذا بندۂ مومن اگر فقر وافلاس میں اپنی زندگی رب کے فرمان کے مطابق گذارے تو اسے بھی یقیناً انہی کی برکت سے بے شمار دولتیں میسر آئیں گی۔ (۸)

﴿۵﴾ تسبیح، تحمید، تہلیل بھی دعا ہے۔ بلکہ دعا سے افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ شَغَلَهُ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ عَنْ مَسْأَلَتِیْ وَذِكْرِیْ اَعْطَیْتُهُ اَفْضَلَ ثَوَابِ السَّآئِلِیْنَ (۹)

قرآن مجید کی قرأت اور میرے ذکر میں جو مشغول رہا اسے میں مانگنے والوں سے بہتر ثواب عطا کروں گا۔

ظاہر ہے قرآن مجید میں رب کریم کی تسبیح وتحمید، تہلیل وتمجید بھی ہے۔ حضرت سیدنا یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مچھلی کے پیٹ میں اپنی رہائی کے لئے جو عرض کیا وہ یہ تھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء آیت ۸۷)

کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو، بیشک مجھ سے بے جا ہوا۔

اس کلام میں اگرچہ دعائیہ کلمہ کوئی نہیں مگر ہے یہ دعا۔ جو کوئی مسلمان اس کو پڑھتا ہے اس کی مراد بر آتی ہے۔

حضور سید الانام علیہ التحیۃ والسلام جن کلمات سے دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ بھی ہیں۔

كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرَبِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ (۱۰)

---

(۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۴۸۴

(۹) ☆ رواہ الدارمی عن ابی سعید الخدری، ج۲، ص ۵۳۳

☆ ورواہ الترمذی فی کتاب ثواب القرآن

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۲، ص ۱۱۰۴ (کتاب التوحید وکتاب الدعوات)

☆ ورواہ مسلم فی کتاب الذکر

☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الدعوات والوتر والطب

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الجنائز والاقامۃ

☆ ورواہ احمد، ج۱، ص ۹۲ وغیرہ۔

علمائے سلف اس دعا کو پڑھتے تھے اور اس کا نام دعائے الکرب رکھتے تھے۔

بندۂ مومن اگر اپنے اوقات کو تسبیح وتہلیل، تحمید وتمجید میں صرف کرے تو اسے اپنی حاجت کا سوال کرنے کی نوبت نہ آ ئی گی، اس کی حاجت ازخود قبول ہو جائے گی۔(۱۱)

﴿۶﴾ جنتی جب کوئی شے طلب کریں گے تو ابتداء میں عرض کریں گے ۔سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اور تکمیلِ نعمت پرعرض کریں گے ۔اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یہ دونوں کلمات ایسے محبوب ہیں کہ بندۂ مومن ان کی اقتداء کرکے جنتیوں جیسے کام کرسکتا ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ جنتی کی ہر خواہش پوری ہو جائے گی۔ دنیا میں کوئی ایسا نہیں جس کی ہر خواہش پوری ہو۔

جنتیوں کے بارے میں رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

نَحْنُ اَوْلِیٰٓـؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَاوَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمْ فِیْھَامَاتَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَامَاتَدَّعُوْنَ ☆نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ☆ (سورہ حم السجدہ آیات، ۳۱،۳۲)

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۳۱۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۱،ص۷۵

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۳۱۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۰۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۰۳

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴،ص ۱۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷،ص ۴۴

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۸۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۸۳

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴،ص ۳۴۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۱،ص۵۔

چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو، مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

بندۂ مومن اگر چاہتا ہے کہ اس کی خواہشات پوری ہوں تو اپنی خواہشات کو رب کی مرضی کے تابع کر دے اور اسی کا فرماں بردار بن کر رہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت کا سا انعام دے گا۔ (۱۳)

﴿۸﴾ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں وہ علم عطا ہوگا جو اسے پہلے حاصل نہ ہوگا۔ اہلِ جنت، جنت میں علم و معرفت کے اعتبار سے بھی متفاوت ہوں گے۔ عوام مومنین جنت میں علم کے اس درجہ میں ہوں گے جس درجہ میں علماء دنیا میں ہیں۔ علماء علم میں انبیاء کے درجہ میں ہوں گے اور انبیاء حضور سید الانبیاء کے درجہ علم میں ہوں گے۔ اور نبی الانبیاء سید المرسلین کا درجہ علم جنت میں وہ ہوگا کہ نہ کسی مقرب فرشتہ کا ہوگا اور نہ نبی مرسل کا۔ اور ممکن ہے یہی مقام محمود ہو۔ جنت میں تفاوتِ درجات کے باوجود علم میں ترقی ہوتی رہے گی۔ یعنی ان کا علم بڑھتا رہے گا۔ کیونکہ "سیر فی اللہ" غیر متناہی ہے، اس لئے جنتی تسبیح و تہلیل، تحمید و تمجید میں مشغول رہیں گے۔

حدیث شریف میں ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ اللهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (۱۴)

جنتی ہر لحہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے۔

جنتی علوم، علوم نافعہ اسی کو حاصل ہوتے ہیں جو ایمان، عبادات، اخلاق و کردار میں جنتیوں جیسا بن جائے، یہ صافی علوم صافی لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

بندۂ مومن اگر علوم نافعہ کے حصول کی تمنا کرتا ہے تو وہ دماغ، دل، ضمیر اور جسم کو پاک رکھے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ جنتی جنت میں صرف محمود اشیاء کو طلب کریں گے۔ غیر محمود، شہواتِ حیوانی اور محارم کا تقاضا نہ کریں گے۔

---

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۷۵

(۱۴) ☆ رواہ البخاری فی کتاب بدء الخلق، و الترمذی فی کتاب الجنة و احمد

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۰۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۴۵۳

اس لئے بندۂ مومن کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ دنیا میں محمود اشیا کا مطالبہ کرے۔ ایسی شہوات چاہے جس کی شریعت میں اجازت ہے۔ ورنہ بندۂ مومن کا تعلق جنتیوں سے نہ ہو سکے گا۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ چونکہ بندہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں گھرا ہوا ہے۔ ہر آن اس پر ان گنت نعمتیں وارد ہوتی ہیں۔ اس کا کوئی لحظہ انعاماتِ الٰہی سے خالی ہونا متصور نہیں۔ اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ انعامات کے شکریہ میں ہر لحظہ اس کی تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے۔ انعاماتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں اور بندۂ مومن جو شکر کرے گا وہ متناہی ہو گا۔ اس کمی پر بھی وہ اسی کی طرف صرفِ ہمت کرے اور طلب گارِ معافی ہو۔ سالکین کا یہی طریقہ ہے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ سنت یہ ہے کہ کھانے پینے وغیرہ کی ابتداء بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرے۔

اور فراغت کے بعد کہے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بلکہ مستحب یہ ہے کہ آخر میں صورت صافات کی آخری آیات پڑھے۔

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ☆ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ☆ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆

(سورۃ الصّٰفٰت، آیات، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲) (۱۸)

پاکی ہے تمہارے رب کو، عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہو پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے۔



(۱۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۸۰

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئنہ، ج ۴، ص ۲۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۸۰

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۱۴



باب (۲۰) :

خشکی اور تری کی سواریوں کا جواز

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

هُوَالَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰٓی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ☆

وہی ہے کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ اچھی ہوا سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف سے لہروں نے اسے آلیا اور سمجھ لئے کہ ہم گھر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اس کے بندے ہو کر، کہ اگر تو اس سے ہمیں بچائے گا تو ہم ضرور شکر گزار رہوں گے۔ (سورہ یونس آیت ۲۲)

حل لغات :

"یُسَیِّرُکُمْ": تَسۡیِیۡرٌ سے بنا ہے، اس کا واحد سَیۡرٌ ہے، بمعنی چلنا۔ تَسۡیِیۡرٌ کا معنی ہے چلانا، بکثرت چلانا، دن اور رات کو چلانا۔

چلانا سے مراد یہ ہے کہ تمہیں سفر پر آمادہ کرتا ہے۔ چلنے کے اسباب مہیا کرتا ہے، چلنے کا حکم دے کر چلنا آسان فرمادیتا ہے، قطع مسافات پر قدرت دیتا ہے۔ چلانے کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے، بندہ اس کے حکم اور اس کی دی ہوئی طاقت سے چلتا ہے، اس کے حکم اور قدرت کے بغیر بندہ کا ازخود چلنا محال ہے۔ (۱)

"اَلۡبَرِّ": زمین کا وسیع قطعہ، مراد روئے زمیں ہے جس میں پہاڑ، وادیاں، نشیب و فراز، ہموار، صحرا، بیاباں، کوہستان وغیرہ سب ہی شامل ہیں۔

"اَلۡبَحۡرِ": پانی کا وسیع قطعہ، مراد سمندر، دریا (جھیلیں، تالاب، نہریں، وغیرہ) پانی کے قطعات ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے انعام ہیں کہ اس کے بندوں کو دور و نزدیک کی مسافت طے کرنے کے اسباب مہیا فرمائے ہیں۔ زمین پر پیدل چلنا، جانوروں کی سواریاں اور دورِ حاضر میں مشینی سواریاں موٹر، کار، بس، موٹر سائیکل، سائیکل وغیرہ مہیا فرمائے ہیں۔ اور پانی کی مسافت طے کرنے کے لئے چھوٹی بڑی کشتیاں، بادبانی جہاز اور

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۷
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۰۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۴۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۷، ص ۶۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۰۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۰۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۴۹۲

دورِ حاضر کے مشینی جہاز اور کشتیاں مہیا فرمائی ہیں۔ یہ سب اس کے انعامات ہیں۔(۲)

"اَلْفُلْك": یہ کلمہ مفرد اور جمع پر بولا جاتا ہے۔ کشتی یا کشتیاں۔ آیت میں خطاب مشرکین سے ہے اور ان کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جب سیر و تفریح کے لئے کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور ان کی منزل و مراد کے موافق ہوا چلتی ہے تو اس سے انہیں فرحت محسوس ہوتی ہے اور از راہِ تکبر و تعنُّت اسے اپنی کامرانی تصور کرتے ہیں۔ اس وقت انہیں کشتی کو حقیقی طور پر چلانے والا بھول جاتا ہے، مگر جب ہوا کشتی کی منزل کے خلاف چلتی ہے اور طوفانی ہواؤں کے تھپیڑے اور پانی کی طغیانی موجیں کشتی کو گھیر لیتی ہیں تو اس وقت وہ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ اب موت قریب ہے، اس طوفان اور طغیان سے انہیں کوئی ہمارا جھوٹا چھوٹا بڑا معبود نہیں بچا سکتا۔ اگر کوئی بچا سکتا ہے تو صرف خالقِ حقیقی، معبودِ حقیقی ہی بچا سکتا ہے۔ اس حالت میں وہ دل و جان سے رب کریم جل وعلا کو پکارتے ہیں کہ اے رب! ہمیں اس مصیبت سے اگر نجات دے گا تو ہم تیرے حقیقی عابد بن جائیں گے، مگر رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے علم ہے کہ ان کا حال یہ ہے کہ جب انہیں اس ہلاکت سے نجات ملی پھر وہ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ بغاوت جو ان کے دلوں میں سرایت کر چکی ہے پھر عود کر آتی ہے۔

"اَلْمَوْجُ": دریا یا سمندر میں پانی شدتِ حرکت سے بلند ہو جاتا ہے، یہ موج کہلاتا ہے۔ یہ موج کشتی کے لئے باعثِ ہلاکت ہوتی ہے۔

"وَظَنُّوْا": ہواؤں اور موجوں میں پھنسے ہوئے یہ مشرک گمان غالب کرتے ہیں کہ وہ ہر طرف سے گھر چکے ہیں،

---

(۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص ۳۰۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۴ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۷۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۸۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۴۹۳

بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں رہا۔ مستقبل میں ہلاک ہو جانے کے قرائن موجود ہیں۔ یاد رہے کہ قرائن سے غالب گمان ہی ہوسکتا ہے، یقین پیدا نہیں ہوتا۔ اسبابِ ہلاکت میں مبتلا ہو جانا گمانِ غالب کا موجب ہے، یقین کا درجہ اس سے بلند ہے۔ (۳)

"دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ": مشرک اس ابتلاء میں اللہ کو پکارتے ہیں، نرے اسی کے بندے ہوکر۔ اس وقت وہ سمجھ چکے ہوتے ہیں کہ اس ہلاکت میں صرف وہی بچاسکتا ہے۔ ان کے بت ان کے کام نہیں آسکتے۔ اس حالت میں وہ رب سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اس نے ہمیں اس ہلاکت سے بچالیا تو ہم تیرے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے۔ تیری ہی عبادت کریں گے۔ اپنے جھوٹے خداؤں کو چھوڑ دیں گے۔

اس وقت وہ مشرک بظاہر مومن موحّد بنتے نظر آتے ہیں مگر ان کا ایمان اور توحید کا اقرار اس وقت کام نہیں آتا کہ یہ ایمان مبنی علی الاخلاص نہیں بلکہ اضطراری ایمان ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ خشکی اور تری میں قطع مسافت کرنا اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ خشکی میں پیدل چلنا، جانوروں، مثلاً اونٹ، گھوڑے، خچر، گدھے، بیل پر سواری کرنا اور اسی طرح مشین سے چلنے والی سواریاں مثلاً کار، موٹر، بس، بائیسکل، موٹر سائیکل، ریل وغیرہ کی سواری کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

اسی طرح سمندر یا دریا وغیرہ میں کشتی، بادبانی جہاز اور مشین کے ذریعے چلنے والی کشتیوں، جہازوں وغیرہ میں سفر کرنا، اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

---

(۳) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۳۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۸۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۹۴

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۷۰

ایسے ہی دورِ جدید کی ترقی کے باعث ہوائی جہاز کا سفر بھی انعامِ الٰہی ہے۔ ان تمام سواریوں پر سفر کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ اور آثارِ صحابہ کرام سے اس کا جواز (یا جواز کے دلائل) موجود ہیں۔

زیب عنوان آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے پانی کی سواریوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ احادیث شریفہ میں ہے۔

(ا) ہجرتِ مدینہ طیبہ سے پہلے کفارِ مکہ کے ظلم سے تنگ آئے صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو حضور نبی اکرم ﷺ نے مُلک حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی۔ حجازِ مقدس (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ) بر اعظم ایشیا میں واقع ہے اور حبشہ کا مُلک بر اعظم افریقہ میں ہے۔ درمیان میں بحرۂ قلزم پڑتا ہے، جس کا طے کرنا صرف کشتیوں سے ہی ممکن تھا۔ چنانچہ مہاجرین حبشہ نے کشتیوں کے ذریعے سفر کیا۔ (۵)

(ب) مردوں کے علاوہ عورتیں بھی کشتی میں سفر کرسکتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَرَامٍ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَوْمًا فِیْ بَیْتِهَا فَاسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُضْحِکُکَ، قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِّنْ یَّرْکَبُوْنَ الْبَحْرَ کَالْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّةِ، فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَیَقُوْلُ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا اِلَی الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْکَبُهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا. (۶)

(بقیہ۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۰۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۳۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص۳۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵
(۵) ☆ بخاری، کتاب اللباس، کتاب مناقب الاخبار، کتاب فضائل اصحاب النبی
☆ مسنداحمد، ج۶، ص۱۹۸، ج۱، ص۲۹،۲۲، ج۴، ص۳۹۵، ۴۱۲
☆ مسلم، کتاب فضائل الصحابہ
☆ ابن ماجہ، کتاب الفتن
(۶) ☆ رواہ البخاری، ج۱، ص۴۰۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں قیلولہ فرمایا (دوپہر کو سوئے) تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے اس وقت آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ کس بات سے مسکرا رہے ہیں، آپ نے فرمایا! مجھے اپنی امت سے ایک جماعت کا سمندر پر ایسا سوار ہونا (سفر کرنا) جیسے بادشاہ اپنے تخت پر سوار ہوتے ہیں، اس امر نے مجھے خوش کر دیا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے لئے دعا کیجئے کہ میں بھی سمندر میں سواری کرنے والوں میں ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو بھی ان میں سے ہے۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ پھر سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے تو آپ ﷺ نے مذکورہ بات دو یا تین بار فرمائی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے لئے دعا کیجئے کہ میں بھی ان سے ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو سمندر میں سوار ہونے والے پہلوں میں ہے۔ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمالیا۔ وہ غزوہ میں جب چلے تو اپنی زوجہ کو بھی ہمراہ لے لیا۔ جب وہ غزوہ سے لوٹیں سواری کا جانور ان کے قریب کیا گیا کہ سوار ہوں تو وہ گر پڑیں اور ان کی گردن ٹوٹ گئی (جس سے ان کا وصال ہو گیا)۔

(ج) سمندر، دریا میں سفر کرنے اور اس کے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا جواز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے۔

سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللہِ! اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِہٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ ھُوَ الطَّھُوْرُ مَآءُہٗ الْحِلُّ مَیْتَتُہٗ (۷)

(۷) ☆ رواہ ابو داؤد فی کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۱۳، عن ابی ہریرۃ
☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الطہارۃ
☆ ورواہ النسائی فی کتاب الطہارۃ ومیاہ
☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الطہارۃ
☆ ورواہ الدارمی فی الوضوء والصید
☆ ورواہ مالک فی کتاب الطہارۃ بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱، ص ۱۴۵

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ جب ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں تو اپنے ساتھ قلیل مقدار میں پانی لے جاسکتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو خود پیاسے رہ جائیں گے، کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا شکار (مچھلی) حلال ہے۔

(د) قطعات زمین کے گرد سمندر ہیں، کشتی کے بغیر ایک قطعہ اراضی سے دوسرے قطعہ اراضی تک پہنچنا ممکن نہیں۔ اسی لئے پانی پر سفر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا اور پھر اس کی تعلیم دی۔ قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کا ذکر ہے۔

(ہ) کشتی کو چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کا سبب بنایا۔ اسی طرح ہوا میں اڑنے والے پرندوں کی اڑان کا باعث ہوا کو بنایا۔ اسی طرح ہوا اور فضا کے اصولوں پر ہوائی جہاز تیار ہوئے جو طویل سفر قلیل عرصہ میں طے کر لیتے ہیں۔ ان سب کی سواری کرنا جائز ہے۔(۸)

﴿۲﴾ کشتیوں کو چلانے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ ہوائیں کشتیوں کو چلانے کا سبب عادی تو ہیں، سببِ حقیقی نہیں۔ بلکہ ہواؤں کو بھی وہی وحدہٗ لاشریک لہٗ چلاتا ہے۔ ہوائیں کیا بلکہ دنیا کی ہر شے اس کے حکم سے چلتی اور رکتی ہے۔ وہ چاہے تو بغیر ہواؤں کے بھی کشتی کو چلائے اور چاہے تو موافق ہوا کے باوجود کشتی ڈوب جائے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ اسباب عادیہ کی بجائے اسبابِ حقیقیہ کو مؤثر حقیقی جانے اور اسی پر ایمان رکھے۔ اسبابِ عادیہ سے دنیا کا نظام چلتا ہے۔ چلانے والا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔(۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴۷، ۱۰۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۲۵

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۴۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۱

﴿۳﴾ خشکی، تری اور فضائی ہر قسم کی سواریاوں پر ہر قسم کا جائز سفر کرنا جائز ہے۔ مثلاً جہاد، حج، عمرہ، طلب علم، اعزاء و اقارب کی ملاقات، اولیاء اللہ کی زیارت، تجارت، سیاحت، وغیرہ۔ (۱۰)

﴿۴﴾ مردوں اور عورتوں کے لئے کشتی، بادبانی جہاز، ہوائی جہاز کی سواری جائز ہے۔ اسی طرح دوسری سواریاں جن سے اتر کر رفعِ حاجت ممکن ہو اور پردے کا انتظام ہو عورتوں کے لئے بھی مردوں کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے۔ البتہ چھوٹی کشتی جس میں عورتوں کے پردے اور باپردہ رفع حاجت کا انتظام نہ ہو۔ ان میں عورتوں کو سفر کرنا مکروہ ہے۔ (۱۱)

﴿۵﴾ آثارِ موت ظاہر ہونے پر کافر کا ایمان لانا قابل اعتبار نہیں۔ یہ ایمان اضطراری کہلاتا ہے۔ ایمان وہ قبول ہے جو آثارِ موت کے ظاہر ہونے سے پہلے قبول کیا جائے، اسے ایمان اختیاری کہتے ہیں۔ البتہ آثارِ موت ظاہر ہونے پر گناہوں سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ آیت زیبِ عنوان میں مشرکین کا ایمان اضطراری قبول نہ ہوا۔ مشرکین کو ابتلاء میں اپنی ہلاکت کا حقیقی علم یا گمانِ غالب ہو گیا مگر ایمان میں اخلاص نہ تھا، اس لئے رب تعالیٰ جل وعلا کا علم حقیقی یا اس وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا گمانِ غالب ایمان نہیں بنتا۔ ایمان کے لئے اخلاص شرط ہے۔ (۱۲)

﴿۶﴾ کشتی کو وہ چلائے جو اسے چلانا جانتا ہو، ورنہ اس میں ہلاکت کا خطرہ ہے۔ اسی طرح ہر سواری گھوڑا، اونٹ، خچر، گدھا وغیرہ یا مشین سے چلنے والی سواریاں مثلاً موٹر، بس، ریل وغیرہ وہ چلائے جو اسے چلانا جانتا ہو، غیر ماہر کو چلانا جائز نہیں۔ (۱۳)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴۷، ۱۰۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۳

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۲

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص۷۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۰۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۲

(۱۳) احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴۹

﴿۷﴾ کائنات کی ہر شے کا خالق رب تعالیٰ جل شانہ ہے۔کوئی شے اس کی تخلیق سے باہر نہیں۔زمین و آسمان اور جو ان کے درمیان ہے سب کو رب تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔فرشتے، جن، انسان اور ان کی حرکات و سکنات، رب تعالیٰ کی تخلیق ہے۔پانی کے جانور اور ان کی حرکات و سکنات، فضا میں اڑنے والے پرندے اور ان کی حرکات و سکنات سب کا خالق ایک ہی ذات، خالقِ حقیقی ہے۔

وہی خالقِ حقیقی ارشاد فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَاتَعْمَلُوْنَ☆ (سورۃ الصٰفٰت، آیت ۹۶)

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔

البتہ بندہ اپنے افعال کا کاسِب (کرنے والا) ہے۔اسی کسب پر اس کی جزا سزا مرتب ہوتی ہے اور وہ اسی وجہ سے مِن وجہ اپنے افعال کا مختار ہے۔اپنے اعمال میں یہ مجبورِ محض یا مختارِ کل نہیں۔اگر مجبورِ محض ہوتا تو اسے اپنے اعمال کی جزا و سزا کا تصور محال ہے اور اگر مختارِ کل ہوتو پھر رب کی قدرت کہاں ثابت ہوگی۔

قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ رب تعالیٰ خالقِ حقیقی ہے۔تمام اشیاء کا خالق ہے، مگر بندہ اپنے افعال کا کاسِب ہے۔چند مثالیں پڑھیے۔

(ا) هُوَالَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ......الآیۃ (سورہ یونس آیت ۲۲)

وہی ہے کہ جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔

خشکی اور تری میں چلانے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے سیر کرانے کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔

قُلْ سِیْرُوْافِی الْاَرْضِ......الآیۃ (۱۴)

تم فرماؤ کہ زمین میں سیر کرو۔

آیت میں سیر کرنے کی نسبت بندے کی طرف ہے۔

(ب) ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مکہ معظمہ سے خود برآمد کیا۔

(۱۴) ☆ (سورۃ الانعام آیت ۱۱، سورہ نمل آیت ۶۹، سورہ عنکبوت آیت ۲۰، سورہ روم آیت ۴۲)

ارشاد ہوا۔

كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ ، بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ......الآية (سورہ انفال آیت، ۵)

جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا۔

اسی مکہ معظّمہ سے نکالنے کی نسبت بندوں کی طرف کی گئی ہے۔

اِلَّاتَنْصُرُوْهُ فَقَدْنَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْاَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْاثَانِىَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَافِى الْغَارِ......الآية

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔ جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر لے جانا ہوا صرف دو جان سے، جب وہ دونوں غار میں تھے۔ (سورۃ التوبۃ آیت، ۴۰)

(ج) خالقِ حقیقی ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ اسی نے ارشاد فرمایا۔

وَاَنَّهٗ هُوَاَضْحَكَ وَاَبْكٰى (سورۃ النجم آیت، ۴۳)

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رُلایا۔

مگر دوسرے مقام پر رونے اور ہنسنے کا اختیار بندوں کو دیا۔ ارشاد ہوا۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ، جَزَآءً ، بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ☆ (سورۃ التوبہ آیت، ۸۲)

تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں، بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

(د) خلق اور کسب ایک ہی آیت میں جمع ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَارَمَيْتَ اِذْرَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ......الآية

تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ (سورۃ الانفال آیت ۱۷)

بدر کے موقعہ پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے کفار مکہ کو قتل کیا۔ لیکن اس قتل کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف فرمائی۔ اسی موقعہ پر مشتِ خاک حضور انور ﷺ نے کفار کی طرف پھینکی مگر اس پھینکنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف فرمائی۔

(٥) موت وحیات اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے قبضہ ءِ قدرت میں ہے۔ موت بھی وہی دیتا ہے۔ زندہ بھی وہی کرتا ہے۔ بلکہ موت وحیات کو اسی نے تخلیق کیا۔

ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَيُحْيِي وَيُمِيتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ☆ (سورہ یونس آیت، ٥٦)

اور وہ جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف پھیرو گے۔

نیز ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ ......الآیة (سورۃ الملک آیت، ٢)

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی۔

لیکن موت وحیات تقسیم کرنے پر مدبرات مقرر کر رکھے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ......الآیة (سورۃ النسآء آیت، ٩٧)

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

الغرض قرآن مجید میں صدہا آیات ہیں جن میں خلق اور کسب کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی بندۂ مومن کسب کے اعتبار سے یہ کہے فلاں نعمت مجھے فلاں بزرگ نے دی تو یہ جائز ہے اور ایسا کہنا صحیح ہے۔ مثلاً ہدایت، ایمان، دولت، عزت، اولاد وغیرہ، ہاں اگر ان کے بارے میں خلق کا عقیدہ رکھے تو یقیناً کفر ہے۔ (١٥)

(٨) مشرک کا شرک کرنا اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا شریک ثابت نہیں کر سکتا، بلکہ وہ تو محض افتراء اور جھوٹ ہے۔ اس کا وبال مشرک پر ہے۔ بالفرض محال اگر ساری مخلوق مشرک بن جائے تو بھی وہ ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور وحدہٗ لاشریک لہٗ رہے گی۔ اسی طرح موحّد کا توحید بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ثابت نہیں کرتا بلکہ اس کی وحدانیت تو ازلی وابدی ہے۔ کسی کے واحد کہنے سے وہ واحد نہیں بلکہ وہ بذات خود واحد ہے،

(١٥) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٧، ص ٢٨

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج٢، ص ١٨٣

اس کا واحد ہونا واجب ہے۔ ''میں نے اللہ کی توحید بیان کی'' کا معنی یہ ہے کہ اس کی وحدت میرے دل میں جم چکی ہے۔ اور توحید میرے رگ وریشہ میں شامل ہو چکی ہے۔ اس کا مفہوم یہ نہیں کہ وہ واحد نہ تھا میں نے اسے واحد بنا دیا، یا اس کی وحدانیت ثابت کی۔ ایسا کہنا کفر ہے۔ لہٰذا بندۂ مومن کو لازم ہے کہ کہے میں اللہ تعالیٰ کو اس طرح ایک مانتا ہوں جس طرح مجھے میرے نبی نے ایک ماننے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے طور پر بیان کی ہوئی توحید مقبول نہیں اور نہ بندہ اس سے مومن بنتا ہے۔ (۱۶)

﴿۹﴾ بحری سفر میں بھی نماز میں قصر ہے۔ اس کی مسافت کا اعتبار یوں کیا جائے گا، کشتی کی تین دن کی چال، جب کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو اور نہ تیز ہو۔ تین دن میں صبح صادق سے دو پہر ڈھلنے تک تین دن کی مسافت یا اس سے زیادہ ہو تو نماز میں قصر ہے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ کو پکارنے میں مومن اور مشرک میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔

(ا) مومن ہر وقت، آرام میں، راحت، مصیبت میں، شدت میں، فرحت میں، انعام میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔ وہی اس کا حقیقی کارساز ہے جبکہ مشرک اللہ تعالیٰ کو صرف ابتلاء میں پکارتا ہے۔ ابتلاء سے پہلے یا اس کے بعد وہ اپنے معبودانِ باطلہ کو پکارتا ہے اور انہیں ہی اپنا کارساز جانتا ہے۔

(ب) مومن اگر کسی مقرب بارگاہ الٰہی کو پکارتا ہے تو اسے رب کا مقرب اور ماذون بندہ جان کر پکارتا ہے۔ اس کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ اس کو پکارنے کا رب نے اذن دے رکھا ہے اور اس کی پکار اور دعا رب اپنے قریب ہونے کے باعث سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جبکہ مشرک اپنے بتوں کو رب کا مقابل جان کر پکارتا ہے، اس کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ وہ زبردستی رب سے بات منوالیں گے۔ حالانکہ رب پر دباؤ، دھونس، دھاندلی کا عقیدہ کفر ہے۔ اس لئے قرآن وحدیث میں جہاں رب تعالیٰ کے علاوہ پکارنے والوں کی مذمت فرمائی ہے وہاں اپنے بندوں کو ابتلا ءمیں مقربانِ خدا کو پکارنے کا حکم دیا ہے ابتلاء میں رب کے مقرب بندوں کو پکارنا شریعت مطہرہ کے عین مطابق اور جائز ہے۔

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۸۴

(۱۷) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۳۵۱

چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَانفَرَتْ دَابَّةُ اَحَدِکُمْ اَوْبَعِیْرَةٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ لَایُرٰی بِهَااَحَدًافَلْیَقُلْ: اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللہِ،فَاِنَّہٗ سَیُعَانُ(۱۸)

جب تم میں سے کسی کا چوپایہ یا اونٹ وسیع بیابان میں گم ہو جائے اور کسی کو دکھائی نہ دے تو وہ کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بیشک اس کی مدد کی جائے گی (اور وہ جانور اسے مل جائے گا)۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاضَلَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًااَوْاَرَادَعَوْنًاوَھُوَبِاَرْضٍ لَّیْسَ بِھَااَنِیْسٌ فَلْیَقُلْ: یَاعِبَادَاللہِ! اَغِیْثُوْنِیْ یَاعِبَادَاللہِ! اَغِیْثُوْنِیْ فَاِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًالَایُرَاھُمْ (۱۹)

جب تم میں سے کوئی اپنی شے گم کر دے یا مدد چاہے اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں اس کا کوئی واقف نہ ہو۔ تو وہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! کیونکہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو دکھائی نہیں دیتے۔

اور ایک حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاانْفَلَتَتْ دَابَةُ اَحَدِکُمْ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَلْیُنَادِ: یَاعِبَادَاللہِ اِحْبِسُوْاعَلَیَّ دَابَّتِیْ فَاِنَّ لِلّٰہِ فِی الْاَرْضِ حَاضِرًاسَیَحْبِسُہٗ عَلَیْکُمْ.(۲۰)

جب تم میں سے کسی کا جانور بیابان میں گم ہو جائے تو وہ یوں ندا دے، اے اللہ کے بندو! میرا جانور میرے لئے روک دو۔ کیونکہ زمین میں کچھ ایسے بندے ہوتے ہیں جو اس کا جانور اس کے لئے روک لیں گے۔

اس لئے مشکلات میں اولیاء اللہ کو اللہ کا مقرب و ماذون جان کر پکارنا جائز ہے۔

☆☆☆☆☆

(۱۸) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی المصنف عن ابان صالح(مرفوعا)، ج۷، ص ۱۳۲

(۱۹) ☆ رواہ الطبرانی عن عتبہ بن غزوان بحوالہ کنز العمال، ج۶، ح ۱۷۴۹۸

(۲۰) ☆ رواہ عبدالرزاق فی الجامع و ابن السنی و الطبرانی عن ابن مسعود بحوالہ کنز العمال، ج۶، ح ۱۷۴۹۶

باب (۲۰۸):

گھروں میں نماز کی جگہ مقرر کرنا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ☆

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوش خبری سناؤ۔

(سورہ یونس آیت ۸۷)

حل لغات:

"وَاَوْحَيْنَا": وَحْیٌ سے بنا ہے۔ وحی کا لغوی معنی ہے، اشارۂ سریعہ۔

رمز اور تعریض کے طور پر کلام کو وحی کہتے ہیں۔

وحی میں کبھی آواز ہوتی ہے مگر ترکیب کے بغیر۔

جوارح کے اشارہ اور کتابت میں بھی وحی کہلاتی ہے۔

وحی کا لفظ مشترک ہے، اس لئے متعلق کے اعتبار سے اس کے مختلف معنی ہیں۔

اگر وَحْیٌ کی نسبت انبیاء کرام کی طرف ہو تو اس سے مراد صاف قانونی یا خبری پیغام مراد ہوتا ہے۔ وحی کا یہ معنی حقیقی ہے۔

اگر وحی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطہ سے ہو تو وحی جلی کہلاتی ہے۔اور اگر بغیر واسطہ کے ہو تو وحی خفی کہلاتی ہے۔

وحی کی نسبت اگر اولیاء اللہ کی طرف ہو تو اسے الہام کہتے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کو الہام ہوا کہ بچہ کو دریائے نیل کے سپرد کردو۔اس امر کو رب تعالیٰ نے وحی سے تعبیر فرمایا۔

وَاِذْ اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّکَ مَا یُوْحٰی ☆ (سورہ طٰہ آیت ۳۸)

جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا۔

اگر وحی کی نسبت جانور کی طرف ہو تو اسے القاءِ قلبی کہتے ہیں۔

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ☆

اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بناؤ اور درختوں میں اور چھتوں میں۔ (سورۃ النحل آیت ۶۸)

اگر وحی کی نسبت شیطان کی طرف ہو تو اس سے مراد دلوں میں وسوسے ڈالنا ہے۔

وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ ...... الآیۃ (سورۃ الانعام آیت ۱۲۱)

اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں۔

اگر نیند کی طرف نسبت ہو تو اسے الہام، تسخیر اور منام کہتے ہیں۔

قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ : اِنْقَطَعَ الْوَحْیُ وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ فَالْاِلْهَامُ وَالتَّسْخِیْرُ وَالْمَنَامُ (۱)

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اب مبشرات یعنی مومن کی خواب باقی ہے۔اس الہام، تسخیر اور منام کہتے ہیں۔

اس آیت میں وحی سے حقیقی معنی مراد ہے یعنی رسول کی طرف پیغام۔

(۱) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۶

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے ہے اور حضرت ہارون (برادرِ موسیٰ) علیہما السلام کی طرف وحی حضرت جبرئیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے ہے کیونکہ وہ حضرت موسیٰ کے تابع ہیں (علیہما السلام)۔(۲)

''اَنْ تَبَوَّاٰ'': کسی جگہ اقامت اختیار کرنا، مکان بنالینا، گھر تیار کرنا۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ مصر میں اپنی رہائش اور عبادت کے لئے اپنے مکان بنالو۔ یہ حکم فرعون اور فرعونیوں کے غرق ہونے سے پہلے دیا گیا۔

''بِمِصْرَ'': مِصْر کا لغوی معنیٰ شہر ہے مگر یہاں اسمِ عَلَم استعمال ہوا ہے۔ سمندر اور اسوان کے درمیان واقع شہر۔(۴)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۵۱۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۴۲
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۱۳۵۲
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۱۰، ص ۳۸۴

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۱۳۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۸۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۳۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۶۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۷۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۸۳
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۱۸۵
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۴، ص ۷۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۲۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲، ص ۲۰۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۱۷۱
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۵۳۵

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۷۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۱۸۵

"قِبۡلَةً" : قبلہ سے مراد قبلہ رُخ ہے۔یعنی مکانات کی تعمیر اس طرح کرو کہ ان کا رخ کعبہ کو ہو، تاکہ نماز پڑھنے میں آسانی رہے۔(۵)

نبی اسرائیل مساجد اور کنیسوں میں نماز پڑھتے تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو فرعون نے حکم دیا کہ نبی اسرائیل کی مسجدوں اور کنیسوں کو گرادو اور پھر اس نے ان کو نماز پڑھنے سے روک دیا۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ تم اور بنی اسرائیل اپنے مکان کعبہ کے رخ پر بنالو اور ان میں خفیہ طور پر نماز پڑھتے رہو۔ بنی اسرائیل جب تک امن سے رہے ان کے لئے صرف گرجوں اور کنیسوں میں نماز پڑھنا جائز تھا لیکن خوف کی حالت میں اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی۔(۶)

---

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر ،ج ۲،ص ۴۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج ۵،ص ۱۸۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعه بیروت،ج ۴،ص ۵۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲،ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۷،ص ۱۴۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۲۹۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۱،ص ۱۵۵

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی ،ج ۵،ص ۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور ،ج ۲،ص ۳۲۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه،ج ۴،ص ۳۰

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان،ج ۱۰،ص ۴۱۳

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان،ج ۲،ص ۱۰۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر ،ج ۲،ص ۴۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج ۵،ص ۱۸۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعه بیروت،ج ۴،ص ۵۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه،ج ۲،ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج ۱۷،ص ۱۴۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۱،ص ۱۰۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی ،ج ۵،ص ۵۳

یاد رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ کعبہ تھا۔(۷)

''**اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ**'': نماز کو اس کی شرائط اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کرتے رہو۔

اس کا دوسرا مفہوم بھی ہے کہ اے بنی اسرائیل ! نماز کو ہمیشہ ادا کرتے رہو۔فرعونیوں کے ظلم کا خوف تمہیں ادائیگیٔ نماز سے روک نہ دے بلکہ تمہارے نماز ادا کرنے سے اس خوف کے جاتے رہنے کا امکان ہے۔(۸)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ رہائشی مکانات میں نماز کی جگہ متعین کر لینا جائز ہے۔فقہاء کے عرف میں اسے ''مسجد البیت''،یعنی گھر کی مسجد کہتے ہیں۔

آیت زیب عنوان اگرچہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے قصہ اور خوف کے وقت گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے مگر جب پہلی شریعتوں کا بیان ہو اور اللہ تعالیٰ جل وعلا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کی تردید بیان نہ ہو تو وہ ہمارے لئے بھی قابل عمل ہے حضور ہادی عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَمَرَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ تَنَظَّفَ وَتَطَیَّبَ (۹)

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۸،ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر،ج۱۷،ص۱۴۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۱،ص۱۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص ۳۲۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۴،ص ۷۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص ۵۳۵

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت،ج۴،ص ۳۸۳

(۸) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲،ص ۲۰۰

(۹) ☆ رواہ ابوداؤد،ج۱،ص ۷۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۸۳

رسول اللہ نے گھروں میں مسجد بنانے اور اسے صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا۔

﴿۲﴾ عبادت کے مواضع کے تعین کا اختیار انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہے۔ عام مومن کے لئے ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ گھروں میں جب نماز کی جگہ متعین کر لینا جائز ہے تو ان میں نماز ادا کرنا بھی جائز ہے۔ گھروں میں نوافل اور سنتیں ادا کرنا مسجدوں میں ادا کرنے سے افضل ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کے عمل اور ارشاد سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ......الحدیث(۱۱)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعتیں (سنت) ادا فرماتے پھر مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کے ساتھ ظہر کی نماز با جماعت ادا فرماتے پھر میرے گھر لوٹ آتے اور دو رکعت (سنت) ادا فرماتے۔ پھر نماز مغرب جماعت سے ادا فرماتے پھر میرے گھر لوٹ کر دو رکعت (سنت) ادا فرماتے پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ جماعت سے عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر میرے گھر آ کر دو رکعت (سنت) ادا فرماتے۔

---

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱، ص ۱۰۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۸۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۵۳۲

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن شقیق، ج ۱، ص ۱۸۵

گھروں میں نوافل ادا کرنے کے سلسلہ میں نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

لَاتَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا صَلُّوْا فِيْهَا (۱۲)

اپنے گھروں کو قبرستان کی مانند نہ کرو بلکہ ان میں نماز ادا کرو۔ (۱۳)

﴿۴﴾ پہلی قوموں کے لئے عبادت گاہوں میں عبادت کرنا لازم تھا۔ البتہ خوف کی حالت میں گھروں میں خفیہ طور پر نماز ادا کر سکتے تھے۔ مگر ہمارے لئے اگرچہ مسجدوں میں نماز ادا کرنا افضل ہے، مگر ہر پاک جگہ نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ خواہ گھر ہو یا دکان، کھیت ہو یا بازار، کارخانہ ہو یا گودام۔ ہر پاک جگہ نماز پڑھنا جائز ہے۔ یہ فضیلت اور سہولت نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی برکت سے حاصل ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا. (۱۴)

میرے لئے تمام روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک بنادی گئی ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ بنی اسرائیل فرعون کے ظلم کے خوف سے نماز گھروں میں پڑھتے تھے۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے عذر خوف وغیرہ کی وجہ سے گھروں میں نماز ادا کرنا اور ترکِ جماعت و جمعہ جائز ہے۔

عذر متعدد ہیں۔ مثلاً مرض، جو مسجد میں جانے سے مانع ہو، یا مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو، مال یا بدن میں سلطان کے ظلم کا خوف ہو، موسلا دھار بارش ہو، بیمار کی عیادت، جس کے پاس کوئی اور نہ ہو، وغیرہ۔ (۱۶)

---

(۱۲) ☆ رواہ احمد عن زید بن خالد/بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۵۵

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۷۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۸۳

(۱۴) ☆ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ البیہقی عن ابی امامہ/بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۱۲۶

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۷۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۷۱

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۷۲

﴿٦﴾ مسجد البیت کا حکم مسجد جماعت کا سا نہیں۔ مسجد بیت کی چھت پر وطی، بول اور بیت الخلا بنانا جائز ہے۔ جب کہ یہ امور مسجد جماعت کے لئے جائز نہیں۔(١٧)

﴿٧﴾ اگر کوئی عذر نہ ہو تو مسجد جماعت بنانا اور اس میں نماز قائم کرنا واجب ہے۔(١٨)

﴿٨﴾ نماز کے فوائد میں سے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس سے دشمن کے خلاف استعانت ملتی ہے۔ بنی اسرائیل نے نماز کی برکت سے فرعون کے مظالم سے نجات پائی۔ اسی لئے رب کریم جل جلالہ نے مومن کو حکم دیا۔

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ......الآیۃ   اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔   (سورۃ البقرہ آیت ٤٥)

حضور پرنور سید عالم ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ نماز ادا فرماتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

کَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمۡرٌ صَلّٰی (١٩)

جب آپ ﷺ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ نماز ادا فرماتے۔

پریشانی، غم اور مصیبت کے وقت بندۂ مومن کو نماز میں مشغول ہو جانا چاہیۓ۔(٢٠)

﴿٩﴾ نمازِ تراویح مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنتِ موکدہ ہے۔ حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چند روز تراویح جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا فرمائی۔ پھر جماعت ترک فرمادی کہ تم پر فرض نہ ہو جائے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خلافت کے دور تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسے متفرق طور پر ادا کرتے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قاری امام مقرر فرمادیا اور حکم دیا کہ اب تراویح جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور علمائے ربانیین نے ہر دور میں اس پر عمل فرمایا اور اسے امت کے لئے بہتر قرار دیا۔

لہٰذا تراویح کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ بغیر عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔(٢١)



(١٧) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ٣٨٣

(١٨) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ٢، ص ٣٢٩

(١٩) ☆ رواہ احمد و ابوداؤد عن حذیفہ / بحوالہ جامع صغیر، ج ٢، ص ١٧٥

(٢٠) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ٢، ص ٣٢٨

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ١١، ص ١٧٢

(٢١) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ٨، ص ٣٧٣

باب (۲۰۹):

﴿نماز میں آمین پست آواز سے کہو﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆

(سورہ یونس آیت ۸۹)

فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔

حل لغات :

"قَدْ اُجِيْبَتْ" : اِجَابَةٌ سے بنا ہے۔ اس کا معنی ہے دعا کا قبول ہونا۔

"دَعْوَتُكُمَا" : تم دونوں کی دعا۔ یہ خطاب حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت سیدنا ہارون علیہما السلام سے ہے۔ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مانگی اور اس پر آمین حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمائی۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔ (۱)

"فَاسْتَقِيْمَا" : اے موسیٰ اور اے ہارون (علیہما السلام) تم دونوں ثابت قدم رہو۔ فرعون کی سرکشی اور فرعونیوں کے مظالم سے تنگ دل نہ ہونا۔ راہِ حق پر استقامت اختیار کئے رہو اور فریضۂ تبلیغ انجام دیتے رہو۔

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۳۷۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۲۹

آیت کا مفہوم:

آیت کا مفہوم ماقبل کی آیت ملا کر پڑھنے سے واضح ہوتا ہے۔

فرعون اور فرعونیوں کو دنیوی مال و آرائش کی کثرت نے گمراہ کر دیا تھا۔ وہ اسی مال و متاع کو حقیقی زندگی سمجھ بیٹھے تھے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی تبلیغ پر وہ الثا ان کے درپے آزار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور اس کی راہ پر چلنے اور بنی اسرائیل پر مظالم نہ کرنے کی تلقین ان پر بے اثر رہی۔ حکمِ الٰہی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی۔ ''اے اللہ! اے ہمارے رب! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے، کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا پر ان کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی۔ یعنی اے رب! ایسا ہی کر دے اور ہماری دعا قبول فرما۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس واقع کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دعا کرنے والے اور آمین کہنے والے دونوں کی دعا قبول فرمالی۔ فرعون اور فرعونیوں کے مال برباد ہو گئے۔ ان سے برکت اٹھالی گئی۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دعا کرنا سنت انبیاء علیہم السلام ہے اور دعا پر آمین کہنا بھی سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ آمین بھی دعا ہے۔ اگر کوئی بندۂ مومن نیکی کی دعا مانگے تو حاضرین اس پر آمین کہیں۔

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے دعا ما۔ ان کے برادرِ بزرگ حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام نے اس پر آمین کہی۔ رب تعالیٰ نے فرمایا دونوں نے دعا کی اور ان کی دعا بارگاہِ رب العزت میں قبول ہوئی۔ (۲)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۳۷۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۲۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۸۷

﴿۲﴾ دعا مانگنے میں افضل یہ ہے کہ پست آواز میں مانگی جائے۔ کیونکہ رب کریم جل وجلالہ ہر آواز سنتا ہے۔ بلکہ آواز کے بغیر دل کے ارادوں پر بھی مطلع ہے۔

وہی ارشاد فرماتا ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت،۵۵)

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (۳)

﴿۳﴾ نماز میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد منفرد، امام اور مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہے۔ کیونکہ آمین بھی دعا ہے اور دعا کا خفیہ مانگنا افضل ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اِبْـرَاهِيْـمَ قَالَ يَخْفِي الْاِمَامُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْاِسْتِعَاذَةَ وَ آمِيْنَ وَرَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ (۴)

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ امام پست آواز سے کہے۔ تسمیہ، تعوذ، آمین اور رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ۔

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۱۔ص ۱۵۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲،ص ۲۰۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۶۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۴،ص ۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲،ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴،ص ۷۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱،ص ۱۷۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵،ص ۵۳۸

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳،ص ۱۶۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲،ص ۳۲۹

(۴) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، ج ۱،ص ۴۲۸

☆ کتاب الآثار از محمد بن الحسن / بحوالہ عمدۃ القاری، ج ۲،ص ۵۱

مصنف عبدالرزاق میں ہے۔

اَرْبَعٌ يُخْفِيهِنَّ الْإِمَامُ : فَذَكَرَ نَحْوَ الْاَوَّلِ (۵)

عبدالرزاق نے مصنف میں اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔ (۶)

﴿۴﴾ دعا کی قبولیت اور حصولِ مقاصد میں تاخیر کے باعث تنگ دل ہونا جائز نہیں۔ قبولیتِ دعا میں تاخیر کی مصلحت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون اور فرعونیوں کے مال کی بربادی کے لئے دعا فرمائی۔ رب تعالیٰ نے چالیس برس بعد ان کی دعا قبول فرمائی۔ اس عرصہ میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام تنگ دل نہ ہوئے تھے۔ بندۂ مومن کی دعا کی قبولیت میں اگر تاخیر ہو جائے تو اسے تنگ دل یا مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ (۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . سورہ یونس کی آیاتِ احکام سے احکام کی تالیف و ترتیب مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور فقیر غفرلہ القدیر کے آخرت کے لئے زادِ راہ بنائے۔

فقیر قادری عفی عنہ

۱۵/ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱/ نومبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆

(۵) ☆ عمدۃ القاری، ج۶، ص ۵۱
☆ والدرایۃ فی تخریج الهدایہ، ج ۱، ص ۸۸

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۳
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی ' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۲۹

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی ' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۳۰۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی ' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۳۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ' کوئٹہ، ج ۴، ص ۷۵
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۴، ص ۵۸
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص [illegible]
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی [illegible] ص ۳۲۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار [illegible] ج ۴، ص ۳۸۵

باب(۲۱۰) :

﴿ریا کاری کا خسارہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِیۡهَا وَهُمۡ فِیۡهَا لَا یُبۡخَسُوۡنَ ☆ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِیۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ☆ (سورہ ھود. آیات،۱۵،۱۶)

جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔ یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ، اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے۔

حل لغات :

"یُرِیۡدُ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَهَا": اپنے نیک اعمال (مثلاً صدقہ، خیرات، صلہ رحم، رفاہِ عامہ کے کام راستہ بنانا، راستہ مرمت کرنا، پانی کا انتظام کرنا، کنواں، نہر کھدوانا، دفع شر وغیرہ) کے بدلے دنیوی زندگی کی آسائش وآرائش چاہتا ہے (مثلاً دنیوی منفعت، دنیا کی رونق، درازیٔ عمر، صحت، مال واولاد کی کثرت، حسین بیویاں اور خدام وغیرہ) یا اپنے نیک اعمال کے بدلے نیک شہرت چاہتا ہے۔ بایں طور کہ اس کے علم کے باعث اسے بڑا عالم وقاری

ومفتی وفقیہ کہا جائے۔صدقہ وخیرات کے بدلے اسے بڑا سخی کہا جائے۔جہاد میں شرکت کے عوض اسے بڑا بہادر، جری اور شجاع کہا جائے۔صلہ رحمی کے بدلے ہمدرد وشفیق کہا جائے۔وغیرہ۔

خلاصہ یہ کہ نیک اعمال میں اخلاص، للّٰہیّت نہ ہو، بلکہ صرف دنیوی اغراضِ فاسدہ، نمود، ریا اور شہرت حاصل کرنا ہو۔(۱)

"نُوَفِّ اِلَیۡھِمۡ اَعۡمَالَھُمۡ فِیۡھَا": نُوَفِّ: وَفَاءٌ سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے، پورا کرنا، نذر پوری کرنا، کامل ہونا، حق پورا دینا۔(۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۱۰۵۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص۱۹۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۳۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۷۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۰۹

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۴۴،۳۴۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۰۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۲۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶، ص۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۲۶۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲، ص۳۷۶

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیرالجلالین للدقائق الحنفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل.مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص۴۱۷

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۳۸۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص۵۲۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۵۴

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص۴۹۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص۳۹۴

آیت مذکورہ میں اس سے مراد حق پورا دینا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم دنیا میں ان کے اعمال کا بدلہ پورا دیتے ہیں۔ان کی زندگی خوش گوار، پُر مسرت، راحت آمیز بنادیتے ہیں۔مکروہات، مصائب اور ناگواریوں سے اسے محفوظ رکھتے ہیں۔(۳)

"وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ" : يُبْخَسُونَ، بَخْسٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے: ناقص، گھٹیا۔ظلم کرتے ہوئے کسی کا حق مارنا۔نقصان پہنچانا، کسی کو عیب ناک کرنا۔(۴)

آیت سے مراد یہ ہے کہ طالبِ دنیا کے نیک اعمال کا بدلہ اسے پورا پورا دنیا ہی میں دے دیا جائے گا، اس کے بدلے میں کمی نہ کی جائے گی۔

رب تعالیٰ جل وعلا کریم ہے اور کریم سے ظلم کی توقع بذاتِ خود ظلم ہے۔اس لئے وہ کریم بندے کا حق کیوں کر رکھے گا۔وہ بندے کا حق پورا دیتا ہے، بلکہ وہ چاہے تو حق سے بھی زیادہ دیتا ہے۔(۵)

---

(۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۷۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۱۰۵۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶،ص۲۹

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۹۴

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص۶۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص۳۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۱،ص۲۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۴،ص۱۰۵

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۱۰۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹،ص۱۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۴۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷،ص۱۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۳۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۳۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۷۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶،ص۲۹

"وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْافِيْهَا": حَبِطَ (از باب سَمِعَ) حُبُوْطًا کا معنی ہے عمل بیکار ہونا۔ خراب ہونا، برباد ہونا، رائیگاں جانا۔

اعمال کا خراب ہونا دو طرح سے ہے۔

اول: اعمال دنیویہ ہوں۔ دنیا میں ان کی جزا مل جائے لیکن آخرت میں ان کا اجر نہ ہو۔

دوم: اعمال اُخرویہ (عبادات) ہوں مگر ان سے ریا مقصود ہو تو ان کا اجر بھی آخرت میں رائیگاں جائے گا۔ (٦)

"وَبَاطِلٌ مَّاكَانُوْايَعْمَلُوْنَ": ان کے عمل نیست و نابود ہوئے۔ یعنی ان کے نیک اعمال بے کار ہو جائیں گے کہ انہیں آخرت میں ان کا اجر نہ ملے گا۔

شانِ نزول:

ان آیات کے شانِ نزول میں متعدد اقوال منقول و مروی ہیں۔ صحیح تر یہ ہے کہ یہ آیت ہر اس آدمی کے بارے میں ہے جو اپنے نیک اعمال (عبادات ہوں یا معاملات) کے عوض اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی رضا چاہے۔ (٧)

(بقیہ٥) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج٤، ص١٠٧

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٢، ص٢٣

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص٣٧٢

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج٢، ص٢١٠

(٦) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص٢٢٤

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ٥٠٢ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص١٠٦

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج١، ص٥٩

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ) مطبوعہ مصر، ج٥، ص١١٦

(٧) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج٢، ص١٠٥٦

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج٩، ص١٤

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج٢، ص٤٣٩

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج٢، ص٢١٠

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ نیک اعمال کا اجر ایمان اور اخلاص پر منحصر ہے۔ان میں سے ایک جز بھی اگر نہ ہو تو آخرت کا اجر وثواب نہ ملے گا۔اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نیک اعمال (عبادات ہوں یا معاملات) میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو ملحوظِ خاطر رکھے۔یہی اس کے سرمایۂ اعمال کا محافظ ہے۔(۸)

﴿۲﴾ ریا یہ ہے کہ انسان صالح عمل اس نیت سے کرے کہ لوگ اسے اچھا جانیں یا اس کے صالح ہونے کے معتقد ہو جائیں یا اسے کچھ دینے کا قصد کریں۔لہٰذا اعمال میں اس نیتِ فاسدہ سے بچتا رہے،ورنہ اعمال اکارت ہو جائیں گے۔(۹)

﴿۳﴾ قیامت میں سب سے زیادہ خسارہ ریاکار اٹھائیں گے کہ دنیا میں نیک اعمال (عبادات اور معاملات) کی مشقت اٹھاتے رہے لیکن قیامت میں وہ خالی ہاتھ ہوں گے بلکہ جہنم کی آگ ان کا اولین استقبال کرے گی۔

(بقیہ۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۷۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۱۹۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۰۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۸۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص ۳۷۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۴۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص ۱۰۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۲۳

☆ الفتوحات الالٰھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل، مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۱۷

(۸) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص ۱۰۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۲۴،۲۵

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص ۱۰۸

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَنْزِلُ اِلَی الْعِبَادِ لِیَقْضِیَ بَیْنَھُمْ وَ کُلُّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃٌ فاوَّلُ مَنْ یَّدْعُوْبِہٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ کَثِیْرُالْمَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْقَارِیْ: اَلَمْ اُعَلِّمْکَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِیْ، قَالَ: بَلٰی یَارَبِّ، قَالَ: فماذاعملت فِیْمَاعَلِّمْتَ، قَالَ: کُنْتُ اَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ، فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ. کَذِبْتَ وَتقُوْلُ الْمَلَائِکَۃُ لَہٗ: کَذِبْتَ، وَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ: فَلَانٌ قَارِیٌ فَقَدْقِیْلَ ذٰلِکَ، وَیُؤْتٰی بِصَاحِبِ الْمَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ: اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَیْکَ حَتّٰی لَمْ اَدَعْکَ تَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ، قَالَ: بَلٰی یَارَبِّ، قَالَ: فَمَاذَاعَمِلْتَ فِیْمَااٰتَیْتُکَ، قَالَ: اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ، فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ: کَذِبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَۃُ لَہٗ: کَذِبْتَ، وَیَقُوْلُ اللّٰہُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ، فَلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْقِیْلَ ذٰلِکَ، وَیُؤْتٰی بِالَّذِیْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ: فِیْمَاذَاقُتِلْتَ، فَیَقُوْلُ: اُمِرْتَ بِالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِکَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰی قُتِلْتُ، فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ: کَذِبْتَ وَتَقُوْلُ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ: کَذِبْتَ: وَیَقُوْلُ اللّٰہُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ: فَلَانٌ جرِیٌ فَقَدْ قِیْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی رُکْبَتِیْ فَقَالَ: یَااَبَاھُرَیْرَۃَ: اُولٰٓئِکَ الثَّلَاثَۃُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰہِ تُسْعَرُبِھِمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ............فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ: قَدْ فُعِلَ بِھٰٓؤُلَآءِ ھٰذَافَکَیْفَ بِمَنْ بَقِیَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَکٰی مُعَاوِیَۃُ بُکَاءً شَدِیْدًاحَتّٰی ظَنَنَّااَنَّہٗ ھَالِکٌ وَقُلْنَا: قَدْجَآءَ نَاھٰذَاالرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِیَۃُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْھِہٖ وَقَالَ: صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ، مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَاوَزِیْنَتَھَانُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَاوَھُمْ فِیْھَالَایُبْخَسُوْنَ☆ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّاالنَّارُ وحبط مَاصَنَعُوْا فِیْھَاوَبَاطِلٌ مَّاکَانُوْایَعْمَلُوْنَ☆(۱۰)

(۱۰) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۷۳، وقال ھذاحدیث حسن غریب

(طویل حدیث کا اقتباس)

بے شک اللہ تعالیٰ جب قیامت کے روز بندوں کے حساب کی طرف توجہ فرمائے گا تو ہر گروہ تباہی میں ہوگا۔ سب سے پہلا فرد جو حساب کے لئے پیش ہوگا وہ وہ ہوگا جس نے قرآن یاد کیا ہوگا اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا ہوگا اور وہ مالدار۔ اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے والے سے فرمائے گا، کیا میں نے تمہیں اس کتاب کا علم نہیں دیا جو میں نے اپنے محبوب رسول پر نازل فرمائی؟ وہ کہے گا: ہاں میرے رب۔ رب تعالیٰ اسے فرمائے گا جو میں نے تجھے علم دیا تھا اس پر تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں دن رات اسے پڑھتا (اور پڑھاتا) رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی اسے کہیں گے تو نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا (تیرے قرآن پڑھنے اور پڑھانے) کا ارادہ یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی (بہت اچھا) قاری ہے۔ سو لوگوں نے تجھے ایسا کہا۔ (یعنی تیرا قرآن مجید پڑھنے کا مقصد پورا ہوگیا)۔ پھر صاحبِ مال کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے مال میں ایسی وسعت نہ دی کہ تو کسی کا محتاج نہ رہا۔ وہ کہے گا ہاں اے میرے رب: اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے دیئے ہوئے مال سے تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے صلح رحمی میں خرچ کیا اور میں نے صدقہ و خیرات کی۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ تیرے بارے میں کہیں کہ فلاں آدمی بہت سخی ہے، سو لوگوں نے ایسا کہا (تیرا صدقہ و خیرات، سخاوت اور صلہ رحمی کرنے کا مقصد پورا ہوگیا)۔ پھر وہ لایا جائے گا جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو کیوں قتل ہوا؟ وہ کہے گا تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا، میں جہاد کرتا رہا اور میں شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی کہیں گے تو نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا بلکہ تیرا (جہاد میں شامل ہونا اور قتل ہونے کا) ارادہ یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی بہت بہادر ہے۔ سو لوگوں نے ایسا کہا (تیرا جہاد میں حصہ لینے کا مقصد پورا ہوگیا)۔ پھر حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے میرے (راوی) گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوھریرہ! یہ تینوں اللہ کی

مخلوق میں سے قیامت کے روز دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب ان تین (قاری قرآن مجید، مالدار، شہید) کا یہ حشر ہوگا تو بقیہ لوگوں کا کیا حال ہوگا (جنھوں نے نیکیاں ریا کی خاطر کی ہوں گی)۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت روئے، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ (اس رونے کی وجہ سے) ہلاک ہو جائیں گے، تو ہم نے اپنے طور کہا یہ شخص (راوی حدیث) بُری خبر لایا ہے۔ پھر جب انہیں افاقہ ہوا اور انہوں نے آنسوؤں سے اپنا چہرا صاف کیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (جل وعلا وﷺ) نے سچ فرمایا ہے کہ (آیت کا ترجمہ) جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔ یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے۔

ریا کا خسارہ ارشاد ربانی سے ملاحظہ ہو۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَاعَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا☆ (سورۃ الفرقان آیت ۲۳)

اور جو کچھ انہوں نے کام کیے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

ریاکار سے قیامت کے روز کہا جائے گا جس نے اپنے عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہو وہ اپنا بدلہ اس شریک سے طلب کرے اللہ تعالیٰ تو ہر شرک سے بے نیاز ہے۔

اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ......الحدیث (۱۱)

میں ہر شرک سے بے نیاز ہوں۔

---

(۱۱) ☆ رواہ مسلم فی کتاب الزھد
☆ ورواہ ابن ماجه فی کتاب الزھد
☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج۳، ص ۳۲۱

اس نوعیت کی کثیر احادیث صحیحہ مرفوعہ ہیں۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے ریا سے اجتناب کی کامل احتیاط لازم ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ دنیا سے بے رغبتی کرنے والا اور آخرت کی فکر و رغبت رکھنے والا دارین میں نفع اٹھاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اس میں شک یا انکار ممکن نہیں۔ روزمرہ کا مشاہدہ اس پر شاہد ہے بلکہ خود سرورِ عالم نورِ مجسم جامع الحکم حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللهُ لَهُ اَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَاٰتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۱۰۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۳۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۱۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۱۹۸

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۰۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۴۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۰۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص ۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۶۴

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل. مؤلفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۱۷

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عبدالرحمن بن ابان بن عثمان بن عفان عن ابیہ، ص ۳۱۲

☆ ورواہ الترمذی فی القیامہ

☆ ورواہ الدارمی فی مقدمتہ

☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج۴، ص ۱۸۳

جس شخص کی نیت صرف دنیا حاصل کرنا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فقر (محتاجی) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیدا کر دیتا ہے (وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے خواہ اسے کتنی ہی دنیا دے دی جائے) اور دنیا اس کو اتنی ہی ملتی ہے جتنی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لکھ دی اور جس کی نیت آخرت کی طلب ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سے دنیا کی ہر چیز سے بے نیازی پیدا کرتا ہے اور اس کی پریشان حالی کو درست فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکر لازم ہے۔

یاد رہے دنیا سے بے رغبتی کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ دنیوی کاروبار اور معاملات ترک کر دے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ صرف دنیوی معاملات اور کاروبار کو ہی مقصدِ حیات نہ بنا لے۔

عارف باللہ رومی علیہ الرحمہ نے نہایت جامع کلمات میں اس مفہوم کو بیان فرما دیا ہے۔

چیست دنیا؟ از خدا غافل بُدن

نے قماش ونقرہ وفرزند وزن (۱۴)

﴿۵﴾ طالبِ دنیا کو اس کی طلب کے مطابق دنیا نہیں دی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے عطا فرماتا ہے۔ اس طرح طالبِ دنیا کی حرص کبھی مکمل نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۸)

جو یہ جلدی والی چاہے ہم اسے اس میں سے جلد دے دیں، جو چاہیں، جسے چاہیں، پھر اس کے لئے جہنم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا۔

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۳

اسی طرح ہر مانگنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی منشاً کے مطابق عطا فرماتا ہے۔ مانگنے والوں کی ہر مراد کو پورا کرنا اللہ کے ذمہ لازم نہیں۔ وہ خود ارشاد فرماتا ہے۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَاتَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَاتُشْرِكُوْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۴۱)

بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے جس پر اسے پکارتے ہو اسے اٹھا لے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے۔

لہٰذا اگر طالبِ دنیا یا طالبِ دعا کی مراد پوری نہ ہو تو اسے رب تعالیٰ کی رضا و منشاً جان کر، قناعت کرے۔ تنگ دل نہ ہو۔ (۱۵)



(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۰۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۲۴

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ۔ مصنفہ امام ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (م۴۳۷)، مطبوعہ جدہ، ص۳۲۵



باب (۲۱۱) :

﴿"بِسْمِ اللہِ" ہر کام کی ابتداء میں﴾

﴿بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا ۔ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

اور وہ بولا اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا، بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورہ ہود آیت ۴۱)

حل لغات :

"اِرْکَبُوْا" : رَکِبَ (از باب سَمِعَ) رُکُوْبًا وَمَرْکَبًا سے امر کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ہے، سوار ہونا، کسی ایسی شے پر سوار ہونا جس میں حرکت ہو۔ حرکت خواہ ارادی ہو جیسے گھوڑا، اونٹ، وغیرہ یا حرکت اسے دی جائے (حرکت قسری) جیسے کشتی، موٹر وغیرہ۔

فاعل یا مفعول کے تبدیل ہونے سے اس میں مجازی معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سمندر میں سفر کرنا، راستہ چلنا، کسی کا پیچھا کرنا، خواہش کا تابع ہونا، بے سوچے لاپرواہی سے کسی کام کو کر گزرنا، کسی گناہ کا مرتکب ہونا، اپنی جان خطرے میں ڈالنا، مقروض ہونا وغیرہ۔ (۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۲
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۷۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی مطبوعہ بیروت، ص ۲۰۹
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۷۶

آیت مبارکہ میں اس سے مراد سوار ہونا ہے۔یعنی اس میں سوار ہو جاؤ۔(۲)

"بِسْمِ اللّٰہِ": اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔" با" برکت کی ہے یا مدد و استعانت کے لئے ہے۔

معنیٰ یہ ہے: اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کی برکت سے، یا اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی مدد سے۔(۳)

"مَجْرٖهَا": امام ابوحفص رحمہ اللہ (مشہور قاری) نے اس کلمہ کو فتحہ میم اور را کے امالہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

جَرٰی (از باب ضَرَبَ) جَرْیًا، جَرَیَانًا و جَرْیَةً سے ظرف زمان یا ظرف مکان یا مصدر میمی ہے۔

مصدر میمی کو نسرین نے ترجیح دی ہے، اس کا معنی ہے جاری ہونا۔

"مُرْسٰهَا": میم پر ضمہ پڑھا گیا ہے۔

رَسٰی (از باب نَصَرَ) رَسْوًا، رُسُوًّا سے ظرف زمان یا ظرف مکان یا مصدر میمی ہے۔

مصدر میمی کو مفسرین نے ترجیح دی ہے۔معنی یہ ہے استوار ہونا، ٹھہرنا، کشتی یا جہاز کا لنگر انداز ہونا۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے ایمان والوں سے فرمایا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے ہوگا۔

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹، ص۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۷، ص۲۲۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۴، ص۱۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲، ص۵۱

(۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، مصنفه: الامام جارالله زمخشری، مطبوعه، کراچی، ج۲، ص۲۷۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص۲۲۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۷۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۴، ص۱۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲، ص۵۱

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶، ص۴۹

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه، المعروف به حاشیه الجمل. مولفه شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص۴۳۵

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹، ص۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۷، ص۲۲۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص۲۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۳۵۳

واقعہ کا پس منظر:

سید نا حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کو رب تعالیٰ کا پیغام دیا۔ساڑھے نو سو برس تبلیغ میں صرف فرمائے، مگر سوائے چند افراد کے باقی قوم نے آپ کی دعوت قبول نہ کی۔وہ اپنی نافرمانی پر قائم رہے۔اذنِ الٰہی اور تعلیم الٰہی سے حضرت نوح علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اس نافرمان قوم کو غرق فرمادے۔ رب کریم جل وعلا نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ہم نافرمانوں کو غرق کردیں گے، آسمان سے بارش اترے گی، زمین سے پانی پھوٹ پڑے گا۔طوفان ان کو غرق کردے گا، آپ ایمان والوں کی نجات کے لئے کشتی بنا لیں اور ان کو میرے نام کی برکت سے اس میں سوار کرلیں۔اسی طرح ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اس میں سوار کرلیں۔چنانچہ وعدہ الٰہی کے مطابق طوفان آیا۔آسمان نے متواتر بارش اتاری، زمین نے پانی اُگل دیا، نشیب وفراز پر یکساں پانی چڑھا، پہاڑوں سمیت دنیا کی ہر شے غرق ہوگئی، صرف بیت اللہ شریف (کعبہ) کو اٹھالیا گیا۔حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں بیٹھے کعبہ کا طواف کیا، انسانوں سے صرف وہی بچے جو کشتی میں سوار تھے۔چھ ماہ بعد کشتی کوہ جودی پر ٹھہری۔طوفان تھم گیا اور لوگ دوبارہ زمین میں آباد ہوئے۔

آیت مذکورہ بالا میں حضرت نوح علیہ السلام نے ایمان والوں سے فرمایا کہ کشتی میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے سوار ہونا۔چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔اسی نام پاک کی برکت سے وہ غرق سے محفوظ ہوگئے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لینا مستحب اور برکت کا باعث ہے۔اس سے کام

(بقیہ ۴)
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۲۱۶
☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳،ص ۴۳۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲،ص ۲۷۳
☆ تفسیر البغوی المسمی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲،ص ۲۹۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۵۷۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶،ص ۴۹

میں برکت ہو جاتی ہے۔ کام بخیر و عافیت مکمل اور تمام ہو جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کھانے، پینے، پہننے، اٹھنے، بیٹھنے، لیٹنے، سونے، چلنے، پھرنے، وضو کرنے، نماز پڑھنے غرض ہر امر اور ہر معاملہ میں بِسْمِ اللهِ پڑھا کرتے تھے۔ بِسْمِ اللهِ پڑھنے کا حکم ارشاد فرماتے۔ بِسْمِ اللهِ نہ پڑھنے والوں کا انجام آپ ﷺ نے بتایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَایُبْتَدَاءُ فِیْهِ بِبِسْمِ اللهِ فَهُوَ اَقْطَعُ (۵)

دوسری روایت میں کلمات یوں ہیں۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْتَدَاءُ فِیْهِ بِذِكْرِ اللهِ فَهُوَ اَبْتَرُ (۶)

ہر عزت والا کام اگر اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت، نامکمل ہوگا۔

اس مضمون کی متعدد آیات و احادیث ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے لائق یہ ہے کہ وہ عزت والے کام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا نام لے اور بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیا کرے۔ (۷)

---

(۵) ☆ رواہ البیھقی/بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ۴۵۳

(۶) ☆ رواہ الدارقطنی/بحوالہ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۳، ص ۱۰۵۸

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۵۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹، ص ۳۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۷۴

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۵۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۶

☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۴۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۲۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۷۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱، ص ۴۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۷، ص ۲۲۸

﴿۲﴾ ذبح کے وقت بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَکْبَرُ کہنا واجب ہے۔(۸)

﴿۳﴾ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ جب کوئی کام شروع کرے تو بوقتِ شروع اذکارِ مقدسہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرے، یہاں تک کہ اس ذکر کی برکت سے وہ کام مقصود کے مطابق پورا ہو جائے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی چلانے کا ارادہ کرتے تو بسم اللہ شریف پڑھتے اور جب کشتی ٹھہرانے کا ارادہ کرتے تو بھی بسم اللہ پڑھتے، وہ ٹھہر جاتی۔(۹)

﴿۴﴾ دنیوی اسباب مثلاً کشتی وغیرہ نجات اور حصولِ مقصود کا حقیقی ذریعہ نہیں۔ بلکہ حصولِ مقصود اللہ تعالیٰ جل وعلا کے فضل سے ہوتا ہے۔ اسباب کی طرف توجہ سے زیادہ اصل اعتقاد اور ایمان ان اسباب کے خالق رب ذوالجلال جل جلالہ کے فضل وعنایت کی طرف ہونا چاہئے۔ وہ چاہے تو اسباب کے باوجود کام نہ ہو اور وہ چاہے تو بغیر اسباب بھی کام مکمل ہو جائے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۵۸

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۳۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص۲۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۳۷۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۸۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۷۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۵۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۱۶

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۰۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۴۹

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۴۳۲

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص۲۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۲۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۵۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۳۷۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۷۵

﴿۵﴾ کسی کی نجات اور حصول مقصود کسی کے عمل کے استحقاق میں ممکن نہیں، بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔اس لئے اعمال کے باوجود اس کے فضل وکرم پر بندۂ مومن کی توجہ لازم ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ جو شخص کشتی، بحری جہاز وغیرہ پانی میں چلنے والی سواری پر سوار ہو وہ اگر ذیل کے کلمات پڑھ لے گا تو سلامتی سے کنارے پر پہنچ جائے گا اور غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،وَمَاقَدَرُوااللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ، سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّايُشْرِكُوْنَ(سورۃالزمر آیت۶۷)بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَاوَمُرْسٰهَااِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ☆

اگر خشکی کی سواری ہو جیسے گھوڑا، گدھا، اونٹ، موٹر کار وغیرہ تو سوار ہوتے وقت پڑھے۔

سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَاهٰذَاوَمَاكُنَّالَهٗ مُقْرِنِيْنَ ☆ وَاِنَّآاِلٰى رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ☆(۱۲)

(سورۃالزخرف آیات۱۳،۱۴)

﴿۷﴾ جب تو معرفتِ الٰہی میں دلیل اور حجت کے ساتھ تفکر کرنا چاہے تو تو تفکر اور تدبر کے سفینہ میں بیٹھ جائے، ظلمات اور ضلالات کی موجیں پہاڑ بن کر اٹھیں گی۔ جب تو فکر وروِیت کے سفینہ کو حرکت دے گا تو تجھ پر لازم ہے کہ تیرا اعتقاد اللہ تعالیٰ پر ہو اور اسی سے دعائیں کرتا رہے اور تیرا تدبر اور دعائیں دل کی زبان اور عقل کی نظر سے ہوں اور تو کہے:''اللہ تعالیٰ جل وعلا کے نام پر اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے'' یہاں تک کہ تیرا سفینۂ فکر ساحلِ نجات پر پہنچ جائے اور تو ضلالات کی موجوں سے خلاصی پالے۔(۱۳)



(۱۱) ☆ الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التاويل،مصنفه :الامام جار اللهٰ زمحشرى،مطبوعه ،كراچى،ج۲،ص۴۷۳

☆ انوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابوالخير عبداللهٰ بن عمر بيضاوى شيرازى شافعى ،ص۳۷۵

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه امام اسمٰعيل حقى البروسى (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه 'كوئٹه،ج۴،ص۱۲۹

☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ،ج۱۲،ص۵۶

(۱۲) ☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان،ج۹،ص۳۷

☆ تفسيرالقرآن المعروف به تفسيرابن كثيرحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمربن كثيرشافعى 'مطبوعه مصر،ج۲،ص۴۴۲

☆ الدرالمنثورفى التفسيرالمالور ،مصنفه علامه جلال الدين عبدالرحمن السيوطى ،مطبوعه دارالفكر بيروت،ج۴،ص۲۳۲

(۱۳) ☆ تفسيركبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر،ج۱۷،ص۲۳۰

باب (۲۱۳) :

اہلِ بیت میں کون کون شامل ہیں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ☆ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّىْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ☆ (سورہ ہود آیات، ۴۵، ۴۶)

اور نوح نے اپنے رب کو پکارا، عرض کی: اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا۔ فرمایا: اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔ بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن۔

حل لغات :

"اَهْلِىْ": آدمی کا اَھل وہ ہے جو دونوں کو نسب، یا دین یا جو اس کے قائم مقام ہو، مثلاً صناعت، گھر، شہر وغیرہ سے ملا دے۔

اصل میں اہل وہ ہے جو ایک ہی رہائش میں اکٹھے ہوں۔ مجازاً نسب میں اکٹھوں کو اہل کہہ لیتے ہیں۔

عرف عام میں ''اہلِ بیت'' سے مراد حضور سید عالم ﷺ کا خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس معنی کو واضح کرتا ہے۔

......اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ☆

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

بیوی کو بھی اہلِ بیت کہا جاتا ہے۔ اور اہلِ اسلام وہ ہیں جو ایک دین کے مطیع ہوں گے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شریعتِ مطہرہ دین کے اختلاف کے باعث نسب کی نفی فرمادیتی ہے۔ جیسا کہ آیت زیب عنوان میں ہے۔

قرآن مجید میں '' اَہۡل '' متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

ساکن، ساتھی، بیوی اور اولاد، قوم، خاندان، مستحق۔

مختصر یہ کہ اہل وہ ہے کہ............

(۱) رہائش ایک ہو۔ مثلاً خاوند بیوی۔

(۲) نسب ایک ہو۔ مثلاً باپ بیٹا۔

(۳) خاندان ایک ہو۔ مثلاً دو حقیقی بھائی۔

(۴) پیشہ ایک ہو۔ مثلاً اہلِ حرفت۔

(۵) کوئی قابلیت حاصل ہو۔ مثلاً اہلِ علم۔

(۶) وطن ایک ہو۔ مثلاً اہلِ شہر، اہلِ مُلک۔ (۱)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۵۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۲۱۷

آیت میں اَھْلٌ سے مراد اولاد ہے۔آیت کے اگلے حصہ میں اَھْلٌ کی نفی کی گئی ہے۔اس سے مراد دینی قرابت ہے۔یعنی اے میرے محبوب نبی (نوح علیہ السلام) وہ تیرا بیٹا، تیرے دین کا مخالف اور اس سے دور ونفور ہے۔(۲)

''وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ'': اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا۔

قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ

ہم نے فرمایا: کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو۔ (سورہ ہود آیت ۴۰)

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان منافق تھا۔اپنا کفر چھپاتا اور ایمان ظاہر کرتا تھا۔حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے اپنے اہل سے جانتے تھے۔پہاڑ کی چوٹی کا سہارا لینے کے باوجود جب وہ غرق ہونے لگا تو آپ نے عرض کی، اے باری تعالیٰ! تو نے میرے اہل کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے، اور میرا بیٹا کنعان (جو بظاہر مومن ہے)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۴۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۴۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۱۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۲۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۵۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶، ص ۵۲

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۳۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص ۳۸۷

میرے اہل سے ہے، یہ غرق ہورہا ہے، اسے بچا۔ تو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے فرمایا! اے نوح! تیرا بیٹا درحقیقت کافر ہے، نفاق کے طور پر وہ اپنا ایمان ظاہر کرتا ہے، اس لئے وہ تیرے اہل سے نہیں۔ میرا وعدہ سچا ہے۔ تیرے ایمان والے خاندانی افراد کو بچالوں گا مگر جو ایمان نہ لائے وہ غرق ہونے سے نہیں بچ سکیں گے۔ (۳)

"اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ": اس آیت میں مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی۔

اِنَّهٗ ذُوْعَمَلٍ غَيْرُ صَالِحٍ

بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں، اس کا عقیدہ کفر ہے، اس کی صحبت اکثر بُروں کے ساتھ ہے۔ لہٰذا یہ کسی رعایت کا مستحق نہیں۔ اس کے غرق ہونے کا سبب یہی ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اہلِ بیت (گھر والوں) میں اولاد، بیوی، خاندانی قرابت دار، غلام، کنیز، مربوب، (کسی کا وہ بچہ جو اس کے گھر میں پرورش پا رہا ہو)، مُتَبَنّٰی (منہ بولا بیٹا) وغیرہ شامل ہیں۔

نبی پاک صاحبِ لولاک شفیع الامم حضور محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی شاہزادی خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا، ان کے شوہر نامدار، مشکل کشا، شیرِ خدا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، ان کے شاہزادے سیدنا حضرات حسنین کریمین کے علاوہ حضور پُرنور کے جمیع ازواج امہات المؤمنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب "اہلِ بیت" ہیں۔ ان سب کی طہارت، نفاست اور اعتقاد و عمل کی ہر قسم کی آلودگیوں سے پاکیزگی کی شہادت رب العزت جل وعلا نے دی ہے۔ لہٰذا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بدکلامی، بدگمانی، نصِ

---

(۳) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۹

قطعی کی خلاف ورزی ہے۔اس سے بچنا مسلمان پر فرض ہے۔(۵)

﴿۲﴾ قرابتِ نسب سے قرابتِ دین قوی ہے۔نسب اور دین کے اجتماع سے اہل (گھر والا) بنتا ہے۔مومن کا کافر سے نسبی رشتہ ہونے کے باوجود شرعی طور پر کوئی رشتہ نہیں رہتا۔مومن اور کافر نسبی رشتہ دار آپس میں محبت و مؤدّت،مُوالات کے مجاز نہیں۔ان میں اگر کوئی مر جائے تو دوسرا اس کی وراثت کا حق دار نہیں۔آپس میں ازدواجی رشتہ میں منسلک نہیں ہو سکتے۔جہاد کے موقع پر ایک دوسرے کے مقابل قتال میں حصہ لے سکتے ہیں۔حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غزوات میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنے کافر نسبی رشتہ داروں کے خلاف جہاد کیا۔آیت مبارکہ زیبِ عنوان نے یہی مسئلہ واضح فرمایا ہے۔(۶)

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان،ج۳،ص ۱۰۵۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۹،ص ۴۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص ۴۴۷
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ ،کراچی،ج۲،ص ۳۷۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص ۳۵۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص ۳۵۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲،ص ۲۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۱۸،ص ۲
☆ تفسیر البغوی المسمّی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲،ص ۳۸۶
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶،ص ۵۲
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۴،ص ۱۱۳

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان،ج۳،ص ۱۰۵۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۹،ص ۴۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص ۴۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۱۸،ص ۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ ،کراچی،ج۲،ص ۳۷۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص ۳۵۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور،ج۲ص ۳۵۵
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶،ص ۵۲
☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل.مولفہ شیخ سلیمان الجمل،ج۳،ص ۲۴۰
☆ تفسیر البغوی المسمّی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲،ص ۳۸۷
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۴،ص ۱۱۳

﴿۳﴾ نبی کی بیوی کافر تو ہوسکتی ہے، مگر بدکار نہیں ہوسکتی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کافرہ تھی مگر کردار کی پاکیزہ تھی۔ بدکاری کی طرف نہ مائل تھی، نہ اس پر بدکاری کا عیب لگا، نہ لگ سکتا ہے، نبی کی بیوی کا بدکار ہونا ممکن ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہرات نہایت پاکیزہ کردار کی مالک تھیں۔ بدکاری اور بدکرداری کی نسبت ان کی طرف ممکن ہی نہیں۔ بدکاروں نے ان کی طرف بدکاری کا بہتان باندھا۔ رب تعالیٰ نے سورہ نور کی متعدد آیات میں ان کی طہارت اور پاکیزہ کرداری کی شہادت دی ہے۔ خود سید عالم ﷺ نے بہتان باندھنے والوں کا رد فرماتے ہوئے ان کی پاکیزہ کرداری کی شہادت دی ہے۔ حلفیہ انداز میں آپ نے فرمایا۔

فَوَاللهِ مَاعَلِمْتُ مِنْ اَهْلِیْ اِلَّاخَیْرًا(۷)

اللہ کی قسم، میں اپنے گھر والوں کے بارے خیر ہی جانتا ہوں۔

لہٰذا ازواجِ مطہراتِ سیدِ عالم ﷺ بالخصوص ام المومنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بدکاری کا بہتان یا بدگمانی، نصوصِ قطعیہ کا انکار اور کفر ہے۔ بندۂ مومن کو اس سے اجتناب فرض ہے۔ (۸)

﴿۴﴾ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ ان سے گناہوں کا صادر ہونا ممکن ہی نہیں۔ یہ عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے، اور ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے۔ قرآن مجید اور احادیث

---

(۷) ☆ رواہ البخاری عن عروۃ بن الزبیر و ابن المسیب و علقمۃ بن وقاص و عبیداللہ، ج ۱، ص ۳۵۹

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۸۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۴، ص ۱۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۴۶

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۲، ص ۴۴۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۵۳

طیبہ میں بظاہر جن لغزشوں کا صدور ان کی طرف منسوب ہے، ان سے مراد ترکِ افضل ہے۔

مشہور قاعدہ یہ ہے۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ (۹)

نیک لوگوں کی نیکیاں مقربینِ بارگاہِ الٰہی کی طرف اگر منسوب ہوں تو وہ سَیِّاٰت (گناہ) شمار ہوتی ہیں۔

اس لئے مومن پر فرض ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کا عقیدہ رکھے اور ان کی طرف کوئی ایسا کلمہ منسوب نہ کرے جو ان کی شانِ ارفع کے لائق نہ ہو۔ (۱۰)

﴿۵﴾ شریعت کے احکام ظاہر پر مترتب ہوتے ہیں، باطن کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، مگر فیصلہ ظاہر شواہد پر ہوتا ہے۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منافق بیٹے کنعان کے اظہارِ اسلام کی بدولت فرمایا تھا کہ یہ میرے اہل (گھر والوں) سے ہے۔

حضور سید عالم نبی الانبیاء عالم ما کان وما یکون علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَهٗ نَحْوَ مِمَّا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْمِنْهُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ (۱۱)

---

(۹) ☆ اسرار المرفوعہ، مولفہ ملاعلی قاری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ص ۱۸۶

☆ الفوائد المجموعہ، مولفہ الشوکانی، مطبوعہ السنۃ المحمدیہ، ص ۲۵۰

☆ الاحادیث القصاص، ص ۵۸

☆ کشف الخفاء، مولفہ عجلونی، مکتبہ دار التراث، بیروت، ج ۱، ص ۴۲۸

☆ السلسلۃ الضعیفہ مولفہ البانی مطبوعہ مکتب الاسلامی، ص ۱۰۰ /بحوالہ

☆ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۴، ص ۵۴۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۱۰۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۷

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤ عن ام سلمۃ، ج ۲، ص ۱۴۸

''ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں، جب تم میرے حضور کوئی جھگڑا لے کر آتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں ایک فریق اپنے بیان میں زیادہ ہوشیار ہو، تو میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ فرمادوں، (تو خوب سن رکھو) اگر میں کسی کے لئے دوسرے بھائی کے حق کا فیصلہ کردوں، تو اس سے کچھ نہ لے، یہ اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوگا''۔

سو قاضی، حاکم ظاہر شہادتوں کے مطابق اگر فیصلہ کردے تو وہ فیصلہ نافذ ہوگا۔ اگرچہ گواہوں نے جھوٹی گواہیاں دیں۔ جھوٹی گواہیوں کا وبال گواہوں پر ہے، قاضی، حاکم پر نہیں۔ (۱۲)

﴿۶﴾ کسی صالح مرد کی اولاد اگر بُری ہو جائے، یا کافر ہو جائے، (العیاذ باللہ) تو اس کی برائی یا کفر کا وبال صالح باپ پر نہیں۔ بشرطیکہ اس نے اس کی تربیت میں کمی نہ کی ہو۔ امام دارالہجرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَلْاَدَبُ اَدَبُ اللّٰہِ لَااَدَبُ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّھَاتِ وَالْخَیْرُ خَیْرُ اللّٰہِ لَاخَیْرُ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّھَاتِ

ادب اگر کسی کو نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ ماں باپ کی طرف سے نہیں ہوسکتا اور بھلائی اگر نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوگی، والدین کی طرف سے نہ ہوگی۔

ادب، نیکی، ہدایت دینے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہے۔

لہٰذا اگر والدین اور اساتذہ نے اولاد اور تلامذہ کی صحیح تربیت میں پوری کوشش کرلی، اس کے باوجود اولاد یا تلامذہ میں ادب و تمیز نہ آئی تو ان پر آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا۔ اس پر وہ پریشان نہ ہوں۔ (۱۳)



(۱۲) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۳۱



باب (۲۱۴) :

﴿آدابِ ملاقات، ضیافت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرَاهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَالَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ☆ (سورہ ھود آیت ۶۹)

اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے۔ بولے: سلام، کہا سلام، پھر کچھ دیر نہ کی ایک بچھڑا بھنا لے آئے۔

حل لغات :

"رُسُلُنَا": رُسُلٌ جمع ہے رَسُوْلٌ کی۔ رَسُوْلٌ کا معنی ہے، بھیجا ہوا۔

رسول اور نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت کی طرف بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں اور انہیں ہدایت کا راستہ دکھائیں۔ رسول کا یہ معنی اصطلاحی ہے۔

لغوی طور پر ہر بھیجے ہوئے کو رسول کہا جاتا ہے۔

آیت میں اس سے مراد وہ فرشتے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بشارت دینے کے لئے بھیجا۔

مفسرین کے ان کی تعداد کے بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ بہر حال حضرت جبرئیل علیہ السلام ان فرشتوں کے قائد تھے۔

مختار قول یہ ہے کہ وہ تین تھے۔ حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل علیہم السلام۔ (۱)

"بِالْبُشْرٰی": بشارت دے کر۔

یہ بشارت جو فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لائے تھے وہ دو نوعیت کی تھی۔

(ا) آپ کی بیوی حضرت سارہ کی گود بڑھاپے اور بانجھ پن کی وجہ سے خالی تھی۔ انہیں حضرت اسحٰق بیٹے اور حضرت یعقوب پوتے کا مژدہ سنانے آئے۔ علیہم السلام۔

(ب) حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمان، بدکردار اور کافر امت کو ہلاک کرنے آئے ہیں۔ (۲)

"قَالُوْا سَلٰمًا ۔ قَالَ سَلٰمٌ": فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام پیش کیا۔ اس کے جواب میں

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹، ص ۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۴۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۳۹۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۲۶

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹، ص ۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۶۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۸۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۷۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۹۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص ۱۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۴۳

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی جواب میں سلام کیا۔

فرشتوں کے سلام کی عبارت جملہ فعلیہ میں تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب کی عبارت جملہ اسمیہ میں تھی۔ جملہ اسمیہ استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم کا جوابِ سلام فرشتوں کے سلام سے بہتر اور افضل تھا۔ (۳)

"فَمَا لَبِثَ": تو وہ نہ ٹھہرا۔ یعنی تاخیر کئے بغیر۔ (۴)

"بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ":

عِجل، گائے کا بچھڑا۔

حَنِیْذٍ، آگ کے بغیر گرم پتھر کی حرارت سے بھنا ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گائیوں کی کثیر تعداد تھی۔ آپ نے اپنے مہمانوں کی ضیافت کے لئے گائے کا ایک بچھڑا ذبح کیا اور اپنے دستور کے مطابق اسے گرم پتھروں کی حرارت سے پکایا۔ گرم پتھروں کی حرارت سے گوشت اس طرح پک جاتا تھا کہ چربی پگل کر ٹپک جاتی تھی۔

(یاد رہے اس نوعیت کا پکوان آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی بہترین پکوانوں میں شمار ہوتا ہے)۔ (۵)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۰

☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل. مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۵۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۹۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص ۲۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۶۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل. مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۲۰

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

پس منظر:

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام شام کے نواح میں رہتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں۔ قومِ لوط اللہ تعالیٰ اور اپنے رسول کی نافرمانیوں، بدکاریوں، لواطت اور کفر میں مبتلا تھی۔ ان کو عذاب دینے اور ہلاک کرنے والے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت مبارکہ یہ تھی ہر مہمان کی ضیافت کرتے۔ بلکہ مہمان کے بغیر کھانا تناول نہ فرماتے، اگرچہ کئی روز تک مہمان نہ آئے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ ضیافت کا طریقہ سب سے پہلے آپ ہی نے اختیار فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جو فرشتے آئے وہ خوش وضع، خوبصورت جوان لڑکوں کی صورت میں آئے۔ ان نو واردوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مہمان جانا۔ مہمانوں نے آتے ہوئے سلام پیش کیا۔ آپ نے اس کے جواب میں بہتر سلام کیا۔ مہمانوں کی ضیافت کے لئے آپ نے بغیر تاخیر کئے ایک بچھڑا ذبح کیا اور اسے گرم پتھروں کی حرارت سے تیار کر کے مہمانوں کو پیش کیا۔ (بعد کا واقعہ اگلی آیت میں بیان ہوا ہے)۔ (۶)

(بقیہ۵)
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی۔ ج ۲، ص ۳۸۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۹، ص ۶۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی۔ ص ۳۸۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۴۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج ۲، ص ۳۶۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۱۸، ص ۲۴
- ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۲، ص ۱۳
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۲

(۶)
- ☆ تفسیر البغوی المسمی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان۔ ج ۲، ص ۳۹۲
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج ۳، ص ۱۰۶۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۹، ص ۶۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج ۲، ص ۴۵۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی۔ ج ۲، ص ۳۹۱

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ دو مسلمانوں کا آپس میں ملاقات کے وقت سلام کرنا اور اس کا جواب دینا اسلامی شعار میں سے ہے۔ سلام کرنا سنت اور اس کا جواب واجب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنے والے نووارد مہمانوں نے آپ کو سلام دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بہتر کلمات سے جواب دیا۔ ملّتِ ابراہیمی کا یہ طریقہ آج بھی مسلمانوں میں رائج ہے۔

حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ (۷)

ایک مسلمان پر اپنے بھائی کے لئے پانچ چیزیں واجب ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ چھینک لینے والے کو اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا۔ دعوت قبول کرنا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ اور جنازہ کے ساتھ جانا۔ (۸)

(بقیہ ۶) ☆ تفسیر البغوی المسمی به معالم التنزیل ،مصنفه الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعه ملتان ، ج ۲، ص ۳۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت ، ج۵، ص ۲۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور ، ج ۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه ، ج ۲، ص ۲۲۲

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه،المعروف به حاشیه الجمل مولفه شیخ سلیمان الحمل ، ج ۲، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۲، ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ، ج ۱۸، ص ۲۶

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی ، ج ۶، ص ۹۲

(۷) ☆ رواه البخاری ، ج ۱، ص ۱۶۶

☆ ورواه مسلم ، ج ۲، ص ۲۱۳

☆ ورواه ابن ماجه ، ص ۱۰۵ ، عن ابی هریرة

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان ، ج ۳، ص ۱۰۶۰

﴿۲﴾ سلام کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلا آدمی کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اور جواب دینے والا کہے۔ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ
اور بہتر یہ ہے کہ جواب دینے والا سلام کرنے والے سے بہتر کلمات کہے۔
مثلاً سلام کرنے والے نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، تو جواب دینے والا کہے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ .
اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اسی کا حکم دیا ہے۔
وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا ۔ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا☆
اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ (سورۃالنسآء آیت،۸۶) (۹)

﴿۳﴾ ہر مذہب وملت میں ملاقات کے آداب ہیں اور ملاقات کے وقت مختلف کلمات کہے جاتے ہیں۔ مختلف

(بقیہ۸)
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۴۵۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۲ ،ص ۹۴
☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه،المعروف به حاشیه الجمل.مولفه شیخ سلیمان الجمل، ج۳،ص ۴۵۲
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲،ص ۶۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۹،ص ۲۷
☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۲۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۳۶۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۸،ص ۲۶

(۹)
☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۰۲۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۲ ،ص ۹۴
☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه،المعروف به حاشیه الجمل.مولفه شیخ سلیمان الجمل، ج۳،ص ۴۵۲
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱،ص ۱۳

اشارے کئے جاتے ہیں جو اکثر و بیشتر مہمل، بے جا اور غیر مہذب ہوتے ہیں۔ بعض کلمات جو ایک وقت میں استعمال ہوتے ہیں، وہ دوسرے وقت استعمال نہیں ہو سکتے۔ مگر اسلام نے جو ملاقات کے آداب و کلمات تعلیم فرمائے ہیں وہ ہر لحاظ سے کامل، جامع اور دوسروں سے افضل ہوتے ہیں۔ یہی کلمات ہر چھوٹا بڑا استعمال کرسکتا ہے۔ دن رات استعمال کرسکتا ہے اور پھر وہ اتنے بامعنی ہیں کہ اس سے بہتر کا تصور ہی ممکن نہیں۔ اس لئے مسلمان پر لازم ہے کہ ملاقات کے وقت وہی کلمات استعمال کرے اور اسی طرح استعمال کرے جس طرح اسلام کی تعلیم ہے۔ اس کے خلاف کرنے والا ثواب سے محروم رہے گا، اور اسلامی شعار ترک کرنے کا وبال اس کے ذمہ لازم ہوگا۔ (۱۰)

﴿۴﴾ ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ جب کوئی دوسرے کے گھر اور دفتر وغیرہ میں جائے تو سب سے پہلے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرے۔ پھر سلام کرے۔ اس کے بعد کلام کرے اور اپنا مدعا بیان کرے۔

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ☆ (سورۃالنور آیت ۲۷)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو۔ اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ (۱۱)

﴿۵﴾ سلام کرنے کے آداب میں یہ ہے کہ سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام میں پہل کرے اور قلیل، کثیر کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

---

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲، ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۸، ص ۲۶

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱، ص ۲۳

حضور پُرنور معلم کتاب وحکمت نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ (۱۲)

سوار پیدل کو، پیدل بیٹھے کو اور قلیل، کثیر کو سلام (کرنے میں پہل) کرے۔

﴿۶﴾ بڑے اگر بچوں کو سلام میں پہل کریں تو یہ بھی سنت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید العالمین امام المرسلین ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ (۱۳)

﴿۷﴾ سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء حُسنیٰ میں سے ہے۔ اس کا مفہوم امن وسلامتی ہے۔ امن وسلامتی مومن کے لئے ہے۔ کافر کے لئے نہیں۔ لہٰذا مومن کافر کو سلام نہ کرے، اور اگر کافر مومن کو سلام کرے تو مومن پر اس کا جواب دینا واجب نہیں، بلکہ اسے جواب نہ دینا بہتر ہے اور اگر مومن کو کافر کے سلام کا جواب دینا پڑے تو جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ (۱۴)

جب تمہیں کوئی اہلِ کتاب (کافر) سلام کرے تو اس کے جواب میں صرف یہ کہو: وَعَلَيْكُمْ

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری، ج۲، ص ۹۲۱ ☆ ورواہ مسلم، ج۲، ص ۲۱۲
☆ ورواہ ابوداؤد فی کتاب الادب ☆ ورواہ الدارمی فی کتاب الاستیذان
☆ ورواہ مالک فی کتاب السلام
☆ ورواہ احمد، ج۳، ص ۳۲۵، ۳۵۱، ج۲، ص ۴۴۴، ج۶، ص ۱۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(۱۳) ☆ رواہ البخاری، ج۲، ص ۹۲۳ ☆ ورواہ مسلم، ج۲، ص ۲۱۲، عن انس

(۱۴) ☆ رواہ البخاری، ج۲، ص ۹۲۵
☆ ورواہ مسلم، ج۲، ص ۲۱۳ ☆ ورواہ الدارمی فی کتاب الاستیذان
☆ رواہ مالک فی کتاب السلام ☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج۲، ص ۹، ج۳، ص ۹۹

﴿۸﴾ جماعت میں سے اگر ایک آدمی نے سلام کہہ دیا' یا سلام کا جواب لکھ دیا تو سلام کا جواب باقیوں کی طرف سے کفایت کرے گا۔ اگر کسی نے بھی نہ سلام کیا اور نہ جواب دیا تو سب سنت اور واجب کے تارک ہوں گے۔

حدیث شریف میں ہے۔

يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَامَرُّوْااَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يُرَدَّاَحَدُهُمْ.(۱۵)

جب کوئی جماعت گزرے تو ان کے لئے یہ کافی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک سلام کرے اور جو لوگ بیٹھے ہوں ان کے لئے یہ کافی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے۔

﴿۹﴾ سلام کے بعض اور آداب یہ ہیں۔

(ا) غیر محرم اور جوان عورتوں کو سلام نہ کرنا چاہئے، اس میں خوفِ فتنہ ہے۔ نیز جب عورتوں سے اذان، اقامت اور نماز میں بلند آواز سے پڑھنا ساقط ہے تو ان سے سلام کا جواب بھی ساقط ہے۔ لہٰذا ان کو سلام نہ کیا جائے۔

(ب) کسی کافر کو تعظیماً سلام کرنا کفر ہے۔

(ج) سائل کے سلام کا جواب دینا لازم نہیں۔

(د) خطبہءِ جمعہ کے دوران سلام کرنا منع ہے اور اگر کوئی سلام کہے تو اس کا جواب بھی واجب نہیں۔

(ر) فاسق معلن کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

(ر) جو شخص سلام کا جواب دینے سے حقیقۃً عاجز ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ مثلاً کھانا کھا رہا ہے۔

(ز) جو شخص شرعاً جواب دینے سے عاجز ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ مثلاً نماز پڑھ رہا ہو، یا قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہو۔ حدیث بیان کر رہا ہو۔ خطبہ دے رہا ہو۔ فقہ کا تکرار کر رہا ہو۔ مقدمہ کا فیصلہ کر رہا ہو۔ کسی مسئلہ میں علمی بحث کر رہا ہو۔ اذان دے رہا ہو۔ اقامت کہہ رہا ہو۔ دینی کتاب کا درس دے رہا ہو۔ جو شخص برہنہ ہو۔ پیشاب و پاخانہ میں مشغول ہو۔ جو شخص استاد سے سبق پڑھ رہا ہو۔ جو شخص ذکر و اذکار میں مشغول ہو۔ تلبیہ کہہ رہا ہو۔

(۱۵) ورواه ابوداؤد عن علی بن ابی طالب، ج ۲، ص ۳۶۱

اونگھ رہا ہو، یا سو رہا ہو، یا نشہ میں ہو، یا مجنون ہو۔

ان تمام لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے، اگر کوئی مذکورہ بالا حالتوں میں کسی کو سلام کرے تو جواب کا مستحق نہیں۔

احادیث طیبہ کثیرہ میں یہ مسائل مذکورہ ہیں۔

حوالہ کے لئے کتب احادیث میں باب السلام اور باب الاستیذان ملاحظہ کیجئے۔

﴿۱۰﴾ کھانا فقراء کو کھلائیں تو صدقہ ہے اور اقارب کو، تو صلۂ رحم اور احباب و مہمان کو، تو ضیافت ہے۔ اور یہ تینوں باتیں موجب نزولِ رحمت و دفعِ بلا و مصیبت ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيْدُاللّٰهُ بِهِمَا فِى الْعُمْرِوَيَدْفَعُ بِهِمَامِيْتَةَ السَّوْءِ وَيَدْفَعُ بِهِمَاالْمَكْرُوْهَ وَالْمَحْذُوْرَ(١٦)

بے شک صدقہ اور صلہ رحمی، ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ و اندیشہ کو دور کرتا ہے۔

ایک اور حدیث میں مروی ہے۔

اَلضَّيْفُ يَاْتِىْ بِرِزْقِهٖ وَيَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ وَيُمَحِّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبَهُمْ.(١٧)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے اوران کے گناہ مٹادیتا ہے۔

(١٦) ☆ رواه فى مجمع الزوائدللهيثمى، ج٨، ص ١٥١
☆ ورواه فى المطالب العاليه لابن حجر، ص ٨٧٥
☆ ورواه فى فتح البارى لابن حجر، ج ١٠، ص ٤١٦
☆ ورواه فى الترغيب والترهيب للمنذرى، ج٢، ص ٣٣٥
☆ ورواه فى الكامل فى الضعفاء لابن عدى، ج٤، ص ١٣٧٩ /بحواله.....
☆ موسوعه اطراف الحديث النبوى الشريف، ج٣، ص ٩٨

(١٧) ☆ رواه ابو الشيخ عن الدرداء /بحواله كنز العمال، ج٩، ص ٢٥٨٣٥

﴿۱۱﴾ ضیافت، مکارمِ اخلاق، آدابِ اسلام اور انبیاء و مرسلین کی سنت ہے۔ اس سنت کا قائم رکھنا، مومن کی شان کے لائق ہے۔(۱۸)

﴿۱۲﴾ جمہور علماء کے نزدیک ضیافت واجب نہیں، سنت ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ(۱۹)

جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ احسان کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

جب ہمسائے کے ساتھ احسان کرنا واجب نہیں سنت ہے، تو مہمان کے ساتھ عزت سے پیش آنا بھی اسی درجہ کا حکم ہے، یعنی وہ بھی سنت ہے۔(۲۰)

﴿۱۳﴾ مضطر مہمان، جس کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہو اس کی ضیافت فرض کفایہ ہے۔(۲۱)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۶۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴،ص ۱۶۲

☆ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ، (۱۹۶۴ء) جلد سوم، ص ۵۱۱

☆ الکاشف عن حقائق السنن المعروف شرح الطیبی مصنفہ الامام شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی المتوفی ۷۴۳ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ج۸،ص ۱۷۰

(۱۹) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی شریح وعن ابی ھریرۃ بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج۲،ص ۳۱۳

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۶۵

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۶۵

☆ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ، (۱۹۶۴ء) جلد سوم، ص ۵۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۰۶۲

﴿۱۴﴾ مہمان کو حتی الامکان جلد کھانا مہیا کیا جائے۔ خواہ مخواہ کی تاخیر اور انتظار مروت کے خلاف ہے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ جو شے میسر ہو وہ فوراً پیش کر دی جائے اور پھر اگر گنجائش ہو تو ضیافت میں اور اشیاء بھی پیش کی جائیں اور اگر ممکن ہو تو کھانے سے پہلے پھل پیش کیے جائیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ، آپ کے جانثار صحابی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک صحابی کے ہاں مہمان ہوئے تو میزبان صحابی نے ان کی ضیافت کی۔

ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ مَااَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًامِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ هُمْ بِعَذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْامِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَالْمِدْيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْمَحْلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْآ مِنَ الشَّاةِ ......الحديث (۲۳)

......پھر میزبان صحابی نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج کے روز عزت والے مہمانوں کا میزبان کوئی اور مجھ سے زیادہ نہ ہوگا۔ راوی کہتا ہے پھر وہ میزبان گئے اور کھجوریں لے کر حاضر ہوئے ان میں کچی کھجوریں، پکی کھجوڑیں اور پختہ کھجوریں تھیں اور عرض کی انہیں تناول فرمائیں۔ انہوں نے (جانور ذبح کرنے کے لئے) چھری ہاتھ میں لی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ انہوں نے ایک بکری ان کے لئے ذبح کی۔ اس سے مہمانوں نے کھانا کھایا۔......

صحابی نے اپنے معزز مہمانوں کو پہلے پھل (کھجور) پیش کیا۔ پھر ان کے لئے بکری ذبح کر کے کھانا تیار کیا۔

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۴۱

(۲۳) ☆ رواہ مسلم، ج۲، ص۱۷۷

☆ ورواہ ابن ماجہ، ص۲۳۷، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

﴿۱۶﴾ مہمان کے سامنے اس کی ضرورت سے زیادہ کھانا پیش کیا جائے۔ اس میں سے جتنی ضرورت ہوگی وہ کھائے گا۔ اگر کھانا اس کی ضرورت سے کم ہوگا تو مارے شرم کے بھوکا رہے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین مہمانوں کے لئے ایک گائے ذبح کی اور صحابی نے بھی تین مہمانوں کے لئے ایک بکری ذبح کی۔ (۲۴)

﴿۱۷﴾ مہمان اگر کم ہوں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اور اگر زیادہ ہوں تو ان کو کھلانے کے بعد خود کھائے۔

مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے پس منظر میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی۔

آقا و مولیٰ، ماوی و ملجائے بے کساں ﷺ کے حضور ایک مسکین بھوکا حاضر ہوا، حضور ﷺ نے فرمایا: جو اسے مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل کرے گا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسے اپنے گھر لے گئے۔ گھر میں بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا تھا، باقی کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا: بچوں کو بہانہ سے بھوکا سلا دینا اور رات کو کھانے کے وقت بہانہ سے چراغ گل کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ مہمان کے ساتھ کھانے بیٹھے اور دکھانے کے لئے جھوٹ موٹ ہاتھ ہلاتے رہے۔ سب گھر والوں نے بھوکے رات گزاری، لیکن اس بھوکے کا پیٹ بھر دیا۔ ان کے حق میں یہ آیت اتری۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ . وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِه فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆ (سورۃ الحشر آیت ۹)

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (۲۵)

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۹۰

(۲۵) ☆ البخاری، ج ۲، ص ۷۲۵، عن ابی ہریرۃ

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ ... ج ۲ ص ۵۰

﴿۱۸﴾ میزبان خود یا اپنے معتمد نمائندہ کو کہے کہ وہ خوب دھیان رکھے کہ مہمان کھانے میں کوئی کمی یا دِقت تو محسوس نہیں کررہے۔ یہ بھی اخلاقیات میں شامل ہے۔(۲۶)

﴿۱۹﴾ کھانے کی ابتداء(مہمان ہو یا میزبان یا جماعت) میں پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اور کھانے کے آخر میں پڑھا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اول وآخر میں دیگر مسنون دعائیں پڑھنا بھی مستحب ہے۔(۲۷)

﴿۲۰﴾ مہمان سے خندہ روئی اور بشاشت سے پیش آئے۔ ان سے نرم گفتگو کرے۔ حسبِ طاقت وقدرت حقِ مہمانی ادا کرنے میں کوشاں رہے۔ حقوق ضائع کئے بغیر قدرے تکلف سے کھانا تیار کرائے۔(۲۸)



(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص ۶۵
☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۴۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص ۶۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

(۲۸) ☆ اشعۃاللمعات شرح مشکوۃ مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ، (۱۹۶۴)جلدسوم، ص ۵۱۱



باب (۲۱۴) :

﴿ناپ تول میں کمی کی مذمت﴾

﴿تجارت کے اسلامی اصول﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا . قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ . وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ☆ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ☆ بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ . وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ☆

(سورہ ھود، آیات، ۸۴، ۸۵، ۸۶)

اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو، کہا: اے میری قوم! اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور

لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ اللہ کا دیا ہوا جو بچ رہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو، اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں۔

حل لغات :

"مَدْیَنَ" : سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے کا نام ہے۔ آپ جہاں آباد ہوئے اس شہر کا نام مدین ہے اور آپ کی اولاد قبیلہ مدین کہلایا۔ مدین کا شہر حجاز اور شام کے درمیان ہے۔ (۱)

"اَخَاهُمْ" : اَخٌ دراصل اَخَوٌ ہے۔ ہر وہ فرد جو دوسرے کے ماں باپ یا ان میں کسی ایک یا رضاعت میں شریک ہو۔ بمعنی بھائی۔ لیکن اس کا استعمال عام ہے، ہر وہ فرد جو دوسرے کے ساتھ کسی نوعیت کی شرکت رکھتا ہو۔ قبیلہ میں، یا دین میں، یا اس کے علاوہ دیگر مناسبات میں، وہ ایک دوسرے کے بھائی کہلاتے ہیں۔

اس آیت میں (اور اس کے علاوہ دیگر متعدد آیات کریمہ میں) نبی کو قوم کا بھائی کہا گیا ہے۔ اس سے مراد نسبی، رضاعی یا دینی بھائی نہیں بلکہ قبیلہ کا ایک فرد مراد ہے۔

---

(۱) الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۵

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۵۵

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۰

الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۴۹۳

انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۸۲

تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۵

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۲۵

تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص۱۷۱

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۱۱۶

تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۴۰

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۱۰۲

نبی کو اَخوٌ کہنے میں ایک حکمت یہ ہے کہ نبی اپنی امت پر اس طرح شفیق ہوتا ہے، جس طرح بھائی بھائی پر شفیق ہوتا ہے۔(۲)

''وَلَاتَنْقُصُواالْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ'': تَنْقُصُوْا، نَقْصٌ سے بنا ہے، بمعنی کمی کرنا۔

کَیْلٌ ناپ کرنا اور مِکْیَالٌ ناپ کا پیمانہ۔ وَزْنٌ، تولنا۔ مِیْزَانٌ، وزن کا پیمانہ۔

خطیب الانبیاء حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بت پرستی کے علاوہ کم ناپنے اور کم تولنے کے فعلِ قبیح میں مبتلا تھی۔ ان کا لین دین اور تجارت کی بنیاد دوسروں کو نقصان پہنچانے پر تھی۔ اس کے لئے انہوں نے ناپ تول کے دو پیمانے بنا رکھے تھے۔

ایک قسم کے پیمانے وہ تھے جو معیار سے زیادہ تھے، ان پیمانوں سے دوسروں سے اشیاء لیتے تھے۔ اس طرح وہ دوسروں کو نقصان پہنچاتے تھے۔

دوسری قسم کے وہ پیمانے تھے جو معیار سے کم تھے۔ ان پیمانوں سے اپنی اشیاء ناپ تول کر دیتے تھے۔ اس طرح وہ پوری قیمت لے کر کم ناپ اور وزن کی اشیاء دیتے تھے۔ ان کے اس دہرے معیار سے حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو روکا۔(۳)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر۔ ج ۱۔ ص ۲

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت۔ ص ۲۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر۔ ج ۱۰۔ ص ۱۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ۔ کراچی۔ ج ۲۔ ص ۴۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج ۲۔ ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کونہ۔ ج ۳۔ ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲۔ ص ۱۱۲

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۹۔ ص ۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج ۲۔ ص ۵۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج ۲۔ ص ۲۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۸۔ ص ۰۰

"اِنِّیٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ": آیت میں خَیْرٌ سے مراد وسعت اور فراخی رزق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق میں فراخی اور وسعت دے رکھی ہے۔ تمہیں بد دیانتی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود تم بد دیانت ہو۔ یہ تمہیں زیب نہیں دیتا۔ (۴)

"وَلَاتَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ": بَخْسٌ کا معنی ہے کمی کرنا، اس طرح کہ دوسرے پر ظلم ہو، یا شے کو عیب لگانا کہ دوسرے کو نقصان اٹھانا پڑے۔ (۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ناپ تول میں کمی کے علاوہ دیگر تمام معاملاتِ لین دین میں کمی کر کے دوسروں پر ظلم نہ کرو۔

ان آیاتِ مبارکہ میں تجارت میں دوسروں کو نقصان پہنچانے کے ہر طریقہ سے روکا گیا ہے۔ وزن، ناپ، تعداد، مقدار، وغیرہ میں کمی، اشیاء کو عیب لگا کر صحیح اشیاء کے طور پر پیش کرنا (جیسا کہ اب بھی رائج ہے) یہ سب امور حرام ہیں۔ ان آیات میں تکرار تاکید کے لئے ہے۔ (۶)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۵۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۵۲

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۸۷

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۸۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۷۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۱۱۴

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص۳۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۱، ص۲۰

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۲۴

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص۳۰۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۸۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۵۵

3:86

بَقِيَّتُ اللهِ خَيْرٌ لَّكُمْ:

لوگوں کے حقوق ادا کرنے کے بعد تمہارے پاس جو کچھ بچے اور صحیح تجارت کے طور پر جو نفع تمہیں ملے وہ اس سے بہتر ہے جو تم حقوق دبا کر جمع کرتے ہو۔ یعنی تمہاری حلال کی کمائی، اگر چہ قلیل ہو، حرام کی کمائی سے بہتر ہے۔(۷)

(بقیہ ۲)
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۱
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۶۶
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۶۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۵
- ☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل۔ مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۴۶۳
- ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۴، ص ۱۸۷
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۲۹۳
- ☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۰
- ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ــ

(۷)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۸۶
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۵۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۲۹۳، ۲۹۴
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۲
- ☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۹۸
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۲
- ☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل۔ مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۴۶۵

شانِ نزول:

خطیب الانبیاء سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام مدین کی طرف مبعوث ہوئے۔ یہ قبیلہ بت پرستی میں مبتلا تھا اور اخلاقی طور پر تجارت میں دوسروں کو دھوکا دے کر نقصان پہنچاتا تھا۔ ان کے ناپ تول کے پیمانے دو قسم کے تھے۔ معیار سے زائد پیمانوں سے دوسروں سے اشیاء لیتے اور معیار سے کم پیمانوں سے دوسروں کو دیتے تھے۔ اس طرح لینے اور دینے ہر دو طریقوں میں دوسروں کو نقصان پہنچاتے تھے۔ اس کے علاوہ مال کا عیب چھپا کر دھوکا سے صحیح مال کے طور پر فروخت کرتے اور عیب والے مال کی قیمت صحیح مال کی قیمت کے برابر لیتے تھے۔ ان برائیوں سے پاک کرنے اور رب واحد کریم جل وعلا کی عبادت کی دعوت کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اسی واقعہ کو بیان کرنے کے لئے ان آیات مبارکہ کا نزول ہو۔ (۸)

(بقیہ۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۴، ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲، ص ۱۰۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج ۴، ص ۱۸۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۲، ص ۸۷

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۹، ص ۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج ۴، ص ۱۸۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۸، ص ۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۱۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۴، ص ۱۷۱

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص ۲۴۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل مصنفه: الامام جار الله زمخشری مطبوعه کراچی، ج ۲، ص ۳۶۳

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیه، المعروف به حاشیه الجمل، مؤلفه سبح سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۴۲۳

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۱، ص ۲۷

☆ تفسیر البغوی المسمی به معالم التنزیل، مصنفه الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج ۲، ص ۲۹۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اللہ رب العزت جل وعلا معبودِ حقیقی ہے۔ وہ ذات وحدہٗ لاشریک ہے۔ اپنی ذات، صفات، افعال، اسماء میں بے مثال ہے۔ عبادت کے لائق وہی ذات ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کی ذات پر اس طرح ایمان لانا، جس طرح انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، توحید کہلاتا ہے۔ توحید ایمان کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ اس عقیدہ سے انحراف یا انکار کفر ہے۔ کفر سے احتراز فرض ہے۔ (۹)

﴿۳﴾ صحیح تجارت اسلام کے احکام میں سے ایک اہم حکم ہے۔ اس لئے تجارت کے اسلامی اصولوں پر کاربند رہنا فرض ہے۔ تجارت اگرچہ نفع کی غرض سے کی جاتی ہے، مگر اس کا مقصد دوسروں کے حقوق غصب کرنا نہیں۔ اشیاء کی خرید و فروخت میں، تبادلہ میں ناپ تول، تعداد، مقدار میں اس طرح کمی کرنا کہ دوسرے کا حق ضائع ہو یا دوسرے کو نقصان پہنچے، حرام ہے۔ حقوق الناس کا دبانا حرام ہے۔ اس سے بچنا فرض ہے۔ لین دین

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ مصر، ج ۱۸، ص ۴۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۴، ص ۱۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۶۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۶۵

☆ تفسیر البغوی المسمی بہ معالم التنزیل مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۹۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۳

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵

☆ الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل، مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۳۶۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۷۶

میں عدل، انصاف فرض ہے۔اس لئے ناپ تول کے پیمانے معیار کے مطابق رکھنا بھی فرض ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ تجارت، کسب، صنعت کاری، زراعت، ملازمت وغیرہ پیشے اس لئے اختیار کئے جاتے ہیں کہ رزقِ حلال بافراغت دستیاب ہو۔لیکن ناجائز وحرام ذرائع اختیار کرنے سے رزق میں کمی اور بے برکتی ہوجاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَاظَهَرَقَوْمُ الْبَخسَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ اِلَّاابْتَلَاهُمُ اللهُ بِالْقَحْطِ وَالْغَلَا (۱۱)

جب کوئی قوم ناپ اور تول میں کمی کو رائج کرلیتی ہے اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی اور مہنگائی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اس لئے ناپ تول میں عدل سے کام لینا اپنی معیشت بہتر بنانے کے لئے بھی ضروری ہے۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ج۹،ص۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸،ص۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ ،کراچی،ج۲،ص۳۹۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۸۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۲۲۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۲۵۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت۔ج۴،ص۱۸۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲،ص۳۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲،ص۱۱۵

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل۔مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳،ص۴۱۴

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۲۵۲

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص۱۷۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸،ص۴۲

﴿۴﴾ ناپ تول میں عدل اور برابری کا یقینی حصول فرض ہے۔ عدل کے یقینی حصول کے لئے اشیاء دینے میں ذرا جُھکتا تولنا اور ناپنا مستحب ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں۔

یَاوَزَّانُ زِنْ وَارْجِحْ (۱۳)

اے وزن کرنے والے! وزن کرتے زرا جُھکتا تول۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاوَزَنْتُمْ فَارْجِحُوْا (۱۴)

جب تم تول کرو تو جھکتا ہوا تولو۔

اس لئے اشیاء فروخت کرتے ہوئے وزن یا ناپ میں وسعت پیدا کرے اور جھکتا تولے اور ناپے کہ یہ مستحب ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ کفار کفر پر قائم رہتے ہوئے بھی معاملات کی درستی میں اسلامی احکام کے پابند ہیں۔ معاملات میں اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی پر اسلامی سزا کے مستوجب ہیں۔ مثلاً چوری، ڈاکہ، بددیانتی، ملاوٹ، کم تولنا، کم ناپنا وغیرہ۔ (۱۶)

---

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ، ص ۱۶۱

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ فی کتاب التجارات

☆ ونحوہ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی والحاکم وابن حبان

(۱۵) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۔۔

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۵۲

(۱۶) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۴

﴿۶﴾ اشیاء بالخصوص پھلوں اور سبزیوں کی نیلامی کے وقت نیلام کرنے والا بولی ختم ہونے کے بعد خریدار کی خریدی اشیاء میں سے کچھ حصہ اٹھا لیتے ہیں۔ ایسا حصہ لینا نیلامی کرنے والے کے لئے جائز نہیں۔ وہ تو صرف بائع اور مشتری میں وکیل ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت کرنے میں جو رزقِ حلال نصیب ہو، اس پر قناعت کرنا، حرام ذرائع سے رزق حاصل کرنے سے افضل و بہتر ہے۔ قلیل حلال کثیر حرام سے بہتر ہے۔ قرآن مجید نے اسی کی تعلیم دی۔ (۱۸)

﴿۸﴾ فروخت کرنے والے، وزن یا ناپ کرنے والے کے لئے ہر وقت عدل و انصاف سے ناپنا تولنا فرض ہے، اگرچہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔ اسے جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا ہر حال میں اسے دیکھ رہا ہے۔ لہٰذا خریدار کی غیر حاضری میں بھی ناپ تول میں عدل و انصاف فرض ہے۔ (۱۹)

---

(۱۷) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۴

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۵۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۲

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۹۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۲۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۷۸

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۵۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۷۳

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل، مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۴۱۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۷۸

یادداشت:

سورۃ الاعراف، آیت: ۸۵ میں ناپ تول میں عدل وانصاف کا حکم دیا ہے۔سورہ مذکورہ میں اس کے چند احکام وہاں گذر چکے ہیں۔قرآن مجید میں دیگر چند مقامات پر اس کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ان شاءاللہ ان آیات کے احکام مستنبط کرتے وقت اس کا ذکر مزید کر دیا جائے گا۔

بار بار کا ذکر تاکیدی حکم کے لئے ہے۔



باب (۲۱۵) :

﴿غیر معیاری سِکّے اور جعلی کرنسی نوٹ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قَالُوۡا یٰشُعَیۡبُ اَصَلٰوتُکَ تَاۡمُرُکَ اَنۡ نَّتۡرُکَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآءُ نَاۤ اَوۡ اَنۡ نَّفۡعَلَ فِیۡۤ اَمۡوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّکَ لَاَنۡتَ الۡحَلِیۡمُ الرَّشِیۡدُ ☆

(سورہ ھود، آیت ۸۷)

بولے اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ ہاں جی، تمہیں بڑے عقل مند نیک چلن ہو۔

حل لغات :

"اَصَلٰوتُکَ" : ہمزہ استفہام کا ہے جو بطورِ استہزاء استعمال ہوا ہے۔ صلوٰۃ سے مراد ہماری متعارف نماز ہے۔ اس سے ایمان اور دین بھی لیا گیا ہے۔ (۱)

"اَنۡ نَّتۡرُکَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآءُ نَا" : کہ ہم اپنے باپ داداؤں کے خداؤں کی پوجا چھوڑ دیں۔ ہم نے صدیوں

(۱) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۳
تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۷

سے اپنے باپ دادوں کو دیکھا کہ وہ انہی بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

"اَوْاَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَانَشٰٓؤُا": یا اپنے مالوں میں جو چاہیں نہ کریں۔ کیا تیرے کہنے سے اپنے اموال میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں۔ ہمیں لین دین میں پورا اختیار ہے۔ کم دیں یا زیادہ لیں۔ کھوٹا دیں یا کھرا۔ تمہیں ہمارے میں استعمال کرنے کی ہدایات کا اختیار نہیں۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو سکہ لین دین میں استعمال ہوتا تھا، اس کا ایک خاص وزن تھا۔ بلکہ جب بھی اور جہاں بھی جتنی دیر تک سونے، چاندی یا کسی اور دھات کے سکے استعمال ہوتے رہے، ان میں سے ہر ایک کا خاص وزن ہوتا تھا۔ ان کے وزن کے لحاظ سے ان کی ثمنیت (قیمت) کا اعتبار ہوتا تھا۔ اگر ان کا معیاری وزن کم کردیا جاتا یا اس میں کوئی کم درجہ کی دھات شامل کردی جاتی تو وہ پوری ثمنیت (معیاری قیمت) کھو بیٹھتا۔ بلکہ بعض اوقات تو کھوٹا ہو کر اپنا چلن کھو بیٹھتا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم دینار و درہم (سونے چاندی کے سکوں) کے معیاری وزن میں کمی کردیتے اور ان کم وزن کے سکوں کو معیاری طور پر لین دین میں استعمال کرتے۔ ظاہر ہے اس سے تجارت میں فروخت کرنے والے کو نقصان پہنچتا تھا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم اس کمی اور نقصان کو اپنا حق سمجھتی تھی۔ اس کی عقل ماری گئی وہ یہ نہ سمجھ سکی کہ اس طرح دوسرے بھائی کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے جو کسی لحاظ سے بھی قابلِ برداشت نہیں۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اس قبیح اور نقصان دِہ فعل سے منع کیا۔ (۲)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان، ج۲، ص۳۹۹

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی. ص ۲۴۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۴۶۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۷۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۴۴

شانِ نزول:

حضرت سیدنا شعیب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کثرت سے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔عبادات میں انہماک اور رجوع الی اللہ کے ساتھ مواظبت فرماتے تھے۔آپ جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے وہ بت پرست تھی اور دیگر اخلاقی برائیوں کے علاوہ ناپ تول میں کمی کرنا، مال کے بدل میں معیار سے کم وزن سکے دینا ان کا معمول تھا۔دوسروں کو نقصان پہنچانا وہ اپنا ذاتی استحقاق سمجھتے تھے۔حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں بت پرستی اور ناپ تول میں کمی اور غیر معیاری سکوں کو رائج کرنے سے روکا۔اس کے جواب میں بجائے ہدایت پانے کے،قوم نے آپ کا مذاق اڑانا شروع کیا۔کبھی کہتے آپ کی نماز آپ کو یہی سبق دیتی ہے کہ آپ ہمیں کہیں کہ ہم اپنے باپ دادوں کے خداؤں کی پوجا سے دستبردار ہوجائیں اور اپنے ذاتی اموال میں اپنی خواہش سے تصرف نہ کریں۔

بطور طنز واستہزا آپ کو حلیم ورشید بھی کہتے تھے۔ان کے نزدیک یہ کلمات آپ کی (نعوذ باللہ) حماقت پر دلالت کرتے تھے۔اس پر اس آیت مبارکہ کا نزول ہوا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی بھی معظم ومحترم شخصیت کو بغیر کلمات تعظیم ملائے نام سے خطاب کرنا بہت بڑا جرم اور قبیح فعل ہے۔

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۶

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۴، ص ۱۵۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۵۱

بالخصوص انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کوصرف نام لے کر پکارنا کافروں کا طریقہ ہے۔

(یادرہے کہ ان کا رب تعالیٰ ان سے اعظم واعلیٰ ہے۔وہ جس طرح چاہے ان کوخطاب کرے۔اسے ہرطرح کا حق ہے)

معظم اشخاص اور بالخصوص انبیاء کو جب بھی خطاب کرنا مقصود ہوان کے عمدہ القاب اور کلماتِ تعظیم سے خطاب کرو، تاکہ طریقۂ کفار سے اجتناب وامتیاز ہوسکے۔

فائدہ جلیلہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب انبیاء کو نام لے کر پکارا ہے۔مگر اپنے محبوب ومحبّ نبیِ اکرم رسولِ معظم ﷺ کو جہاں بھی ندا کی، تعظیمی القاب سے ندا فرمائی۔

یٰاَیُّھَاالرَّسُوْلُ. یٰاَ یُّھَاالنَّبِیُّ. یٰاَ یُّھَاالْمُزَّمِّلُ. یٰاَ یُّھَاالْمُدَّثِّرُ.

یَاآدَمُ باپدرِ انبیاء خطاب

یٰاَیُّھَاالنَّبِیّ خطابِ محمد است (۳)

(۲) اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔عبادت کے لائق صرف وہی ذات ہے۔اس جہاں میں اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔انبیاء ومرسلین باوجود جلالت وعظمت کے، وہ بھی عبادت کے لائق نہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ ارفع ملاحظہ فرما کر بارہا حضور کو سجدہ کرنے کی التجا کی، آپ نے ہر بار منع فرمادیا اور فرمایا، عبادت کے لائق صرف ایک ذات ہے۔جب انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال ہے تو کائنات میں اور کون ہے جو عبادت کے لائق ہو۔

بندۂ مومن کو ہر لحہ اسی کو معبودِ حقیقی جاننا اور اسی کی عبادت کرنا فرض ہے۔توحیدِ باری تعالیٰ کا مسئلہ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ کے علاوہ ہر سلیم الفطرت پر واضح ہے۔یہ مسئلہ بدیہیات میں سے ہے اور بدیہیات مسلمات میں سے ہوتے ہیں۔اس پر دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

''آفتاب آمد دلیل آفتاب''

(۳) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۵

﴿۳﴾ ہر امت پر نماز اور زکوٰۃ فرض رہی۔ اگرچہ اس کی کیفیت اور انداز و مقدار مختلف تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔ صحیح طور پر نماز ادا کرنے والے کا کردار جمیل و معروف بن جاتا ہے۔ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ ☆ (سورۃالعنکبوت آیت ۴۵)

اے محبوب! پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ۔ بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے، اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

لہٰذا ہر مومن کو پورے آداب کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے، تاکہ اسلامی معاشرہ سے بے حیائی اور برائی دور ہو جائے۔ (۴)

﴿۴﴾ نماز دین کے اعظم اور اظہر شعائر میں سے ہے۔ اس لئے نماز کی توہین، تذلیل اور نمازی کا تمسخر کفار کا طریقہ ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم آپ کے نماز پڑھنے کا تمسخر اڑاتی تھی۔

مومن پر لازم ہے کہ نماز اور نمازی کا ادب کرے۔ (۵)

﴿۵﴾ مشرکوں، بدعتیوں، بداعمالوں اور اہلِ ہوا کی تقلید حرام ہے۔ حضرت شعیب اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی تبلیغ کے جواب میں ان کی قوموں نے یہی کہا تھا کہ ہم اپنے باپ دادوں کے خداؤں کی پوجا کرنے سے باز نہیں رہیں گے۔ یہی بُری تقلید ان کی گمراہی اور کفر کا باعث رہی۔ مسلمانوں کو اچھوں کی تقلید کا حکم ہے۔ اسی

---

(۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۳

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵

پروہ مضبوطی سے قائم رہیں۔ائمہ مجتہدین کی تقلید واجب ہے۔(۶)

﴿۶﴾ سونے چاندی کے سکوں کے وزن میں کمی کرنا حرام ہے۔دورِ جدید میں سونے چاندی کے سکوں کی بجائے کاغذ کے نوٹ رائج ہیں۔کرنسی کے ان نوٹوں کو جعلی بنانا،سونے چاندی کے معیاری وزن میں کمی کرنے کے قائم مقام ہے۔لہٰذا جعلی کرنسی بنانا اور اس کا رائج کرنا حرام ہے۔

درہم و دینار اور کرنسی کے نوٹ جب صحیح ہوں تو ان کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور جب ان کے معیار میں کمی،نقص کر دیا جائے تو وہ نقدی اپنی ثمنیت (قیمت) کھو بیٹھتا ہے۔اس کی فیصلہ کن حیثیت کا بطلان ہو جاتا ہے۔جس کے سبب لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے۔اس سے زمین میں فساد برپا ہو جاتا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے ارشاد......

لَاتُفْسِدُوْافِی الْاَرْضِ بَعْدَاِصْلَاحِهَا......الآیۃ (سورۃ الاعراف آیت،۵۶)

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد۔

......کی یہ تاویل بھی کی گئی ہے۔

لہٰذا غیر معیاری سکوں اور جعلی کرنسی کا کاروبار کرنا حرام ہے۔اس سے اجتناب فرض ہے۔(۷)

﴿۷﴾ سونے چاندی کے معیاری سکے اور اصلی کرنسی کے نوٹ اشیاء کی قیمت مقرر کرنے نا مال کی کمیت کی معرفت اور

(۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر،ج۱۸،ص۴۳

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان،ج۳،ص۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۹،ص۸۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر،ج۲،ص۴۵۶

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل،مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲،ص۳۹۸

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص۲۴۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی،مطبوعہ دار الفکر بیروت،ج۴،ص۴۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۲۵۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت،ج۴،ص۱۵۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

معاوضات کا سبب ہیں۔نقدی اور کرنسی کو مقادیر کے اختلاف یا جہالت کے وقت فیصلہ کن (قاضی) قرار دیا گیا ہے۔اس لئے جو شخص نقدی سونے چاندی کے سکے اور کرنسی کے نوٹ روک لے گا اور اسے گردش میں نہ لائے گا گویا اس نے فیصلہ کرنے والے (قاضی) کو روک رکھا ہے اور لوگوں اور قاضی کے درمیان آڑ بن گیا ہے۔اس لئے سونے چاندی یا اس کے سکے یا کرنسی کو بلاضرورت اس طرح روک لے کہ لوگوں کو ضرر پہنچے،حرام ہے۔(۸)

﴿۸﴾ جو شخص دینار اور درہم کے معیاری وزن میں کمی کرے یا دورِ جدید میں جعلی کرنسی کو رائج کرے،اس کی شہادت قبول نہیں ہوگی۔وہ مردود الشہادت ہو جائے گا۔اگر وہ جہالت کا عذر کرے تو اس کا عذر قبول نہ ہوگا۔کیونکہ اس نے ایسے گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے جس سے مخلوقِ خدا کو ضرر پہنچا ہے۔گناہِ کبیرہ سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے۔ہاں البتہ اگر اس گناہ سے سچی توبہ کرے اور اس کی سچائی ظاہر ہو جائے تو پھر اس کی توبہ قبول ہوگی۔(۹)

﴿۹﴾ جو شخص معیاری وزن میں کمی کرے یا جعلی کرنسی رائج کرے اس کی سزا یہ ہے کہ......

(ا) سلطانِ اسلام اسے اپنی صوابدید کے مطابق سزا دے۔

(ب) برسرِ عام اسے کوڑے مارے جائیں۔

(ج) اسے باندھ کر مارا جائے۔پھر شہر میں پھیرا جائے اور اس امر کی منادی کی جائے کہ اس نے فلاں جرم کیا ہے۔(۱۰)

(بقیہ۷) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۷۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۶۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۶۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۴
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۵
☆ الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل. مولفہ شیخ سلیمان الجمل. ج ۳، ص ۲۶۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۹۷

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲۳

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۳، ص ۱۰۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۹، ص ۸۸

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۸۸

﴿۱۰﴾ اسلامی ملک کا سکہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو یا سلطانِ اسلام کا نام ہو اس سکہ کو توڑنا توہینِ اسمِ الٰہی یا سلطانِ اسلام ہے۔ اس لئے ایسے سکے کو توڑنے والے پر تعزیر لگائی جائے۔ (۱۱)

﴿۱۱﴾ قلیل حلال کثیر حرام سے بہتر ہے۔ بندۂ مومن کو حلال پر اکتفا کرنا چاہئے۔ (۱۲)

﴿۱۲﴾ اسلامی معیشت میں مال کے حصول کے جائز ذرائع متعین ہیں۔ اسی طرح اپنے مال کے صرف جائز ذرائع بھی مقرر ہیں۔ کوئی مسلمان حصول یا صرف کے جائز ذرائع ترک کر کے اپنی مرضی سے نہ مال حاصل کر سکتا ہے نہ مال صرف کر سکتا ہے۔ جائز ذرائع کے علاوہ دیگر ذرائع استعمال کرنا حرام ہے۔ (۱۳)

﴿۱۳﴾ توہین کی نیت سے اچھے الفاظ بھی کفر ہیں۔ حلیم و رشید عمدہ القاب وصفات ہیں، مگر قوم نے توہین کی نیت سے حضرت شعیب علیہ السلام کے لئے استعمال کئے۔ یہی کلمات ان کی نسبت سے کفر ٹھہرے۔

میلاد خواں اور نعت خواں، نعت گو کو نیتِ خیر رکھنا چاہئے۔ ثواب بقدرِ نیت ملتا ہے۔ (۱۴)



(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۶۳

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۴۸

(۱۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۵۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۸

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۲۹۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۵۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۶۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۶۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۸۳

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص۱۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی بہ معالم التنزیل مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص۳۹۸

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص۳۹۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۵۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶، ص۹۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۱۰۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۴۷

باب (۲۱۲) :

﴿ظالموں کی صحبت سے احتراز﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَاتَرْكَنُوْآ اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ، وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَاتُنْصَرُوْنَ ☆ (سورہ ہود، آیت، ۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔

حل لغات :

"وَلَا تَرْكَنُوْا" : یہ فعل دو باب سے آتا ہے۔

رَكَنَ (از باب نَصَرَ) اور رَكِنَ (از باب سَمِعَ) رُكُوْنًا۔

اس کا معنی ہے، کسی کی طرف مائل ہونا، جھکنا، کسی کے ساتھ محبت کرتے ہوئے اس پر بھروسہ کرنا، کسی کی بات کو غور سے سننا، آرام لینا، کسی شے کی وہ جانب جہاں ٹھہرا جائے۔ اس کا متضاد نُفُوْرٌ ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۷۶

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۵

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۳۴۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۲۱۹

ائمہ مفسرین نے اس کے معنی ان کلمات میں بیان کئے ہیں: میلان، محبت، دل کا جھکاؤ، ظالموں کے اعمال پسند کرنا، ان کے ساتھ چشم پوشی کرنا، مداہنت، ان کا کہا ماننا، ان کی طرف ادنیٰ جھکاؤ، ان کی تہذیب وتمدن اختیار کرنا، ان کی تعظیم کرنا، ان کا ذکر تعظیم کے ساتھ کرنا، ان کے قول وفعل سے رضامندی ظاہر کرنا، ان کی مصاحبت، ان سے معاشرت قائم کرنا، ان کی آسائشوں کو بنظرِ محبت دیکھنا، ان کی آسائشوں پر رشک کرنا، ان کی بقا کی دعا مانگنا، ان کا سا لباس پہننا، ان کی ادنیٰ مدد کرنا، مثلاً ان کی قلم دوات کی اصلاح کرنا، ان کو قلم کاغذ دینا، ان کی تعظیم کی خاطر ان کے پیچھے چلنا، ان کا لباس تیار کرنا، ان کی حجامت بنانا، وغیرہ۔ (۲)

"اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا": ظلم سے مراد شرک، کفر، بدعت، معصیت ہے۔ یعنی کافروں، مشرکوں، بدعتیوں اور

(۲)
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳، ص۱۶۶
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳، ص۱۰۶۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۹، ص۱۰۸
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی ج۲، ص۲۰۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۱۸، ص۷۱-۲۰
- ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ص۳۹۸
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۰
- ☆ تفسیر البغوی المسمی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان ج۲، ص۴۰۶
- ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت ج۴، ص۱۶۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص۱۹۵
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۲، ص۱۵۴
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۲، ص۳-۴
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج۲، ص۳-۴
- ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۶، ص۱۰۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۶۹
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت ج۴، ص۴۸۰
- ☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مؤلفہ شیخ سلیمان الجمل ج۳، ص۴۱۴

3B

گناہگاروں کی طرف ادنیٰ جھکاؤ بھی نہ کرو۔ (۳)

"وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ":

دُوْنِ اللّٰہِ سے مراد اللہ کے مقابل۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب دینا چاہے تو کائنات میں اور کوئی اس کا حمایتی نہیں جو اسے عذاب سے بچا سکے۔ (۴)

مسائل شرعیہ :

☆ مشرکوں کافروں، بدعیتوں، بدکاروں، بدعقیدہ والوں کی صحبت و محبت ناجائز ہے۔ یہ تمام گروہ ظالم ہیں۔

☆ مشرکوں اور کافروں سے محبت و موالات کفر ہے۔

☆ بدعتیوں، بدمذہبوں اور بدعقیدہ والوں کی صحبت اور محبت گناہ کبیرہ ہے۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۳، ص ۱۰۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۰۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ ،کراچی، ج ۲، ص ۴۰۸

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی. ص ۲۴۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت. ج ۴، ص ۱۶۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت. ج ۵، ص ۲۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان. ج ۲، ص ۴۰۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۹۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۰

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت. ج ۴، ص ۱۶۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ ،کراچی، ج ۲، ص ۴۰۹

☆ تفسیر البغوی المسمی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۴۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۰۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۱۰۱

☆ بدکاروں اور بروں کی صحبت ومحبت بُری ہے۔

☆ ان تمام گروہوں کی طرف ادنیٰ التفاف مداہنت فی الدین ہے۔

ان ظالموں کی طرف......

(ا) ادنیٰ میلان

(ب) محبت

(ج) دل کا جھکاؤ

(د) ان کے اعمال کو بنظر تحسین دیکھنا

(ر) ان کے معاملہ میں چشم پوشی کرنا

(و) ان کی ظلم میں امداد کرنا

(ز) ان کی تعظیم کرنا

(ح) ان کا ذکر تعظیم سے کرنا

(ط) ان کے قول وفعل سے رضامندی ظاہر کرنا

(ی) ان کی مصاحبت

(ک) ان کے ساتھ معاشرت

(ل) ان کی آسائشوں کو بنظرِ رشک دیکھنا

(م) ان کی بقا کی دعا کرنا

(ن) ان کا سا لباس پہننا وغیرہ تمام امور اعانت ومحبت، صحبت ومُوالات حرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بار ہا اس سے منع فرمایا ہے۔ زیبِ عنوان آیت کے علاوہ دیگر متعدد آیات اس کی ممانعت میں وارد ہیں۔ ذرا ایک آیت کے تیور ملاحظہ ہوں۔

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۶۸)

﴿۲﴾ ظالم کی طرف ادنیٰ میلان کا نتیجہ دوزخ ہے۔ اسی سے اندازہ کیجئے کہ خود ظالم کا انجام کیا ہوگا۔

آیت مبارکہ زیب عنوان میں ظلم سے باز داشت کا بلیغ ترین اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ ظلم جن انواع کو شامل ہے، ان سب سے احتراز اہم ترین فرائض میں سے ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ظالم کے ظلم سے چڑیاں بھی اپنے آشیانوں میں بھوکی مرجاتی ہیں۔ (۱۱)

﴿۳﴾ علماء کو ظالم حاکموں کی مجلس سے اجتناب لازم ہے۔ علماء کی موافقت سے ظالم حاکموں کو تقویت ملتی ہے۔ اس سے ملک میں فساد برپا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض وہ عالم ہے جو ظالم حاکم کی ملاقات کو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَبْغَضُ الْقُرَّآءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَآءَ (۱۲)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وہ عالم ہے جو ظالموں کی ملاقات کو جاتا ہے۔

(بقیہ ۱۰) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۳۶۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج۴، ص ۱۶۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۴، ص ۱۹۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه، المعروف به حاشیه الجمل. مولفه شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۴۷۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۴۷۴

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶، ص ۱۰۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۴۸۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی به معالم التنزیل ،مصنفه الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۲، ص ۴۰۴

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۸، ص ۴۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۴۷۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۴، ص ۱۹۶

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص ۲۲۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶، ص ۱۰۰

(۱۲) ☆ اتحاف السادة المتقین للزبیدی، ج۶، ص ۱۲۵ /بحواله

☆ موسوعه اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۱، ص ۳۹

چونکہ علماء مقتدا ہوتے ہیں۔ عوام الناس ان کی پیروی کرتے ہیں۔ لہٰذا علماء کے لئے لازم ہے کہ کسی طرح بھی ظلم کی حمایت نہ کریں۔ (۱۳)

﴿۴﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ عقائد اور اعمال میں افراط وتفریط کی طرف مائل نہ ہو۔ ہمیشہ استقامت اور عدل پر ثابت قدم رہے۔ افراط وتفریط خود ظلم ہے۔ (۱۴)

﴿۵﴾ ضرورت اور اضطراری حالت میں ظالموں کی صحبت مذکورہ حکم سے مستثنیٰ ہے۔ لیکن اس کا جواز اضطرار کے قیام تک ہے۔ دفعِ ضرر کے لئے ظالموں کی ملاقات جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۶﴾ ظالموں سے دامن بچا کر استقامت علی الدین دشمنوں کے خلاف سب سے بڑا مددگار ہے۔ لہٰذا استقامت علی الدین اختیار کرکے بندۂ مومن دنیا وآخرت میں سرخرو ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دین وآخرت کی کامیابی اور سرخروئی ناممکن ہے۔ (۱۶)

﴿۷﴾ اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ جل وعلا کے محبوب دوست ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے اپنے متوسلین کی بوقت حاجت وضرورت امداد فرماتے ہیں۔ بندۂ مومن کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ اولیاء اللہ کا دامن تھام رکھے۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک بات اہم ہے کہ وہ اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان میں تمیز رکھے۔ ورنہ نقصان کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں افراط وتفریط سے محفوظ رکھے۔ استقامت علی الدین اور اولیاء اللہ کے آستانوں سے وابستہ رکھے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللّٰہ تعالیٰ علی حبیبہ ومحبوبہ والہ وصحبہ وعلماء ملتہ واولیاءہ الکاملین الی یوم الدین



(۱۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۴۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۰۰

(۱۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۹۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۰۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۰۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۷۰

(۱۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۱۱

باب (۲۱۴) :

﴿نمازوں کے اوقات﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ، اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ، ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ☆ (سورہ ہود، آیت، ۱۱۴)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں ۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

حل لغات :

"طَرَفَيِ النَّهَارِ" : طَرَفَي تثنیہ کا صیغہ ہے اصل میں طَرَفَيْنِ ہے۔مضاف ہونے کی وجہ سے "ن" تثنیہ گر گیا۔

طَرَف کا معنی ہے، کسی شے کا کنارہ، ہر شے کی آخری حد۔ جانب۔

اس کا استعمال اجسام اور اوقات دونوں میں ہوتا ہے۔(۱)

"اَلنَّهَارَ" : طلوع شمس سے غروب آفتاب تک کا وقت۔

(۱ ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۲۹۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۷۱

یہ عرفی دن ہے۔شرع میں طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کا وقت شرعی دن شمار ہوتا ہے۔اس مقام پر یہی شعری دن مراد ہے۔(۲)

طَرَفَيِ النَّهَارِ کا مفہوم یہ ہے کہ شرعی دن کے دونوں کناروں میں۔

اس سے مراد صبح کی نماز (یہ پہلے کنارے پر ہے) اور ظہر اور عصر کی نمازیں (کہ یہ دن کے آخری کنارے پر ہیں)۔(۳)

"**وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ**":زُلَفًا جمع ہے،اس کا واحد زُلْفَةٌ ہے جس کا معنی ہے نزدیکی، درجہ، رات کا کچھ حصہ۔

اسی سے مزدلفہ بنا ہے کہ عرفات سے واپسی کے بعد منیٰ کے قریب ہے۔

زُلَفًا سے مراد دن کے قریب رات کی چند ساعات ہیں۔یعنی مغرب اور عشاء کی نمازیں۔(۴)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۵۰۷
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۳۴
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۱۳۲۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۰۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی، مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۶۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۸، ص ۷۳
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲، ص ۲۳۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۹۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۲۷۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج ۴، ص ۱۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۷۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰہ نسفی مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۷۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶، ص ۱۰۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۸۴
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دارالفکربیروت، ج ۴، ص ۴۸۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۱۵۲

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۵۱۷
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۲۱۴
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۳۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۰۹

شانِ نزول:

حضرت ابوالیسر عمرو بن عرفجہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے ایک اجنبی عورت کو دیکھا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ اس پر وہ خود نادم ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس غلطی کا علم تیرے رب اور تیرے سوا کسی اور کو نہیں۔ تیرے لئے بہتر تھا کہ تو اپنے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتا۔ پھر حضرت عمرو بن عرفجہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر غلطی کا اعتراف کیا۔ آپ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ اس پر بھی ان کی تسکین نہ ہوئی اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ آپ نے حضرت عمرو بن عرفجہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ انہوں نے ہاں کے ساتھ جواب دیا۔ آپ نے فرمایا نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کیا کہ آیت کا حکم صرف عمرو بن عرفجہ کے لئے ہے یا عام ہے؟ آپ نے

(بقیہ ۴)

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی ،مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۶۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر، ج ۱۸، ص ۷۴
☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲، ص ۲۳۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۷۵
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبداللہ نسفی ،مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۷۵
☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج ۴، ص ۱۹۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۱۵۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۲۷۰
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۱، ص ۱۰۱
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۸۴
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۴۸۱

فرمایا آیت کا حکم ہر ایک کے لئے عام ہے۔(۵)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

ان کی فرضیت کا یا ان میں کسی ایک کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ نماز کی فرضیت کا اقرار کرنے والا اگر نماز ادا نہیں کرتا تو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔(۶)

﴿۲﴾ فرض نمازوں کے علاوہ باقی اوقات میں نفل نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔(۷)

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۹،ص ۱۱۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۶۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸،ص ۳۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲،ص ۱۰۶۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت۔ ج۵،ص ۲۲۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۸
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴،ص ۱۶۲،
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۲۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۰۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶،ص ۱۰۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۱۴
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت۔ ج۴،ص ۴۸۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ۔ ج۴،ص ۱۹۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۱۵۱

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۶۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۱۰۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۸۴

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۶۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۱۰۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص ۱۱۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۱۰۵

﴿۳﴾ نمازِ عشا کے بعد وتر پڑھنا واجب ہے۔(۸)

﴿۴﴾ نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔(۹)

﴿۵﴾ ہر نماز کا وقت دوسری نماز کے وقت سے جدا ہے۔ایک نماز کے وقت میں دوسری نماز ادا کرنا قطعاً جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًامَّوْقُوْتًا☆ (سورۃالنسآء آیت،۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ سفر، بیماری، بارش وغیرہ عذر یا بغیر عذر کے دو وقت کی نمازوں کو ایک وقت میں ادا کرنا جائز نہیں۔ بایں طور کہ مثلاً ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا یا عصر کے وقت ظہر اور عصر پڑھنا۔دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔(۱۱)

﴿۷﴾ دونمازوں کو اپنے اپنے وقت پر اس طرح پڑھنا کہ ایک نماز کو آخر وقت میں ادا کرے اور دوسری کو اپنے اول وقت میں ادا کرے، یہ جائز ہے۔اس طرح دونمازوں کا جمع کرنا صرف صورۃً ہے، حقیقۃً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھی گئیں۔رسول اللہ ﷺ سے یہی ''صورۃً جمع'' مروی ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ اِذَااَعْجَلَهُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ صَلَاۃَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْعِشَآءِ ، قَالَ سَالِمٌ : وَکَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ یَفْعَلُهٗ اِذَااَعْجَلَهُ السَّیْرُ یُقِیْمُ الْمَغْرِبَ فَیُصَلِّیْهَاثَلٰثًاثُمَّ یُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَایَلْبَثُ حَتّٰی یُقِیْمَ الْعِشَآءَ فَیُصَلِّیْهَارَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یُسَلِّمُ ......الحدیث(۱۲)

---

(۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص۱۹۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۱۵۶

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۳

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۱۰۲

(۱۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۱۰۲

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج۱، ص۱۴۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں آپ کو جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو موخر کر لیتے یہاں تک کہ عشا کے ساتھ اسے صُورۃً جمع فرما لیتے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے۔ جب سفر میں انہیں جلدی ہوتی تو مغرب کے تین فرض (موخر کرکے) پڑھتے۔ پھر سلام پھیرتے۔ پھر تھوڑی دیر توقف فرماتے۔ پھر عشاء کی نماز دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر لیتے۔

جمع صوری کی احادیث صحاح ستہ اور دیگر کتبِ احادیث میں بکثرت موجود ہیں۔ (۱۳)

﴿۸﴾ پنجگانہ نماز کے اوقات، نماز کی رکعات، قیام، رکوع، سجود، فرائضِ نماز، واجبات، سنن اور نماز کے دیگر تمام احکام حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ اب نماز اسی طرح صحیح ہوگی جس طرح نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادا فرمائی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (۱۴)

تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے طریقے کے بغیر کوئی شخص ایک نماز تو کیا ایک رکعت بھی ادا نہیں کر سکتا۔

لٰہذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ حضور سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والثناء کی ہر معاملہ میں پوری پیروی کرے۔ یہی نجات کی راہ ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ صغیرہ گناہ نیکیوں سے معاف ہو جاتے ہیں۔ آیت مبارکہ زیبِ عنوان کا یہی منشا ہے۔ البتہ گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں، یا نبی رحمت شافعِ امم ﷺ کی شفاعت سے معاف ہو جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا چاہے تو اپنے فضل سے معاف فرما دے۔ بہر حال بندۂ مومن سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرے۔ (۱۶)

---

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۱، ص ۱۰۲

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن مالک، ج ۱، ص ۸۸

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۹، ص ۱۱۰

(۱۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج ۲، ص د۔۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۱، ص د۔۱

﴿۱۰﴾ سچی توبہ کے تین شرائط ہیں۔ جس توبہ میں یہ تینوں پائے جائیں اس کی قبولیت کی امید ہے۔

اول : اس گناہ سے کلیۃً توبہ کرے۔

دوم : اپنے اس فعلِ بد پر نادم ہو۔

سوم : آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم بالجزم کرے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ اجنبی عورت کا بوسہ لینا اور اسے شہوت سے چھونا حرام ہے۔ مگر اس پر کوئی حد مقرر نہیں۔ قاضی یا معاشرہ کا کوئی معزز ایسے گناہگار پر تعزیر لگائے تا کہ اس گناہ کی روک تھام ہو۔ اگر تعزیر بھی نہ کی گئی تو معاشرے کے بگاڑ کی انتہا نہ رہے گی۔ (۱۸)

﴿۱۲﴾ ہر نیک عمل ترکِ صغائر میں معاون ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ......الآیۃ (سورۃالعنکبوت آیت ۴۵)

بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلصَّلٰوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَۃُ اِلَی الْجُمْعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَابَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ (۱۹)

پانچ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان مبارک سے رمضان مبارک تک درمیانی عرصہ کے گناہ مٹا دیتی ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ نیکی کے کاموں میں مشغول رہے۔ (۲۰)

---

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۷۵

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۱۰

(۱۹) ☆ رواہ الائمہ احمد و مسلم و ترمذی عن ابی ہریرۃ/بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج ۲، ص ۸۲

(۲۰) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۹۲

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ رَحْمَۃ لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ الرَّاسِخِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ

آج ۳/ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/۲۷۔دسمبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ سورہ ہود شریف کے احکام کی ترتیب وتالیف سے فراغت پائی۔بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَوْنِہٖ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمتِ دین کو اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل وصدقہ میں قبول فرما لے۔فقیر پُرتقصیر غفرلہ القدیر کے لئے زادِراہِ آخرت بنادے اور عامۃ المسلمین کو اس سے فیض عطا فرمائے۔

آمین، آمین، آمین، بِجَاہِ نَبِیِّ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَکَرَّمَ وَسَلَّمَ



ماخذ ومراجع

کتب تفاسیر وعلوم القرآن :

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، یو، پی۔

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی وشرکاہ، مصر

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات' لاہور
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی' مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور
☆ تفسیر حسینی از مولانا سید حسین الواعظ الکاشفی الہروی' مطبوعہ مطبع کریمی' بمبئی
☆ فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابومحمد عبدالحق حقانی دہلوی' مطبوعہ دارالاشاعت تفسیر حقانی' دہلی
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری' مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت' لبنان
☆ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور
☆ فتح الرحمٰن ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی
☆ تفسیر ابن عباس' مطبوعہ قم ایران'
☆ خفاجی حاشیہ بیضاوی
☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دارالرشید، بیروت
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت
☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، مصنفہ امام ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷)، مطبوعہ جدہ
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری، التوفی: ۵۳۸، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، مصنفہ الامام محی السنۃ ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، التوفی: ۵۱۶ھ۔ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ ۔المعروف بہ حاشیہ الجمل ۔مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل ،المتوفی: ۱۲۰۴ھ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی

☆ فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ)مطبوعہ مطبع انوری آگرہ

☆ احکام القرآن از شیخ ظفر احمد عثمانی دیوبندی،مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

☆ الاحکام فی اصول الاحکام از امام علی بن محمد آمدی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان

کتب احادیث وشروح احادیث

☆ صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور

☆ صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی'

☆ سنن ابن ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

☆ سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'

☆ جامع ترمذی از امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)مطبوعہ مجتبائی دہلی ومطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ سنن نسائی از امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ)مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ سنن دارقطنی از امام علی بن عمر دارقطنی (م ۲۸۵ھ)مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

☆ البحر الزخار المعروف بمسند البزار از امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار (م ۲۹۲ھ)مطبوعہ موسسۃ القرآن بیروت'لبنان

☆ مسند ابویعلی موصلی از امام احمد بن علی المثنی التمیمی (م ۳۰۷ھ)مطبوعہ دار المامون تراث'لبنان

☆ شرح مشکل الآثار از امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ)مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت'لبنان

☆ المستدرک از امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ)مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ

☆ مشکوۃ المصابیح از امام ولی الدین محمد بن عبداللہ (م ۷۴۲ھ)مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت' ہند

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ فتح الباری از حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور

☆ عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

☆ شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۱۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت' لبنان

☆ المصنف فی الاحادیث والآثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان

☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت' لبنان

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان از امام امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ

☆ الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' مصر

☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' لبنان

☆ ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث از شیخ عبدالغنی نابلسی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان

☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان

☆ مفتاح کنوز السنۃ از محمد فواد عبدالباقی' مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ' (المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرمۃ)

☆ التمہید از حافظ ابوعمر ابن عبدالبر مالکی (م ۴۶۳ھ) مطبوعہ مکتبۃ القدوسیہ لاہور

☆ مسند ابن ابی شیبہ از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الوطن بیروت' ۱۴۱۸ھ

☆ سنن بیہقی

☆ صحیح البہاری

☆ ارشاد الساری، از حسین بن محمد، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

☆ الادب المفرد، از محمد بن اسماعیل المعروف بہ امام بخاری (م ۲۵۶ھ)، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ

☆ مسند امام اعظم، از امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (م ۱۵۰ھ) مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز، کراچی

☆ موطا امام محمد از امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی

☆ المسند از امام عبداللہ بن الزبیر حمیدی (م ۲۱۹ھ) مطبوعہ عالم الکتب بیروت

☆ المصنف فی الاحادیث والاثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

☆ سنن دارمی از امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ

☆ سنن کبریٰ از امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ

☆ دلائل النبوۃ از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) مطبوعہ دار النفائس بیروت

☆ الخصائص الکبریٰ از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ

☆ شرح الشمائل از علامہ عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

☆ شرح مسلم از علامہ یحییٰ بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

☆ جمع الوسائل از علامہ علی بن سلطان محمد القاری (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی (م ۵۸۷ھ)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

☆ اسرار المرفوعہ، مولفہ ملا علی قاری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

☆ الفوائد المجموعہ، مولفہ الشوکانی، مطبوعہ السنۃ المحمدیہ

☆ الاحادیث القصاص

☆ کشف الخفاء، مولفہ عجلونی، مکتبہ دار التراث، بیروت

☆ السلسلۃ الضعیفہ، مولفہ البانی، مطبوعہ مکتب الاسلامی

☆ الکاشف عن حقائق السنن المعروف شرح الطیبی، مصنفہ الامام شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی التوفی ۷۴۳ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ج ۸، ص ۱۷۰

کتب عقائد وکلام وغیرہ:

☆ شرح عقائد نسفی معہ نبراس از علامہ عبدالعزیز پرہاروی

☆ نبراس' شرح شرح عقائد نسفی' از علامہ عبدالعزیز پرہاروی' مطبوعہ ملک دین محمد اینڈ سنز' لاہور

☆ تمہید از علامہ ابوشکور سالمی' مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور

☆ تحفہ اثنا عشریہ از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی' مطبوعہ ترکی

☆ شرح فقہ اکبر از علامہ علی بن سلطان محمد القاری (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ مکتب' اسلامی بیروت ۱۴۱۷ھ

کتب تاریخ' سیرت وفضائل

☆ الصواعق المحرقہ از علامہ احمد بن حجر مکی شافعی (م ۹۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ القاہرہ

☆ الشفا بتعریف حقوق المصطفی' از علامہ قاضی عیاض مالکی' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'

☆ جذب القلوب الی دیار المحبوب از علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ تعمیر چوک دالگراں لاہور

☆ الطبقات الکبری از امام محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) مطبوعہ بیروت ۱۳۸۸ھ

☆ وفیات الاعیان از علامہ شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر خلکان (م ۶۸۱ھ) مطبوعہ ایران

☆ مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

☆ رحمۃ للعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان، سلمان منصور پوری، مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور

کتب لغت

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

☆ مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی، مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر، (۱۳۲۵ھ)

☆ القاموس المحیط از علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت

☆ الفروق اللغویۃ، از ابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

کتب متفرقہ

☆ المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد بنا نجاۃ الابداز امام احمد رضا خان قادری، مطبوعہ ترکی

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد چہارم طبع اول، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

☆ احیاء علوم الدین از امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) مطبوعہ دارالخیر بیروت ۱۴۱۳ھ

☆ روض الریاحین از علامہ عبداللہ بن اسد یافعی (م ۷۶۸ھ) مطبوعہ مطبع مصطفی البابی واولادہ مصر ۱۳۷۴ھ

☆ شرح الصدور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ

☆ اتحاف سادۃ المتقین از علامہ سید محمد بن محمد مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ

☆ جواہر البحار از علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی (م ۱۳۵۰ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
☆ فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام و کان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ) مطبوعہ لکھنو
☆ جد الممتار علی رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور انڈیا
☆ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) جلد اول مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور
☆ شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
☆ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار از علامہ سید احمد طحطاوی حنفی، مطبوعہ مکتبہ عربیہ کوئٹہ
☆ غمز عیون البصائر از علامہ سید احمد بن محمد حموی (م ۱۰۹۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان
☆ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ سنی دار الاشاعت فیصل آباد
☆ الحجۃ المؤتمنۃ از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ بریلی،
☆ الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) قلمی نسخہ
☆ التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ مبارک پور
☆ شرح فقہ اکبر از علامہ ملا علی قاری، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
☆ الحق المجتلی فی حکم المبتلی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ)
☆ منیر العین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا قادری بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور
☆ ماثبت من السنۃ ما النعم علی الامۃ از شاہ عبد الحق محدث دہلوی، مطبوعہ ادارہ معینیہ رضویہ لاہور
☆ احسن الوعاء لاداب الدعا، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور
☆ صغیری شرح منیۃ المصلی، ابراہیم بن محمد حلبی، مطبوعہ مطبع ناصری لاہور (۱۲۸۲ھ)
☆ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، المعروف بہ کبیری مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (۱۳۱۰ھ)

☆ الحلال والحرام فی الاسلام از شیخ یوسف القرضاوی

☆ جدید فقہی مسائل از مولوی خالد سیف اللہ رحمانی

☆ صحیفہ فقہ اسلامی، مرتبہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی، ومفتی محمد معراج القادری مصباحی، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور

☆ بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ از علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، اردو ترجمہ، سیرۃ سید الانبیاء از مفتی محمد علیم الدین مجددی، مطبوعہ مظہر علم لاہور

☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولیٰ)

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمٰن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء،

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۶

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دہلی یونیورسٹی، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۱۴۵

☆ فتوحات فیروز شاہی مطبوعہ علی گڑھ، ص ۶

☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت ۵، تا ۱۵، مطبوعہ بائیبل سوسائٹی ہند، منگلور، ۱۹۷۱ء، ص ۵۹۴




ضیاء
القرآن
پبلیکیشنز